نماز
کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا
۲
حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق
مؤلف
مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی
دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی
بیت العمار کراچی
0333 - 3136872

# کے مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق


مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاؤن کراچی



بیت العمار کراچی

نام کتاب.............. نماز کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا

مؤلف.............. مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

سنہ طباعت:............ طبع اوّل: ۱۴۳۱ھ۔ ۲۰۱۰ء

ناشر: بیت العمار کراچی

نورانی مسجد گل پلازہ مارسٹن روڈ کراچی 74400

موبائل: 0333-3136872

## ملنے کے دیگر پتے

ادارۃ الانور، بنوری ٹاؤن، کراچی۔ فون021-34914596

☆ اسلامی کتب خانہ، بنوری ٹاؤن، کراچی۔ فون021-34927159

☆ ادارۃ الرشید، بنوری ٹاؤن، کراچی۔ موبائل0321-2045610

## فہرست

| صفحہ نمبر | عنوان |
|---|---|

| صفحہ نمبر | عنوان |
|---|---|

| صفحہ نمبر | عنوان |
|---|---|

| صفحہ نمبر | عنوان |
|---|---|
| ۱۶۸ | ✦ خالی جگہ پر کرنے کے لئے نمازی کے آگے سے گذرنا.......... |
| ۱۶۹ | ✦ خاموش رہنا تشہد کے بعد.......... |
| ۱۶۹ | ✦ خاموش رہنا رکوع سے پہلے.......... |
| ۱۶۹ | ✦ خاموش رہنا فاتحہ کے بعد.......... |
| ۱۷۰ | ✦ خاموش رہنا قراءت کے بعد.......... |
| ۱۷۰ | ✦ خانہ کعبہ کی تصویر والی جائے نماز.......... |
| ۱۷۱ | ✦ ختم نماز.......... |
| ۱۷۲ | ✦ خسوف کی نماز.......... |
| ۱۷۳ | ✦ خشوع والی نماز کیسی ہو؟.......... |
| ۱۸۷ | ✦ خشوع وخضوع سے نفسیاتی امراض کا خاتمہ.......... |
| ۱۸۸ | ✦ خصی کی امامت.......... |
| ۱۸۹ | ✦ خضاب لگانے والے کی امامت.......... |
| ۱۸۹ | ✦ خطاب کرنا.......... |
| ۱۸۹ | ✦ خطبوں کے درمیان ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا.......... |
| ۱۹۰ | ✦ خطبہ بیٹھ کر پڑھنا.......... |
| ۱۹۰ | ✦ خطبہ پڑھنے کا طریقہ.......... |
| ۱۹۱ | ✦ خطبہ پڑھنے کے بعد وضو کی حاجت.......... |

| صفحہ نمبر | عنوان |
|---|---|

| عنوان | صفحہ نمبر |
| --- | --- |

| صفحہ نمبر | عنوان |
| --- | --- |

| صفحہ نمبر | عنوان |
|---|---|

| عنوان | صفحہ نمبر |
|---|---|

## جاسوسی ہو جائے

اگر نماز کی حالت میں جاسوسی کی وجہ سے گرفتار ہونے کا ڈر ہے، تو نماز توڑ کر خفیہ جگہ پر منتقل ہونا یا اور کوئی صورت اختیار کرنا جائز ہوگا، البتہ بعد میں اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

## جالی دار ٹوپی

۱......جالی دار ٹوپی کے چھوٹے چھوٹے سوراخوں سے اگر سر نظر آتا ہے تو ایسی ٹوپی پہن کر نماز پڑھنے سے نماز میں کوئی خرابی نہیں آئے گی۔(۲)

۲......جالی دار ٹوپی کے ساتھ نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے، جو کپڑا مردوں کو پہننا

---

(۱) یجب قطع الصلاۃ) ولو فرضا (باستغاثۃ) شخص (ملھوف)..... (و) یجوز قطعھا لخشیۃ (خوف) من ذئب ونحوہ (علی غنم) ونحوھا (او خوف تردی) ای سقوط (اعمیٰ) او غیرہ مما لا علم عندہ (فی بئر ونحوہ) کحفیرۃ وسطح، واذا غلب علی الظن سقوطہ وجب قطع الصلاۃ ولو فرضا، حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۷۴، فصل فیما یوجب قطع الصلاۃ وما یجیزہ وغیرہ ذلک، ط: قدیمی کراچی، و: ۲۰۳، ویباح قطعہ لنحو قتل حیۃ، وند دابۃ، وفور قدر، وضیاع ما قیمتہ درھم لہ او لغیرہ، الدر مع الرد: ۱/۶۵۴، مکروھات الصلاۃ، قبیل مطلب فی احکام المسجد، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، ص ۳۵۴، کراھیۃ الصلاۃ، ط: سھیل اکیڈمی لاھور، [تتمہ] ان القطع یکون حراما و مباحا و مستحبا وواجبا، فالحرام لغیر عذر والمباح اذا خاف فوت مال والمستحب القطع للاکمال، والواجب لاحیاء نفس، شامی ۲/۵۲، باب ادراک الفریضۃ مطلب قطع الصلاۃ یکون حراما و مباحاً، ط: سعید کراچی

(۲) (والقلنسوۃ) وھی ما تلبس فی الراس، حلبی کبیر، ص: ۳۵۶، کراھیۃ الصلاۃ، ط. سھیل اکیڈمی لاھور، شامی: ۱/۶۴۱، مکروھات الصلاۃ، مطلب فی الخشوع ط: سعید کراچی. (قولہ وکذا تکرہ القلنسوۃ) ولا باس بلبس القلانس، لفظ الجمع یشمل قلنسوۃ الحریر والذھب والفضۃ والکرباس، والسواد والحمرۃ، آہ، شامی: ۶/۳۵۴، فصل فی اللبس، ط: سعید کراچی

مباح ہے اگر وہ جالی دار ہو تو اس کی ٹوپی سے نماز پڑھنا درست ہے۔(۱)

## جالی دار کپڑے

۱. مرد حضرات کے لئے جالی دار کپڑا پہن کر نماز پڑھنا جائز ہے، لیکن ناف سے گھٹنے تک جو حصہ چھپانا ضروری ہے وہ ظاہر نہ ہو ورنہ نماز صحیح نہیں ہوگی۔(۲)

۲. عورتوں کے لیے نئے جالی دار کپڑا پہن کر نماز پڑھنا درست نہیں کیونکہ اس سے جسم نظر آئے گا اور چہرہ، ہتھیلی اور دونوں قدموں کے علاوہ باقی جسم کا حصہ ظاہر کرنا جائز نہیں۔(۳)

---

(۱) قوله ولا يلحب بهالي الكبراء وقد ذكروا ان المستحب ان يصلي في قميص وازار وعمامة ولا يكره الاكتفاء بالقلنسوة ولا عبرة لما اشتهر بين العوام من كراهة ذلك، عمدة الرعاية على شرح الوقاية: ۱/۱۹۸، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها وفي ثياب البذلة، ط. ملتان، فتاوى محموديه: ۲/۶۶۳، ط: جامعه فاروقيه كراچي. والمستحب ان يصلي الرجل في ثلاثة اثواب قميص وازار وعمامة، هندية: ۱/۵۹، الباب الثاني في شروط الصلاة، ط: رشيدية كوئته، حلبي كبير، ص: ۲۱۲، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، انظر الى الحاشية السابقة.

(۲) العورة للرجل ما تحت السرة حتى تجاوز ركبته وركبته عورة عند علمائنا جميعا هكذا في المحيط، والثوب الرقيق الذي يصف ما تحته لا تجوز الصلاة فيه كذا في التبيين، هندية: ۱/۵۸، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الاول، ط: رشيدية كوئته خلاصة الفتاوى: ۱/۷۳، الفصل السادس، ط رشيدية كوئته، اذا كان الثوب رقيقا بحيث يصف ما تحته اى لون البشرة لا يحصل به سترة العورة اذ لا سترمع روية لون البشرة، حلبي كبير، ص ۲۱۴، فروع شتى، ط سهيل، وحاشية الطحطاوى على المراقى، ص. ۱۴۲، ط: مصطفىٰ الباز.

(۳) والثوب الرقيق الذي يصف ما تحته لا تجوز الصلاة فيه كذا في التبيين، هندية ۱/۵۸، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الأول، ط. رشيدية كوئته. بدن الحرة عورة الا وجهها وكفيها وقدميها كذا في المتون، هندية: ۱/۵۸، الباب الثالث في شروط الصلاة، ط رشيدية كوئته خلاصة الفتاوى: ۱/۷۴، ط: رشيدية كوئته، حلبي كبير، ص: ۲۱۴، فروع شتى، ط سهيل اكيڈمي لاهور، البحر الرائق: ۱/۲۶۸، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي.

## جامع عبادت

نماز ایک ایسی عبادت ہے جو اسلام کی بقیہ عبادات کے ارکان کو بھی جامع ہے جیسا کہ روزہ دار کو روزہ کے دوران صبح سے شام تک روزہ کی نیت کے ساتھ کھانے پینے اور جماع سے باز رہنے کا حکم ہے، اسی طرح نمازی کو بھی نماز کی حالت میں کھانے پینے اور جماع سے باز رہنا لازم ہے، جس طرح ان چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اسی طرح انہیں چیزوں سے نماز بھی باطل ہو جاتی ہے، بلکہ غور سے دیکھا جائے تو یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ نماز کے دوران نفس پر جس طرح پابندی ہوتی ہے روزہ میں نہیں ہوتی۔

جیسا کہ نماز کی حالت میں آنکھوں کے کنارے سے غیر اللہ کی طرف دیکھنا منع ہے بلکہ قیام کے دوران اپنی نظروں کو سجدہ کی جگہ پر اور رکوع میں قدموں پر اور سجدہ میں ناک کے سرے پر اور بیٹھنے کی حالت میں گود میں رکھنے کا حکم ہے اور زبان کو بھی تلاوت اور اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سوا کسی اور چیز سے بچانا ضروری ہے، ہاتھوں سے کام کرنے اور پیروں سے چلنے کی وجہ سے نماز باطل ہو جاتی ہے، حالانکہ ان چیزوں سے روزہ فاسد نہیں ہوتا۔

اسی طرح حج کے افعال بھی نماز میں پائے جاتے ہیں، اگر حج میں احرام ہے تو نماز میں تکبیر تحریمہ اس کے قائم مقام ہے، اگر وہاں طواف کعبہ اور وقوف عرفات ہے تو نماز میں استقبال قبلہ اور قیام ہے، اگر وہاں صفا مروہ کے درمیان سعی ہے تو یہاں رکوع اور سجدہ کی حرکات ہیں۔

جس طرح زکوۃ میں اپنے کل مال میں سے جو بقدر نصاب ہو ایک خاص مقدار اللہ کے واسطے مستحق زکوۃ لوگوں میں صرف کرنا ضروری ہے، اسی طرح نمازی کو بھی یہ حکم ہے کہ اپنے رات دن کے اوقات میں سے کچھ معین وقت اللہ کی رضا کے لئے صرف کرے۔

غرض نماز ہی وہ عبادت ہے جو تمام عبادات کو جامع ہے، تلاوت قرآن، کلمۂ شہادت، اللہ کا ذکر، دعا اور تسبیح سب اس میں پائی جاتی ہیں اس لئے نماز سے افضل کوئی عبادت نہیں۔

حدیث شریف میں ہے: اَیُّ الْاَعْمَالِ اَفْضَلُ قَالَ الصَّلٰوۃُ لِمِیْقَاتِہَا۔(۱)

## جان بچانے کے لئے نماز توڑنا

اپنی یا کسی دوسرے کی جان بچانے کے لئے نماز توڑنا واجب ہے۔(۲)

## جان بوجھ کر نماز چھوڑنا کفر ہے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس نے جان بوجھ کر نماز چھوڑ دی وہ کافر ہوگیا۔(۳)

---

(۱) عن عبد اللہ ابن مسعود قال سألت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقلت یا رسول اللہ ای الاعمال افضل قال الصلاۃ لمیقاتھا الی آخر الحدیث، مسند احمد: ۱/۴۵۱، المکتب الاسلامی، احیاء علوم الدین: ۱/۱۴۷، بیاب ط: دار المعرفۃ، عن عبد اللہ ابن مسعود قال سألت النبی ﷺ ای الاعمال احب الی اللہ قال الصلاۃ لوقتھا، مشکوۃ المصابیح، ص: ۵۸، کتاب الصلاۃ، الفصل الأول ط: قدیمی کراچی.

(۲) [تتمۃ] نقل عن خط صاحب البحر علی ھامشہ ان القطع یکون حراما و مباحا و مستحبا وواجبا فالحرام لغیر عذر والمباح اذا خاف فوت مالہ والمستحب القطع للاکمال والواجب لاحیاء نفس، شامی: ۲/۵۲، مطلب قطع الصلاۃ یکون حراما و مباحا، الخ، ط: سعید کراچی. اذا خاف ان یسقط من سطح او تحرقہ النار او یغرق فی الماء واستغاث بالمصلی وجب علیہ قطع الصلاۃ، ھندیۃ: ۱/۱۰۹، الفصل الثانی فی ما یکرہ فی الصلاۃ، ط: رشیدیہ کوئٹہ. حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۷۲، فصل فیما یوجب قطع الصلاۃ، الخ، ط. قدیمی کراچی، و ۲۰۴. الدر مع الرد: ۱/۶۵۴، مکروھات الصلاۃ، قبیل مطلب فی احکام المسجد، ط: سعید کراچی، حلبی کبیر، ص: ۳۵۴، کراھیۃ الصلاۃ، ط: سھیل اکیڈمی لاھور

(۳) ومن ترک الصلاۃ متعمدا فقد کفر، اخرجہ البزار من حدیث ابی الدرداء، احیاء علوم الدین ۱/۱۴۷، ط: دار المعرفۃ، من ترک الصلاۃ، متعمدا فقد کفر جھارا، طبرانی فی الاوسط، فیض القدیر: ۶/۱۰۴، رقم الحدیث: ۸۵۸۷، ۱۱/۵۷۳۸، ط: نزار مصطفی الباز ریاض.

## جانماز کا گوشہ الٹ دینا

بعض عورتیں نماز پڑھنے کے بعد جانماز کا گوشہ الٹ دینا ضروری سمجھتی ہیں اور یہ سمجھتی ہیں کہ شیطان اس پر نماز پڑھے گا، یہ بات صحیح نہیں، ایسی کوئی بات شریعت سے ثابت نہیں ہے۔(۱)

## جانور اُڑانا

''ڈھیلہ پھینکنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## جانور کتا، بلی وغیرہ کا نمازی کے آگے سے گزرنا

اگر نمازی کے آگے سے کوئی بھی جانور مثلاً کتا، بلی وغیرہ گزر جائے تو نماز فاسد نہیں ہوتی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔(۲)

## جائے نماز اپنی بچھانا

☆......اگر مقتدی یا نمازی اپنا خاص مصلّی (جائے نماز وغیرہ) بچھا کر نماز پڑھے تو اس میں کوئی حرج نہیں، اور اپنا مصلّی بچھا کر نماز پڑھنا کوئی ضروری بھی نہیں بلکہ

---

(۱) اغلاط العوام مولانا اشرف علی تھانوی، ص: ۴۷، نماز وجماعت کے اغلاط، ط: ادارۃ المعارف کراچی، فتاویٰ رحیمیہ: ۲۵/۵، باب صفۃ الصلاۃ، ط: دار الاشاعت، طباعت سن ۲۰۰۳ء.

(۲) ولا یفسدها ... مرور مار فی الصحراء او فی مسجد کبیر بموضع سجوده فی الاصح، ولو امرأة او کلبا. وفی الشامیة (قوله ولو امرأة او کلباً) بیان للاطلاق واشار به الی الرد علی الظاهریة بقولهم: یقطع الصلاة مرور المرأة والکلب والحمار وعلی احمد فی الکلب الاسود والی ان ما روی فی ذلک منسوخ کما حققه فی الحلیة، شامی: ۶۳۴/۱، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید کراچی، مرور المار فی موضع سجود المصلی فانما لا یفسدها عند عامة العلماء سواء کان المار امرأة او حمارا او کلبا او غیرها، البحر الرائق ۱۵/۲، باب ما یفسد الصلاة، وما یکره فیها، ط: سعید کراچی.

مسجد کے بچھائے ہوئے مصلّی پر نماز پڑھنا درست ہے۔(۱)

☆... ہاں اگر کوئی نمازی مریض ہے مثلاً رال یا پیشاب گرنے کا خطرہ ہے تو اپنا مصلی بچھالینا چاہیئے۔(۲)

☆... اگر مسجد میں بچھے ہوئے مصلے پر ایسا نقش ونگار ہے کہ نماز کے دوران خشوع خضوع اور توجہ میں خلل آتا ہے تو اس صورت میں اپنا مصلی بچھالینا بہتر ہے۔(۳)

☆... اگر مسجد میں بچھے ہوئے مصلے کے بارے میں یہ شک ہے کہ وہ حلال رقم

---

(۱) حمل السجادة في زماننا اولیٰ احتیاطا ،الدر مع الرد: ۱/ ۳۵۰، قبیل کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی. ولا باس بالصلاة علی الفراش والبسط واللبود اذا وجد حجم الارض،حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۰۳، فصل فیما لا یکره للمصلی،وص: ۳۷۱، ط: قدیمی کراچی.

(۲) فلا یجوز الاستصباح بدهن نجس فیه ولا تطینه بنجس ولا البول والفصد فیه ولو فی اناء ، قال الشامی( قوله والفصد) لا فرق بینه وبین البول . الدر المختار مع الرد: ۱/ ۶۵۲، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب فی احکام المسجد ، ط: سعید کراچی.قوله تعالیٰ" ان طهرا بیتی " سورة البقرة، آیة رقم ۱۲۵

(۳) ( او لغیر ذی روح لا ) یکره لانها لا تعبد ، الدرالمختار،( قوله او لغیرذی روح ) لقول ابن عباس للسائل، فان کنت لا بد فاعلا فاصنع الشجر وما لا نفس له رواه الشیخان، شامی ۱/ ۶۴۹، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب اذا تردد الحکم بین سنة وبدعة ، ط. سعید کراچی، (ولا بأس بنقشه خلا محرابه) فانه یکره، لانه یلهی المصلی ، ویکره التکلف بدقائق النقوش ونحوها( قوله لانه یلهی المصلی ) ای فیخل بخشوعه من النظر الی موضع سجوده و نحوه، الدر مع الرد: ۱/ ۶۵۸ ، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب کلمة لا بأس دلیل علی ان المستحب غیره، ط: سعید کراچی. تبیین الحقائق: ۱/ ۴۲۰، ط. دار الکتب العلمیة بیروت، لبنان.

سے خریدا گیا ہے یا حرام رقم سے تو اس صورت میں اپنا مصلیٰ بچھا کر نماز پڑھنا بہتر ہے۔(۱)

## جذامی

☆ ... جذامی یعنی کوڑھ کا مریض مسجد میں نہ آئے اور جماعت میں شریک نہ ہو، اور گھر میں نماز پڑھے، ایسے آدمی کو جماعت چھوڑنے کی وجہ سے گناہ نہیں ہوگا بلکہ جماعت کا شوق دل میں رکھنے کی صورت میں جماعت کا ثواب ملے گا۔(۲)

☆ ... جذامی سے جمعہ اور جماعت ساقط اور معاف ہے اس وجہ سے وہ مسجد میں نہ آئے۔(۳)

☆ ......اور جو لوگ جذامی شخص سے علیحدہ رہیں اور احتراز کریں انہیں ملامت

---

(۱) عن النعمان بن بشیر قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الحلال بین والحرام بین وبینهما مشتبهات لا یعلمهن کثیر من الناس فمن اتقی الشبهات استبرأ لدینه وعرضه ومن وقع فی الشبهات وقع فی الحرام الخ، مشکوٰة المصابیح، ص: ۲۴۱، کتاب البیوع، الفصل الاول، ط: قدیمی کراچی. (قوله لو بما له الحلال، قال تاج الشریعة اما لو انفق فی ذلک مالا خبیثا وما لا سببه الخبیث والطیب فیکره، لان الله تعالیٰ لا یقبل الا الطیب، فیکره تلویث بیته بما لا یقبله، شامی: ۱/۶۵۸، باب ما یفسد الصلاة، وما یکره فیها، قبیل مطلب فی افضل المساجد، ط: سعید کراچی.

(۲) (قوله واکل نحو ثوم) ای کبصل ونحوه مماله رائحة کریهة للحدیث الصحیح فی النهی عن قربان آکل الثوم والبصل المسجد، قال الامام العینی فی شرحه علی صحیح البخاری قلت: علة النهی اذی الملائکة واذی المسلمین وکذالک القصاب والسماک والمجذوم والابرص اولی بالالحاق... فبالنظر إلی الاولیٰ یعذر فی ترک الجماعة وحضور المسجد، شامی. ۱/۶۶۱، باب ما یفسد الصلاة مطلب فی الغرس فی المسجد، ط: سعید کراچی.

(۳) والمجذوم والابرص اولی بالالحاق وقال سحنون لا اری الجمعة علیهما واحتج بالحدیث وألحق بالحدیث کل من آذی الناس بلسانه وبه افتیٰ ابن عمر وهو اصل فی نفی کل من یتادی به .. وقوله صلی الله علیه وسلم " ولیقعد فی بیته" صریح فی ان اکل هذه الاشیاء عذر فی التخلف عن الجماعة وایضا هنا علتان: أذی المسلمین وأذی الملائکة فبالنظر الی الاولیٰ یعذر فی ترک الجماعة وحضور المسجد، الخ، شامی: ۱/۶۶۱، باب ما یفسد الصلاة، وما یکره فیها، مطلب فی الغرس فی المسجد، ط: سعید کراچی.

کرنا یا برا بھلا کہنا درست نہیں کیونکہ جذامی مریض سے بھاگنے اور بچنے کا حکم نبی کریم ﷺ نے خود دیا ہے۔(۱)

## جسم پاک ہونا ضروری ہے

نماز پڑھنے والے کا جسم نجاست حقیقیہ سے پاک ہونا ضروری ہے، خواہ نجاست غلیظہ ہو یا نجاست خفیفہ نظر آتی ہو یا نظر نہ آتی ہو، ہاں اگر معافی کی مقدار ہے تو کوئی بات نہیں، مگر اس سے بھی پاک ہونا افضل اور بہتر ہے۔(۲)

اور نماز پڑھنے والے کا جسم نجاست حکمیہ یعنی حدث اکبر اور حدث اصغر سے بھی پاک ہونا ضروری ہے۔(۳)

---

(۱) عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لا عدوی ولا طیرة ولا هامة ولا صفر وفر من المجذوم کما تفر من الاسد، رواه البخاری، مشکوٰة المصابیح، ص ۳۹۱، باب الفال والطیرة، ط: قدیمی کراچی.

(۲) تطهیر النجاسة من بدن المصلی وثوبه والمکان الذی یصلی علیه واجب کذا فی الزاهدی.. النجاسة ان کانت غلیظة وهی اکثر من قدر الدرهم فغسلها فریضة والصلاة بها باطلة وان کانت مقدار درهم فغسلها واجب والصلاة معها جائزة وان کانت اقل من قدر الدرهم فغسلها سنة وان کانت خفیفة فانها لا تمنع جواز الصلاة حتی تفحش ،هندیة ۱/۵۸، الباب الثالث فی شروط الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه. البحر الرائق: ۱/۲۶۷ باب شروط الصلاة، ط: سعید کراچی، شامی: ۱/۴۰۲، باب شروط الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۳) قال رحمه الله تعالیٰ: هی ای شروط الصلاة طهارة بدنه من حدث و خبث و ثوبه ومکانه لقوله تعالیٰ وان کنتم جنبا فاطهروا ، المائدة: ۶، تبیین الحقائق: ۱/۲۵۱، باب شروط الصلاة، ط سعید کراچی، شامی ۱/۴۰۲، باب شروط الصلاة، ط: سعید کراچی (هی) ستة( طهارة بدنه) ای جسده لدخول الاطراف فی الجسد دون البدن فلیحفظ(من حدث) بنوعیه، الدر مع الرد ۱/۴۰۲، باب شروط الصلاة، ط: سعید کراچی. حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص ۲۰۷، باب شروط الصلاة، وارکانها، ط: قدیمی کراچی. حلبی کبیر، ص: ۱۷۷، الشرط الثانی ط سهیل اکیڈمی

## جسم کو حرکت دینا

''حرکت دینا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## جگانا

نماز کے لئے لوگوں کو نیند سے جگانا جائز ہے، خاص طور پر صبح کا وقت غفلت کا وقت ہوتا ہے، غافلوں کو بیدار کرنا اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے لوگوں کو عادی بنانا نہ صرف جائز بلکہ یہ ثواب کا کام ہے، باقی اس عمل کو اس وقت تک جاری رکھنا چاہیئے جب تک اس کی ضرورت ہو، نیز یہ کہ یہ کام سلیقہ سے ہونا چاہیئے، تماشہ نہ بنانا چاہیے اور لوگوں کو تکلیف پہنچانے کا باعث نہیں ہونا چاہیئے، خواتین اور معذور لوگوں کا خیال رکھنا چاہیئے، اور جن مکانوں میں لوگ نماز اور ذکر میں مشغول ہیں ان کا لحاظ رکھنا چاہیئے، اور لوگوں کو بھی چاہیے کہ نماز کے اوقات میں نماز کے لئے خود ہی اٹھ جائیں اور لوگوں کو جگانے کی زحمت سے بچائیں۔(۱)

---

(۱) واستحسن المتاخرون التثويب وهو العود الى الاعلام بعد الاعلام بحسب ما تعارفه كل قوم لظهور التوانى فى الامور الدينية، حلبى كبير، ص. ۳۷٦، سنن الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، و، ص. ۳۲٦، ط: مكتبه نعمانيه كوئٹة. . ولظهور التوانى فى الامور الدينية استحسن المتاخرون التثويب بين الاذان والاقامة فى الصلوات كلها سوى المغرب وهو العود إلى الاعلام بعد الاعلام بحسب ما تعارفه كل قوم لانه مبالغة فى الاعلام فلا يحصل ذلك الا بما يتعارفونه، مجالس الابرار، ص: ۳۷۷، ۳۷۸، مجلس ۳۸، ط: سهيل اكيڈمى لاهور. فتاوى رحيميه ۱۲۱/۵، مفسدات الصلوة، ط: دار الاشاعت، الدر مع الرد: ۳۸۹/۱، باب الاذان، ط: سعيد كراچى. هندية: ۵٦/۱، الباب الثانى فى الاذان، الفصل الثانى فى كلمات الاذان والاقامة، ط: رشيدية كوئٹه. [فرع] لا يجب انتباه النائم فى اول الوقت، ويجب اذا ضاق الوقت، شامى ۳۵۸/۱، كتاب الصلاة، قبل مطلب فى تعبده عليه الصلاة والسلام قبل البعثة، ط: سعيد كراچى. قلت: هذا ما اذا نام بعد دخول الوقت.

## جگہ پاک ہو

۱ نماز پڑھنے کی جگہ نجاست اور گندگی سے پاک ہونا ضروری ہے۔ ناپاک جگہ پر نماز پڑھنے سے نماز نہیں ہوتی۔

نماز پڑھنے کی جگہ سے مراد وہ مقام ہے جہاں نماز پڑھنے والے کے پاؤں رہتے ہوں، اور سجدہ کرنے کی حالت میں جہاں اس کے گھٹنے اور ہاتھ اور پیشانی اور ناک رہتی ہو۔(۲)

۲......اگر کسی ناپاک جگہ پر کوئی کپڑا بچھا کر نماز پڑھی جائے تو اس میں یہ شرط ہے

---

(۱) تطهير النجاسة من بدن المصلي وثوبه والمكان الذي يصلي عليه واجب ، هندية: ۱/۵۸، الباب الثالث عشر في شروط الصلاة ،ط: رشيدية كوئٹه. شامي. ۱/۴۰۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي

(۲)(ومكانه) اى موضع قدميه او احداهما ان رفع الاخرى وموضع سجوده اتفاقا في الاصح لا موضع يديه وركبتيه على الظاهر الا اذا سجد على كفه كما سيجي ، الدر المختار، قوله اتفاقا في الاصح) لكن لو سجد على نجس فعندهما تفسد الصلاة وعنده ابي يوسف تفسد السجدة، فاذا اعادها على طاهر صحت عنده لا عندهما ، والاولىٰ ظاهر الرواية كما في الحلية (قوله على الظاهر ) اى ظاهر الرواية كما في البحر ، لكن قال في منية المصلي ، قال في العيون: هذه روايةشاذة وفي البحر: واختار ابو الليث ان صلاته تفسد وصححه في العيون ، وفي النهر ، وهو المناسب لا طلاق عامة المتون وايده بكلام الخانية، قلت: وصححه في متن المواهب و نور الايضاح والمنية وغيرها فكان عليه المعول، وقال في شرح المنية : وهو الصحيح لان اتصال العضو بالنجاسة بمنزلة حملها وان كان وضع ذلك العضو ليس بفرض ، الدر مع الرد، ۱/۴۰۳، باب شروط الصلاة، ط. سعيد كراچي. ( قوله فلا تلزم) . .. . : ۱/۴۷۶-۴۷۷، قبيل آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي، هندية: ۱/۶۱، الفصل الثاني في طهارة ما يستر به العورة وغيره، ط. رشيديه كوئٹه، خلاصة الفتاوىٰ: ۱/۷۵، الفصل السابع ،ط: رشيديه كوئٹه، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۰۹، باب شروط الصلاة واركانها ط: قديمي كراچي، بحر: ۱/۲۶۷ باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي

کہ وہ کپڑا اس قدر باریک نہ ہو کہ اس کے نیچے کی چیز صاف طور پر اس سے نظر آئے۔(۱)

## جگہ روکنا

☆...اگر کوئی شخص پہلے سے آکر مسجد میں کسی خالی جگہ پر بیٹھا ہو تو وہ اس جگہ کا زیادہ مستحق ہے، پھر اگر وضو کرنے کے لئے جاتے وقت اس نے رومال یا کپڑا وغیرہ رکھ کر اس جگہ کو روکا ہے تو وہ اس جگہ کا زیادہ حقدار ہے، اگر کوئی دوسرا شخص اس جگہ پر بیٹھ گیا تو پہلا آدمی وضو کر کے آنے کے بعد دوسرے آدمی کو اٹھا سکتا ہے۔(۲)

☆...اور اگر کوئی شخص مسجد میں رومال یا کپڑا رکھ کر جگہ روکنے کے بعد گھر چلا گیا تو یہ درست نہیں اور اس طرح جگہ روکنا بھی جائز نہیں۔(۳)

---

(۱) وفي الخلاصة: ولو بسط بساطا رقيقا على الموضع النجس وصلى عليه ان كان البساط بحال يصلح ساتراً للعورة تجوز الصلاة، وان كانت رطبة فالقى عليها ثوبا وصلى ان كان ثوبا يمكن ان يجعل من عرضه ثوبا يجوز عند محمدؒ وان كان لا يمكن لا يجوز، البحر: ۲۶۸/۱، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوي على المراقي،ص: ۲۰۷-۲۰۸، باب شروط الصلاة، واركانها، ط: قديمي كراچي، شامي: ۴۰۳/۱، باب شروط الصلاة،(قوله ومكانه)ط: سعيد كراچي.

(۲) قلت: وينبغي تقييده بمااذا لم يقم عنه على نية العود بلا مهلة كما لو قام للوضوء مثلا ولا سيماً اذا وضع فيه ثوبه لتحقق سبق يده تأمل، رد المحتار: ۶۶۲/۱، مطلب في الغرس في المسجد (قوله وليس له الخ) ط:سعيد كراچي

(۳) (قوله و تخصيص مكان لنفسه) لانه يخل بالخشوع ، وكذا في القنية اى لانه اذا اعتاده ثم صلى فيه غيره يبقى باله مشغولا بالاول... (قوله وليس له الخ) له في المسجد موضع معين يواظب عليه وقد شغله غيره قال الاوزاعي: له ان يزعجه وليس له ذلك عندنا اى لأن المسجد ليس ملكا لاحد، الدر المختار مع الرد: ۶۶۲/۱ باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، مطلب في الغرس في المسجد، ط: سعيد كراچي.هندية: ۱۰۸/۱ الفصل الثاني في ما يكره في الصلاة وما لا يكره، ط: رشيدية كوئته، محموديه: ۵۲۰/۶، ط. فاروقيه.

## جگہ کا پاک ہونا اور سائنسی حقائق

چونکہ نماز کی ادائیگی ایک مکمل عمل ہے اس لئے ایسی جگہ جہاں کسی مرض کے جراثیم نہ ہوں کیونکہ بعض اوقات وہ جگہ جسے ہم ناپاک سمجھتے ہیں وہاں پتھالوجی (Pathology) کے مطابق چھوتی امراض (Contagious Diseases) کے جراثیم ہوتے ہیں کیونکہ گوبر میں تشنج (Tetanus) آنتوں کے کیڑوں کے انڈے، (Eggs of intestinal Worms) ہیضہ (Cholera) اور ٹائی فائڈ (Typhoid) کے جراثیم ہوتے ہیں لیکن یہ تحقیقات تو اب ہوئی ہیں اسلام نے صدیوں پہلے سے آگاہ کر دیا تھا۔

بالکل یہی کیفیت بدن کے پاک ہونے کی ہے۔ کیونکہ جب مسلمان نمازی مسجد میں نماز کے لئے جائے گا تو اگر اس کے کپڑے اور بدن صاف نہ ہوئے تو اس سے مندرجہ ذیل نقصانات پھیلنے کے خطرات ہیں۔

نمازی کا بدن اگر صاف نہ ہوا اور اس کے بدن پر بے شمار قسم کے جراثیمی مادے لگے ہوئے ہوں گے تو یہی نمازی دوسرے نمازیوں کے لئے ان چھوتی امراض کے پھیلانے کا ذریعہ بن جائے گا۔

یہی نمازی نفرت اور کراہت کا ذریعہ بن جائے گا۔ اور لوگ اس کے قریب نہیں آئیں گے۔

پھر اگر ناصاف کپڑوں اور ناپاک و ناصاف بدن نمازی جس جگہ بیٹھے گا تو وہاں امراض کے پھیلانے کا ذریعہ بن جائے گا۔

اگر اس نے مسجد کی ٹوپیاں استعمال کیں تو گنج (Baldness) جلدی خارش، سعفہ (Dandruff) اور دیگر چھوتی امراض (Diease sContagious)

پھیلانے کا ذریعہ بن جائے گا۔

## ☆......ڈاکٹر رابرٹ سمتھ کا تجزیہ

مشہور سرجن بلکہ سرجری کے باوا کا قول ہے کہ ہم نے عمل تطہیر (Sterilization) اسلام سے سیکھا ہے۔

## ☆......معاشرتی اثرات

☆ ... ایک بہترین معاشرے کے لئے یہ بات بہت ضروری ہے کہ اس میں رہنے والے تمام افراد آپس میں محبت، الفت اور ہمدردی سے ملیں اور رہیں یہ بات مشاہدے میں ہے کہ ناصاف بدن اور کپڑوں میں ملبوس شخص سے ہر آدمی گریز کرتا ہے۔ اسلام نے نماز کے ذریعے سے آدمی کو معاشرے میں رہنے اور عزت کے ساتھ زندگی گزارنے کا سلیقہ بتایا ہے کہ وہ صاف اور پاک رہے تا کہ ہر شخص اس سے محبت کرے۔

آج کے Socialogist جب انسان کی سوشل لائف (Soical Life) کے متعلق گفتگو کرتے ہیں تو پہلا اصول یہی بیان کرتے ہیں کہ (Man is Social Animal) کہ انسان ایک معاشرتی جانور ہے یعنی وہ دوسرے انسانوں کے ساتھ مل کر رہنے پر مجبور ہے اور یہی بات اسلام زور دے کر کہتا ہے، حدیث کا مفہوم ہے اسلام میں رہبانیت نہیں یعنی معاشرے سے الگ تھلگ رہ کر زندگی گزارنے کا اسلام میں کوئی تصور نہیں۔ پھر معاشرے میں رہتے ہوئے بھی انفرادی زندگی نہیں گزارنی اجتماعی زندگی کی ترغیب ہے۔ حدیث کا مفہوم ہے کہ مسلمان ایک جسم کی مانند ہے جب ایک حصے میں تکلیف پہنچتی ہے تو سارا جسم تکلیف محسوس کرتا ہے۔

اسی اجتماعیت کے پیش نظر نماز باجماعت پڑھنے کی نہ صرف ترغیب بلکہ سختی سے حکم دیا گیا ہے کہ نماز باجماعت ہی ادا ہونی چاہیئے۔ جب دن میں پانچ مرتبہ مسلمان ایک

جگہ جمع ہوں گے تو یقیناً ایک دوسرے کے ساتھ تبادلہ خیال ہوگا۔ باہمی دکھ سکھ دریافت کیا جائے گا پھر ایک دوسرے کے مسائل حل کرنے کے لئے چارہ جوئی کی جائے گی۔

## ☆......نفسیاتی اثرات

انسان کی فطرت میں عزت اور وقار کے ساتھ رہنا لکھا ہے اگر یہی انسان اسلامی تعلیمات طہارت سے گریز کرے گا تو یہ طرح طرح کے نفسیاتی امراض میں مبتلا رہے گا۔ جن میں سب سے بڑا مرض احساس کمتری کا مرض ہے (Inferiority complex) اور اس مرض کی ابتداء ہوتے ہی یہ دیگر بے شمار نفسیاتی امراض (Pcshycological Diseases) میں مبتلا ہوتا چلا جائے گا۔

(سنت نبوی اور جدید سائنس: ۱/ ۴۷-۵۰)

## "جل جلالہ" کہنا

اگر کسی نمازی نے نماز میں امام سے اللہ تعالیٰ کا نام سن کر "جل جلالہ" کہا تو نماز فاسد ہو جائے گی، کیونکہ اس نے قصداً امام کے جواب میں کہا ہے، اور نماز میں قصداً جواب دینے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے،(۱) ہاں اگر بلا قصد "جل جلالہ" کہہ دیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) سمع اسم الله تعالىٰ فقال "جل جلاله" او النبي صلى الله عليه وسلم فصلىٰ عليه. .. تفسد ان قصد جوابه (قال الشامي) ان اراد جوابه تفسد وكذا لو لم تكن له نية لان الظاهر انه اراد به الاجابة، الدر المختار مع الرد. ۱/ ۶۲۱، باب ما يفسد الصلاة ومايكره فيها، مطلب المواضع التي لا يجب فيها رد السلام، ط: سعيد كراچي. تاتارخانية: ۱/ ۵۸۲، باب مايفسد الصلاة ط: ادارة القرآن كراچي. البحر ۲/ ۷، باب ما يفسد الصلاة ط: سعيد كراچي.

(۲) واذا قال المصلي في صلاته صلى الله على محمد ان لم يكن مجيبا لاحد لا تفسد صلاته وفي الملتقط وكذا لو سمع اسم الله تعالىٰ فقال جل جلاله، تاتارخانية: ۱/ ۵۸۲، باب مايفسد الصلاة، ط ادارة القرآن كراچي. البحر: ۲/ ۷، باب ما يفسد الصلاة ومايكره فيها، ط- سعيد كراچي الدر مع الرد- ۱/ ۶۲۱ باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، ط: سعيد.

# جلسہ

☆......دونوں سجدوں کے درمیان ایک مرتبہ تسبیح کہنے کی مقدار بیٹھنا واجب ہے اس کو فقہاء کرام "جلسہ" کہتے ہیں۔(۱)

☆......دونوں سجدوں کے درمیان اچھی طرح اطمینان کے ساتھ بیٹھنا چاہیئے ورنہ دو سجدے ادا نہیں ہوں گے اور نماز صحیح نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) (وتعديل الاركان) اى تسكين الجوارح قدر تسبيحة فى الركوع والسجود، وكذا فى الرفع منهما الخ، الدر المختار، وفى الشامية (قوله وكذا فى الرفع منهما) اى يجب التعديل ايضا فى القومة من الركوع والجلسة بين السجدتين، شامى: ۱/۴۶۴، باب صفة الصلاة، مطلب قد يشار الى المثنى باسم الاشارة، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۲۵۰، فصل فى بيان واجب الصلاة، ط: قديمى كراچى، و ص: ۲۳۳، باب شروط الصلاة، واركانها، ط: قديمى كراچى. الدر مع الرد: ۱/۵۰۵، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچى. تاتارخانية: ۱/۵۲۲، ط: ادارة القرآن كراچى. البحر: ۱/۲۹۹-۳۰۰، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/۷۱، الفصل الثانى فى واجبات الصلاة، ط: رشيديه كوئته. حلبى كبير، ص: ۲۵۷، فرائض الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۲) وفى المحيط لو ترك تعديل الاركان او القومة التى بين الركوع والسجود ساهيا لزمه سجود السهو، فيكون حكم الجلسة بين السجدتين كذالك لان الكلام فيهما واحد والقول بوجوب الكل هو مختار ابن همام، البحر الرائق: ۱/۳۰۰، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى. فتاوى شامى: ۱/۵۰۵، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچى. وتعديل الاركان وهو تسكين الجوارح فى الركوع والسجود حتىٰ تطمئن مفاصله وادناه مقدار تسبيحة وهو واجب على تخريج الكرخى وهو الصحيح، البحر الرائق: ۱/۲۹۹، باب صفة الصلاة، ط. سعيد كراچى. هندية: ۱/۷۱ الفصل الثانى فى واجبات الصلاة، ط: رشيدية كوئته. حجة الله البالغة: ۲/۴، الامور التى لا بد منها فى الصلاة، ط: كتب خانه رشيديه دهلى.

## جلسہ بھول گیا

دوسجدوں کے درمیان بیٹھنے کو "جلسہ" کہتے ہیں، اگر کسی نے جلسہ نہیں کیا، یعنی دو سجدوں کے درمیان بیٹھا نہیں، مسلسل دوسجدے کر لئے تو اس پر سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔(۱)

## جلسہ کا راز

دوسجدے آپس میں اس وقت الگ ہو سکتے ہیں جب دونوں سجدوں کے درمیان ایک تیسرا فعل حائل ہو، اس لئے دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ مقرر کیا گیا، اور چونکہ قومہ اور جلسہ اطمینان وسکون کے بغیر ایک طرح کا کھیل ہوتا ہے، اور آدمی کی سبکساری پر دلالت کرتا ہے جو عبادت کی شان کے بالکل خلاف ہے، اس لئے ان دونوں کو بھی اطمینان کے ساتھ ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔(احکام اسلام ص ۶۳)(۲)

## جلسہ کا فرق

مرد جلسہ اور قعدہ میں اپنا دایاں پیر کھڑا کر کے اس کی انگلیاں قبلہ رخ کرے، اور بایاں پیر بچھا کر اس پر بیٹھ جائے، دونوں ہاتھ رانوں پر اس طرح رکھے کہ انگلیاں قبلہ رخ رہیں نیچے کی طرف نہ ہو جائیں، اور عورتیں اپنے دونوں پاؤں دائیں طرف نکال کر بائیں

---

(۱) وفي المحيط لو ترك تعديل الاركان او القومة التي بين الركوع والسجود ساهيا لزمه سجود السهو، فيكون حكم الجلسة بين السجدتين كذلك لان الكلام فيهما واحد والقول بوجوب الكل هو مختار محقق ابن الهمام، البحر الرائق: ۱/ ۳۰۰، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. هندية ۱/ ۷۱ الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) ولما كان السجدتان لا تصيران اثنين الا بتخلل فعل اجنبي شرعت الجلسة بينهما، ولما كانت القومة والسجدة بدون الطمانينة طيشا ولعبا منافيا للطاعة امر بالطمانينة فيهما، حجة الله البالغة: ۲/ ۶، الامور التي لا بد منها في الصلاة، ط: كتب خانه رشيدية دهلي.

سرین پر بیٹھیں۔(۱)

## جلسہ کا مسنون طریقہ

دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنے کو "جلسہ" کہتے ہیں، اور جلسہ میں ایک مرتبہ "سبحان اللہ" کہنے کی مقدار بیٹھنا چاہیئے۔(۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ یہ تھا کہ ایک سجدہ کے بعد سر مبارک اٹھا کر برابر سیدھے بیٹھ جاتے، پھر دوسرا سجدہ فرماتے تھے۔(۳)

مزید تفصیل "قومہ کا مسنون طریقہ" کے عنوان کے تحت دیکھیں۔

## جلسہ میں دعا کا حکم

مقتدی دونوں سجدوں کے درمیان جلسہ میں "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ" کہے۔ اور اگر وقت مل جائے تو "وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ" بھی کہہ سکتا ہے منع نہیں

---

(۱) واذا رفع راسہ من السجدۃ الثانیۃ فی الرکعۃ الثانیۃ افترش رجلہ الیسریٰ وجلس علیھا ونصب الیمنی نصبا ووجہ اصابعہ نحو القبلۃ ووضع یدیہ علی فخذیہ وبسط اصابعہ وان کانت امرأۃ جلست علی الیتھا الیسریٰ واخرجت رجلیھما من الجانب الایمن ، ھندیۃ: ۱/۷۵، الفصل الثالث فی سنن الصلاۃ، ط: رشیدیہ کوئٹہ. حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی،ص: ۱۶۱، سنن الصلاۃ ،ط: مصطفیٰ باز،فصل فی بیان سننھا، ص: ۲۶۹، ط: قدیمی، البحر: ۱/۳۲۱، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاۃ، ط: سعید کراچی.

(۲) "جلسہ" کے عنوان کی تخریج کو دیکھیں۔

(۳) عن عائشۃ رضی اللہ عنھا قالت : کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یستفتح الصلاۃ بالتکبیر، وکان اذا رفع رأسہ من السجدۃ لم یسجد حتیٰ یستوی جالسا، مشکوۃ المصابیح،ص: ۷۵۔و۸۲، باب صفۃ الصلوۃ، ط: قدیمی کتب خانہ کراچی، صحیح البخاری ۱/۱۱۰، باب الطمانینۃ، حین یرفع رأسہ من الرکوع ، ط: قدیمی کراچی.

ہے،(۱) البتہ امام کے لئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت یہ ہے کہ امام ہلکی پھلکی نماز پڑھائے، کیونکہ جماعت کی نماز میں مریض اور بوڑھے بھی ہوتے ہیں اس کا لحاظ کرنا چاہئے تاکہ مقتدیوں کو زحمت، مشقت اور تکلیف نہ ہو۔(۲)

(۱)وعن ابن عباس قال كان النبي صلى الله عليه وسلم يقول بين السجدتين اللهم اغفرلي وارحمني واهدني وعافني وارزقني ، رواه ابو داود والترمذي ، مشكوة المصابيح، ص ۸۴، باب السجود وفضله، ط قديمي كراچي، جامع الترمذي ۱/ ۶۳،باب مايقول الرجل بين سجدتين ط سعيد كراچي، ابو داود ۱/ ۱۳، ط امداديه ملتان (قوله وليس بينهما ذكرمسنون )قال ابو يوسف سألت الامام أيقول الرجل إذا رفع رأسه من الركوع والسجود اللهم اغفرلي قال يقول ربنا لك الحمد وسكت ولقد احسن في الجواب اذ لم ينه عن الاستغفار نهر وغيره .اقول بل فيه اشارة الى انه غير مكروه، اذ لو كان مكروها لنهى عنه كما ينهى عن القراءة في الركوع والسجود وعدم كونه مسنونا لا ينافي الجواز كالتسمية بين الفاتحة والسورة ، بل ينبغي ان يندب الدعاء بالمغفرة بين السجدتين خروجا من خلاف الامام احمد لا بطاله الصلاة بتركه عامدا و لم ارمن صرح بذلك عندنا لكن صرحوا باستحباب مراعاة الخلاف، شامي ۱/ ۵۰۵، باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، ط سعيد كراچي، وما ورد محمول على النفل، الدر المختار ( قوله محمول على النفل) وصرح به في الحلية في الوارد في القومة والجلسة وقال انه ان ثبت في المكتوبة فليكن في حالة الانفراد او الجماعة والمامومون محصورون لا يتثقلون بذلك الخ، شامي: ۱/ ۵۰۶، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا صلى احدكم للناس فليخفف فان فيهم السقيم والضعيف والكبير ، واذا صلى احدكم لنفسه فليطول ما شاء، مشكوة المصابيح،ص ۱۰۱، باب ما على الامام ، ط قديمي كراچي، ويكره تحريما( تطويل الصلاة على القوم زائدا على قدر السنة في قراءة واذكار رضي القوم او لا لاطلاق الامر بالتخفيف الدر المختار، وفي الشامي ( قوله لاطلاق الامر بالتخفيف ) وهو ما في الصحيحين " اذا صلى احدكم للناس فليخفف فان فيهم الضعيف والسقيم والكبير ، واذا صلى لنفسه فليطول ما شاء " الخ، شامي ۱/ ۵۶۴،باب الامامة،مطلب اذا صلى الشافعي قبل الحنفي هل الافضل الصلاة مع الشافعي ام لا، ط سعيد كراچي البحر. ۱/ ۳۵۱، باب الامامة ، قوله وتطويل الصلاة، ط سعيد كراچي هندية ۱/ ۸۷، الفصل الثالث في بيان من يصلح اماما لغيره، ط رشيدية كوئته

## جلسہ میں ہاتھوں کو زانوں پر نہ رکھنا

"ہاتھوں کو زانوں پر نہ رکھنا" کے عنوان کو دیکھیں۔

## جماعت

جمعہ اور عیدین کی نمازوں کے لئے جماعت شرط ہے، جماعت کے بغیر جمعہ وعیدین کی نماز صحیح نہیں ہوتی، اور تراویح اور جنازہ کی نمازوں کے لئے جماعت سنت کفایہ ہے۔ اور نفل نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا مکروہ ہے، اور رمضان کے علاوہ باقی مہینوں میں وتر کی نماز جماعت سے پڑھنا مکروہ ہے، اور نفل نمازوں میں تین آدمیوں سے زیادہ ہوں تو جماعت مکروہ ہے۔ (۱)

۱... مرد حضرات کے لئے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا واجب یا سنت موکدہ ہے۔ (۲)

۲... جماعت کم سے کم دو آدمیوں کے ساتھ مل کر نماز پڑھنے کو کہتے ہیں، اس طرح کہ ایک شخص ان میں تابع ہو اور دوسرا متبوع، اور تابع اپنی نماز صحیح یا خراب ہونے کو

---

(۱) والجماعة سنة مؤكدة للرجال الا في جمعة و عيد فشرط وفي التراويح سنة كفاية في وتر رمضان مستحبة على قول وفي وتر غيره وتطوع على سبيل التداعي مكروهة ، قال الشامي: (قوله وفي وتر غيره) كراهة الجماعة فيه هو المشهور (قوله على سبيل التداعي بأن يقتدى اربعة فاكثر بواحد، الدر المختار مع الرد: ۵۵۲/۱ باب الامامة، ط: سعيد كراچي، خلاصة الفتاوى، ۱۵۳/۱، الباب الخامس عشر، ط: رشيدية كوئته. البحر. ۳۴۵/۱، باب الامامة، الجماعة سنة مؤكدة ، ط. سعيد كراچي.

(۲) فتسن أو تجب على الرجال العقلاء البالغين الاحرار القادرين على الصلاة بالجماعة، من غير حرج، الدر مع الرد: ۵۵۳/۱، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. هداية ۸۲/۱، الباب الخامس في الامامة، ط: رشيدية كوئته. البحر: ۳۴۴/۱-۳۴۶، باب الامامة، ط: سعيد كراچي

امام کی نماز پر محمول کرے۔(۱)

دوسرے الفاظ میں یوں سمجھنا چاہیئے کہ جب کچھ لوگ کسی بادشاہ کے دربار میں حاضر ہوتے ہیں، اور سب کا مطلب اور مقصد ایک ہوتا ہے تو کسی ایک کو اپنی طرف سے وکیل کر دیتے ہیں، اس وکیل کی گفتگو ان سب کی گفتگو سمجھی جاتی ہے۔ نماز پڑھانے والے کو ''امام'' اور اقتداء کر کے نماز پڑھنے والے کو ''مقتدی'' کہتے ہیں۔

۳..... امام کے علاوہ ایک آدمی نماز میں شریک ہونے سے جماعت ہو جاتی ہے۔ ہاں جمعہ کی نماز میں کم از کم امام کے علاوہ تین آدمیوں کے بغیر جمعہ کی جماعت نہیں ہوتی۔(۲)

۴..... جس طرح فرض نماز میں جماعت ہو سکتی ہے اسی طرح نفل میں بھی جماعت ہو سکتی ہے البتہ نفل نماز کی جماعت میں تین افراد سے زائد ہونا مکروہ تحریمی ہے۔(۳)

---

(۱) اذا زاد علی الواحد فی غیر الجمعة فهو جماعة وان کان معه صبی عاقل کذا فی السراجية، هندية: ۸۳/۱، الباب الخامس فی الامامة، ط:رشيديه کوئٹة. وأقلها اثنان واحد مع الامام ولو مميزا ، الدر المختار مع الرد: ۵۵۳/۱، باب الامامة، ط: سعيد کراچي، البحر : ۳۴۵/۱، باب الامامة، ط: سعيد کراچي.

(۲) واقلها اثنان واحد مع الامام، الدر المختار (قوله واقلها اثنان) هذا فی غير الجمعة ای فان اقلها فيها ثلاثة صالحون للامامة سوی الامام الدر مع الرد. ۵۵۳/۱، باب الامامة، ط سعيد کراچي. هندية: ۸۳/۱، الباب الخامس فی الامامة، ط:رشيدية کوئٹه اعلم بأن الجمعة فريضة ولها شرائط منها الجماعة واختلفوا فی مقدار العدد قال ابو حنيفة و محمد ثلاثة سوی الامام وعن ابی يوسف اثنان سوی الامام ، خلاصة الفتاوی: ۲۱۰/۱ ، الفصل الثالث والعشرون، ط رشيدية، حلبی کبير، ص: ۵۵۷، فصل فی صلاة الجمعة ، ط سهيل البحر ۳۴۵/۱، باب الامامة، ط: سعيد کراچي.

(۳) والجماعة سنة مؤکدة للرجال ..... وفی وتر غيره وتطوع علی سبيل التداعی مکروهة قوله علی سبيل التداعی بأن يقتدی اربعة فاکثر بواحد ، الدر مع الرد: ۵۵۲/۱، باب الامامة، ط سعيد کراچي، هندية: ۸۳/۱، باب الخامس فی الامامة ط: رشيديه کوئٹة البحر الرائق. ۳۴۵/۱، باب الامامة، ط:سعيد کراچي.

۵ . عورتوں پر جماعت لازم نہیں بلکہ اپنے گھر میں پردے کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں ثواب زیادہ ملے گا۔(۱)

## جماعت ترک کرنا

کسی عذر کے بغیر قصداً جماعت ترک کرنے پر مداومت کرنا کبیرہ گناہ ہے اور ایسا آدمی فاسق ہے۔(۲)

اگر اتفاقاً ایک دو مرتبہ جماعت نکل گئی تو یہ کبیرہ گناہ نہیں ہوگا۔

## جماعت ترک کرنے پر وعید

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں نے ایسا ارادہ کیا تھا کہ جو لوگ جماعت کی نماز میں نہیں آتے ان کے گھروں کو آگ لگا دوں، لیکن عورتوں اور بچوں کی وجہ

---

(۱) ویکرہ تحریما جماعة النساء ولو في التراويح (الدر المختار مع الرد: ۱/۵۶۵، باب الامامة، ط: سعید کراچی، هندية: ۱/۸۵، باب الامامة، ط: سعید کراچی. النهر الفائق: ۱/۲۴۴، باب الامامة، ط: امدادیه ملتان. ولا يحضرن الجماعات لما فيه من الفتنة و المخالفة لقوله عليه السلام صلاة المرأة في بيتها افضل من صلاتها في حجرتها وصلاتها في مخدعها افضل من صلاتها في بيتها فالافضل لها ما كان استر لها لا فرق بين الفرائض وغيرها كالتراويح حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۳۰۴، باب الامامة، ط: قديمي كراچي، ابو داود: ۱/۲۲۰، رقم: ۵۷۱، ط: بيروت، بذل المجهود: ۱/۳۱۹، باب ما جاء في خروج النساء الى المسجد، ط: امدادیه ملتان. والدر المختار مع رد المحتار: ۱/۵۶۶، باب الامامة، ط: سعید کراچی.

(۲) فتسن اوتجب ثمرته تظهر في الاثم بتركها مرة (قوله بتركها مرة) بلا عذر هذا عند العراقيين وعند الخراسانيين انما يأثم اذا اعتاده الدر مع الرد: ۱/۵۵۳، باب الامامة، ط: سعید کراچی وذكر في غاية البيان معزيا الى الاجناس ان تارك الجماعة يستوجب اساءة ولا تقبل شهادته، البحر الرائق. ۱/۳۴۵، باب الامامة، ط: سعید کراچی. . . وهذه كلها احكام الواجب وقد يوفق بأن ترتب الوعيد في الحديث وهذه الاحكام المذكورة مما استدل به على الوجوب مقيدا بالمداومة على الترک، حلبي كبير، ص: ۵۰۹، فصل في الامامة، وفيها مباحث، ط: سهيل اکيڈمي.

سے ایسا نہ کیا۔(۱)

اس سے معلوم ہوا کہ ایسے لوگ سخت گنہگار ہیں البتہ ان کے گھروں کو آگ لگانا جائز نہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے لوگوں کے گھروں میں آگ نہیں لگائی۔

## جماعت ترک کرنے کے عذر

۱. نماز صحیح ہونے کی شرائط میں سے کوئی شرط مفقود ہو، مثلاً طہارت یا ستر عورت کی شرط موجود نہ ہو۔

۲. ....سخت بارش ہو۔

۳..... مسجد میں جانے کے راستہ میں سخت کیچڑ ہو، سردی سخت ہو کہ باہر نکلنے میں یا مسجد تک جانے میں بیمار ہو جانے یا بیماری میں اضافہ ہونے کا ڈر ہو۔

۴. . . مسجد جانے میں مال واسباب چوری ہو جانے کا ڈر ہو۔

۵.... مسجد جانے میں کسی دشمن کی جانب سے حملے کا ڈر ہو۔

۶.. مسجد جانے سے کسی قرض خواہ کے ملنے کا اور اس سے تکلیف پہنچنے کا ڈر ہو۔ بشرطیکہ اس کا قرض ادا کرنے پر قادر نہ ہو۔ اور اگر قرض ادا کرنے پر قادر ہے اس کے باوجود

---

(۱) عن ابی هریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم والذی نفسی بیده لقد هممت ان آمر بحطب فیحطب ثم آمر بالصلوة فیؤذن لها ثم آمر رجلا فیؤم الناس ثم اخالف الی رجال ، وفی روایة لا یشهدون الصلوة فاحرقهم علیهم بیوتهم ،رواه البخاری ، مشکوة ، ص ۹۵ ، الفصل الاول، ط: قدیمی کراچی عن ابی هریرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه وسلم قال لو لا ما فی البیوت من النساء والذریة اقمت صلاة العشاء وامرت فتیانی یحرقون ما فی البیوت بالنار ،رواه احمد،مشکوة المصابیح،ص: ۹۷ ،الفصل الثالث،ط:قدیمی کراچی فتاویٰ دار العلوم دیوبند: ۴۹/۳ ، ط: دار الاشاعت کراچی، حلبی کبیر،ص ۵۰۸، فصل فی الامامة، فیها مباحث، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

قرض ادا نہیں کرتا تو وہ ظالم ہوگا، ایسے آدمی کے لئے قرض خواہ کے خوف سے جماعت ترک کرنا جائز نہیں ہوگا۔

۷ اندھیری رات ہو روشنی کا کوئی انتظام نہ ہو، اور راستہ نظر نہ آتا ہو۔

۸ رات کا وقت ہو، اور آندھی بہت چل رہی ہو۔

۹...... کسی مریض کی تیمارداری میں مصروف ہو، دوسرا کوئی شخص نہ ہونے کی وجہ سے جماعت کے لئے جانے کی صورت میں مریض کی تکلیف بڑھ جانے یا وحشت کا خوف ہو۔

۱۰..... کھانا حاضر ہے اور بھوک سخت لگی ہو کہ کھانے کے بغیر جماعت میں شامل ہونے کی صورت میں نماز میں طبیعت نہ لگنے کا خوف ہو۔

۱۱...... پیشاب یا پاخانہ کا تقاضہ ہو۔

۱۲..... سفر کا ارادہ ہو، اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے دیر ہونے کی صورت میں قافلہ نکل جانے یا جہاز یا ٹرین یا گاڑی نکل جانے کا ڈر ہو۔ (اور اگر علاقے کی گاڑی ہے ایک گاڑی کے بعد دوسری گاڑی آسانی سے مل جاتی ہے تو اس صورت میں جماعت ترک کرنے کی اجازت نہیں ہوگی)۔

۱۳ ... فقہ وغیرہ کے پڑھنے پڑھانے میں ایسا مشغول ہو کہ بالکل فرصت نہ ملتی ہو، بشرطیکہ کبھی کبھار بلا قصد جماعت ترک ہو جاتی ہو۔

۱۴ ... کوئی ایسی بیماری ہو جس کی وجہ سے چلنا پھرنا مشکل ہو، یا نابینا ہو اور لے جانے والا کوئی نہ ہو۔(۱)

---

(۱) (فلا تجب على مريض و مقعد وزمن و مقطوع يد ورجل من خلاف) او رجل فقط ، ذكره الحدادي (ومفلوج و شيخ كبير عاجز واعمى) وان وجد قائداً (ولا على من حال بينه وبينها مطر

# جماعت ثانیہ

☆ ایسی مسجد جس میں امام، موذن اور جماعت کا وقت متعین نہ ہو اس میں دوسری جماعت کرانا جائز ہے۔(۱)

---

– وطين وبرد شديد و ظلمة كذلك) وريح ليلا لا نهارا، وخوف على ماله او من غريم او ظالم، او مدافعة احد الاخبثين ، وارادة سفر، وقيامه بمريض، وحضور طعام تتوقه نفسه ذكره الحدادى، وكذا اشتغاله بالفقه لابغيره، كذا جزم به الباقاني تبعا للبهنسي: اى الا اذا واظب تكاسلا فلا يعذر، ويعزر ولو باخذ المال يعني بحبسه عنه مدة ولا تقبل شهادته ، الدر المختار، وفي الشامية ( قوله وخوف على ماله) اى من لص ونحوه اذا لم يمكنه غلق الدكان او البيت مثلا ، ومنه خوفه على تلف طعام في قدر او خبز في تنور (قوله اومن غريم) اى اذا كان معسرا ليس عنده ما يوفي غريمه والا كان ظالما (قوله او ظالم) يخافه على نفسه او ماله، ( قوله الاخبثين )وكذا الريح، ( قوله وارادة سفر) اى واقيمت الصلاة ويخشى ان تفوته القافلة بحر، واما السفر نفسه فليس بعذر كما في القنية ( قوله وقيامه بمريض) اى يحصل له بغيبته المشقة والوحشة، كذا في الامداد، (قوله تتوقه نفسه ) اى تشتاقه و تنازعه اليه مصباح، سواء كان عشاء اوغيره لشغل باله " امداد" ومثله الشراب ، وقرب حضوره كحضوره فيما يظهر لوجود العلة، ( قوله وكذا اشتغاله بالفقه الخ) عبارة نور الايضاح وتكرار فقه بجماعة تفوته، ولم أر هذا القيد لغيره ورمز في القنية لجم الأئمة فيمن لايحضرها لاستغراق اوقاته في تكرير الفقه لا يعذر ولا تقبل شهادته، ثم رمز له ثانيا انه يعذر ، بخلاف مكرر اللغة، ثم وفق بينهما بحمل الاول على المواظب على الترك تهاونا، والثاني على غيره، الدر مع الرد ۱/ ۵۵۵ ـ ۵۵۶، باب الامامة، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد ، ط: سعيد كراچى هندية: ۱/ ۸۳، الباب الخامس في الامامة، الفصل الاول في الجماعة، ط: رشيدية كوئٹه. البحر : ۱/ ۳۴۵، باب الامامة ،ط: سعيد كراچى حلبي كبير،ص: ۵۰۹، فصل في الامامة، وفيها مباحث ، الثاني ط.سهيل اكيڈمى لاهور.

( ۱ ) ويكره تكرار الجماعة باذان واقامة في مسجد محلة لا في مسجد طريق او مسجد لا امام له ولا موذن الدر مع الرد: ۱/ ۵۵۲، باب الامامة، وفي الشامية: ولو كرر اهله بدونهما او كان مسجد طريق جاز اجماعا، كما في مسجد ليس له امام ولا موذن ويصلي الناس فيه فوجا فوجا، فان الافضل ان يصلي كل فريق باذان واقامة على حدة، شامى. ۱/ ۵۵۳، باب الامامة، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، ط. سعيد كراچى.

☆ ....اگر کسی مسجد میں مندرجہ ذیل چار شرائط ہیں تو ایک دفعہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کے بعد دوسری دفعہ جماعت کرنا مکروہ تحریمی ہے، اور وہ چار شرائط یہ ہیں۔(۱)

۱. محلہ کی مسجد ہو عام راستہ کی مسجد نہ ہو۔(۲)

۲ .....پہلی جماعت بلند آواز سے اذان اور اقامت کہہ کر پڑھی گئی ہو۔(۳)

۳. . .پہلی جماعت محلہ کے ایسے لوگوں نے ادا کی ہے جن کو اس مسجد کے انتظامات کا اختیار حاصل ہے۔(۴)

۴......دوسری جماعت بھی اس ہیئت اور اہتمام سے ادا کی جائے جس ہیئت اور

---

(۱) يكره تكرار الجماعة باذان واقامة في مسجد محلة لا في مسجد طريق او مسجد لا امام له ولا موذن له لو كرراهله بدونهما او كان مسجد طريق جاز اجماعا كما في مسجد ليس له امام ولا موذن ويصلي الناس فيه فوجا فوجا فان الافضل ان يصلي كل فريق باذان واقامة على حدة، كذا في امالي قاضي خان، الدر المختار مع الرد المحتار: ۵۵۳/۱، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. هندية: ۸۳/۱، الباب الخامس في الامامة، ط: رشيدية كوئته. فتاوى دار العلوم ديوبند: ۴۶/۳، ط. دار الاشاعت كراچي. بزازية على هامش الهندية: ۵۶/۴، ط: رشيدية كوئته. حلبي كبير، ص. ۶۱۵، فصل في احكام المسجد، الثالث في مسائل متفرقة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۲) والمراد بمسجد المحلة ماله امام وجماعة معلومون كما في الدر وغيرهما، شامي: ۵۵۳/۱، باب الامامة، ط: سعيد كراچي

(۳) يكره تكرار الجماعة في مسجد محلة باذان واقامة الا اذا صلي بهما فيه اولاً غير اهله أو اهله لكن بمخافة الاذان،شامي: ۵۵۳/۱، باب الامامة، ط:سعيد كراچي

(۴) لو دخل جماعة المسجدبعد ما صلي فيه اهله يصلون وحدانا وهو ظاهر الرواية ،شامي. ۵۵۳/۱، باب الامامة، ط. سعيد كراچي.

اہتمام سے پہلی جماعت ادا کی گئی ہے۔(۱)

☆ اگر دوسری جماعت مسجد میں ادا نہ کی جائے بلکہ گھر میں ادا کی جائے تو پھر مکروہ نہیں اسی طرح اگر ان چار شرطوں میں سے کوئی ایک شرط نہ پائی جائے تو دوسری جماعت مکروہ نہیں مثلاً محلّہ کی مسجد نہیں بلکہ عام راستہ کی مسجد ہے تو اس میں دوسری بلکہ تیسری چوتھی جماعت بھی مکروہ نہیں، یا پہلی جماعت بلند آواز سے اذان اور اقامت کہہ کر نہ پڑھی گئی ہو تو دوسری جماعت مکروہ نہیں، یا مسجد میں پہلی جماعت ان لوگوں نے پڑھی ہے جو اس میں نہیں رہتے، یا دوسری جماعت اس ہیئت سے ادا نہیں کی گئی جس ہیئت سے پہلی جماعت ادا کی گئی ہے، یا جس جگہ پہلی جماعت کا امام کھڑا ہوا تھا دوسری جماعت کا امام وہاں سے ہٹ کر کھڑا ہوا ہو تو ہیئت بدلنے کی وجہ سے جماعت مکروہ نہیں ہوگی۔(۲)

## جماعت سے الگ نماز پڑھنا

اگر جماعت ہو رہی ہے، اور کوئی شخص امام سے لڑائی کی وجہ سے جماعت میں شامل نہیں ہوتا اور اپنی نماز الگ پڑھتا ہے تو اس کی نماز ہو جائے گی البتہ جماعت میں شامل نہ ہونے کی وجہ سے فاسق اور گنہگار ہوگا۔(۳)

---

(۱) عن ابی یوسف انه اذا لم تکن الجماعةُ علی الهیئة الاولی لا تکره والا تکره وهو الصحیح وبالعدول عن المحراب تختلف الهیئة .شامی: ۱/۵۵۳باب الامامة ، مطلب فی تکرار الجماعة، فی المسجد، ط سعید کراچی. بزازیةعلی هامش الهندیة: ۴/۵۶ ،نوع فیمایکره ومالایکره، ط رشیدیة کوئٹه حلبی کبیر،ص: ۲۱۵، فصل فی احکام المسجد ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور

(۲) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۳) (والجماعة سنة مؤكدة للرجال)قال الزاهدی:ارادوا بالتأکید الوجوب ،الدر المختار ( قوله قال الزاهدی الخ،) . الا ان هذا یقتضی الاتفاق علی ان ترکها مرة بلا عذر یوجب اثما وقال فی شرح المنیة- والاحکام تدل علی الوجوب، من ان تارکها بلا عذر یعزر وترد شهادته ویأثم الجیران بالسکوت عنه. شامی: ۱/۵۵۲، باب الامامة، قبل مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد، ط. سعید کراچی.

# جماعت سے پہلے نماز پڑھ لی

اگر کوئی شخص اپنے گھر میں فرض نماز تنہا پڑھ چکا ہے، اس کے بعد دیکھا کہ وہی فرض نماز جماعت کے ساتھ ہو رہی ہے تو اس کو چاہیئے کہ جماعت میں شریک ہو جائے بشرطیکہ ظہر یا عشاء کا وقت ہو، فجر، عصر اور مغرب کے وقت جماعت میں شریک نہ ہو، اس لئے کہ فجر اور عصر کی نماز کے بعد نفل نماز مکروہ ہے، اور مغرب کے وقت اس لئے منع ہے کہ جماعت کے ساتھ دوبارہ جو نماز ادا کی جائے گی وہ نفل ہوگی اور تین رکعات کی نفل نماز قرآن وسنت سے ثابت نہیں۔ (۱)

---

(۱) (ثم اقتدی) بالامام (متنفلا ویدرک) بذلک (فضیلة الجماعة) حاوی (الا فی العصر) فلا یقتدی لکراهة النفل بعده، الدر المختار، وفی الشامیة: (قوله ثم اقتدی متنفلا) ای ان شاء، وهو افضل، "امداد" واورد ان التنفل بجماعة مکروه خارج رمضان، واجیب بنعم اذا کان الامام والقوم متطوعین، اما اذا ادی الامام الفرض والقوم النفل فلا، لقوله علیه الصلاة والسلام للرجلین، اذا صلیتما فی رحالکما ثم اتیتما صلاة قوم فصلیا معهم واجعلا صلاتکما معهم سبحة؛ ای نافلة، شامی: ۵۳/۲، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۷۲/۲، باب ادارک الفریضة، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱۱۹/۱، الباب العاشر فی ادراک الفریضة، ط: رشیدیة. (قوله او قیدها) ولا یقتدی لکراهة التنفل بعد الفجر، وبالثلاث فی المغرب، شامی: ۵۲/۲، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر، ص: ۵۱۱، فصل فی الامامة، وفیها مباحث، الثالث، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، (قوله او قیدها) .... ... ای وان قیدها بسجدة فی غیر رباعیة کالفجر والمغرب فانه یقطع ویقتدی ایضا ما لم یقید الثانیة بسجدة فان قیدها اتم ولا یقتدی لکراهة التنفل بعد الفجر، وبالثلاث فی المغرب، وفی جعلها اربعا مخالفة لامامه، الخ، شامی: ۵۲/۲، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی، (لمن صلی الفجر والعصر والمغرب مرة) فیخرج مطلقا (وان اقیمت) لکراهة النفل بعد الاولیین، وفی المغرب احد المحظورین البتیراء او مخالفة الامام بالاتمام، الدر مع الرد: ۵۵/۲، باب ادراک الفریضة، ط. سعید کراچی.

## جماعت سے روکیں

کچی لہسن اور پیاز کھانے والے، اور ایسا ہی گندہ دہن (جس کے منہ سے بدبو آئے) جذامی (کوڑھی) مبروص (سفید کوڑھ کے مریض) اور مچھلی بیچنے والوں کو اگر وہ کپڑے بدل کر نہ آئیں تو مسجد میں آنے سے روک دینا چاہیئے۔ (۱)

## جماعت فوت ہونے پر سوگ منانا

پہلے زمانے کے لوگوں کا یہ دستور تھا کہ اگر جماعت کی نماز فوت ہو جاتی تو سات دن تک سوگ وغم منایا کرتے تھے۔ (۲)

## جماعت کا ثواب

دین اسلام نے مردوں کو پانچ وقتوں کی نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنے کا حکم دیا ہے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ترغیب دی ہے۔

حدیث شریف میں ہے:

---

(۱) واکل نحو ثوم ويمنع منه، وكذا اكل مؤذ ولو بلسانه، الدرالمختار وفي الشامية (قوله واكل نحو ثوم) اى كبصل و نحوه مماله رائحة كريهة، قال الامام العيني في شرحه على صحيح البخارى قلت علة النهي أذى الملائكة وأذى المسلمين وكذلك الحق بعضهم بذلك من بفيه بخر أو به جرح له رائحة وكذلك القصاب، والسماك، والمجذوم والابرص اولى بالالحاق شامى ۱/ ۶۶۱، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، مطلب في الغرس في المسجد، ط: سعيد كراچى

(۲) وروى ان السلف كانوا يعزون انفسهم ثلاثة ايام اذا فاتتهم التكبيرة الاولى ويعزون سبعا اذا فاتتهم الجماعة، احياء علوم الدين ۱/ ۱۲۶، فضيلة الجماعة، ط ثانية بالمطبعة الازهرية المصرية و ۱/ ۱۹۸، ط دار الخير دمشق وكان السلف رضى الله تعالىٰ عنهم يعزون انفسهم ثلاثة ايام اذا فاتتهم التكبيرة الاولى وسبعا اذا فاتتهم الجماعة، المستطرف في كل فن مستظرف، لأحمد الابشيهى ۱/ ۱۰، الفصل الثانى فى الصلاة، وفضلها، ط دار كرم دمشق

صَلٰوۃُ الْجَمَاعَۃِ تَفْضُلُ مِن صَلٰوۃِالْفَذِبِسَبْعٍ وَّعِشْرِیْنَ دَرَجَۃً.

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں الگ الگ نماز پڑھنے سے ۲۷ درجے زیادہ فضیلت ہے۔(۱)

## جماعت کا ثواب مل جائے گا

☆......اگر ایک مقتدی بھی امام کے ساتھ ہوگا تو جماعت ہو جائے گی، اور جماعت کا ثواب پورا ملے گا۔(۲)

☆......اگر کوئی بالغ مقتدی نہیں تو صرف بچوں کو مقتدی بنا کر جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے جماعت ہوجائے گی، اور جماعت کا ثواب پورا ملے گا۔(۳)

## جماعت کی حقیقت

اللہ تعالیٰ نے اطاعت اور طہارت کے ساتھ پانچ وقت جمع ہوکر اور مل کر اپنی

---

(۱) عن عبداللہ بن عمر أن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال: صلوۃ الجماعۃ تفضل صلوۃ الفذ بسبع وعشرین درجۃ، صحیح البخاری ۱/۸۹، باب فضل الجماعۃ، کتاب الأذان، ط: قدیمی کراچی. عن ابی سعید انہ سمع النبی صلی اللہ علیہ وسلم یقول صلاۃ الجماعۃ تفضل صلوۃ الفذ بخمس و عشرین درجۃ، حوالہ سابق. البحر: ۱/۳۴۶، باب الامامۃ، ط: سعید.

(۲) اذا زاد علی الواحد فی غیر الجمعۃ فھو جماعۃ وان کان معہ صبی عاقل کذا فی السراجیۃ، ھندیۃ: ۱/۸۳، ط: ماجدیہ کوئٹہ. الدر المختار مع الرد: ۱/۵۵۳، باب الامامۃ، ط: سعید کراچی. فمنھا ان اقلھا اثنان واحد مع الامام فی غیر الجمعۃ لانھا ماخوذۃ من الاجتماع وھما اقل ما یتحقق بھما الاجتماع ولقولہ علیہ الصلاۃ والسلام الاثنان فما فوقھما جماعۃ وھو ضعیف کما فی شرح منیۃ المصلی وسواء کان ذلک الواحد رجلا او امرأۃ حرا او عبدا او صبیا یعقل ولا عبرۃ بغیر العاقل وفی السراج الوھاج: لو حلف لا یصلی بجماعۃ وام صبیا یعقل حنث فی یمینہ ولا فرق فی ذلک بین أن یکون فی المسجد او فی بیتہ حتیٰ لو صلی فی بیتہ بزوجتہ او جاریتہ او ولدہ فقد اتی بفضیلۃ الجماعۃ، البحر: ۱/۳۴۵، باب الامامۃ، ط: سعید کراچی.

(۳) انظر الی الحاشیۃ السابقۃ.

عظمت وجبروت کو بیان کرنا مسلمانوں پر لازم کر دیا، کوئی شہر اور قصبہ ایسا نہیں ہے جس کے ہر محلّہ میں پانچ وقت کی نماز جماعت کے ساتھ ادا نہ کی جاتی ہو، لیکن اگر روزانہ پانچ وقت کے اجتماع میں شہر اور قصبہ کے تمام رہنے والوں کو اکٹھے ہونے کا حکم دیا جاتا تو یہ حد سے زیادہ مشکل بات ہوتی، اور سب کے لئے اس پر عمل کرنا ممکن نہ ہوتا اس لئے شہر اور قصبہ کے رہنے والے تمام مسلمانوں کو اجتماع کے لئے ہفتہ میں ایک دن جمعہ کا مقرر ہوا، پھر اسی طرح دیہات کے لوگوں کے اجتماع کے لئے عید کی نماز تجویز ہوئی، چونکہ یہ ایک بڑا اجتماع ہے اس لئے عید کا جلسہ شہر سے باہر میدان میں تجویز فرمایا، لیکن اس کے بعد پھر بھی کل دنیا کے مسلمان میل ملاپ سے محروم رہتے تھے اس لئے کل اہل اسلام کے اجتماع کے لئے ایک بڑے صدر مقام کی ضرورت تھی تا کہ مختلف مقامات کے مسلمان اسلامی رشتۂ اخوت کے سلسلے میں ایک جگہ پر جمع ہو جائیں اور ایک دوسرے کے حال واحوال سے واقف ہوں، چونکہ اس جیسے عظیم اجتماع میں امیر اور فقیر سب کا شامل ہونا محال تھا اس لئے صرف صاحب استطاعت لوگوں کو منتخب کیا۔ (احکام اسلام ص ۷۳)(۱)

---

(۱) وايضا فلا جتماع المسلمين راغبين في الله راجين راهبين منه مسلمين وجوههم اليه خاصة عجيبة في نزول البركات وتدلي الرحمة كما بينا في الاستسقاء والحج، وايضا فمراد الله من نصب هذه الامة ان تكون كلمة الله هي العليا وان لا يكون في الارض دين اعلىٰ من الاسلام، ولا يتصور ذلک الا بأن يكون سنتهم ان يجتمع خاصتهم وعامتهم وحاضرهم وباديهم وصغيرهم وكبيرهم لما هو اعظم شعائره واشهر طاعاته فلهذه المعاني انصرفت العناية التشريعية الى شرع الجمعة والجماعات، والترغيب فيها وتغليظ النهي عن تركها والاشاعة اشاعتان: اشاعة في الحي، واشاعة في المدينة والاشاعة في الحي تتيسر في كل وقت صلاة، والاشاعة في المدينة لا تتيسر الا غب طائفة من الزمان كالاسبوع، اما الاولىٰ فهي الجماعة، الخ، حجة الله البالغة: ۲/۲۵، الجماعة، ط: كتب خانه رشيدية دهلي، الجمعة الاصل فيها انه لما كانت اشاعة الصلاة في البلد، بأن يجتمع لها اهلها، متعذرة كل يوم وجب ان يعين لها حد لا يسرع دورانه جدا فيتعسر عليهم ولا

## جماعت کی حکمت

جب کسی امر کو زور و طاقت سے ظاہر کرنا مقصد ہوتا ہے، تو اس کو عملی صورت میں لا کر دکھاتے ہیں، چونکہ اللہ تعالیٰ کو اس دنیا کی ہر چیز میں اعتدال منظور ہے، اور چیزوں میں اعتدال اس وقت قائم ہوتا ہے جب ان میں اتحاد اور وحدت کا رابطہ قائم ہو، اللہ تعالیٰ نے وحدت اور اتفاق کو شریعت کی دنیا میں جماعت اور نماز کی امامت کی صورت میں دکھایا۔ ''نظام شمسی'' کو دیکھیں کہ اللہ تعالیٰ نے بہت سارے چھوٹے چھوٹے اجسام پیدا کر کے ان سب کا بڑا امام سورج کو بنایا اور تمام بڑے چھوٹے اجسام کو اس کے تحت کر دیا۔

خلاصہ یہ کہ عالم اجسام کے تمام سلسلے درجہ بدرجہ آفتاب تک پہنچ جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ نے قانون قدرت اور دنیا میں جو شکل پیدا کی ہے وہی صورت جماعت، نماز کی امامت عالم تشریعی میں ظاہر کر کے بنی آدم کو ظاہری و باطنی اتفاق کی طرف اشارہ فرمایا، اور دکھا دیا کہ اتفاق اور وحدت ہی کی برکت سے دنیا قائم ہے، جس طرح عالم اجسام میں ہر وقت ایک امام کی ضرورت رہتی ہے، اسی طرح اللہ تعالیٰ نے روحانی عالم کے قیام کے لئے بھی کوئی روحانی امام مقرر کیا ہے، اور روحانی تمام سلسلے وہاں تک جا کر ختم ہو جاتے ہیں، وہ روحانی امام انبیاء اور رسول اور ان کے خلفاء ہیں، اور نماز کی امامت میں اسی روحانی رابطہ اور اتحاد کی طرف اشارہ ہے جن کا سلسلہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر جا کر ختم ہو جاتا ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت نماز کے اماموں کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔

---

– يبطؤ جدا لیفوتهم المقصود، وكان الاسبوع مستعملا في العرب والعجم، واكثر الملل، وكان صالح لهذا الحد، فوجب ان يجعل ميقاتها ذلك...... ـــ وحاصل هذا العلم ان احق الاوقات باداء الطاعات هو الوقت الذى يتقرب فيه الله الى عباده، ويستجاب فيه ادعيتهم لانه ادنى ان تقبل طاعتهم وتؤثر في صميم النفس وتنفع نفع عدد كثير من الطاعات، وان لله وقتا دائرا بدوران الاسبوع يتقرب فيه الى عباده، الخ، حجة الله البالغة: ٢/ ٢٨، الجمعة، ط كتب خانه رشيدية دهلى، و: ١/ ٧٥، باب اسرار الحج.

لہذا جو شخص جماعت کا قائل نہیں ہے وہ اعتدال کے مرتبہ کو چھوڑتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی قدرت کے قانون اور عالم تشریعی سے خارج ہو کر باغی ہوتا ہے۔(۱)

(احکام اسلام ص۷۲)

## جماعت کی مشق کرانا

بچوں کو تعلیم کے لئے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے اور پڑھانے کی مشق کرانا درست ہے البتہ ایسی جماعت محراب سے علیحدہ ہٹ کر کرائی جائے، اور وہ تکبیر بھی کہیں۔(۲)

## جماعت کا نظام لازم ہونے کی وجہ

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا نظام قائم فرمایا، اور ہر وہ شخص جو بیمار اور معذور نہیں ہے اس پر جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے کو لازم قرار دیا ہے اس کا راز اور حکمت یہ ہے کہ اس کے ذریعہ ہر روز امت کے ہر فرد کا پانچ مرتبہ احتساب ہو جاتا ہے۔

نیز تجربہ اور مشاہدہ یہ ہے کہ اس جماعتی نظام کی وجہ سے بہت سے وہ لوگ بھی

---

(۱) واما حكمة مشروعيتها فقد ذكر في ذلك وجوه احدها قيام نظام الالفة بين المصلين ولهذه الحكمة شرعت المساجد في المحال لتحصيل التعاهد باللقاء في اوقات الصلوات بين الجيران، ثانيها دفع حصر النفس ان تشتغل بهذه العبادة وحدها، ثالثها تعلم الجاهل من العالم افعال الصلاة، البحر : ۱/۳۳۶، باب الامامة، ط: سعيد كراچى.

(۲) عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم مروا اولادكم بالصلاة وهم ابناء سبع سنين واضربوهم عليها وهو ابناء عشر سنين وفرقوا بينهم في المضاجع (قال علي القاري) ليعتادو ويستانسوا بها، مرقاة المفاتيح: ۲/۲۷۵، كتاب الصلاة، الفصل الثاني، ط: رشيدية كوئٹه. وايضا في العرف الشذى على الترمذي: باب ماجاء متى يؤمر الصبي بالصلوة، العرف الشذى. ۱/۹۵، ط: سعيد، فتاوىٰ محموديه: ۲/۳۰۲، ط: فاروقيه

پانچوں وقت کی نماز پابندی سے ادا کرتے ہیں جو عزیمت کی کمی اور جذبے کی کمزوری کی وجہ سے انفرادی طور پر کبھی ایسی پابندی نہیں کر سکتے۔

نماز کی جماعت کا یہ نظام امت کے افراد کی دینی تعلیم وتربیت ، اور ایک دوسرے کے احوال سے باخبر رہنے کا ایک غیر سرکاری اور بے تکلف انتظام بھی ہے۔

اور جماعت کی نماز کی وجہ سے مسجد میں عبادت اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنے کی فضا قائم ہوتی ہے، اور زندہ دلوں پر اس کے بہتر اثرات پڑتے ہیں، اور مختلف حالات والے بندوں کے دل ایک ساتھ اللہ کی طرف متوجہ ہونے کی وجہ سے آسمانی رحمتوں کا نزول ہوتا ہے، اور جماعت میں اللہ تعالیٰ کے مقرب فرشتوں کی شرکت کی وجہ سے ان کی معیت اور رفاقت نصیب ہوتی ہے، اور یہ سب جماعت کی برکات ہیں۔

نیز نماز کی جماعت کے نظام کے ذریعہ امت میں اجتماعیت پیدا کی جا سکتی ہے اور محلہ کی مسجد میں روزانہ پانچ وقت کے نمازوں کی جماعت میں اکٹھے ہونے اور پوری بستی کی جامع مسجد میں جمعہ کے دن سب کے اکٹھے ہونے میں اجتماعی وملی فائدے ہیں، انہی برکات اور اسی قسم کی بہت ساری مصلحتوں اور فوائد کی وجہ سے امت کے ہر شخص کو جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا پابند کیا گیا ہے کہ جب تک کوئی واقعی مجبوری اور معذوری نہ ہو، تو وہ نماز جماعت ہی سے ادا کرے۔

جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت اور تعلیمات پر صحیح معنیٰ میں عمل ہوتا تھا منافق اور معذور کے علاوہ ہر شخص جماعت کے ساتھ نماز ادا کرتا تھا، اور جماعت میں کوتاہی اور سستی کرنے کو نفاق کی علامت سمجھا جاتا تھا۔(۱)

---

(۱) "جماعت کی حقیقت" اور "جماعت کی حکمت" کے عنوان کے تحت تخریج دیکھیں۔
معارف الحدیث ۳/۱۹۱، ۱۹۲، جماعت، کتاب الصلاۃ، ط دار الاشاعت کراچی۔

جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے میں یہ فائدہ بھی ہے کہ تمام مسلمانوں کو ایک دوسرے کے حالات کے بارے میں علم ہوتا ہے، اور ایک دوسرے کے درد و مصیبت میں شریک ہو سکتے ہیں، اس سے دینی اخوت اور ایمانی محبت کا پورا پورا اظہار ہوتا ہے۔ اور یہ شریعت کا ایک بڑا مقصد ہے اور قرآن و حدیث میں اس کی تاکید کی گئی ہے اور جا بجا اس کی فضیلت بیان کی گئی ہے۔(۱)

## جماعت کو فرض پر فضیلت ہے

اگر کوئی شخص مغرب یا فجر کی فرض نماز الگ پڑھ رہا ہے، اگر دوسری رکعت کے سجدہ سے پہلے جماعت شروع ہو جائے تو نماز توڑ کر جماعت میں شامل ہو جانا چاہیئے تا کہ جماعت کا ثواب مل جائے۔(۲)

اس پر ایک شبہ یہ ہے کہ جماعت سنت ہے اور کسی عمل کو شروع کرنے کے بعد پورا کرنے سے پہلے باطل کرنا منع ہے جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔ **"ولا تبطلوا اعمالکم"** (اور اپنے اعمال کو باطل نہ کرو) لہذا جو نماز شروع کی ہے اس کو نہیں توڑنا چاہیے تھا اس شبہ کا

---

(۱) مظاهر حق جديد: ۱/۱۰۷، باب الجماعة وفضلها، جماعت کی حکمتیں اور فائدے، ط: دار الاشاعت کراچی

(۲) ( ويقتدى بالامام) وهذا ( ان لم يقيد الركعة الاولىٰ بسجدة او قيدها) بها( فى غير رباعية او فيها) الدر المختار، وفى الشامية (قوله وهذا ان لم يقيد الخ) حاصل هذه المسئلة شرع فى فرض فاقيم قبل ان يسجد للاولىٰ قطع واقتدى فان سجد لها ، فان فى رباعى اتم شفعا واقتدى ما لم يسجد للثالثة، فان سجد اتم واقتدى متنفلا الا فى العصر وان فى غير رباعى قطع واقتدى ما لم يسجد للثانية فان سجدلها اتم ولم يقتد، (قوله اوقيدها ) اى وان قيدها بسجدة فى غير رباعية كالفجر والمغرب فانه يقطع ويقتدى ايضا مالم يقيد الثانية بسجدة ، الخ شامي: ۲/۵۲، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/۱۱۹ ، الباب العاشر فى ادراک الفريضة، ط رشيدية كوئٹه. البحر: ۲/۷۱، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچى.

جواب یہ کہ یہاں شروع کی ہوئی نماز کو کامل طور پر ادا کرنے کے لئے توڑا گیا ہے، یہ جائز ہے منع نہیں ہے، بلکہ بہتر اور ثواب کا کام ہے اس کو "ابطال للاکمال" کہتے ہیں۔(۱)

## جماعت کی فضیلت

جماعت کی فضیلت اور تاکید میں اس قدر بکثرت احادیث وارد ہوئی ہیں کہ اگر ان تمام حدیثوں کو ایک جگہ پر جمع کیا جائے تو ایک بہت بڑی کتاب بن جائے گی، ان تمام حدیثوں کو دیکھنے کے بعد یقینی طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ نماز کامل ومکمل ہونے کے لئے جماعت ایک اعلیٰ درجہ کی شرط ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جماعت کو کبھی بھی ترک نہیں فرمایا،(۲) یہاں تک کہ بیماری کی حالت میں جب آپ کے جسم مبارک میں چلنے کی طاقت نہیں تھی تو دو آدمیوں کے سہارے سے مسجد میں تشریف لے گئے، اور جماعت سے نماز پڑھی،(۳) جو لوگ جماعت کے ساتھ نماز نہیں پڑھتے تھے ان پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم

(۱) والمستحب القطع للاکمال، رد المحتار: ۵۲/۲، باب ادراک الفریضة، مطلب قطع الصلاة، الخ، ط: سعید کراچی. لان الاصل ان نقض العبادة قصدا بلا عذر حرام لقوله تعالی ولا تبطلوا اعمالکم ولا فضائه الی السفه خصوصا اذا کانت فرضا وان النقض للاکمال اکمال معنی فیجوز کنقض المسجد للاصلاح، وکنقض الظهر للجمعة... وللجماعة مزیة علی الصلاة منفردا بالحدیث فجاز نقض الصلاة منفردا لاحراز الجماعة، الخ، البحر: ۷۰/۲، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی.

(۲) حدثنا الاعمش قال سمعت سالما قال سمعت ام الدرداء تقول دخل علی ابو الدرداء وهو مغضب فقلت ما اغضبک قال واللہ ما اعرف من امر محمد صلی اللہ علیه وسلم شیئا الا انهم یصلون جمیعا، صحیح البخاری: ۹۰/۱، باب فضل الجماعة، کتاب الاذان، ط: قدیمی کراچی "وارکعوا مع الراکعین" سورة البقرة الآیة ۴۳، أی صلوا مع المصلین. جلالین پارہ ۱، ص: ۵، تفسیر کبیر ۴۹۳/۱، ط: مصر، ای فی جماعتهم، بیضاوی: ۷۱/۱، وصلوها مع المصلین لا منفردین. تفسیر کشاف ۵۳/۱، تفسیر مدارک: ۱۱۲/۱، ای صلوا بالجماعة، تفسیر مهائمی. ۴۲/۱.

(۳) قال الاسود کنا عند عائشة فذکرنا المواظبة علی الصلوة والتعظیم لها قالت: لما مرض النبی ﷺ مرضه الذی مات فیه فحضرت الصلوة فاذن فقال مروا أبابکر فوجد النبی من نفسه خفة فخرج یهادی بین رجلین کانی انظر الی رجلیه تخطان الارض من الوجع الی آخر الحدیث، صحیح البخاری: ۹۱/۱، باب حد المریض ان یشهد الجماعة، ط: سعید کراچی

کو سخت غصہ آتا تھا، اور جماعت ترک کرنے والوں کو سخت سزا دینا چاہتے تھے۔(۱)

دین اسلام میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا بہت زیادہ اہتمام کیا گیا ہے اور ہونا بھی چاہیئے تھا، نماز جیسی عظیم عبادت کی شان بھی جماعت کو چاہتی ہے کیونکہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنے سے نماز کامل ہوتی ہے، ورنہ نماز ہونے کے باوجود ناقص ہوتی ہے۔

☆ صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جماعت کی نماز تنہا نماز سے ستائیس درجے زیادہ فضیلت رکھتی ہے۔ یعنی جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے والے کو اکیلے نماز پڑھنے والے سے ستائیس گنا زیادہ ثواب ملتا ہے۔(۲)

☆ ابوداؤد شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تنہا نماز پڑھنے سے ایک آدمی کے ساتھ نماز پڑھنا بہت بہتر ہے، اور دو آدمیوں کے ساتھ نماز پڑھنا اور بھی بہتر ہے، اور جس قدر جماعت میں لوگ زیادہ ہوں گے اسی قدر اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔(۳)

---

(۱) حدثنی یزید بن الاصم قال سمعت ابا هریرة یقول قال رسول الله صلی الله علیه وسلم لقد هممت ان آمر فتیتی فیجمعوا الی حزما من حطب ثم اتی قوما یصلون فی بیوتهم لیست بهم علة فاحرقها علیهم، سنن ابی داود: ۱/ ۹۱، باب فی التشدید فی ترک الجماعة، رقم الحدیث: ۵۴۹، ط: رحمانیه لاهور.

(۲) عن عبد الله بن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال صلوة الجماعة تفضل صلوة الفذ بسبع وعشرین درجة، صحیح البخاری- ۱/ ۸۹، باب فضل الجماعة، ط قدیمی کراچی عن ابی سعید انه سمع النبی صلی الله علیه وسلم یقول صلوة الجماعة تفضل صلاة الفذ بخمس و عشرین درجة، بخاری ۱/ ۸۹، شامی: ۲/ ۵۳، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی

(۳) عن ابی بن کعب قال صلی بنا رسول الله صلی الله علیه وسلم یوما الصبح فقال وان صلوة الرجل مع الرجل ازکی من صلوته وحده وصلاته مع الرجلین ازکی من صلوته مع الرجل وما کثر فهو احب الی الله عز وجل، ابو داؤد: ۱/ ۹۲ باب فضل الجماعة، رقم الحدیث ۵۵۴، ط رحمانیه لاهور

☆ … صحیح بخاری شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جتنا وقت نماز کے انتظار میں گزرتا ہے وہ سب نماز میں شمار ہوتا ہے۔(۱)

☆ … ابن ماجہ میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جماعت ترک کرنا چھوڑ دو ورنہ اللہ تعالیٰ دلوں پر مہر لگا دے گا، اور تم ان لوگوں میں سے ہو جاؤ گے جن کو اللہ تعالیٰ نے غافل قرار دیا ہے۔(۲)

☆ ابو داؤد شریف میں ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میرا دل چاہتا ہے کہ جوانوں کو حکم دوں کہ لکڑیاں جمع کریں، پھر میں ان کے یہاں پہنچوں جو عذر کے بغیر اپنے گھروں میں نماز پڑھتے ہیں، اور انہیں گھر والوں کے ساتھ کو جلا دوں۔(۳)

فتاویٰ رحیمیہ میں ہے کہ غور کیجئے رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم آگ لگا دینے کی سزا ان لوگوں کے لئے تجویز فرماتے ہیں جو نماز تو پڑھتے ہیں مگر مسجد میں نہیں آتے گھر میں پڑھتے ہیں، اب غور فرمایئے کہ ان کی سزا کیا ہوگی جو نماز ہی نہیں پڑھتے۔(۴)

---

(۱) عن ابی هريرة رضي الله عنه ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال الملائكة تصلي على احدكم ما دام في مصلاه ما لم يحدث اللّٰهم اغفر له اللّٰهم ارحمه لا يزال احدكم في صلوة ما كانت الصلوة تحبسه لا ينقلب الى اهله الا الصلوة، صحيح البخاري: ۱/۹۰، باب من حبس في المسجد ينتظر الصلاة، ط: قديمي كراچي.

(۲) عن الحكم بن ميناء اخبرني ابن عباس وابن عمر انهما سمعا النبي صلى الله عليه وسلم يقول على اعواده لينتهين اقوام عن ودعهم الجماعات اوليختمن الله على قلوبهم ثم ليكونن من الغافلين، سنن ابن ماجه ص:۵۷، باب التغليظ في التخلف عن الجماعة، ط: قديمي كراچي

(۳) حدثني يزيد بن الاصم قال سمعت ابا هريرة يقول قال رسول الله صلى الله عليه وسلم لقد هممت ان آمر فتيتي فيجمعوا الى حزما من حطب ثم آتي قوما يصلون في بيوتهم ليست بهم علة فاحرقها عليهم، سنن ابي داود ۱/۹۱، باب في التشديد في ترك الجماعة، رقم الحديث: ۵۴۹، ط: رحمانيه لاهور

(۴) فتاوى رحيميه ۴/۱۳۰، باب الجماعة والامامة، ط: دار الاشاعت كراچي، ۲۰۰۲ء

احیاء العلوم میں ہے کہ پہلے زمانے کے بزرگ ایک وقت کی جماعت چھوٹ جانے پر اتنی دینی مصیبت سمجھتے تھے کہ سات دن تک غم اور سوگ منایا کرتے تھے اور اگر تکبیر اولیٰ فوت ہوتی تو تین دن تک سوگ منایا کرتے تھے۔(۱)

لہذا تمام مسلمانوں پر لازم ہے کہ پانچوں وقت کی نمازیں جماعت ہی سے ادا کریں اور تکبیر اولیٰ کا ثواب نہ چھوڑیں۔

## جماعت کے بعد جماعت کرنا

☆......اگر کچھ لوگوں نے کوئی فرض نماز جماعت سے ادا کر لی، پھر ان لوگوں نے اسی نماز کو جماعت کے ساتھ دوبارہ ادا کیا اور دوسری جماعت میں تین سے زیادہ آدمی تھے، تو یہ فعل مکروہ ہے، ہاں اگر تین افراد سے کم تھے تو مکروہ نہیں ہے بشرطیکہ دوسری جماعت کی نماز کو اذان کے بغیر ادا کیا جائے، اور اگر دوسری جماعت اذان کے ساتھ ادا کی جائے گی تو مکروہ ہوگی، چاہے اس میں تین افراد سے کم ہی کیوں نہ ہوں۔(۲)

☆......اگر فجر اور عصر کی نماز شریعت کے قانون کے مطابق ادا کی گئی، اور فاسد نہیں ہوئی یا دوبارہ پڑھنا واجب نہیں ہوا تو اس صورت میں دوبارہ پڑھنا جائز نہیں، کیونکہ

---

(۱) وروی ان السلف کانوا یعزون انفسهم ثلاثة ایام اذا فاتتهم التکبیرة الاولیٰ ویعزون سبعا اذا فاتتهم الجماعة، احیاء علوم الدین للامام الغزالی: ۱/۱۹۸، فضیلة الجماعة، ط: دار الخیر دمشق

(۲) وتطوع علی سبیل التداعی مکروه (قال الشامی) قوله علی سبیل التداعی بأن یقتدی اربعة فاکثر بواحد، الدر المختار مع شرحه، رد المحتار: ۱/۵۵۲، باب الامامة، ط سعید کراچی خلاصة الفتاوی: ۱/۱۵۳، الباب الخامس عشر، ط: رشیدیه کوئٹه. وعن ابی حنیفة لو کانت الجماعة اکثر من ثلاثة یکره التکرار والا فلا، شامی: ۱/۳۵۹، باب الاذان، ط: سعید کراچی

فجر اور عصر کے بعد نفل نماز پڑھنا منع ہے۔(۱)

## جماعت کا تارک فاسق ہے

کسی شرعی عذر کے بغیر جماعت کے ترک کرنے کی عادت بنالینا بہت بڑا گناہ ہے اور ایسا آدمی فاسق ہے اور فاسق کی امامت مکروہ ہے اور اذان بھی مکروہ ہے اور ایسے شخص کی دی ہوئی اذان کا اعادہ کرنا مستحب ہے۔(۲)

## جماعت کے احکام

پانچ وقت کی نمازوں کے لئے جماعت واجب ہے،(۳) خواہ گھر میں پڑھے یا مسجد میں بشرطیکہ کوئی عذر نہ ہو، اور پورے رمضان میں تراویح کی نماز کے لئے جماعت سنت موکدہ ہے اور سورج گہن کی نماز کے لئے جماعت مستحب ہے، اور رمضان المبارک میں وتر کی نماز کے لئے جماعت مستحب ہے۔ اور رمضان المبارک کے علاوہ باقی گیارہ مہینوں میں وتر کی نماز جماعت سے پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے۔ چاند گہن کی نماز اور تمام

---

(۱) لمن صلى الفجر والعصر والمغرب مرة فيخرج مطلقا وان اقيمت لكراهة النفل بعد الاولين وفي المغرب احد المحظورين البتيراء او مخالفة الامام بالاتمام، الدر المختار مع الرد: ۲/ ۵۵، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد كراچی.

(۲) وتاركها عمداً مجانة اى تكاسلا فاسق يحبس حتىٰ يصلى. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۳۵۲، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچی. كفايت المفتی: ۳/ ۴۷۸، ط: دار الاشاعت كراچی. فتسن او تجب ثمرته تظهر فى الاثم بتركها مرة (قوله بتركها مرة) اى بلا عذر وهذا عند العراقيين، وعند الخراسانيين انما يأثم اذا اعتاده كما فى القنية، الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۵۴، ط: سعيد كراچی وذكر فى غاية البيان معزيا الى الاجناس ان تارك صلاة الجماعة يستوجب اساءة ولا تقبل شهادته، البحر الرائق: ۱/ ۳۴۵، باب الامامة ط: سعيد كراچی. امداد الاحكام ۱/ ۵۲۴، ط: مكتبة، دار العلوم كراچی.

نوافل نماز میں اس طرح جماعت کا اہتمام کرنا جس طرح فرائض کی جماعت کے لئے کیا جاتا ہے مکروہ تحریمی ہے، ہاں اگر اہتمام اور لوگوں کو بلائے بغیر دو تین آدمی جمع ہو کر کسی نفل نماز کو جماعت سے پڑھ لیں تو کچھ حرج نہیں۔(۱)

## جماعت کے درمیان خالی جگہ نہ چھوڑے

حضرت شاہ ولی اللہؒ لکھتے ہیں کہ ہم نے اس بات کا تجربہ کیا ہے کہ ذکر کے حلقوں میں ملکر بیٹھنے سے تسلی اور اطمینان بہت زیادہ ہوتا ہے اور ذکر کی حلاوت اور شیرینی معلوم ہوتی ہے، اور خطرات بند ہوتے ہیں اور اس بات کو ترک کرنے سے یہ باتیں کم ہو جاتی ہیں، اور ان باتوں میں سے جس قدر کسی بات میں کمی ہوتی ہے، اسی قدر وہاں شیطان کو دخل ہوتا ہے۔(۲)

---

(۱) الجماعة سنة مؤكدة ) اى قوية تشبه الواجب فى القوة والراجح عند اهل المذهب الوجوب ونقله فى البدائع عن عامة مشايخنا وذكر هوو غيره ان القائل منهم انها سنة مؤكدة ليس مخالفا فى الحقيقة بل فى العبارة وفى المجتبىٰ والظاهر انهم ارادوا بالتأكيد الوجوب لا ستدلاله، بالاخبار الــــورادة بالوعيد الشديد بترک الجماعة ولا فرق فى ذلک بين ان يكون فى المسجد او بيته حتىٰ لو صلى فى بيته بزوجته او جاريته او ولده فقد اتىٰ بفضيلة الجماعة ومنها انها واجبة لصلوات الاالخمس وفى الكسوف والتراويح سنة وتستحب فى الوتر فى رمضان وهى مكروهة فى صلاة الخسوف ففى الخلاصة الاقتداء فى الوتر خارج رمضان يكره وذكر القدورى انه لا يكره واصل هذا ان التطوع بالجماعة اذا كان على سبيل التداعى يكره فى الاصل لصدر الشهيد اما اذا صلوا بجماعة بغير اذان واقامة فى ناحية المسجد لا يكره، البحر الرائق. ۱/ ۳۴۴-۳۴۵، باب الامامة، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱/ ۸۲، الباب الخامس فى الامامة،الفصل الأول فى الجماعة ط: حقانيه پشاور، الدرالمختار مع الرد ۱/ ۵۵۲ مطلب فى شروط الامامة الكبرىٰ، ط: سعيد كراچى.

(۲) اقول قدجربنا ان التراص فى حلق الذكر سبب جمع الخاطر، ووجدان الحلاوة فى الذكر وسد الخطرات، وتركه ينقص من هذه المعانى والشيطان يدخل كلما انتقص شئى من هذه المعانى، الخ، حجة الله البالغة: ۲/ ۲۷، الجماعة، صلاة الجماعة، ط: كتب خانه رشيدية دهلى

## جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کا حکم

مرد حضرات کے لئے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا نہ صرف سنت موکدہ بلکہ واجب کے قریب ہے، اگر سفر میں جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا ممکن نہ ہو، یا جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی صورت میں ساتھیوں سے بچھڑنے کا خطرہ ہو یا سواری کی روانگی کا خطرہ ہو، تو ایسی صورت میں جماعت کے بغیر اکیلے نماز پڑھنا جائز ہے۔(۱)

## جماعت کے فوائد:

### حسد سے پاک

سیدھی اور ملی ہوئی صفوں میں اکٹھا ہو کر نماز پڑھنے سے اس امر کا اظہار ہوتا ہے کہ ان کے جدا جدا قلوب باہم ایک دوسرے کے قریب ہیں اور کینہ اور حسد سے پاک ہیں، اتحاد واتفاق کے لئے جس کا حکم اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں دیا ہے، یہ عمل سب سے زیادہ کارگر ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔(۲)

---

(۱) وفي المفيد و تسميتها سنة لوجوبها بالسنة وفي البدائع تجب على الرجال العقلاء البالغين الاحرار القادرين على الصلاة بالجامعة من غير حرج　　وتسقط الجماعة بالاعذار　. او يريد سفراً واقيمت الصلاة فيخشى ان تفوته القافلة الخ، هندية: ۱/ ۸۲، ۸۳ الباب الخامس في الامامة، الفصل الاول في الجماعة، ط: ماجديه كوئته. بدائع الصنائع: ۱/ ۱۵۵، فصل واما بيان من تجب عليه الجماعة، ط: سعيد كراچي. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۵۳، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، ط: سعيد كراچي. و: ۱/ ۵۵۲، باب الامامة، ط: سعيد.

(۲) واما حكمة مشروعيتها فقد ذكر في ذلك وجوه احدها قيام نظام الالفة بين المصلين ولهذه الحكمة شرعت المساجد في المحال لتحصيل التعهد باللقاء في اوقات الصلوات بين الجيران، ثانيها دفع حصر النفس ان تشتغل بهذه العبادة وحدها، ثالثها تعلم الجاهل من العالم افعال الصلاة وذكر بعضهم انها ثابتة بالكتاب وهو قوله تعالىٰ واركعوا مع الراكعين البحر: ۱/ ۳۴۶، باب الامامة، ط. سعيد كراچي. الرد المحتار: ۱/ ۵۵۱ مطلب في شروط الامامة الكبرىٰ ط: سعيد كراچي

وَاعْتَصِمُوْ بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعاً وَّلَا تَفَرَّقُوْا.

نیز جماعت اس اخوت کو یاد دلاتی ہے جس کے متعلق اللہ نے فرمایا ہے۔

اِنَّمَا الْمُؤمِنُوْنَ اِخْوَةٌ.(۱) تمام ایماندار بھائی بھائی ہیں۔

## جماعت کے لوٹانے میں اقامت دوبارہ کہنا

اگر جماعت کی نماز فاسد ہونے کی صورت میں بلا تاخیر دوبارہ جماعت کی نماز شروع ہوگئی، تو اقامت کو لوٹانے کی ضرورت نہیں، پہلی اقامت کافی ہے، اور اگر دوبارہ جماعت شروع کرنے میں تاخیر ہوگئی تو اقامت دوبارہ کہنا بہتر ہے۔ اور اگر تاخیر نہ ہونے کی صورت میں بھی دوبارہ تکبیر کہی جائے تو کوئی حرج نہیں ہے۔(۲)

## جماعت کے لوٹانے میں نئے نمازی کا شرکت کرنا

☆......اگر پہلی مرتبہ جماعت کی نماز میں فرض ترک ہونے کی وجہ سے دوبارہ جماعت کے ساتھ نماز ادا کی جارہی ہے، تو اس میں نئے نمازیوں کے لئے شریک ہونا درست ہے، کیونکہ پہلی دفعہ جو نماز ادا کی گئی ہے فرض ترک ہونے کی وجہ سے وہ نماز باطل ہوگئی ہے۔(۳)

---

(۱) سورة الحجرات، الآية: ۱۰.

(۲) فروع صلى السنة بعد الاقامة او حضر الامام بعدها لا يعيدها بزازية وينبغي ان طال الفصل او وجد ما يعد قاطعا كأكل ان تعاد، الدر المختار، وفي الرد: لأن تكرارها غير مشروع اذا لم يقطعها قاطع من كلام كثير او عمل كثير، شامي: ۱/۴۰۰، كتاب الصلاة، باب الاذان قبيل باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۳) والمختار انه جابر للاول لا ن الفرض لا يتكرر) اى الفعل الثاني جابر للاول بمنزلة الجبر بسجود السهو. وبالاول يخرج عن العهدة وان كان على وجه الكراهة على الاصح، كذا في شرح الاكمل على اصول البزدوى، ومقابله ما نقلوه عن ابى اليسر من ان الفرض هو الثاني

☆......اور اگر پہلی دفعہ جماعت کی نماز میں واجب ترک ہونے کی وجہ سے دوبارہ جماعت کا اعادہ کر رہے ہیں، تو اس صورت میں نئے آنے والے نمازیوں کے لئے اس جماعت میں شرکت کرنا درست نہیں ہے، کیونکہ پہلی مرتبہ جماعت کی نماز سے فرض ادا ہو چکا ہے، اور یہ صرف تکمیل ہے، فرض نہیں ہے، اس لئے فرض پڑھنے والوں کی نماز غیر فرض پڑھانے والے کے پیچھے جائز نہیں ہے۔(۱)

☆......اگر امام کے ذمہ سجدہ سہو واجب ہوا تھا، اور وہ بھول گیا، اور بھول کر سجدہ سہو ادا نہیں کیا تو نماز ہو جائے گی لیکن ناقص ہوگی، ایسی نماز کو وقت کے اندر اندر دوبارہ پڑھنا ضروری ہے، لیکن دوبارہ پڑھنے کی صورت میں یہ نماز فرض نہیں ہوگی بلکہ نفل ہوگی، کیونکہ اس کا فرض ادا ہو چکا ہے، اگر چہ ناقص ادا ہوا ہے اور یہ جو دوبارہ جماعت ہو رہی ہے ناقص ہونے کی وجہ سے جو ثواب کم ہو گیا تھا اس کو پورا پورا حاصل کرنے کے لئے ہے،

---

— والمختار ابن الهمام الاول قال لان الفرض لا يتكرر ، وجعله الثاني يقتضي عدم سقوطه بالاول، اذ هو لازم ترك الركن لا الواجب الاان يقال المراد ان ذلك امتنان من الله تعالىٰ اذ يحتسب الكامل وان تأخر عن الفرض لما علم سبحانه انه سيوقعه آه، يعني ان القول بكون الفرض هو الثاني يلزم عليه تكرار الفرض، لان كون الفرض هو الثاني دون الاول يلزم منه عدم سقوطه بالاول وليس كذلك لان عدم سقوطه بالاول انما يكون بترك فرض لا بترك واجب. الخ. الدر المختار مع الرد: ۱/۴۵۷، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، مطلب كل صلاة اديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها ،ط: سعيد كراچي. فتاوىٰ دار العلوم ديوبند: ۳/۴۲ كتاب الصلاة، الباب الخامس في الامامة،الفصل الأوّل، ط: امداديه ملتان.

(۱) والمختار ان المعادة لترك الواجب نفل جابر والفرض سقط بالاولىٰ لان الفرض لا يتكرر كما في الدر وغيره، طحطاوى على مراقي الفلاح،ص: ۲۴۸، كتاب الصلاة، فصل في بيان واجبات الصلاة،ط:قديمي كراچي.وص: ۲۰۰،ط:مصطفى البابي مصر. والمختار أنه جابر للاول لان الفرض لا يتكرر ، الرد المحتار: ۱/۴۵۷ مطلب كل صلاة اديت مع كراهة التحريم تجب اعادته، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.فتح القدير: ۱/۳۰۱،باب صفة الصلاة،ط:مصطفى البابي مصر.

اس لئے نئے آنے والے نمازیوں کے لئے دوسری جماعت میں شریک ہونا درست نہیں ہے، اگر کوئی نئے آنے والے نمازی ایسی جماعت میں شریک ہوگا تو اس کا فرض ادا نہیں ہو گا اس آدمی کے لئے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

## جماعت کے لئے سنت پڑھنے والے کا انتظار کرنا

جو لوگ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے تاخیر سے آتے ہیں، ان کو چاہئے کہ گھڑی دیکھ کر وقت مقررہ کا خیال رکھتے ہوئے سنتیں پڑھیں، اگر وقت ہے تو سنت پڑھیں اور اگر وقت نہیں تو سنت نہ پڑھیں بلکہ جماعت کا انتظار کریں! اگر مکروہ وقت نہیں تو سنت فرض کے بعد پڑھ لیں۔(۲)

تاہم اگر لوگ سنت پڑھ رہے ہیں، اور جماعت کا وقت ہو گیا ہے اور امام صاحب جماعت شروع کرنے میں چند منٹ کی تاخیر کرنا چاہیں تو کر سکتے ہیں اور اگر اس کی وجہ سے انتشار کا خوف ہے تو مقررہ وقت پر جماعت شروع کر دیں، سنت پڑھنے والے لوگوں کے فارغ ہونے کا انتظار نہ کریں۔(۳)

---

(۱) وكذا كل صلاة اديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها والمختار انه جابر للاول لأن الفرض لا يتكرر (قوله والمختار) اى تجعل الثانى جابر للاول بمنزلة الجبر بسجود السهو وبالاول يخرج عن العهدة وان كان على وجه الكراهة على الاصح. رد المحتار ۱/۴۵۷، مطلب كل صلاة اديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها، ط سعيد كراچی حاشية الطحطاوى على المراقى، ص ۲۴۸، فصل فى بيان واجبات الصلاة، ط قديمى وص ۲۰۰، ط مصطفى البابى مصر

(۲) وأما بقية السنن فان امكنه ان يأتى بها قبل ان يركع الامام اتى بها خارج المسجد وان خاف فوت ركعة شرع معه كذا فى التبيين، هندية ۱/۱۲۰، الباب العاشر فى ادراك الفريضة، ط حقانيه پشاور، لرد المحتار ۲/۵۸، مطلب هل الاساءة دون الكراهة، او افحش، ط سعيد كراچی

(۳) اما الانتظار قبل الشروع فى غيرما يكره تأخيره كمغرب، وعند ضيق الوقت فالظاهر عدم الكراهة ولو لمعين الا اذا ثقل على القوم، طحطاوى على الدر المختار، ۱/۲۲۰، كتاب الصلاة فصل فى الشروع فى الصلاة، ط دار المعرفة بيروت لبنان رد المحتار ۱/۴۹۵، فصل فى بيان تاليف الصلاة، مطلب فى اطالة الركوع للجائى، ط سعيد كراچی

# جماعت مل گئی

☆..... اگر نمازی اقتداء کر کے امام کے ساتھ نماز کے کسی بھی حصہ میں شریک ہو جائے تو جماعت مل گئی، اگر چہ وہ صرف آخری قعدہ میں امام کے سلام پھیرنے سے پہلے جماعت میں شامل ہوا ہو یعنی اگر امام کے سلام پھیرنے سے پہلے کسی نے تکبیر تحریمہ کہہ لی تو اس کو جماعت مل گئی اور جماعت کا ثواب بھی مل جائے گا۔(۱) البتہ تکبیر اولیٰ کے ساتھ جماعت میں شامل ہونے کا جتنا ثواب ملتا ہے اتنا ثواب نہیں ملے گا اس لئے جماعت کی نماز میں تکبیر اولیٰ کے ساتھ شامل ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔(۲)

☆..... پہلا سلام پھیرنے سے پہلے جو شخص امام کے ساتھ جماعت میں شامل ہو گیا اس کو جماعت مل گئی اور جماعت کا ثواب ملے گا،(۳) لیکن جب تک کھڑے ہو کر تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد کم سے کم امام کے ساتھ رکوع میں شامل نہ ہوگا تو وہ رکعت پانے والا نہیں

---

(۱) ولم يصل الظهر جماعة بادراک رکعة ..... بل ادرک فضلها) ای فضل الجماعة لان من ادرک آخر الشئي فقد ادرکه، ولحديث الصحيح من ادرک رکعة من الصلاة فقد ادرک الصلاة وهو مجمع عليه، البحر الرائق: ۷۵/۲، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد کراچي. ابوداؤد: ۱۳۶/۱، باب الرجل يدرک الامام ساجدا کيف يصنع. ۱۳۶/۱، ط: حقانية. فظاهر کلامهم ان من ادرک الامام في التشهد فقد ادرک فضلها، البحر: ۷۶/۲، باب ادراک الفريضة، ط. سعيد کراچي. واما فضائلها ففي السنة الصحيحة ان الصلوة مع الجماعة تفضل صلاة المنفرد ببضع و عشرين درجة، وفي المضمرات: انه مکتوب في التوراة صفة امة محمد وجماعتهم وانه بکل رجل في صفوفهم تزادفي صلاتهم صلاة يعني اذا کانوا الف رجل يکتب لکل رجل الف صلاة، البحر: ۶۰۲/۱، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط. رشيدية کوئٹه.و. ۳۴۶/۱، ۳۴۷،ط سعيد فتح القدير: ۳۰۰/۱، کتاب الصلاة، باب الامامة، ط: رشيدية کوئٹه

(۲) وفي غاية البيان: ان المسبوق يکون مدرکا لثواب الجماعة لا يکون ثوابه مثل ثواب من ادرک اول الصلاة مع الامام لفوات التکبيرة الاولیٰ، البحر الرائق: ۷۶/۲،باب ادراک الفريضة، ط: سعيد کراچي.

(۳) انظر الى الحاشية السابقة. رقم ۱.

ہوگا۔ وہ رکعت اس کو امام کے سلام کے بعد کھڑے ہوکر پڑھنا لازم ہوگا، اور اگر رکوع مل گیا تو رکعت مل گئی، امام کے سلام کے بعد اس رکعت کو دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ (۱)

## جماعت میں شامل ہونے کے لئے نماز توڑنا

''فرض نماز تنہا پڑھ رہا تھا جماعت شروع ہوگئی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## جماعت میں شریک ہونے کے بعد قضاء نماز یاد آئے

اگر کوئی شخص جماعت کی نماز میں شریک ہوگیا، پھر اس کو نماز میں قضاء نماز یاد آئی اور وہ صاحب ترتیب ہے تو پہلے جماعت کے ساتھ جو نماز شروع کی ہے اس کو پوری کرے، پھر قضاء نماز پڑھے پھر اس کے بعد (۲) اس نماز کو دوبارہ پڑھے جو امام کے ساتھ جماعت سے ادا کی ہے اور اگر یہ شخص صاحب ترتیب نہیں تو امام کے ساتھ جو نماز ادا کی ہے وہ ہوگئی، قضا نماز پڑھ کر امام کے ساتھ پڑھی ہوئی نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔ (۳)

## جماعت میں صف بندی کی وجہ

نماز کے لئے جو اجتماعی نظام ''جماعت'' کی شکل میں تجویز کیا گیا ہے، اس کے

---

(۱) وأجمعوا انه لو انتهى الى الامام وهو قائم فكبر ولم يركع مع الامام حتىٰ ركع الامام ثم ركع انه يصير مدركا لتلك الركعة وأجمعوا انه لو اقتدى به في قومة الركوع لم يصر مدركا لتلك الركعة، البحر: ۷۶/۲، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچي.

(۲) وكذا اذا ذكر الفجر في آخر وقت الظهر فوقع على ظنه ان الوقت لا يحتمل الصلاتين فافتتح الظهر فصلاها وقد بقي من وقت الظهر بعضه نظر فيه فان كان ما بقي من وقت الظهر ما امكنه ان يصلي فيه الفجر ثم الظهر لم تجزئه التي صلى وعليه ان يقضي الفجر ثم يعيد الظهر الخ، هندية ۱۲۲/۱ الباب الحادي عشر في قضاء الفوائت، ط: ماجديه كوئته.

(۳) اخبرنا مالك حدثنا نافع عن ابن عمر انه كان يقول من نسي صلاة من صلاته فلم يذكر الا وهو مع الامام، فاذا سلم الامام فليصل صلوته التي نسي ثم ليصل بعدها الصلاة الاخرى (اى التي صلاها مع الامام) قال محمد: وبهذا نأخذ الخ، المؤطا للامام محمد، ص. ۱۰۵، باب الرجل يصلي فيذكر ان عليه صلاة فائتة.و: ۵۸۳/۱، رقم الحديث: ۲۱۶، ط: دار القلم، دمشق

لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ طریقہ تعلیم فرمایا ہے کہ "لوگ صفیں بنا کر برابر برابر کھڑے ہوں"۔(۱)

ظاہر ہے کہ نماز جیسی اجتماعی عبادت کے لئے اس سے زیادہ حسین وسنجیدہ اور اس سے بہتر کوئی صورت نہیں ہوسکتی، پھر اس کی تکمیل کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی کہ صفیں بالکل سیدھی ہوں، کوئی شخص ایک انچ نہ آگے ہو اور نہ پیچھے، پہلے اگلی صف پوری کرلی جائے، اس کے بعد پیچھے کی صف شروع کی جائے، بڑے اور ذمہ دار اور اصحاب علم وفہم اگلی صفوں میں اور امام سے قریب جگہ حاصل کرنے کی کوشش کریں، چھوٹے بچے پیچھے ہوں، امام سب سے آگے اور صفوں کے درمیان میں کھڑا ہو۔

ظاہر ہے کہ ان سب باتوں کا مقصد جماعت کی تکمیل اور اس کو زیادہ مفید اور موثر بنانا ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی ان باتوں کا عملاً اہتمام فرماتے اور وقتاً فوقتاً امت کو بھی ان کی ہدایت وتلقین فرماتے اور ان کا ثواب بیان فرما کر ترغیب دیتے، نیز ان امور میں لاپرواہی کرنے والوں کو سخت تنبیہ فرماتے اور اللہ کے عذاب سے ڈراتے تھے۔ (۲)

## جماعت میں کسی فرد کے لئے تاخیر کرنا

نمازیوں کے اجتماع کے بعد کسی فرد کے انتظار میں جماعت میں تاخیر کرنا جائز

---

(۱) (والفضل) مكان المأموم اذا كان رجلا حيث يكون اقرب الى الامام لقول النبى صلى الله عليه وسلم خير صفوف الرجال اولها وشرها آخرها...... واذا قاموا فى الصفوف تراصوا او سووا بين مناكبهم لقوله صلى الله عليه وسلم تراصوا والصقوا المناكب بالمناكب، بدائع الصنائع، ۱۵۸/۱، فصل واما بيان مقام الامام والمأموم، ط: سعيد كراچی۔

(۲) معارف الحدیث : جماعت میں صف بندی، حصہ سوم : ۱۳۲/۳، ط: دار الاشاعت کراچی۔

نہیں البتہ کوئی شخص شریر ہو اور اس سے خطرہ ہو تو اس کے شر سے بچنے کے لئے تاخیر کی جاسکتی ہے۔(۱)

## جماعت میں یہ افراد شرکت نہ کریں

جو شخص امن میں خلل انداز ہو، اور شر و فساد کا باعث ہو، اور نمازیوں کو تکلیف اور ایذاء پہنچانے والا ہو، اور اس کا فعل اشتعال کا سبب ہو، تو ایسے لوگوں کو جماعت سے روکنا جائز ہے، جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچا لہسن، پیاز کھانے والوں کو مسجد سے نکال دیا، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان عورتوں کو مسجد میں آنے سے منع کر دیا تھا جو خوشبو لگا کر آتی تھیں۔(۲)

---

(۱) (قوله إطالة ركوع أو قراءة) فلو انتظر قبل الصلاة ففي اذان البزازية لو انتظر الاقامة ليدرك الناس الجماعة يجوز لواحد بعد الاجتماع لا الا اذا كان داعرا شريرا، الدر مع الرد: ۴۹۵/۱، مطلب في اطالة الركوع للجائي، ط: سعيد كراچي.

(۲) واكل نحو ثوم ويمنع منه وكذا كل موذ ولو بلسانه وقوله صلى الله عليه وسلم وليقعد في بيته صريح في ان اكل هذه الاشياء عذر في التخلف عن الجماعة وايضا هنا علتان. اذى المسلمين واذى الملائكة، فبالنظر الى الاولى يعذر في ترك الجماعة وحضور المسجد وبالنظر الى الثانية يعذر في ترك حضور المسجد ولو كان وحده، رد المحتار: ۶۶۱/۱ مطلب في الغرس في المسجد، وفيه ايضا (قوله واكل نحو ثوم) اى كبصل ونحوه مما له رائحة كريهة للحديث الصحيح في النهي عن قربان آكل الثوم والبصل المسجد، ۶۶۱/۱ عن ابي هريرة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من اكل من هذه الشجرة فلا يقربن مسجدنا ولا يؤذينا بريح الثوم وعن معدان بن ابي طلحة ان عمر بن الخطاب خطب يوم الجمعة فذكر نبي الله صلى الله عليه وسلم وذكر ابابكر، قال: ثم انكم ايها الناس تأكلون شجرتين لا اراهما الا خبيثتين هذا البصل والثوم لقد رأيت رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا وجد ريحهما من الرجل في المسجد امر به فأخرج الى البقيع، صحيح مسلم: ۲۰۹/۱، ۲۱۰، كتاب المساجد ومواضع الصلاة، باب نهي من اكل ثوما... الخ، ط: قديمي كراچي.

## جماعت نہ ملی تو نماز کہاں پڑھے

جس کو نماز جماعت سے نہیں ملی اور دوسری مسجد میں جماعت ملنے کی امید بھی نہیں تو اس صورت میں اگر مسجد سے باہر جماعت ہو سکے تو مسجد سے باہر جماعت کر لینا بہتر ہے، ورنہ فرض نماز مسجد میں ہی ادا کرنا بہتر ہے۔(۱)

## جماعت واجب ہونے کی شرائط

۱......اسلام، کافر پر جماعت واجب نہیں۔

۲......مرد ہونا، عورتوں پر جماعت واجب نہیں۔

۳...... بالغ ہونا، نابالغ بچوں پر جماعت واجب نہیں۔

۴......عاقل ہونا، مست، بے ہوش، پاگل اور دیوانے پر جماعت واجب نہیں۔

۵......آزاد ہونا، غلام پر جماعت واجب نہیں۔

۶......تمام عذروں سے خالی ہو، عذروں کی حالت میں جماعت واجب نہیں، مگر جماعت کے ساتھ نماز ادا کر لے تو بہتر ہے، ورنہ جماعت کے ثواب سے محروم رہے گا۔(۲)

---

(۱) واما بیان ما یفعله بعد فوات الجماعة فلا خلاف فی انه اذا فاتته الجماعة لا یجب علیه الطلب فی مسجد آخر لکنه کیف یصنع ذکر فی الاصل انه اذ فاتته الجماعة فی مسجد حیه فان اتی مسجداً آخر یرجوا ادراک الجماعة فیه فحسن وان صلی فی مسجد حیه فحسن الخ، بدائع الصنائع ۱/۱۵۶، کتاب الصلاة، فصل فی بیان ما یفعله بعد فوات الجماعة، ط: سعید کراچی. شامی ۱/۳۹۶، باب الاذان،مطلب فی کراهة تکرار الجماعة، ط سعید کراچی البحر الرائق. ۱/۳۴۶، ط: سعید کراچی. ولنا انه علیه السلام کان خرج لیصلح بین قوم فعاد الی المسجد وقد صلی اهل المسجد فرجع الی منزله فجمع اهله وصلی الدر المختار مع الرد: ۱/۵۵۳ مطلب فی تکرار الجماعة، ط: سعید کراچی.

(۲) فصل اما بیان من تجب علیه الجماعة فالجماعة انما تجب علی الرجال العاقلین الاحرار القادرین علیه من غیر حرج فلا تجب علی النساء والصبیان والمجانین والعبید والمقعد ومقطوع الید والرجل من خلاف والشیخ الکبیر الذی لا یقدر علی المشی والمریض ، بدائع الصنائع ۱/۱۵۵ ،فصل فی بیان من تجب علیه الجماعة،ط:سعید.البحر : ۱/۳۴۶، ط: سعید کراچی

## جماعت واجب ہے

ہر عاقل بالغ غیر معذور مرد پر جماعت واجب ہے، لیکن اگر کوئی شخص معذور ہے اور عذر کی وجہ سے مسجد میں جا کر جماعت میں شریک نہیں ہوسکتا تو اس پر جماعت واجب نہیں ہوگی۔ (۱)

## جماعت ہو چکی ہے

☆...... اگر مسجد میں جانے کے بعد معلوم ہوا کہ جماعت ہو چکی ہے تو دوسری مسجد میں جماعت کی تلاش میں جانا واجب نہیں، اگر جانا چاہے تو جا سکتا ہے، منع نہیں ہے۔

☆...... اگر کوئی شخص اپنے محلّہ یا مکان کے قریب مسجد میں نماز پڑھنے کے لئے ایسے وقت پر پہنچا کہ وہاں جماعت ہو چکی ہے، تو اس شخص کے لئے مستحب ہے کہ دوسری ایسی مسجد میں چلا جائے جہاں اس کو جماعت ملنے کی امید ہے، اور یہ بھی اختیار ہے کہ اپنے گھر میں واپس آ کر گھر کے آدمیوں کو جمع کر کے جماعت کے ساتھ نماز ادا کرے۔ (۲)

---

(۱) وفي البدائع تجب على الرجال العقلاء البالغين الاحرار القادرين على الصلوة بالجماعة من غير حرج وتسقط الجماعة بالاعذار، هدية: ۱/ ۸۲-۸۳، الباب الخامس في الامامة، الفصل الاول في الجماعة، ط: ماجديه كوئته. بدائع الصنائع: ۱/ ۱۵۵ واما بيان من تجب عليه الجماعة، ط: سعيد كراچي. الدر المختار مع الرد ۱/ ۵۵۳ باب الاذان مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، ط: سعيد كراچي.

(۲) فصل واما بيان ما يفعله بعد فوات الجماعة فلا خلاف في انه اذا فاتته الجماعة لا يجب عليه الطلب في مسجد آخر لكنه كيف يصنع ذكر في الاصل انه اذا فاتته الجماعة في مسجد حيه فان اتى مسجداً آخر يرجو ادراك الجماعة فيه فحسن وان صلى في مسجد حيه فحسن، الخ، بدائع الصنائع: ۱/ ۱۵۶، كتاب الصلاة، فصل في بيان ما يفعله بعد الجماعة، ط: سعيد كراچي شامي ۱/ ۳۹۶، مطلب في كراهة تكرار الجماعة في المسجد، ط: سعيد كراچي البحر الرائق. ۱/ ۳۳۶، ط: سعيد كراچي. انه عليه الصلاة والسلام كان خرج ليصلح بين قوم فعاد الى المسجد وقد صلى أهل المسجد فرجع الى منزله فجمع اهله وصلى، شامي. ۱/ ۵۵۳، باب الاذان، مطلب في تكرار الجماعة في المسجد، ط: سعيد كراچي.

## جماعت ہو رہی ہے تو آنے والا کیا کرے

اگر کوئی شخص ایسے وقت مسجد میں آیا کہ جماعت کی نماز ہو رہی ہے، تو اسے فوراً نیت باندھ کر جماعت کی نماز میں شریک ہو جانا چاہیے، اگر چہ ظہر کا وقت ہو، پھر بھی سنت نہ پڑھے، بلکہ جماعت میں شریک ہو جائے، اور سنت فرض سے فارغ ہونے کے بعد پڑھے۔(۱) البتہ فجر کی سنت اس سے مستثنیٰ ہے، اگر سنت پڑھ کر جماعت میں شامل ہونے کی امید ہے تو سنت پڑھ کر جماعت میں شامل ہونا چاہیے۔(۲)

## جماعت ہوگئی

مسجد میں جماعت ہو جانے کے بعد مکان یا جنگل میں جماعت سے نماز پڑھنا

---

(۱) عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا اقيمت الصلوة فلا صلاة الا المكتوبة، مسلم: ۲۴۷/۱، واما بقية السنن فان امكنه ان ياتي بها قبل ان يركع الامام اتى بها خارج المسجد وان خاف فوت ركعة شرع معه كذا في التبيين، هندية: ۱۲۰/۱، الباب العاشر في ادراك الفريضة، ط: ماجديه كوئته. البحر الرائق: ۷۳/۲، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچی.

(۲) واذا خاف فوت ركعتي الفجر لاشتغاله بسنتها تركها لكون الجماعة اكمل والا بأن رجا ادراك ركعة في ظاهر المذهب، وقيل التشهد واعتمده المصنف والشرنبلالي تبعا للبحر لكن ضعفه في النهر لا يتركها بل يصليها، وفي الشامي: من ان من ادرك ركعة من الظهر مثلا فقد ادرك فضل الجماعة واحرز ثوابها كما نص عليه محمد وفاقا لصاحبيه وكذا لو ادرك التشهد يكون مدركا لفضيلتها على قولهم، قال: وهذا يعكر على ما قيل انه لو رجا ادراك التشهد لا ياتي بسنة الفجر على قول محمد، والحق خلافه لنص محمد على ما يناقضه آه، اى لان المدار هنا على ادراك فضل الجماعة وقد اتفقوا على ادراكه بادراكه التشهد فياتي بالسنة اتفاقا كما اوضحه في الشرنبلالية ايضا، واقره في شرح المنية وشرح نظم الكنز وحاشية الدرر لنوح افندى وشرحها للشيخ اسماعيل ونحوه في القهستاني وجزم به الشارح في مواقيت الصلاة، شامي: ۵۶/۲، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد كراچی.

افضل ہے،(۱) جنگل یا مکان میں اذان اور اقامت کہنا افضل ہے، صرف اقامت کہنا بھی کافی ہے مکان میں نماز پڑھیں تو اس محلہ کی مسجد میں جو اذان ہوگئی ہے وہی کافی ہے اگر جماعت کرنی ہے تو صرف اقامت کہہ لے۔(۲)

## جمائی

۱... نماز کے دوران جہاں تک ممکن ہو جمائی کو روکنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

۲... اگر نماز کے دوران جمائی آجائے تو قیام (کھڑے ہونے) کی حالت میں دائیں ہاتھ کی پیٹھ منہ پر رکھ لینی چاہیئے۔(۳)

---

(۱) ان الاصح انه لو جمع باهله لا يكره وينال فضيلة الجماعة .رد المحتار: ۱/۳۹۶، مطلب في كراهة تكرار الجماعةفي المسجد. ط· سعيد كراچي البحر: ۱/۳۴۶،باب الامامة،ط:سعيد. انه عليه الصلاة والسلام كان خرج ليصلح بين قوم فعاد الى المسجد وقد صلى اهل المسجد فرجع الى منزله، فجمع اهله وصلى ،شامي: ۱/۵۵۳، مطلب تكرار الجماعة في المسجد، ط· سعيد كراچي. و: ۱/۳۹۵، ط: سعيد كراچي، وفي التفاريق· وان كان في كرم او ضيعة يكتفي باذان القرية او البلدة ان كان قريبا والا فلا . وحد القرب أن يبلغ الاذان اليه منها،رد المحتار: ۱/۳۹۵،ط:سعيد كراچي.

(۲)(وكره تركهما لمسافر وكذا تركها)لا تركه لحضور الرفقة (بخلاف مصل) ولو بجماعة في بيته بمصر او قرية لها مسجد فلا يكره تركهما اذ اذان الحي يكفيه ، لان اذان المحلة واقامتها كاذانه واقامته، لان المؤذن نائب اهل المصر كلهم،شامي: ۱/۳۹۴،۳۹۵ باب الاذان ،ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/۲۶۵،باب الاذان،ط:سعيد.

(۳) عن ابي هريرة ان النبي صلى الله عليه وسلم قال التثاوب من الشيطان فاذا تثاءب احدكم فليكظم ما استطاع والا دب ان يكظمه مااستطاع اى يرده ويحبسه فان لم يقدر فليضع يده فانه قد صرح بانه يغطي فاه بيمينه وقيل بيمينه في القيام وفي غيره بيساره، البحر: ۲/۲۵، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط سعيد كراچي حلبي كبير،ص: ۳۴۵، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور،( وامساك فمه عند التثاؤب) فائدة لدفع التثاؤب مجربة ولو بأخذ شفتيه بسنه ( فان لم يقدر غطاه ) بظهر ( يده ) اليسرىٰ وقيل باليمنىٰ لو قائما والا فيسراه، الدر المختار مع الرد المحتار· ۱/۴۷۸، آداب الصلاة، ط. سعيد كراچي شامي· ۱/۶۴۵، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، ط سعيد كراچي

## جمائی لینا

☆ نماز کی حالت میں جمائی لینا مکروہ تنزیہی ہے۔(۱)

☆ اگر نماز کے دوران مجبوری کی وجہ سے جمائی لی ہو، اور احتیاط بھی کرتا ہو، اور جمائی لینے کی وجہ سے آواز بھی نہیں نکلی تو معاف ہے، نماز ہو جائے گی اور اگر اس میں احتیاط نہ کرتا ہو، اور بے احتیاطی کی وجہ سے آواز نکلتی ہو، اور حروف پیدا ہوں تو نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا۔(۲)

## جمع کو واحد پڑھنا

''واحد کو جمع پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## جمعہ

اگر جمعہ کی نماز میں سجدہ سہو لازم ہوتا ہے تو کرنا ضروری نہیں ہے۔(۳)

(۱) انه علیه الصلوة والسلام قال ان التثاوب فی الصلاة من الشیطان فاذا تثاوب احدکم فلیکظم ما استطاع وفی روایة فلیضع یده علی فیه ودل هذا علی ان التثاوب مکروه، حلبی کبیر، ص: ۳۴۵، کراهیة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، شامی: ۶۴۸/۱، آداب الصلاة، ط: سعید. البحر: ۲۵/۲، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید کراچی.

(۲) ویفسد الصلاة التنحنح بلا عذر بان لم یکن مدفوعا الیه وحصل منه الحروف هکذا فی التبیین عالمگیری. ۱۰۱/۱، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: ماجدیه کوئٹه. حلبی کبیر، ص: ۴۴۸، ط سهیل اکیڈمی لاهور، شامی: ۶۱۸/۱ باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط سعید کراچی الالمریض لا یملک نفسه عن أنین و تأوه لانه حینئذ کعطاس وسعال و جشاء وتثاوب، وان حصل حروف للضرورة، الدر المختار مع الرد: ۶۱۹/۱ باب مایفسد الصلاة ومایکره فیها، ط: سعید کراچی

(۳) (والسهو فی صلاة العید والجمعة والمکتوبة والتطوع سواء) والمختار عند المتأخرین عدمه فی الاولیین لدفع الفتن کما فی جمعة، الدر المختار مع الرد: ۹۲/۲، باب سجود السهو، ط سعید کراچی. وفی الشامیة: بل الاولیٰ ترکه لئلا یقع الناس فی فتنة شامی ۹۲/۲، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی. و: ۱۵۷/۲، ط: سعید کراچی.

## جمعہ عورتوں پر فرض نہیں

☆ عورتوں پر جمعہ کی نماز فرض نہیں،(۱) بلکہ جمعہ کے دن عام دنوں کی طرح ظہر کی چار رکعت فرض پڑھیں، اور اس سے پہلے اور بعد کی سنتیں بھی ادا کریں۔(۲)

☆ ... اور عورتوں کے لئے جمعہ کے دن مسجد جا کر جماعت کے ساتھ جمعہ کی نماز پڑھنا ضروری نہیں، تاہم اگر کوئی عورت مسجد میں جا کر جماعت کے ساتھ جمعہ کی دو رکعت نماز پڑھے گی تو جمعہ کی نماز ادا ہو جائے گی اور ظہر کی نماز ساقط ہو جائے گی۔(۳) اور جمعہ کے فرض سے پہلے چار رکعت سنت اور فرض کے بعد چار رکعت سنت موکدہ اور دو رکعت سنت غیر موکدہ پڑھے گی۔(۴)

---

(۱) حتی لا تجب الجمعة على العبد والنسوان الخ، هندية: ۱۴۴/۱، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة، ط: رشيدية كوئته، الدر مع الرد: ۱۵۳/۲، باب الجمعة، ط: سعيد كراچی. البحر: ۲۶۴/۲، باب الجمعة، ط: رشيدية كوئته، و: ۱۵۱/۲، ط: سعيد كراچی. حلبی كبير، ص: ۴۷۲، فصل فی صلاة الجمعة، ط: نعمانيه كوئته. بدائع الصنائع: ۲۶۸/۱، فصل فی بيان شرائط الجمعة، ط: سعيد كراچی.

(۲) وكفاهم اداء الظهر، حلبی كبير، ص: ۴۷۳، فصل فی صلاة الجمعة، ط: نعمانيه كوئته.

(۳) ومن لا جمعة عليه ان اداها جاز عن فرض الوقت (وفی البحر) وأما من كان اهلا للوجوب كالمريض والمسافر والمرأة والعبد يجزئهم ويسقط عنهم الظهر الخ، البحر الرائق ۲۶۴/۱-۲۶۹، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: رشيدية كوئته و ۱۵۲/۲، ط: سعيد. الدر المحتار: ۱۵۳/۲، ۱۵۵، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: سعيد كراچی هندية: ۱۴۴/۱، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة، ط: رشيدية كوئته. . وينبغي ان يستثنى منه المرأة فان صلاتها فی بيتها افضل، البحر الرائق ۱۵۲/۲، باب صلاة الجمعة، ط: سعيد كراچی، بدائع الصنائع: ۲۶۸/۱، فصل فی بيان شرائط الجمعة، ط: سعيد كراچی

(۴) (وسن) مؤكدا قبل الظهر واربع قبل الجمعة و اربع بعدها بتسليمة، الدر مع الرد ۱۲/۲، مطلب في القنوت النازلة، ط: سعيد كراچی، خلاصة الفتاوىٰ: ۶۱/۱، كتاب الصلاة، الحسن فی السنن، ط: رشيدية كوئته.

## جمعہ کا مستحب وقت

جمعہ کی نماز کے لئے بھی مستحب وقت ظہر کی نماز کے مانند ہے، لیکن فتویٰ اس پر ہے کہ جمعہ کی نماز ہمیشہ اول وقت میں پڑھنا مستحب ہے، جمہور کا یہی مذہب ہے، کیونکہ یہ بہت بڑے مجمع کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے، اور لوگ بہت پہلے سے آئے ہوئے ہوتے ہیں، اس لئے اس میں تاخیر سے لوگوں کو پریشانی ہوگی۔(۱)

## جمعہ کا وقت

جمعہ کی نماز کا وقت ظہر کا وقت ہی ہے۔(۲)

## جمعہ کی اذان کے بعد غسل کرنا

جمعہ کی اذان سے پہلے غسل کر لینا چاہیئے،(۳) اگر خدانخواستہ کسی دن بہت ضروری کام میں مشغول ہونے کی وجہ سے اذان سے پہلے غسل کرنے کا بالکل موقعہ نہیں ملا تو کپڑے کی درستگی اور تبدیلی کے ساتھ ساتھ جلدی سے غسل کرنے کی گنجائش ہوسکتی ہے، بشرطیکہ جمعہ

---

(۱، ۲) وجمعة كظهر اصلا واستحبابا في الزمانين لانها خلفه (قوله واستحبابا في الزمانين) اى الشتاء والصيف، لكن جزم في الاشباه من فن الاحكام انه لا يسن لها الابراد وفي جامع الفتاوىٰ لقارى الهداية: قيل انه مشروع لانها تودى في وقت الظهر وتقوم مقامه، وقال الجمهور، ليس بمشروع لانها تقام بجمع عظيم فتاخيرها مفض الى الحرج ولا كذلك الظهر وموافقة الحلف لاصله من كل وجه ليس بشرط، شامي: ۳۶۷/۱، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراجي و: ۱۶۵/۲، مطلب ما اختص به يوم الجمعة، ط: سعيد كراجي. خلاصة الفتاوىٰ: ۲۰۹/۱، صلاة الجمعة، ط: رشيدية كوئته، البحر: ۴۲۹/۱ ط: رشيدية كوئته.

(۳) فتاویٰ رحیمیہ: ۱۱۶/۸.

سے پہلے کی سنت اور خطبہ فوت نہ ہو، مگر اس کی عادت بنا لینے کی ہرگز ہرگز اجازت نہیں ہوگی۔ اور اگر جمعہ کی سنت اور خطبہ فوت ہونے کا گمان ہو تو اس صورت میں صرف وضو کر کے جمعہ کے لئے روانہ ہو جائے۔(۱)

## جمعہ کی اذان کے بعد غیر مسلم ملازم کو دکان پر بٹھا کر دکان کھلی رکھنا

جمعہ کی اذان ہونے کے بعد غیر مسلم ملازم کو دکان پر بیٹھا کر دکان کھلی رکھنا ناجائز تو نہیں ہے لیکن جمعہ کی فضیلت اور احتیاط کا تقاضہ یہ ہے کہ جمعہ کی پہلی اذان کے ساتھ دکان بند کر دی جائے، تا کہ غافل قسم کے لوگوں کو اس سے غلط فہمی نہ ہو، دکان بند رکھنے میں جمعہ کے دن کی عظمت اور شان وشوکت میں اضافہ ہوگا، اگر ایک گھنٹہ دکان بند رہے گی تو کیا نقصان ہو جائے گا۔ ''ذٰلِکُمْ خَیْرٌ لَّکُمْ اِنْ کُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ'' سورۂ جمعہ۔(۲)

## جمعہ کی اذان کے بعد کاروبار بند کرنا

جمعہ کی پہلی اذان سنتے ہی کاروبار بند کر کے نماز اور خطبہ کے لئے تیار ہونا ضروری

---

(۱) ویغتسل لان الجمعة من اعظم شعائر الاسلام فیستحب ان یکون المقیم لها علی احسن وصف واما ما روی ابو هریرة عن النبی صلی الله علیه وسلم انه قال من توضأ یوم الجمعة فبها ونعمت ومن اغتسل فهو افضل، بدائع الصنائع: ۱/۲۶۹، فصل واما بیان ما یستحب یوم الجمعة، ط: سعید کراچی، حلبی کبیر، ص: ۴۸۰۔ ۴۸۱، فصل فی صلاة الجمعة، البحث الثانی، ط: نعمانیه، شامی: ۱/۱۶۸، قبل مطلب یوم عرفة افضل من یوم الجمعة، ط: سعید کراچی هندیة، ۱/۱۴، الباب الثانی فی الغسل الفصل الثالث، ط: رشیدیة کوئٹه. حلبی کبیر، ص ۴۷، باب فرائض الغسل، ط: نعمانیه، حجة الله البالغة، ۲/۲۹، الجمعة، ط: مکتبه رشیدیه دهلی

(۲) وقد خص منه من لا جمعة علیه ذکره المصنف (الدر المختار) والحاصل ان الدلیل خص من وجوب السعی جماعة کالمریض والمسافر، شامی: ۵/۱۰۱، باب بیع الفاسد، مطلب فی البیع المکروه، ط: سعید کراچی.

ہے ورنہ گناہ ہوگا۔(۱)

## جمعہ کی جماعت دومرتبہ کرنا

جس مسجد میں ایک مرتبہ باقاعدہ جمعہ کی جماعت ہوئی ہے وہاں دوسری مرتبہ جمعہ کی جماعت درست نہیں، جن لوگوں نے جمعہ کی نماز نہیں پڑھی وہ دوسری مسجد میں جا کر پڑھیں ورنہ اذان اقامت اور جماعت۔ کے بغیر تنہا تنہا ظہر کی نماز ادا کرلیں۔(۲)

## جمعہ کی حقیقت

''جماعت کی حقیقت'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## جمعہ کی دو جماعتیں کرنا

☆.....ایک ہی مسجد میں جمعہ کی نماز دودفعہ پڑھنا صحیح نہیں ہے، جن لوگوں کو پہلی جماعت میں جگہ نہیں ملی وہ دوسری مسجد میں چلے جائیں، اگر دوسری مسجد میں گنجائش نہیں یا دوسری مسجد ہے ہی نہیں تو کسی ہال یا کسی بڑے مکان میں جمعہ کا انتظام کیا جائے۔(۳)

---

(۱) (قوله ويجب السعي اليها وترك البيع بالاذان الأول)لقوله تعالىٰ يا ايها الذين آمنوا اذا نودي للصلوة ،الخ، البحر: ۱۵۶/۲، باب صلاة الجمعة، ط: سعيد كراچي. بدائع الصنائع: ۲۷۰/۱، فصل واما بيان ما يستحب يوم الجمعة، ط: سعيد كراچي. شامي: ۱۶۱/۲، باب الجمعة، ط: سعيد كراچي.

(۲) (قوله الا الجامع ) اى الذى تقام فيه الجمعة فان فتحه في وقت الظهر ضروري والظاهر انه يغلق ايضا بعد اقامة الجمعة لئلا يجتمع فيه احد بعدها ، شامي: ۱۵۷/۲، باب الجمعة، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ط: سعيد كراچي. وكذا اهل مصر فاتتهم الجمعة، فانهم يصلون الظهر بغير اذان ولا اقامة ولا جماعة، وفي الشامية تحت قوله وكذا اهل مصر،..... عن المضمرات يصلون وحدانا، شامي ۱۵۷/۲، باب الجمعة مطلب في شروط وجوب الجمعة، ط: سعيد كراچي

(۳) وكذا اهل المصر اذا فاتتهم الجمعة يصلون فرادى كالمسافرين في المصر ، خلاصة الفتاوىٰ كتاب الصلاة، ۲۱۱/۱، ط: رشيدية كوئٹه. المحيط البرهاني: ۳۷۳/۲، كتاب الصلاة صلاة الجمعة، ط ادارة القرآن كراچي.

☆......ضرورت کے وقت ایک شہر میں متعدد مقامات پر جمعہ کی نماز ادا کرنا جائز ہے،(۱) نمازیوں کی تعداد کے پیش نظر جہاں جہاں جمعہ قائم کرنے کی ضرورت ہو وہاں جمعہ قائم کرنا چاہیئے تا کہ ہر علاقے والے اپنے اپنے علاقہ میں جمعہ ادا کریں۔

☆......اگر موجودہ مسجد نمازیوں کے لئے کافی نہیں تو دوسری مسجد کا انتظام کرنا ایمانی فریضہ ہے،(۲) اور اگر باقاعدہ دوسری مسجد بنانے میں کوئی رکاوٹ ہے تو عبادت خانہ کا انتظام کیا جائے، یا پہلے ہی سے کوئی بڑا ہال بک کرالیا جائے جیسا کہ شادی وغیرہ کی تقریبات کے لئے کیا جاتا ہے۔

بہر حال ایک ہی مسجد میں دو مرتبہ جمعہ کی اجازت نہ دی جائے ورنہ یہ عام رواج ہو جائے گا اور یہ صحیح نہیں ہے۔

## جمعہ کی سنت

☆......جمعہ کے وقت فرض نماز سے پہلے چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھنا سنت موکدہ ہیں اور فرض نماز کے بعد بھی چار رکعتیں ایک سلام سے پڑھنا سنت موکدہ ہیں۔(۳)

---

(۱) وتصح اقامة الجمعة في مواضع كثيرة بالمصر وفنائه، طحطاوى على المراقى،ص. ۴۱۳، باب الجمعة، ، ط: مصطفىٰ البابى الحلبى مصر، (وتؤدى فى مصر واحد بمواضع كثيرة مطلقا على المذهب ، وعليه الفتوى. الدر المختار مع الرد: ۱۴۴/۲، باب الجمعة، ط. سعيد كراچى. خلاصة الفتاوى: ۲۱۱/۱، كتاب الصلاة، ط: رشيدية كوئته.

(۲) عن عطاء: لما فتح الله الامصار على يد عمرؓ امر المسلمين ان يبنوا المساجد ولا يتخذوا فى المدينة مسجدين يضار احدهما صاحبه ، روح المعانى، سورة التوبة:۱۰۷: ۲۱/۱۱، ط: دار الاحياء معالم التنزيل للبغوى سورة التوبة ، تاليفات رشيديه ملتان. : ۳۲۷/۲.

(۳) (وسن) مؤكدا (اربع قبل الظهر واربع قبل الجمعة و) اربع بعدها بتسليمة،فلو بتسليمتين لم تنب عن السنة. الدر مع الشامى. ۱۲/۲، مطلب فى القنوت النازلة، ط: سعيد كراچى. خلاصة الفتاوى ۱/ ۱۱۹، كتاب الصلاة، الجنس فى السنن، ط: رشيدية كوئته. طحطاوى على المراقى،ص ۳۱۶، فصل فى بيان النوافل، ط: مصطفىٰ البابى مصر.

☆..... جمعہ کی سنت موکدہ کا حکم ظہر کی سنت کی طرح ہے، اگر کسی نے جمعہ کی چار رکعت سنت مؤکدہ شروع کی، اور فرض نماز ہونے لگی تو قرات وغیرہ مختصر کر کے چار رکعات سنت پوری کر لے اور اگر دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر کر فرض کی جماعت میں شامل ہو گیا تو فرض سے فارغ ہونے کے بعد پہلی والی چار سنتوں کو دوبارہ پڑھ لے۔ (۱)

## جمعہ کی فضیلت

احادیث میں جمعہ کے دن کی اور جمعہ کی نماز کی بہت ہی فضیلت بیان کی گئی ہے۔ یہ عید کے دن کے مانند ہے بلکہ اس سے بھی افضل ہے،(۲) لہذا بہتر تو یہ ہے کہ صبح ہی سے جمعہ کی نماز کی تیاری میں مشغول ہو جائے، جلد از جلد غسل کرے، عمدہ سے عمدہ کپڑے جو اس کے پاس ہوں پہنے، خوشبو لگائے، "سورۂ کہف" پڑھے، اور جتنی

---

(۱) ولو خرج وهو في السنة يقطع على الركعتين آه وهو قول ضعيف ، وعزاه قاضيخان الى النوادر، قال : فاذا قطع يلزمه اربع ركعات، والصحيح خلافه كما في المحيط ، قال الولوالجي في فتاواه اذا شرع في الاربع قبل الجمعة ثم افتتح الخطبة او الاربع قبل الظهر ثم اقيمت هل يقطع على راس الركعتين ، تكلموا فيه ، والصحيح انه يتم ولا يقطع، لانها بمنزلة صلاة واحدة واجبة، البحر الرائق:۲/۱۵۵ ، باب صلاة الجمعة، ط: سعيد كراچي.هندية: ۱/۱۲۰ ، الباب العاشر في ادراک الفريضة، ط: رشيدية كوئته، المحيط البرهاني:۲/۲۳۶، الفصل الثاني عشر ، ط. ادارة القرآن كراچي مراقي الفلاح، ص: ۱۷۴ ، باب الجمعة.و:۵۱۸،ط قديمي، ط. قديمي كراچي. والصحيح انه يتمها ، لانه كصلاة واحدة واجبة بحر ، ولكن يخفف القراءة،"در" يعني بقدر الواجب لادراک الواجب ، وهل يترک تسبيح الركوع والسجود، والصلاة على البشير النذير في القعود الاخير لانها سنة والاستماع فرض، يحرر، طحطاوى على المراقي،ص ۴۴۴، باب الجمعة، ط. مصطفى البابي الحلبي، مصر.و:ص:۵۱۸،ط:قديمي.

(۲) عن ابي لبابة بن عبد المنذر قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : ان يوم الجمعة سيد الايام واعظمها عند الله وهو اعظم عند الله من يوم الاضحى ويوم الفطر الخ، مشكوة المصابيح، ص ۱۲۰ ، باب الجمعة، ط: قديمي كراچي.

جلدی ہو سکے اذان سے پہلے ہی جامع مسجد میں پہنچ کر نوافل، صلوٰۃ التسبیح، قرآن مجید کی تلاوت، ذکر واذکار اور درود شریف پڑھنے میں مشغول رہے تو بڑی فضیلت کا مستحق ہوگا۔(۱)

ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن (بیوی کو) غسل کرائے اور خود بھی غسل کرے اور سویرے پیدل مسجد میں چلا جائے سوار ہو کر نہ جائے، اور امام کے قریب بیٹھے اور خطبہ غور سے سنے، اور اس درمیان کوئی لغو فعل نہ کرے تو اس کو ہر قدم کے عوض ایک پورے سال کی عبادت کا ثواب ملے گا، ایک سال کے روزوں کا اور ایک سال کی نمازوں کا ثواب ملے گا۔(۲)

## جمعہ کی نماز ایک مسجد میں دو دفعہ پڑھنا

''جمعہ کی جماعت دومرتبہ کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## جمعہ کی نماز ایک ہی مسجد میں پڑھنا

جمعہ کی نماز ایک مقام میں ایک ہی مسجد میں سب لوگوں کے لئے جمع ہو کر پڑھنا بہتر ہے،(۳) اور اگر ایک مقام پر متعدد جامع مسجد ہیں تو اس صورت میں ہر مسجد میں الگ الگ

---

(۱) واستنان الغسل لها والتطيب ولبس الاحسن، وتقليم الاظفار وحلق الشعر ولكن بعدها افضل والبخور في المسجد والتبكير لها والاشتغال بالعبادة الى خروج الخطيب ولا يسن الابراد بها ويكره افراده بالصوم والافراد ليلته بالقيام وقراءة الكهف فيه، الخ، شامي: ۱۶۵/۲، قبيل باب العيدين، ط: سعيد كراچي.

(۲) وعن اوس بن اوس قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: من غسل يوم الجمعة واغتسل وبكّر وابتكر ومشى ولم يركب ودنا من الامام واستمع ولم يلغ كان له بكل خطوة عمل سنة اجر صيامها وقيامها، رواه الترمذى وابو داود، مشكوة المصابيح، ص: ۱۲۲، باب التبكير، والتنظيف، ط: قديمى كراچى. سنن النسائى: ۲۰۵/۱، فصل المشى الى الجمعة، ط. قديمى كراچى.

(۳) الخاصة الثالثة: صلاة الجمعة التى هى من آكد فروض الاسلام، ومن اعظم مجامع المسلمين وهى اعظم من كل مجمع يجتمعون فيه وافرضه. ومن تركها تهاونا بها طبع الله على قلبه

جمعہ کی نماز پڑھنا بھی درست ہے۔(۱)

آج کل ماشاء اللہ لوگوں میں نماز کی رغبت بہت زیادہ ہے، کراچی شہر میں ہر مسجد جمعہ کے دن نمازیوں سے بھر جاتی ہے، بلکہ مسجد میں جگہ نہ ہونے کی وجہ سے راستے گلیوں میں بھی صف بچھانی پڑتی ہے تو ایسی صورت میں ایک ہی مسجد میں تمام لوگوں کے لئے جمعہ کی نماز پڑھنا مشکل ہے، اس لئے شہر کی ہر مسجد میں جمعہ قائم کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے۔

## جمعہ کی نماز کی التحیات میں شامل ہوا

اگر کوئی شخص جمعہ کی نماز میں التحیات میں آکر شامل ہوا ہے، تو اس کی شرکت صحیح ہو جائے گی، امام کے سلام کے بعد کھڑا ہو جائے اور خود دو رکعت نماز پڑھ کر سلام پھیر دے، جمعہ کی نماز ادا ہو جائے گی، ظہر کی نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، باقی جمعہ کی نماز میں اتنی دیر سے آنا درست نہیں۔(۲)

---

– وقرب اهل الجنة يوم القيامة وسبقهم الى الزيارة يوم المزيد بحسب قربهم من الامام يوم الجمعة وتبكيرهم، زاد المعاد لابن القيم الجوزية، ص: ۱۴۱، فصل هديه صلى الله عليه وسلم فى تعظيم يوم الجمعة، ط: دار الفكر بيروت.و: ۳۷۶/۱،فصل فى ذكر خصائص يوم الجمعة،الثالثة.صلاة الجمعة واجتماع المسلمين فيها،ط.مؤسسة الرسالة،بيروت.

(۱) قوله( وتودى فى مصرفى مواضع) اى يصح اداء الجمعة فى مصر واحد بمواضع كثيرة وهوقول ابى حنيفة و محمد وهو الاصح لان فى الاجتماع فى موضع واحد فى مدينة كبيرة حرجا بينا وهو مدفوع الح، البحر الرائق: ۲۵۰/۲، كتاب الصلاة باب صلاة الجمعة، ط رشيدية كوئٹه و ۱۴۲/۲،ط.سعيد. هندية: ۱۴۵/۱، كتاب الصلاة، الباب السادس فى صلاة الجمعة،ط۔ رشيدية كوئٹه.شامى: ۱۴۵/۲، باب الجمعة، ط: سعيد كراچى.

(۲) ومن ادركها فى التشهد او فى سجود السهو اتم جمعة عند الشيخين رحمهما الله تعالى عالمگيرى: ۱۴۹/۱، الباب السادس عشر فى صلاة الجمعة، ط: رشيدية كوئٹه، حلبى كبير،ص ۵۶۱، فصل فى صلوة الجمعة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، فتح القدير ۳۵/۲، باب صلوة الجمعة، ط۔ سعيد. شامى: ۱۵۷/۲، باب الجمعة، ط: سعيد كراچى.

## جمعہ کی نماز کی نیت

جمعہ کی نماز کی نیت اس طرح کرے کہ "میں نے دو رکعت جمعہ کی فرض نماز امام کے اقتداء میں پڑھنے کی نیت کی اللہ اکبر"۔(۱)

## جمعہ کی نماز گھر میں پڑھنا

شہر، قصبہ یا بڑے گاؤں میں جس جگہ لوگوں کو جمعہ کے لئے آنے کی عام اجازت ہو وہاں جمعہ ادا تو ہو جاتا ہے لیکن مسجد کو چھوڑ کر گھر میں جمعہ قائم کرنا مکروہ اور نہایت نا پسندیدہ اقدام ہے اس سے مسجد کی فضیلت بھی حاصل نہیں ہوتی، اور یہ مساجد میں تقلیل جماعت کا سبب بھی ہے۔(۲)

---

(۱) (قوله وللفرض شرط تعيينه) كالعصر مثلا لاختلاف الفروض فلا بد من التعيين ويستغنى من فرض الوقت الجمعة فانها بدل فرض الوقت لانفسه، البحر: ۲۷۹/۱، باب شروط الصلاة، ط. سعيد، لا بد للمقتدى من ثلاث نيات اصل الصلاة، ونية التعيين ونية الاقتداء، الخ، البحر: ۲۸۲/۱، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراچى. وينوى جمعة لا ظهرا، الدر مع الرد: ۱۵۸/۲، باب الجمعة، ط: سعيد كراچى

(۲) وفى الفتاوى الغياثية لو صلى الجمعة فى قرية بغير مسجد جامع والقرية كبيرة لها قرى وفيها وال وحاكم جازت الجمعة بنوا المسجد او لم يبنوا ... والمسجد الجامع ليس بشرط ولهذا اجمعوا على جوازها بالمصلى فى فناء المصر، حلبى كبير، ص: ۵۵۱، فصل فى صلاة الجمعة، ط سهيل اكيڈمى لاهور، رد المحتار. ۱۳۸/۲، باب الجمعة، ط. سعيد كراچى. فتح القدير ۴۴/۲، باب صلاة الجمعة، ط. رشيدية كوئٹه (فلو دخل امير حصنا) او قصره (واغلق بابه وصلى باصحابه لم تنعقد) ولو فتحه واذن للناس بالدخول جاز، وكره، (قوله وكره) لانه لم يقض حق المسجد الجامع زيلعى ودرر شامى: ۱۵۲/۲، باب الجمعة، قبيل مطلب فى شروط وجوب الجمعة، ط سعيد كراچى

## جمعہ کی نماز ملازم پر معاف نہیں

''ملازمت کی وجہ سے جمعہ معاف نہیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## جمعہ کی نماز میں سجدۂ سہو کے بعد شامل ہوا

اگر امام نے جمعہ کی نماز پڑھاتے ہوئے آخری قعدہ میں سجدہ سہو کیا، اس کے بعد کوئی شخص نماز میں شامل ہوا تو اس کی شرکت صحیح ہو جائے گی، اور اس آدمی کے لئے امام کے سلام کے بعد خود دو رکعت نماز پڑھنا لازم ہوگا پھر اس کے بعد ظہر کی نماز پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

## جمعہ کی نماز میں عصر کا وقت آجائے

☆......اگر جمعہ کی نماز کے دوران عصر کا وقت داخل ہو جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی اس صورت میں انفرادی طور پر ظہر کا فرض ادا کرنا لازم ہوگا۔(۲)

☆......اگر قعدہ اخیرہ میں التحیات پڑھنے کے بعد عصر کا وقت داخل ہو گیا ہے تو اس صورت میں امام اعظم ابوحنیفہؒ کے نزدیک نماز فاسد ہو جائے گی اور امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے نزدیک نماز فاسد نہیں ہوگی، اور امام صاحبؒ کے مذہب میں احتیاط ہے، اور

---

(۱) (ومن ادركها فى تشهد او سجود سهو) على القول به فيها (يتمها جمعة) خلافا لمحمد، الدر مع الرد: ۱۵۷/۲، باب الجمعة، ط: سعيد كراچى. هندية: ۱۴۹/۱، الباب السادس عشر فى صلاة الجمعة، ط: رشيدية كوئته. حلبى كبير،ص: ۵۲۱، فصل فى صلاة الجمعة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، فتح القدير: ۳۵/۲، باب صلاة الجمعة، ط: رشيدية كوئته

(۲) والثالث( وقت الظهر فتبطل) الجمعة (بخروجه )مطلقا، الدر مع الرد: ۱۴۷/۲، باب الجمعة، ط سعيد كراچى، حلبى كبير،ص: ۵۵۵، فصل فى صلاة الجمعة، ط:سهيل اكيڈمى لاهور،البحر الرائق: ۲۵۶/۲ ،باب صلوة الجمعة، ط: رشيدية كوئته. عالميگيرى: ۱۴۶/۱، الباب السادس عشر فى صلوة الجمعة،ط: رشيدية كوئته.

امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے مذہب میں آسانی ہے۔(۱)

## جمعہ کی نماز میں عصر کا وقت ہو گیا

اگر جمعہ کی نماز کے دوران عصر کا وقت داخل ہو گیا، تو جمعہ کی نماز باطل ہو جائے گی اور اس صورت میں ظہر کی نماز کی قضا لازم ہو گی۔(۲)

## جمعہ کے دن تقریر کرنا

جمعہ کے دن خطبے سے پہلے اور جمعہ کے بعد دونوں وقت تقریر کرنا جائز ہے جس صورت میں مسلمانوں کا زیادہ فائدہ اور سہولت ہو اسے اختیار کیا جا سکتا ہے۔(۳)

---

(۱) حتیٰ لو خرج وقت الظهر في خلال الصلوة تفسد الجمعة وان خرج بعد ما قعد قدر التشهد فكذا عند ابي حنيفة رحمه الله ، هندية: ۱۴۶/۱ ، الباب السادس عشر في صلوة الجمعة ط: رشيدية كوئته. رد المحتار: ۱۴۷/۲ ، مطلب في نية آخر ظهر بعد صلوة الجمعة، ط. سعيد كراچي، حلبي كبير، ص. ۵۵۵ ، فصل في صلوة الجمعة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. البحر: ۲۵۶/۲ باب صلاة الجمعة، ط: رشيدية.

(۲) حتى لو خرج وقت الظهر في خلال الصلاة تفسد الجمعة ، هندية: ۱۴۶/۱ ، الباب السادس عشر في صلوة الجمعة، ط: رشيدية كوئته. الدر مع الرد: ۱۴۷/۲ ، باب الجمعة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۵۵۵ فصل في صلوة الجمعة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۳) واخرج ابن عساكر عن حميد بن عبدالرحمٰن ان تميما الداري رضي الله عنه في القصص سنين، فابى ان يأذن له فاستأذنه في يوم واحد فلما اكثر عليه قال له: ما تقول قال اقرأ عليهم القرآن وآمرهم بالخير وانهاهم عن الشر قال عمر رضي الله عنه ذالك الذبح ثم قال عظ قبل ان اخرج في الجمعة فكان يفعل ذلک يوما واحدا في الجمعة ،الموضوعات الكبير، ص: ۲۰ ، فصل ولما كان اكثر القصاص والوعاظ، ط: مير محمد كتب خانه كراچي. بخاري شريف ۱۶/۱ ، كتاب العلم، باب من جعل لاهل العلم اياما معلومة، ط. قديمي كراچي. شرح مسلم للامام نووي ۵۴/۱ ، كتاب الايمان، باب ان الدين نصيحة، ط: قديمي كراچي. عن عاصم بن محمد عن ابيه قال رايت اباهريرة رضي الله عنه يخرج يوم الجمعة فيقبض على رمانتي المنبر قائماً ويقول حدثنا ابو القاسم رسول الله ﷺ الصادق المصدوق ﷺ فلا يزال يحدث حتى اذا سمع فتح باب المقصورة لخروج الإمام للصلاة جلس ،المستدرک للحاكم ۶۵۳/۳ ، كتاب معرفة الصحابة، تحديث ابي هريرة في المسجد قبل الجمعة، ط: دار المعرفة بيروت.

وروى عبدالله بن عمر رضي الله عنهما عن النبي ﷺ النهي عن التحلق يوم الجمعة قبل الصلاة الا

## جمعہ کے دن زوال کا وقت ہے

جس طرح جمعہ کے دن کے علاوہ باقی چھ دنوں میں سورج کا زوال ہوتا ہے اسی طرح جمعہ کے دن بھی سورج کا زوال ہوتا ہے، جس طرح ٹھیک دوپہر کے وقت جب تک سورج کا زوال نہ ہو جائے کسی قسم کی بھی نماز پڑھنا ممنوع اور مکروہ تحریمی ہے اسی طرح جمعہ کے دن کا بھی یہی حکم ہے۔(۱)

ایک حدیث(۲) میں ٹھیک دوپہر کے وقت نماز پڑھنا منع ہے اور وہ مطلق اور عام ہے اس میں جمعہ کا دن بھی داخل ہے، اور ایک حدیث میں جمعہ کے دن کا استثناء ہے،(۳) اور یہ حدیث پہلی والی عموم والی حدیث کے مقابلہ میں ضعیف ہے، اور اگر بالفرض دونوں حدیثوں کو برابر بھی مان لی جائے تو اصول حدیث کے قانون کے مطابق

---

=أن يكون عالما بالله يذكر بأيام الله ويفقه في دين الله يتكلم في الجامع بالغداة فيجلس إليه فيكون جامعاً بين الذكر وبين الاستماع، احياء علوم الدين، كتاب اسرار الصلاة ومهماتها، ۱/۱۵۵، ط: المطبعة الأزهرية.

ومن ذلک: تذكير الناس المسمىٰ بالوعظ في عرفنا .. وذكر عن أوّل من قص في مسجد رسول الله ﷺ تميم داري رضي الله عنه، استأذن عمر رضي الله عنه أن يذكر الناس فأبى عليه حتى كان آخر ولايته فأذن له أن يذكر في يوم الجمعة قبل أن يخرج عمر الخ، اقامة الحجة على أن الإكثار في التعبد ليس ببدعة للإمام عبدالحي اللكنوي ۱/۳۲، ط: مكتبة المطبوعات الإسلامية، حلب، اتحاف سادة المتقين شرح احياء علوم الدين: ۳/۳۵۳، ۳۵۴، الباب الخامس في فضل الجمعة، ط. مكتبة دار الكتب العلمية، بيروت، لبنان

(۱) (وكره) تحريما وكل ما لا يجوز مكروه (صلاة) مطلقا　　استوى) الأيوم الجمعة على القول الثاني (قوله إلا يوم الجمعة) لما رواه الشافعي في مسنده، نهى عن الصلاة نصف النهار حتى تزول الشمس الا يوم الجمعة، قال الحافظ ابن حجر: في اسناده انقطاع، وذكر البيهقي له شواهد ضعيفة اذا ضمت قوى (وبعد ۱۳ أسطر) وكذا رواية استثناء يوم الجمعة غريب فلا يجوز تخصيص المشهور به، الدر مع الرد: ۱/۳۷۱-۳۷۲، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچى

(۲) عن عقبة بن عامر رضي الله عنه يقول: ثلاث ساعات كان رسول الله صلى الله عليه وسلم ينهانا ان نصلي فيهن او نقبر فيهن موتانا حين تطلع الشمس بازغة حتى ترتفع وحين يقوم قائم الظهيرة حتى تميل الشمس وحين تضيف الشمس للغروب حتى تغرب، مسلم: ۱/۲۷۶، باب الاوقات التى نهى عن الصلاة فيها، ط. سعيد، اس حدیث میں ممانعت کا حکم مطلق اور عام ہے اس میں جمعہ کے دن کا استثناء نہیں ہے۔

(۳) عن ابي هريرة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهى عن الصلاة نصف النهار حتى تزول الا يوم الجمعة، حلبى كبير، ص ۲۰۸، اما الاوقات التى تكره فيها، ط. نعمانية، كوئٹه. و، ص: ۲۳۶، ط: سهيل اكيڈمى لاهور

تحریم والی حدیث کو جواز کی حدیث پر ترجیح ہوتی ہے،(۱) نیز یہ کہ پہلی والی حدیث مشہور ہے دوسری حدیث اس کے مقابلہ میں مشہور نہیں ہے۔

## جمعہ کے دن ظہر کے لئے اذان دینا

جمعہ کے دن ایسے شہر اور بڑے گاؤں میں جہاں جمعہ کی نماز ہوتی ہے ظہر کی نماز کے لئے اذان دینا اور اقامت کہنا مکروہ ہے، کیونکہ اس میں جمعہ کی مخالفت کا شبہ ہوتا ہے، (۲) اور چھوٹے گاؤں جہاں جمعہ کی نماز نہیں ہوتی ہے وہاں ظہر کی نماز کے لئے اذان دینا اور اقامت کہنا مکروہ نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) وفي التعارض يقدم المحرم على المبيح، واجاب الشيخ ابن الهمام بأن هذين الحديثين معارضان لحديث النهي والمحرم راجع عند المعارضة، رسائل الاركان،ص: ۶۲، فصل فى المواقيت، بحواله فتاوى رحيميه ۹۸/۲، والجواب عنه ان استثناء يوم الجمعة لم يرد فى حديث صحيح وكل ما جاء فيه ضعيف باسره قال الحافظ في التلخيص بعد ذكر الحديث المذكور واسحاق وابراهيم ضعيفان، ورواه البيهقي من طريق ابى خالد الاحمر عن عبد الله- شيخ من اهل المدينة- عن سعيد به، ورواه الاثرم بسند فيه الواقدى وهو متروك ورواه البيهقي بسند آخر فيه عطاء بن عجلان وهو متروك، الخ، اعلاء السنن: ۵۹/۲، كراهة الصلاة عند الاستواء، ط:ادارة القرآن . حلبى كبير،ص:۲۰۸، اما الاوقات التى تكره فيها الخ، ط: نعمانية كوئته وص:۲۳۶،ط:سهيل.

(۲) وكره تحريما (لمعذور ومسجون) ومسافر(اداء ظهر بجماعة في مصر) قبل الجمعة وبعد ها لتقليل الجماعة وصورة المعارضة(قوله بغير اذان ولا اقامة) قال فى الولوالجية ولا يصلى يوم الجمعة جماعة بمصر ولا يوذن ولا يقيم فى سجن وغيره لصلاة الظهر ، رد المحتار ۱۵۷/۲، مطلب فى شروط وجوب الجمعة، ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوى على المراقى، ص ۵۲۲، كتاب الصلاة، باب الجمعة، ط: قديمي كراچي

(۳)( قوله فى مصر)بخلاف القرى لانه لا جمعة عليهم فكان هذا اليوم فى حقهم كغيره من الايام شرح المنية، وفى المعراج عن المجتبى من لا تجب عليهم الجمعة لبعد الموضع صلوا الظهر بجماعة ، شامى ۱۵۷/۲، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ط: سعيد كراچي وأما اهل القرى فلهم ذلك بالاذان والإقامة من غير كراهة.هندية: ۱۴۹/۱،الباب السادس عشر فى صلاة الجمعة ومنها الاذن العام،ط.رشيدية.

## جمعہ کے دن عورت ظہر کی نماز پڑھے

''خواتین جمعہ کے دن ظہر کی نماز پڑھیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## جمعہ کے لئے جماعت شرط ہے

جمعہ کی نماز صحیح ہونے کے لئے جماعت شرط ہے، جماعت کے بغیر اکیلا جمعہ کی نماز پڑھنے سے جمعہ کی نماز صحیح نہیں ہوگی، (۱) اگر کسی آدمی کو جمعہ کی نماز نہیں ملی اور اس دن کسی اور جگہ جمعہ کی نماز ملنے کی امید نہیں تو ظہر کی نماز ادا کرے۔ (۲)

## جمعہ کے لئے مسجد کی شرط

جمعہ کی نماز صحیح ہونے کے لئے مسجد کی شرط نہیں ہے، شہر یا فنائے شہر میں جہاں کہیں مسجد کی طرح نماز پڑھنے کی عام اجازت ہے وہاں جمعہ کی نماز پڑھنا صحیح ہے، لیکن جمعہ کی نماز جامع مسجد میں پڑھنا سنت ہے، اس لئے مسجد کے علاوہ کسی اور جگہ پر جمعہ کی نماز

---

(۱) والسادس الجماعة واقلها ثلاثة رجال. الدر مع الرد: ۱۵۱/۲، اب الجمعة، ط: سعید کراچی. عالمگیریة: ۱۴۸/۱، الباب السادس عشر فی صلاۃ الجمعة، ط: رشیدیة کوئٹہ. حلبی کبیر، ص: ۵۵۷، فصل فی صلوۃ الجمعة، ط: سھیل اکیڈمی لاھور، و، ص: ۴۷۹، ط: نعمانیة. فتح القدیر: ۳۱/۲، باب صلاۃ الجمعة، ط: رشیدیة کوئٹہ. والسادس (الجماعة) لان الجمعة مشتقة منها ولان العلماء اجمعوا علی انها لا تصح من المفرد، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص ۵۱۱، باب الجمعة، ط: قلیمی کراچی، شامی: ۱۵۱/۲، مطلب فی شروط وجوب الجمعة، ط: سعید کراچی.

(۲) وکذا (اهل مصر فاتتهم الجمعة) فانهم یصلون الظهر بغیر اذان ولا اقامة ولا جماعة، الدر مع الرد ۱۵۷/۲، باب الجمعة، ط: سعید کراچی۔ هندیة: ۱۴۵/۱، الباب السادس عشر فی صلوۃ الجمعة، ط. رشیدیة کوئٹہ۔ حلبی کبیر، ص: ۵۶۴، فصل فی صلاۃ الجمعة، ط: سھیل اکیڈمی لاھور

پڑھنے سے مسجد میں جمعہ پڑھنے کا ثواب نہیں ملے گا۔(۱)

## جمعہ مسافر پڑھا سکتا ہے

''مسافر جمعہ کی نماز پڑھ سکتا ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## جمعہ میں جماعت شرط ہے

جمعہ کی نماز صحیح ہونے کے لئے جماعت شرط ہے، اس لئے انفرادی طور پر جمعہ کی نماز پڑھنے کی صورت میں جمعہ کی نماز صحیح نہیں ہوگی۔(۲) اگر اتفاق سے جمعہ کی نماز نکل گئی کسی اور جگہ جمعہ کی نماز ملنے کی امید نہیں تو ظہر کی نماز پڑھ لیا کرے۔(۳)

## جمعہ وعیدین وغیرہ میں جہری قرأت کی وجہ

خاص مواقع کی وہ نمازیں جن میں اسلام کی تبلیغ، تعلیم وعظ، تربیت اور تلقین بھی

---

(۱) و فی الفتاوی الغیاثیة لوصلی الجمعة فی قریة بغیر مسجد جامع والقریة کبیرة لها قری وفیها وال وحاکم جازت الجمعة بنوا المسجد او لم یبنوا　　والمسجد الجامع لیس بشرط ولهذا اجمعوا علی جوازها بالمصلی فی فناء المصر، حلبی کبیر، ص. ۵۵۱، فصل فی صلاة الجمعة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، رد المحتار ۱۳۷/۲، باب الجمعة، ط: سعید کراچی. تاتارخانیة ۴۹/۲، کتاب الصلاة، النوع الثانی فی بیان شرائط الجمعة، ط: ادارة القرآن کراچی، (قوله وکره) لانه لم یقض حق المسجد الجامع، شامی: ۱۵۲/۲، باب الجمعة، قبیل مطلب فی شروط وجوب الجمعة، ط: سعید کراچی

(۲) والسادس الجماعة واقلها ثلاثة رجال، الدر مع الرد: ۱۵۱/۲، باب الجمعة، ط: سعید کراچی عالمگیری: ۱۴۸/۱، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة، ط: رشیدیة کوئٹه، حلبی کبیر، ص ۵۵۷، فصل فی صلاة الجمعة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، فتح القدیر: ۳۱/۲، باب صلاة الجمعة، ط: رشیدیة کوئٹه

(۳) وکذا (اهل مصر فاتتهم الجمعة) فانهم یصلون الظهر بغیر اذان ولا اقامة، ولا جماعة الدر مع الرد ۱۵۷/۲، باب الجمعة، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱۴۵/۱، الباب السادس عشر فی صلاة الجمعة، ط رشیدیة کوئٹه. حلبی کبیر، ص: ۵۶۴، فصل فی صلوة الجمعة، ط. سهیل اکیڈمی لاهور

بنیادی مقاصد میں شامل تھی وہاں دن میں قرأت بلند آواز سے پڑھنے کا حکم آیا ہے، مثلاً جمعہ، عیدین اور استسقاء، اور بعض ائمہ کے نزدیک کسوف کی نمازوں میں قرأت بلند آواز سے پڑھی جاتی ہے، کیونکہ ان اوقات میں بلند آواز سے قرأت پڑھنے سے تعلیم، اور احکام اسلام کی تبلیغ اور وعظ ونصیحت کے اعتبار سے فائدہ ہوتا ہے، اس لئے ایسے موقعوں پر بلند آواز سے قرأت پڑھنے کا حکم ہے، کیونکہ ان موقعوں پر عام لوگوں کی بڑی بڑی جماعتوں کو اللہ تعالیٰ کا کلام سنایا جاتا ہے، اور ان کو اللہ کے احکام کی تبلیغ کی جاتی ہے، کیونکہ ایسے اجتماع کا موقعہ روز روز آتا نہیں اور یہ نبوت ورسالت کے سب سے بڑے مقاصد میں سے ہے۔ جیسا کہ علامہ حضرت ابن قیمؒ فرماتے ہیں: **اذا عارض في ذلك معارض ارجح منه كالمجامع العظام في العيدين والجمعة والاستسقاء والكسوف، فان الجهر حينئذ احسن وابلغ في تحصيل المقصود وانفع للجمع فيه من قرأة كلام الله عليهم وتبليغه في المجامع العظام ماهو من اعظم مقاصد الرسالة.**

خلاصہ یہ کہ ایسی نمازوں میں قرآن پاک جہر سے پڑھنا مقرر کیا گیا تاکہ لوگوں کو قرآن کے اندر تدبر اور غور وفکر کا موقع ملے، اور اس میں قرآن کی عظمت بھی پائی جاتی ہے۔(۱)

(احکام اسلام ص ۶۵)

---

(۱) عن ابی رافع قال: استخلف مروان ابا هريرة رضي الله عنه على المدينة وخرج الى مكة فصلى لنا ابو هريرة يوم الجمعة فقرأ بعد سورة الجمعة في الركعة الآخرة، "اذا جاءك المنافقون" قال فادركت ابا هريرة حين انصرف فقلت له انك قرأت بسورتين كان علي بن ابي طالب يقرأ بهما بالكوفة فقال ابو هريرة اني سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقرأ بهما يوم الجمعة، رواه مسلم، اعلاء السنن ۱۹/۴، باب الجهر بالقراءة في صلوة الجمعة، والعيدين، ط: ادارة القرآن كراچی. ويجهر بالقراءة فيها لورود الاثر فيها بالجهر وهو ما روى عن ابن عباس انه قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقرأ في صلاة الجمعة في الركعة الاولىٰ سورة الجمعة وفي الثانية سورة المنافقين ولو لم يجهر لما سمع، وكذا الامة توارثت ذلك ولان الناس يوم الجمعة فرغوا قلوبهم عن الاهتمام لامور التجارة لعظم ذلك الجمع فيتأملون قراءة الامام فتحصل لهم ثمرات القراءة فيجهر بها كما في صلاة الليل، بدائع الصنائع ۱/ ۲۶۹، صلوة الجمعة، فصل في بيان مقدارها، ط: ايچ ايم سعيد كراچی

# جنابت

☆ ... صحبت، ہمبستری، احتلام اور انزال سے انسان ناپاک ہو جاتا ہے اس ناپاکی کو "جنابت" کہتے ہیں،(۱) اور ایسے آدمی کو "جنبی" کہتے ہیں،(۲) اس ناپاکی سے پاک ہونے کے لئے غسل کرنا فرض ہوتا ہے، اگر بیماری یا ضعف کی وجہ سے غسل نہیں کر سکتا تو تیمم کرنا ضروری ہے۔(۳)

☆ ... اگر نماز میں نیند آنے کی وجہ سے جنابت لاحق ہو گئی، تو نماز فاسد ہو گئی، غسل کر کے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۴)

## جنابت کی حالت میں امام نے نماز پڑھا دی

اگر امام نے جنابت کی حالت میں نماز پڑھا دی تو امام اور مقتدی دونوں کی نماز

(۱) والجنابة : هي النجاسة ، والجنب هو الذى اصابته جنابة اى نجاسة،فلذلک بالتقاء الختانين او الانزال ، مجموعة قواعد الفقه، ص: ۲۵۳ ، ط: مير محمد كتب خانه. كراچى.

(۲) منها الجنابة وهي تثبت بسببين احدهما خروج المنى على وجه الدفق والشهوة من غير ايلاج باللمس او النظر او الاحتلام او الاستمناء كذا في محيط السرخسي من الرجل والمرأة في النوم واليقظة ، عالمگيرى: ۱۴/۱ ، الفصل الثالث في المعاني الموجبة للغسل، ط: رشيدية كوئته. رد المحتار: ۱۵۹/۱ ،مطلب في تحرير الصاع والمد والرطل، ط: سعيد كراچى البحر الرائق: ۵۳/۱، كتاب الطهارة، ط: سعيد كراچى حلبى كبير،ص: ۴۰-۴۱، مطلب فى طهارة الكبرى، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۳) ويجوز التيمم اذا خاف الجنب اذا اغتسل بالماء ان يقتله البرد او يمرضه، هندية: ۲۸/۱، الباب الرابع في التيمم ، ط رشيدية كوئته. حلبى كبير،ص. ۶۶، فصل فى التيمم ، ط. سهيل اكيڈمى لاهور،الدر مع الرد: ۲۳۲/۱، باب التيمم ، ط: سعيد كراچى. البحر الرائق: ۱۴۰/۱، باب التيمم ط. سعيد كراچى. بدائع الصنائع: ۴۸/۱، فصل فى شرائط ركن التيمم ،ط سعيد كراچى

(۴) وكذالک اذا نام فى صلاته و احتلم يستقبل ولا يبنى.هندية: ۹۴/۱ ،الباب السادس في الحدث في الصلاة، ط:رشيدية كوئته، وكذا اذا جن او اغمى عليه واجنب الخ، هندية: ۹۴/۱، ط رشيدية كوئته

نہیں ہوئی، دونوں کے لئے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے، امام کو چاہیئے کہ مقتدیوں کو تنہا تنہا بتادے، یا نماز کے وقت اعلان کردے کہ فلاں دن فلاں نماز میں جو حضرات شریک تھے وہ اپنی نماز کا اعادہ کرلیں، جن مقتدیوں کو اس کی اطلاع نہ ہو سکے وہ معذور ہیں۔(۱)

## جنبی

جنبی اس بالغ مرد یا عورت کو کہتے ہیں جس پر جنابت کی وجہ سے غسل کرنا فرض ہو۔

## جنتری

"نقشہ" کے عنوان کو دیکھیں۔

## جنت میں گھر بنائے

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان فرائض کے علاوہ بارہ رکعتیں پڑھ لیا کرے گا اس کے لئے اللہ تعالیٰ جنت میں گھر بنائے گا۔(مسلم شریف)(۲)

---

(۱) (واذا ظهر حدث امامه بطلت فيلزم اعادتها) لتضمنها صلاة المؤتم صحة، وفساداً (كما يلزم الامام اخبار القوم اذا ام وهو محدث او جنب) او فاقد شرط او ركن .. ... (بالقدر الممكن) بلسانه او (بكتاب او رسول على الاصح، الدر مع الرد: ۱/ ۵۹۱-۵۹۲، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. (قوله لتضمنها)... واذا فسدت صلاته فسدت صلاة المقتدى لانه متى فسد الشئي فسد مافي ضمنه. شامي: ۱/ ۵۹۱، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱/ ۳۶۶، قبيل باب الحدث في الصلاة، ط: سعيد.

(۲) عن ام حبيبة زوج النبي صلى الله عليه وسلم انها سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول ما من عبد مسلم يصلي لله كل يوم ثنتي عشرة ركعة تطوعا غير فريضة الا بنى الله له بيتا في الجنة او الا بني له بيت في الجنة، مسلم: ۱/ ۲۵۱، باب فضل السنن الراتبة قبل الفرائض: ط قديمي كراچي مشكوة شريف: ۱/ ۱۰۳، باب السنن وفضائلها، ط: قديمي كراچي. ابوداود: ۱/ ۱۸۵، باب التطوع وركعاتها، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي

احادیث میں ان بارہ رکعتوں کی تفصیل اس طرح منقول ہے: چار رکعت ظہر کی فرض نماز سے پہلے اور دو رکعت ظہر کی فرض نماز کے بعد، دو رکعت مغرب کی فرض نماز کے بعد، دو رکعت عشاء کی فرض نماز کے بعد، اور دو رکعت فجر کی فرض نماز سے پہلے۔(۱)

## جنسی امراض

دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا (جلسہ) گھٹنوں اور پنڈلیوں کو مضبوط بناتا ہے۔ اس کے علاوہ رانوں میں جو پٹھے (Muscles) اللہ تعالیٰ نے نسل کشی کے لئے بنائے ہیں ان کو خاص قوت عطا کرتا ہے جس سے مردانہ اور زنانہ کمزوریاں دور ہوجاتی ہیں تاکہ انسان کی نسلیں دماغی اور جسمانی اعتبار سے صحت مند پیدا ہوں۔

(سنت نبوی اور جدید سائنس: ۱/ ۷۵)

## جنون

☆... اگر کسی کو جنون طاری ہوجائے، اور چھ نمازوں کے وقت تک رہے، تو اس کے ذمہ ان نمازوں کی قضاء نہیں وہ نمازیں معاف ہیں، ہاں اگر پانچ نمازوں کے وقت

---

(۱) عن عبداللہ بن شقیق قال سالت عائشة عن صلاة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عن تطوعه فقالت كان يصلي في بيتي قبل الظهر اربعا ثم يخرج فيصلي بالناس ثم يدخل فيصلي ركعتين وكان يصلي بالناس المغرب ثم يدخل فيصلي ركعتين ويصلي بالناس العشاء ويدخل بيتي فيصلي ركعتين وكان يصلي من الليل تسع ركعات فيهن الوتر وكان يصلي ليلا طويلا قائماً وليلا طويلا قاعداً وكان اذا قرأ وهو قائم ركع وسجد وهو قائم واذا قرأ قاعداً ركع وسجد وهو قاعد وكان اذا طلع الفجر صلى ركعتين، مسلم ۲۵۲/۱، باب جواز النافلة قائماً، وقاعداً: ط: قديمي كراچي ابو داود ۱۸۵/۱، كتاب الصلاة،باب التطوع وركعات السنة، ط: سعيد كراچي.مشكوة: ۱۰۳/۱،باب السنن وفضائلها،ط قديمي. (قوله بتسليمة) لما عن عائشة رضى الله عنها، كان النبى صلى الله عليه وسلم يصلي قبل الظهر اربعا، وبعدها ركعتين، وبعد المغرب ثنتين، وبعد العشاء ركعتين، وقبل الفجر ركعتين، رواه مسلم وابوداود وابن حنبل، الخ، شامي: ۱۲/۲ ـ ۱۳،باب الوتر والنوافل، مطلب في السنن، والنوافل، ط: سعيد كراچي.

تک جنون رہا، اور چھٹی نماز میں اس کا جنون جاتا رہا اور وہ ہوش میں آگیا تو ان پانچ نمازوں کی قضاء لازم ہوگی۔(۱)

☆ اگر نماز کے دوران جنون لاحق ہوجائے تو نماز فاسد ہوجائے گی جنون ختم ہونے کے بعد اس نماز کی قضاء لازم ہوگی۔(۲)

## جنون لاحق ہوا قعدۂ اخیرہ میں

''قعدۂ اخیرہ میں جنون لاحق ہوا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## جنبی تیمّم کب کرسکتا ہے

اگر ''جنبی'' (جس کو غسل کی ضرورت ہو) کو غسل کرنے سے ہلاکت یا مرض کے بڑھ جانے کا غالب اندیشہ ہو، یا پانی نہ ہو، یا پانی ہے لیکن استعمال پر قادر نہ ہو تو ایسی صورت

---

(۱) (ومن جن او اغمی علیه) ولو بفزع من سبع او آدمی یوما ولیلة قضی الخمس وان زاد کوقت صلاة سادسة( لا) للحرج ، الدر المختار مع الرد: ۲/۱۰۲ ، باب صلاة المریض ، مطلب فی الصلاة فی السفینة، ط: سعید کراچی. عالمگیری: ۱/۱۳۷ ، الباب الرابع عشر فی صلاة المریض، ط: رشیدیة کوئٹه.بدائع الصنائع: ۱/۵۱۱، کتاب الصلاة شرائط الوجوب،ط:رشیدیة کوئٹه، تاتارخانیة: ۲/۹۶، ط: قدیمی کراچی. البحر الرائق:۲/۱۱۷ ، باب صلاة المریض،ط: سعید کراچی.

(۲) وکذا اذا جن او اغمی علیه او اجنب لانه لا یکثر وقوعه فکان للبناء معه بد، بدائع : ۱/۲۲۲، فصل فی بیان ما یفسد الصلاة، ط: سعید کراچی. ویفسدها .. .. ( والاغماء والجنون والجنابة ،) حاشیة الطحطاوی علی المراقی،ص: ۳۲۱ـ ۳۲۹، باب ما یفسد الصلاة، ط قدیمی کراچی، حلبی کبیر،ص: ۴۵۳، مفسدات الصلاة، تذنیل فی الحدث، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، شامی: ۱/ ۵۹۹ ـ ۶۰۳، باب الاستخلاف، ط: سعید کراچی، وبقی من المفسدات ارتداد بقلبه وموت وجنون واغماء، الدر المختار :(قوله وجنون واغماء) فاذا افاق فی الوقت وجب اداؤها وبعده یجب القضاء مالم یزد الجنون والاغماء علی یوم ولیلة ، شامی: ۱/ ۱۲۹ ،باب ما یفسد الصلاة مطلب فی المشی فی الصلاة،ط: سعید کراچی.

میں تیمم کرنا جائز ہے۔(۱)

## جواب دینا آیتوں کا

''آیات کا جواب دینا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## جواب میں درود شریف پڑھنا

''محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نام سن کر جواب میں درود شریف پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## جوتا

۱.....اگر ''جوتا'' پاک ہے یعنی اس کو نجاست نہیں لگی، یا نجاست لگی ہو لیکن اس کو پاک صاف کر لیا گیا ہو، تو دونوں صورتوں میں جوتا پہن کر نماز پڑھنے کی گنجائش ہوگی بشرطیکہ پاؤں کی انگلیوں کا سرا جوتے کے چمڑے سے لگتا ہو۔(۲)

---

(۱) (من عجز عن استعمال الماء لبعده ميلا او لمرض) يشتد او يمتد بغلبة ظن او قول حاذق مسلم ولو بتحرك (او برد) يهلك او الجنب او يمرضه . او خوف عدو) كحية او نار على نفسه ولو من فاسق او حبس غريم او ماله ولو امانة اوعطش اوعدم آلة طاهرة يستخرج بها الماء ولو شاشا الخ، الدر المختار مع الرد: ۱/۲۳۲-۲۳۶، باب التيمم، ط: سعيد. هندية ۱/۲۸، الباب الرابع في التيمم، ط: رشيدية. البحر ۱/۱۳۱، باب التيمم (قوله او برد)، ط: سعيد كراچي. بدائع الصنائع ۱/۴۷، فصل واما شرائط الركن فانواع، واما العدم من حيث المعنى، ط: سعيد كراچي، و ص: ۱/۱۶۸، ط: رشيدية كوئته.

(۲) (قوله وصلاته فيهما) اى في النعل والخف الطاهرين افضل مخالفة لليهود وفي الحديث " صلوا في نعالكم، ولا تشبهوا باليهود رواه الطبراني كما في الجامع الصغير، فتاوى شامي ۱/۶۵۷، مطلب في احكام المساجد ط: سعيد كراچي (ومنها السجود) بجبهته وقدميه ووضع اصبع واحدة منهما شرط وفي الشامية (قوله وقدميه) يجب اسقاطه لان وضع اصبع واحدة منهما يكفي .. انه لو لم يضع شيئا من القدمين لم يصح، السجود، الدر المختار مع شرحه رد المحتار: ۱/۴۴۷، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

لیکن موجودہ زمانہ میں چونکہ مساجد میں فرش، چٹائیاں، دریاں اور قالین وغیرہ بچھی ہوئی ہوتی ہیں، اور جوتا پہن کر مساجد میں جانے کی صورت میں فرش اور قالین وغیرہ مٹی وغیرہ کے ساتھ ملوث ہونے کا احتمال ہے، نیز اس میں بے احترامی اور بے ادبی بھی معلوم ہوتی ہے اس لئے مسجد میں جوتا پہن کر نہ جائے اور اس میں نماز بھی نہ پڑھے بلکہ مسجد کے دروازے ہی میں جوتا اتار لے اور کسی جگہ پر حفاظت سے رکھ دے۔(۱)

۲.....اگر جوتا پاک ہے تب بھی مسجد کے ادب اور احترام کے خلاف ہے لہذا مسجد میں جوتا پہن کر داخل ہونا ٹھیک نہیں ہے۔(۲)

۳.....اگر عیدگاہ میں گھاس ہے اور صفیں وغیرہ بچھی ہوئی نہیں ہیں تو وہاں جوتا پہن کر نماز پڑھنے کی گنجائش ہوگی، تاہم اس میں فتنہ فساد کا ڈر ہے اس لئے اس سے بچنا چاہیئے۔(۳)

۴.....اگر نمازی کے سامنے جوتے ہوں تو نماز ہو جاتی ہے، جوتوں پر اگر نجاست لگی ہوئی ہو تو ان کو صاف کر کے مسجد میں لانا چاہیئے، ناپاک جوتا مسجد میں رکھنا صحیح نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مسجد کو پاک رکھنے کا حکم دیا ہے۔(۴)

---

(۱) (قوله وصلاته فيهما) . قلت لكن اذا خشي تلويث فرش المسجد بها ينبغي عدمه وان كانت طاهرة واما المسجد النبوي فقد كان مفروشا بالحصا في زمنه صلى الله عليه وسلم بخلافه في زماننا ولعل ذلك محمل ما في عمدة المفتي من ان دخول المسجد متنعلا من سوء الادب، شامي: ۶۵۷/۱، باب ما يفسد الصلاة، ومايكره فيها، مطلب في احكام المسجد، ط: سعيد كراچي. فتاویٰ سراجیه، ص: ۷۱.

(۲) ایضا. (۳) ایضا.

(۴) (قوله مطلقا) وفي شرح المنية : وجه عدم الكراهة ان كراهة استقبال بعض الاشياء باعتبار التشبه بعبادها و المصحف والسيف لم يعبد هما احد الخ، شامي: ۶۵۲/۱، باب ما يفسد الصلاة،مطلب الكلام على اتخاذ المسبحة،ط:سعيد كراچي.قلت ان وضع الحذاء والنعل وغيرهما امام المصلي للحفظ والصيانة عن السرقة لا للعبادة، محمد انعام الحق.وسياتي في كتاب الحج قبيل باب القران،يكره للمصلي جعل نحو نعله خلفه لشغل قلبه،شامي: ۶۵۴/۱،باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها،مطلب في بيان السنة والمستحب والمندوب والمكروه وخلاف الأولى،ط سعيد

## جوتا رکھنا

اگر نمازی کا جوتا پاک ہے، نجاست اور گندگی لگی ہوئی نہیں ہے تو جوتے کو مسجد کے اندر رکھنا جائز ہے، تاہم اگر چوری کا ڈر نہیں ہے تو مسجد سے باہر رکھنا بہتر ہے، اور اگر جوتے میں ناپاکی لگی ہوئی ہے تو اس کو دور کئے بغیر ناپاک جوتے کو مسجد میں رکھنا جائز نہیں ہے۔(۱)

## جہاز

اگر سفر کے دوران جہاز اور راکٹ میں نماز کا وقت آجائے اور پانی ملے تو وضو کر کے ورنہ تیمّم کر کے نماز پڑھنا جائز ہوگا، اگر نماز جہاز کی سیٹ سے علیحدہ ہو کر کسی خالی جگہ پر قیام، رکوع اور سجدہ کے ساتھ ادا کی جائے گی تو بعد میں زمین، چاند، مریخ یا زہرہ پر اترنے کے بعد دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا، وہ نماز کافی ہو جائے گی،(۲) اور اگر کسی خالی جگہ پر قیام، رکوع اور سجدہ کے ساتھ ادا نہیں کی بلکہ سیٹ ہی پر بیٹھے بیٹھے اشارہ سے رکوع اور سجدہ کر کے

---

(۱)( وادخال نجاسة فيه) وعليه ويبغي لداخله تعاهد نعله وخفه، الدر المختار مع الرد، ۱/ ۲۵۶، ( قوله وعليه فلايجوزالخ) من عدم جواز ادخال النجاسة المسجد شامي. ۱/ ۲۵۶، (قوله وصلاته فيهما) قلت لكن اذ اخشي تلويث فرش المسجد بها ينبغي علمه وان كانت طاهرة ، شامي. ۱/ ۲۵۷، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، مطلب في احكام المسجد ، ط سعيد كراجي

(۲) ومنها القيام وهو فرض في صلاة الفرض والوتر هكذا في الجوهرة النيرة والسراج الوهاج هندية ۱/ ۶۹، الباب الرابع في صفة الصلاة، ط: مكتبه حقانيه پشاور، الدر المختار مع الرد ۱/ ۴۴۲، باب صفة الصلاة، ط سعيد كراجي فرضها التحريمة والقيام والقراءة والركوع والسجود والقعود الاخير قدر التشهد ، البحر الرائق: ۱/ ۵۰۵، باب صفة الصلاة، ط دار الكتب العلمية، عباس احمد الباز مكة المكرمة و ۱/ ۲۹۰-۲۹۱، ط: سعيد. بدائع الصنائع ۱/ ۱۰۵، فصل واما اركانها فستة ، ط. سعيد و ص: ۱/ ۲۸۲، ط: دار احياء التراث العربي، بيروت، لبنان

پڑھ لی تو زمین، چاند یا مریخ وغیرہ پر اترنے کے بعد اس فرض نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

## جہاز لنگر گاہ میں ہے تو جمعہ کا کیا ہوگا؟

اگر پانی کا جہاز لنگر گاہ میں ہے، ابھی تک روانہ نہیں ہوا، لیکن جہاز میں جو لوگ ہیں وہ شہر واپس نہیں جا سکتے ہیں، اور شہر والے جہاز میں نہیں آ سکتے ہیں، اور جمعہ کا دن ہے، تو یہ لوگ جب تک لنگر گاہ کی حدود میں ہیں شہر کی حدود میں ہونے کی وجہ سے مقیم ہیں، (۲) نماز پوری ادا کریں، لیکن ان پر جمعہ کی نماز واجب نہیں ہے، بلکہ یہ لوگ ظہر کی نماز اذان، اقامت اور جماعت کے بغیر تنہا تنہا پڑھیں۔(۳)

---

(۱) ولا يجوز للمسافر ان يصلي فيها بالايماء سواء كانت الصلاة مكتوبة او نافلة، لانه يمكن ان يسجد فيها فلايعذر في تركه والايماء إنماشرع عندالعجز وهو قادر فلايجوزله الإيماء، المحيط البرهاني: ۲/ ۳۳۱، الفصل الرابع والعشرون في الصلاة في السفينة، ط اداراة القرآن، هندية: ۱/ ۹۹، الباب الرابع في صفة الصلاة، ط: مكتبه حقانيه بشاور، بدائع الصنائع: ۱/ ۱۰۹، واما اركانها فستة، الصلاة على الدابة والسفينة، ط:سعيد. و: ۱/ ۲۹۱، ط: دار احياء التراث العربي، بيروت.

(۲)(قوله من خرج من عمارة موضع اقامته) ... قال في الامداد: فيشترط مفارقتها ولو متفرقة وان نزلوا على ماء او محتطب يعتبر مفارقته كذا في مجمع الروايات، ولعله ما لم يكن محتطباً او اسعاً جداً، وكذا مالم يكن الماء نهرا بعيد المنبع، واشار الى انه يشترط مفارقة ما كان من توابع موضع الاقامة كربض المصر وهو ما حول المدينة من بيوت ومساكن فانه في حكم المصر، شامي: ۲/ ۱۲۱، باب صلاة المسافر، ط: سعيد كراچي.

(۳) (وكره للمعذور والمسجون اداء الظهر بجماعة في المصر) قال في الظهيرية جماعة فاتتهم الجمعة في المصر فانهم يصلون الظهر بغير اذان ولا اقامة ولا جماعة، البحر الرائق ۲/ ۱۵۴، باب صلاة الجمعة، ط:سعيد كراچي. تاتارخانية. ۲/ ۶۲ــ۶۳، كتاب الصلاة،ط قديمي بدائع الصنائع: ۱/ ۲۷۰، كتاب الصلاة،فصل في بيان مايستحب في يوم الجمعة ومايكره فيه،ط.سعيد. عالمگيري: ۱/ ۱۴۹، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة،ط رشيدية (وكره) تحريما (لمعذور و مسجون) و مسافر (اداء ظهر بجماعة في مصر) الدر مع الرد ۲/ ۱۵۷، باب الجمعة، مطلب في شروط وجوب الجمعة، ط: سعيد كراچي.

## جہر کرنا

''بلند آواز سے قرأت کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## جہر کی تشریح

اگر امام کی قرأت کی آواز کو پہلی صف والے نمازی عموماً سن لیں تو یہ جہر ہے۔(۱)

## جہر میں سر کرلیا

''بلند آواز والی نماز میں آہستہ آواز سے قرأت کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## جہر نہیں کیا

جن نمازوں میں امام کے لئے جہر کرنا واجب ہے، ان میں جہر نہ کرنے سے سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا۔(۲)

---

(۱) والجهر ان يسمع الكل اى كل الصف الاول لا كل المصلين بدليل القهستاني عن المسعودية ان جهر الامام اسماع الصف الاول، رد المحتار. ۱/۵۳۴، فصل في القراءة، ط: سعيد كراجي، خلاصة الفتاوى: ۱/۹۵، الفصل الحادى عشر في القراءة، ط: امجد اكيڈمي لاهور، البحر الرائق. ۱/۵۸۸، باب صفة الصلاة، ط: رشيدية كوئته، وص: ۱/۳۳۶، فصل واذا اراد الدخول في الصلاة كبر، ط: سعيد كراچي.

(۲) والجهر فيما يخافت فيه للامام (وعكسه) لكل مصل في الاصح والاصح تقديره بقدر ما تجوز به الصلاة في الفصلين) وقيل قائله قاضي خان، (يجب) السهو (بهما) اى بالجهر والمخافتة (مطلقا) اى قل او كثر (وهو ظاهر الرواية) رد المحتار: ۲/۸۱۔۸۲، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط. سعيد كراجي. هندية: ۱/۱۲۸، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ومنها الجهر والاخفاء، ط رشيدية كوئته. حلبي كبير، ص: ۴۵۷، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، البحر الرائق: ۲/۱۷۰، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: رشيديه كوئتة. و. ۲/۹۶، ط سعيد كراجي، كتاب المبسوط: ۱/۳۸۷، باب سجود السهو، ط: رشيدية كوئته. المحيط البرهاني ۲/۳۱۱، نوع آخر في بيان ما يجب به سجود السهو، وما لا يجب، ط. ادارة القرآن

## جہری قرأت کی وجہ

ظہر اور عصر کی نمازوں میں آہستہ اور مغرب، عشاء اور فجر کی نمازوں میں بلند آواز سے قرأت پڑھنے کی وجہ یہ ہے کہ مغرب، عشاء اور فجر میں اکثر بیشتر خاموشی ہوتی ہے اس سے سکون اور آرام ہوتا ہے، اور ان اوقات میں لوگوں کے افکار، ہموم غموم اور پریشانی بھی کم ہوتی ہے، اور ایسے اوقات میں قرأت دلوں میں زیادہ موثر ہوتی ہے، جب دل افکار اور غم وغیرہ سے خالی اور صاف ہو، اور شور شرابہ نہ ہونے کی وجہ سے کان بھی سمجھنے اور سننے پر آمادہ ہو تو قرأت کا اثر دلوں میں اور زیادہ ہوتا ہے، چنانچہ رات میں کہی ہوئی بات کانوں سے گزر کر سیدھی دل پر جا کر لگتی ہے، اور پکی اور موثر ہوتی ہے، اس بات کی طرف اللہ تعالیٰ نے بھی قرآن کریم میں اشارہ فرمایا ہے۔

اِنَّ نَاشِئَةَ الَّيْلِ هِيَ اَشَدُّ وَطْاً وَّاَقْوَمُ قِيْلاً.

(رات کے اٹھنے سے نفس خوب پامال ہوتا ہے اور کچلا جاتا ہے، اور کہی ہوئی بات دل پر موثر اور پکی ہوتی ہے اور بیٹھ جاتی ہے)۔

غرض یہ بات سب کو تسلیم ہے اور تجربہ بھی اس پر گواہ ہے کہ اچھی آواز والے آدمی پرندے اور باجوں وغیرہ کی آواز دن کی بنسبت رات کو دلوں پر زیادہ موثر اور اچھی معلوم ہوتی ہے، اس لئے ان اوقات میں جہری قرأت مقرر ہوئی تا کہ یہ دل پر زیادہ موثر ہو۔(۱)

(احکام اسلام ص ۶۴)

---

(۱) والسر فی مخافتة الظهر والعصر ان النهار مظنة الصخب واللغط فی الاسواق والدور، واما غيرهما فوقت هدو الاصوات والجهر اقرب الى تذكر القوم واتعاظهم، حجة الله البالغة ۹/۲، اذكار الصلاة وهيأتها المندوب اليها، ط: كتب خانه رشيديه دهلی، وفی مقام آخر: واعلم انه لما كان آخر الليل وقت صفاء الخاطر عن الاشغال المشوشة وجمع القلب، وهدو الصوت، ونوم الناس، وابعد من الرياء والسمعة والفضل اوقات الطاعة ما كان فيه الفراغ واقبال الخاطر، وهو قوله

# جہری نماز

☆ بلند آواز والی نماز کو "جہری نماز" کہتے ہیں۔

☆ ..امام پر جہری نماز میں جہر کرنا واجب ہے، اس لئے اس کے ترک پر سجدۂ سہو واجب ہوگا۔(۱)

☆ . اور تنہا نماز پڑھنے والے کو جہری نماز میں بلند آواز یا آہستہ آواز سے

= صلی الله علیه وسلم ." وصلو بالليل والناس نيام "وقوله تعالىٰ." ان ناشئة الليل هي اشد وطئا واقوم قيلا، ان لك في النهار سبحا طويلا ، وايضا فذلك الوقت وقت نزول الرحمة الالهية، واقرب ما يكون الرب الى العبد فيه، حجة الله البالغة ۱۵/۲ ، النوافل، ط: كتب خانه رشيديه دهلى، (قوله وجهر بقراءة الفجر واولي العشائين ) ..والاصل فيه كما ذكره المصنف في الكافي، ان النبي صلى الله عليه وسلم كان يجهر بالقرآن في الصلوات كلها في الابتداء ، وكان المشركون يؤدونه ويسبون من انزل وانزل عليه فانزل الله تعالىٰ " ولا تجهر بصلاتك ولا تخافت بها"اى لا تجهر بصلاتك كلها ولا تخافت بها كلها وابتغ بين ذلك سبيلا بان تجهر لصلاة الليل وتخافت بصلاة النهار، فكان يخافت بعد ذلك في صلاة الظهر والعصر لانهم كانوا مستعدين للايذاء في هذين الوقتين ويجهر في المغرب لانهم كانوا مشغولين بالاكل وفي العشاء والفجر لكونهم رقودا ، وفي الجمعة والعيدين لانه اقامهما بالمدينة وما كان للكفار بها قوة ، وهذا العذر وان زال بغلبة المسلمين فالحكم باق لان بقاءه يستغني عن بقاء السبب الخ، البحر ۳۳۵/۱، فصل واذا اراد الدخول في الصلاة كبر، ط: سعيد كراچي.

(۱) والجهر فيما يخافت فيه للامام (وعكسه) لكل مصل في الاصح والاصح تقديره بقدرما تجوز به الصلاة في الفصلين وقيل قائله قاضي خان (يجب السهو (بهما) اى بالجهر والمخافتة (مطلقا) اى قل او كثر (وهو ظاهر الرواية) رد المحتار: ۸۱/۲-۸۲، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط سعيد كراچي. حلبي كبير،ص: ۴۵۷، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور،البحر الرائق ۱۷۰/۲، كتاب الصلاة،باب سجود السهو،ط:رشيدية كوئٹه،و ۹۶/۲،ط. سعيد كراچي مبسوط: ۳۸۷/۲، باب سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه. المحيط البرهاني ۳۱۱/۲، نوع آخر في بيان ما يجب سجود السهو، ط: ادارة القرآن كراچي.

قرأت کرنے کا اختیار ہے۔(۱)

## جہری نماز تنہا پڑھ رہا تھا کسی نے اس کی اقتداء کی

اگر کوئی شخص جہری نماز یعنی فجر، مغرب یا عشاء کی فرض نماز آہستہ آواز سے پڑھ رہا تھا، اسی دوران کوئی شخص آیا اور اس کی اقتداء کی، تو تنہا نماز پڑھنے والے پر بلند آواز سے قرأت کرنا واجب ہوگا۔ اگر اس نے تنہا نماز پڑھتے ہوئے سورہ فاتحہ یا دوسری سورت بھی آہستہ پڑھ چکا تھا، تو اس کو دوبارہ سورہ فاتحہ اور دوسری سورت کو بلند آواز سے پڑھنا ضروری ہے، (۲) کیونکہ فجر، مغرب اور عشاء میں امام کے لئے بلند آواز سے قرأت کرنا واجب ہے، (۳) ہاں سورہ فاتحہ مکرر پڑھنے کی وجہ سے سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا۔ (۴)

---

(۱) قوله والجهر والاسرار الخ، ان المنفرد مخير فيما يجهر، البحر الرائق: ۱/ ۳۰۲، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی وكذلك المنفرد يتخير بين الجهر والمخافتة، المحيط البرهاني: ۲/ ۳۱۲، كتاب الصلاة نوع آخر في بيان ما يجب به سجود السهو، وما لا يجب، ط: ادارة القرآن كراچي، بدائع الصنائع: ۱/ ۳۹۶، كتاب الصلاة، واجبات الصلاة، ط: دار احياء التراث العربي، عالمگيرى. ۱/ ۷۲، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: مكتبه حقانيه پشاور، خلاصة الفتاوىٰ: ۱/ ۹۴، كتاب الصلاة، ط: رشيدية كوئته

(۲) وفي الخلاصة عن الاصل رجل يصلي وحده فجاء رجل واقتدى به بعدما قرأ الفاتحة او بعضها يقرأ الفاتحة ثانيا ويجهر كذا في البحر الرائق: هندية: ۱/ ۷۲، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: حقانيه پشاور

(۳) ويجهر بالقراءة في الفجر وفي الركعتين الاولیين من المغرب والعشاء ان كان اماما هندية: ۱/ ۷۲، الفصل الثاني في واجبات الصلاة، ط: حقانيه پشاور، البحر الرائق: ۱/ ۳۳۵، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي، حاشية الطحطاوي على المراقي: ۱/ ۳۴۴، فصل في بيان واجبات الصلاة، ط: المكتبة الغوثية.

(۴) ولو كررها في الاولیين يجب عليه سجود السهو، هندية: ۱/ ۱۲۶، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ثم واجبات الصلاة انواع منها، ط: رشيدية كوئته.

## جہری نماز تنہا پڑھے............

اگر جہری نماز تنہا پڑھے تو آواز سے پڑھنا افضل ہے، جب کہ بلند آواز سے قرأت کرنا دوسروں کے لئے تکلیف کا باعث نہ ہو۔ اور اگر بلند آواز سے قرأت کرنے کی صورت میں دوسروں کے لئے تکلیف دہ ہو تو آہستہ پڑھے۔(۱)

## جہری نماز میں آہستہ پڑھنا شروع کیا

اگر امام نے جہری نماز میں بھول کر آہستہ پڑھنا شروع کیا، اور چھوٹی تین آیتیں پڑھنے کے بعد اسے یاد آیا یا کسی مقتدی نے لقمہ دیا، تو اس کو سورۂ فاتحہ شروع سے بلند آواز کے ساتھ پڑھنا ضروری ہے،(۲) اور آخر میں سجدہ سہو بھی کرے۔(۳)

---

(۱) وکذا یجهر فی التراویح والوتر ان کان اماما، وان کان مفردا ان کانت صلاة یخافت فیها یخافت حتما هو الصحیح وان کانت صلاة یجهر فیها فهو بالخیار والجهر افضل ولکن لا یبالغ مثل الامام لانه لا یسمع غیره کذا فی التبیین هندیة: ۱/۷۲، الفصل الثانی فی واجبات الصلاة، ط: رشیدیه کوئٹه.شامی: ۱/۴۶۹، مطلب واجبات الصلاة،( قوله والجهر للامام )قبل مطلب مهم فی تحقیق متابعة الامام،ط:سعید کراچی.البحر: ۱/۳۰۲،باب صفة الصلاة،ط: سعید کراچی.

(۲) فصل ( ویجهر الامام) وجوبا بحسب الجماعة ، فان زاد علیه اساء ولو ائتمّ به بعد الفاتحة او بعضها سرا اعادها جهرا ، بحر، لکن فی آخر شرح المنیة ائتمّ به بعد الفاتحة، یجهر بالسورة ان قصد الامامة، والا فلا یلزمه الجهر، الدر المختار،( قوله لکن الخ)استدراک علی قوله ولو ائتم به، وهذا قول آخر، وقد حکی القولین القهستانی حیث قال: ان الامام لو خافت ببعض الفاتحة او کلها او المفرد ثم اقتدی به رجل اعادها جهرا کما فی الخلاصة ، وقیل لم یعد وجهر فیما بقی من بعض الفاتحة او السورة کلها او بعضها کما فی المنیة،الخ،شامی ۱/۵۳۳، فصل فی القراءة، ط سعید کراچی ولو جهر فیما یخافت او خافت فیما یجهر فتذکر فی بعض الفاتحة، یعید الفاتحة جهرا ان کان فی صلاة الجهر کیلا یؤدی الی الجمع بین الجهر والمخافتة فی رکعة واحدة، کذا نقل عن الصدر القاضی برهان الائمة رحمه الله خلاصة الفتاوی: ۱/۱۶۷، الفصل السادس عشر فی السهو فی الصلاة، جنس فی القراءة والاذکار، ط. امجد اکیڈمی.

(۳) ومنها الجهر والاخفاء حتیٰ لو جهر فیما یخافت او خافت فیما یجهر وجب علیه سجود السهو، واختلفوا فی مقدار ما یجب به السهو منهما قیل یعتبر فی الفصلین بقدر ما تجوز به

## جھوٹ بولنے والے کو امام بنانا

جو شخص جھوٹ بولتا ہے یا جھوٹی قسم کھاتا ہے وہ کبیرہ گناہ کا مرتکب ہو کر فاسق اور سخت گنہگار ہے، جب تک ان گناہوں سے توبہ نہیں کرے گا تب تک اس کو امام بنانا جائز نہیں ہوگا۔ اگر ایسے آدمی کو امام بنا کر نماز ادا کی گئی تو کراہت تحریمی کے ساتھ نماز ہو جائے گی، اعادہ کی ضرورت نہیں ہوگی، لیکن جتنا ثواب ملنا چاہیئے اتنا ثواب نہیں ملے گا۔(۱)

## جیب میں ناپاک چیز ہے

''ناپاک چیز جیب میں ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

= الصلاة وهو الاصح ولا فرق بين الفاتحة وغيرها، هندية: ١٢٨/١، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه. البحر الرائق: ٩٢/٢، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. شامي: ٨١/٢، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

(١) ويكره) تنزيها (امامة عبد) ......وفاسق الدر المختار (قوله وفاسق) من الفسق: وهو الخروج عن الاستقامة ولعل المراد به من يرتكب الكبائر كشارب الخمر، والزاني وآكل الربا ونحو ذلك الخ، شامي: ٥٥٩/١، ـ ٥٦٠، باب الامامة، وبعد اسطر، واما الفاسق فقد عللوا كراهة تقديمه بانه لا يهتم لامر دينه، وبأن في تقديمه للامامة تعظيمه وقد وجب عليهم اهانته شرعا بل مشى في شرح المنية على ان كراهة تقديمه كراهة تحريم لما ذكرنا شامي: ٥٦٠/١، باب الامامة، قبل مطلب البدعة خمسة، ط: سعيد كراچي. تبيين الحقائق ١٣٤/١، كتاب الصلاة باب الامامة، ط: امداديه، البحر الرائق: ٣٤٨/١، باب الامامة، ط: سعيد كراچي، حلبي كبير، ص: ٥١٣، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، ولهذا ذكر في المحيط انه لو صلى خلف فاسق او مبتدع احرز ثواب الجماعة لكن لا يحرز ثواب المصلي خلف تقي، حلبي كبير، ص: ٥١٤، الرابع في الاولىٰ بالامامة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي ٥٦٢/١، باب الامامة، قبيل مطلب في امامة الامرد، ط: سعيد.

# جیل میں نماز پڑھنا

☆ ۔ موجودہ دور میں بعض جیلوں میں قیدیوں کو وضو اور غسل کے لئے پانی نہیں دیتے جبکہ بعض جیلوں میں پانی طلب کرنے کی صورت میں پیشاب دیا جاتا ہے، اور جو پانی دیا جاتا ہے وہ پینے کے لئے بھی کافی نہیں ہوتا، ایسی حالت میں مہینہ بلکہ بعض دفعہ سالہا سال گزر جاتا ہے، تو ایسی صورت میں تیمّم کر کے نماز پڑھنے سے نماز ہو جائے گی بعد میں پانی ملنے کی صورت میں یا رہائی کے بعد ان نمازوں کا اعادہ کرنا لازم نہیں ہوگا۔ یہ امام ابو یوسفؒ کا قول ہے، حالات اور ضرورت کے اعتبار سے اس قول پر فتویٰ دینا مناسب ہے۔(۱)

☆ ۔۔۔ اگر جیل میں قیدیوں کے لئے پانی کا انتظام ہے، وضو غسل کی بھی گنجائش ہے، تو ایسی صورت میں جیل میں تیمم کر کے نماز پڑھنا صحیح نہیں ہوگا، اگر کسی قیدی نے ایسی حالت میں تیمم کر کے نماز پڑھی ہے، تو بعد میں ان نمازوں کا اعادہ لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) (المحبوس في السجن اذا منع عن الطهارة بالماء يصلي بالتيمم ويعيد، وقال ابو يوسف لا يعيد) قيد السجن اما باعتبار الغالب او للاشارة الى كونه في المصر، فان محل الخلاف ما اذا كان محبوسا في المصر اما لو كان محبوسا في موضع في الصحراء فانه لا يعيد بالاتفاق كذا في المبسوط اما اذا حبس في موضع في المصر فعند ابي يوسف لا يعيد لانه عاجز عن استعمال الماء فصار كالخائف من عدو و نحوه الخ، حلبي كبير، ص: ۷۴، فصل في التيمم، ط سهيل اكيڈمي لاهور، الدر مع الرد: ۲۵۳/۱، باب التيمم مطلب فاقد الطهورين، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق ۱۴۲/۱، باب التيمم، ط سعيد كراچي. منحة الخالق على هامش البحر. ۱۴۲/۱، باب التيمم، ط. سعيد كراچي بدائع الصنائع: ۵۰/۱، فصل في شرائط ركن التيمم، ط: سعيد كراچي

(۲) واما شرائط الركن فانواع: منها ان لا يكون واجدا للماء قدر ما يكفي الوضوء او الغسل في الصلاة التي تفوت الى خلف وما هو من اجزاء الصلاة، لقوله تعالى: "فلم تجدوا ماء فتيمموا صعيداً طيبا" شرط عدم وجدان الماء لجواز التيمم، بدائع الصنائع: ۴۶/۱، فصل في شرائط ركن التيمم، ط. سعيد كراچي. حلبي كبير، ص. ۶۵، فصل في التيمم، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، الدر مع الرد. ۲۳۲/۱، باب التيمم، ط: سعيد كراچي.

☆ ...اگر جیل میں پانی ہے لیکن جیل کے نگران لوگ پیسے کے بغیر پانی نہیں دیتے اور قیدی کے پاس پانی خریدنے کے لئے پیسے کا انتظام ہے تو اس صورت میں پیسے سے پانی خرید کر وضو کر کے نماز پڑھنا لازم ہوگا، تیمم کی اجازت نہیں ہوگی، اور اگر پیسے کا انتظام نہیں تو پھر تیمم کر کے نماز پڑھنا جائز ہوگا۔(۱)

☆......اگر جیل میں پانی نہ ہونے کی وجہ سے ناپاک کپڑا دھونہ سکا، اور قیدی کے پاس پاک کپڑا نہیں تو اس صورت میں قیدی مجبوراً اس ناپاک کپڑے کو پہن کر نماز پڑھ سکتا ہے، بعد میں ان نمازوں کا اعادہ کرنا لازم نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) قال (واذا كان مع رفيقه ماء فعليه ان يسأله) . فانه سأله فأبى ان يعطيه الا بالثمن فان لم يكن معه ثمنه يتيمم لعجزه عن استعمال الماء وان كان معه ثمنه فان اعطاه بمثل قيمته في ذلك الموضع او بغبن يسير فليس له ان يتيمم وان ابى ان يعطيه الا بغبن فاحش فله ان يتيمم، كتاب المبسوط: ۲۵۶،۲۵۵/۱، باب التيمم، ط:عباس احمد الباز مكة المكرمة.وط:رشيدية.هندية: ۳۹/۱، باب التيمم، ط: رشيدية كوئته.الدر المختار مع الرد: ۲۵۱/۱، باب التيمم، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱۶۲/۱، باب التيمم، ط: سعيد كراچي.

(۲) (واذا لم يجد) المكلف المسافر (ما يزيل به نجاسته او يقللها لبعده ميلا او لعطش (صلى معها) اوعاريا (ولا اعادة عليه) الدر مع الرد: ۴۱۲/۱، باب شروط الصلاة، قبيل بحث النية،ط سعيد كراچي، و: ۴۱۲/۱ - ۲۵۰/۱، باب التيمم ، مطلب في الفرق بين الظن وغلبة الظن، (قوله اعاد اجماعاً) ، ط: سعيد كراچي. البحر: ۲۷۳/۱، باب شروط الصلاة، قوله ولو وجد ثوبا ربعه طاهر، ط: سعيد كراچي.

حرف چ

## چادر لٹکانا

نماز کے دوران چادر کو کاندھوں سے لٹکا کر رکھنا مکروہ ہے،(۱) نیز کپڑے کو اس طرح لپیٹنا کہ ہاتھ باہر نہ نکالے جاسکیں مکروہ ہے۔(۲)

## چارپائی پر نماز پڑھنا

اگر تندرست یا بیمار آدمی چارپائی یا پلنگ پر نماز پڑھتا ہے تو نماز صحیح ہو جائے گی، فرض اور غیر فرض میں کوئی فرق نہیں۔(۳)

باقی چارپائی خوب کسی ہوئی سخت ہونی چاہئے تاکہ سجدہ وغیرہ میں کمر کا توازن صحیح رہے، ورنہ نماز صحیح نہیں ہوگی۔

## چار رکعت کی جگہ پر چھ رکعت پڑھ لی

اگر کسی نے ظہر، عصر اور عشاء کی فرض نماز میں چار رکعت کی جگہ چھ رکعت پڑھ لی، پس اگر چار رکعت پر بیٹھنے کے بعد بھولے سے کھڑے ہو کر مزید دو رکعت پڑھ کر چھ

---

(۱) (وکره) سدل تحريما للنهي ثوبه اى ارساله بلا لبس معتاد وفسره الكرخي بان يجعل ثوبه على رأسه او على كتفيه، ويرسل اطرافه من جانبه، الدر المختار مع الرد. ۱/۶۳۹، مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچي، عالمگيري: ۱/۱۰۶، الفصل الثاني فيما يكره في الصلاة، ط: ماجديه.

(۲) [فروع] (يكره اشتمال الصماء) لنهيه عليه الصلاة والسلام عنها، وهي ان يأخذ بثوبه فيخلل به جسده كله من رأسه الى قدمه ولا يرفع جانبا يخرج يده منه، الدر مع الرد: ۱/۶۵۲، مكروهات الصلاة، ط: سعيد كراچي. عالمگيري: ۱/۱۰۶، الفصل الثاني فيما يكره في الصلوة وما لا يكره، ط: ماجديه كوئٹه.

(۳) (وان صح) عندنا (بشرط كونه على جبهته) وبشرط طهارة المكان وان يجد حجم الارض، الدر المختار، وفي الشامية (قوله وان يجد حجم الارض) تفسيره ان الساجد لو بالغ لا يتسفل رأسه ابلغ من ذلک فصح على طنفسة و حصير و حنطة و شعير وسرير و عجلة ان كانت على الارض لا على ظهر حيوان كبساط مشدود بين اشجار، شامي. ۱/۵۰۰، باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، مطلب في اطالة الركوع للجائي، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص. ۳۲۰، فروع، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

رکعت پڑھ لی، تو اس کی فرض نماز ادا ہوگئی، اور دو رکعت زائد نفل ہو جائے گی، البتہ اخیر میں سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا، اور اس طرح بھولے سے پڑھنے والا گنہگار بھی نہیں ہوگا۔(۱)

واضح رہے کہ عصر کی فرض نماز کے بعد قصداً نفل نماز پڑھنا مکروہ ہے، البتہ بھولے سے چھ رکعت یا کسی مجبوری کی وجہ سے پڑھنا مکروہ نہیں ہے، اور گناہ بھی نہیں ہے۔(۲)

☆......اگر چار رکعت والی فرض نماز میں چار رکعت پر بیٹھا نہیں، چوتھی رکعت کے سجدہ سے اٹھتے ہی پانچویں رکعت کے لئے کھڑا ہوگیا اور چھ رکعت پڑھ لی تو آخری قعدہ فوت ہو جانے کی وجہ سے نماز نہیں ہوگی اور اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳) اگر امام

(۱) وان قعد في الرابعة مثلا قدر التشهد (ثم قام عاد وسلم... وان سجد للخامسة سلموا وضم اليها سادسة) لوفي العصر خامسة في المغرب، ورابعة في الفجر، به يفتى لتصير الركعتان له نفلا» ... وسجد للسهو، الدرالمختار مع الرد: ۸۷/۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي، حلبي كبير، ص: ۴۶۳، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، بدائع الصنائع: ۱۷۸/۱، ط. سعيد كراچي، هندية: ۱۲۹/۱، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: ماجديه كوئٹه

(۲) (قوله لو في العصر) اشار الى انه لا فرق في مشروعية الضم بين الاوقات المكروهة، وغيرها، لما مر ان التنفل فيها انما يكره لو عن قصد والا فلا وهو الصحيح وعليه الفتوىٰ والى انه كما لا يكره في العصر لا يكره في الفجر ...بأن الفتوىٰ على انه لا فرق بينهما في عدم كراهة الضم، شامي: ۸۷/۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۴۶۳، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، هندية: ۱۲۹/۱، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: فصل سهو الامام، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) وان لم يقعد على رأس الرابعة حتىٰ قام الى الخامسة ان تذكر قبل ان يقيد الخامسة بالسجدة عاد الى القعدة هكذا في المحيط، وفي الخلاصة ويتشهد ويسلم ويسجد للسهو، وان قيد بالخامسة بالسجدة فسد ظهره، عندنا، هندية: ۱۲۹/۱، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيديه كوئٹه، (ولو سها عن القعود الاخير) كله اوبعضه (عاد) ويكفي كون كلا الجلستين قدر التشهد ما لم يقيد ها بسجدة وان قيدها بسجدة عامداً اوناسيا او ساهيا او مخطئا (تحول فرضه نفلا) شامي: ۸۵/۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص ۴۶۲، فصل في سجود السهو، ط. سهيل اكيڈمي لاهور، بدائع الصنائع: ۱۷۱/۱، قبل فصل في بيان محل سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

نے ایسا کیا تو امام کی نماز کے ساتھ ساتھ مقتدیوں کی نماز بھی فاسد ہو جائے گی، دونوں کے لئے نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا کیونکہ آخری قعدہ فرض ہے اور فرض ترک ہونے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔(۱)

## چار رکعت میں سے ایک رکعت ملی

اگر مقتدی کو چار رکعت والی نماز میں صرف ایک رکعت ملی، تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملائے گا، اور آخر کی ایک رکعت میں صرف فاتحہ پڑھے گا اور رکوع کر کے آخر تک نماز مکمل کرے گا۔(۲)

## چار رکعت والی نماز میں ایک رکعت ملی

جس شخص کو چار رکعت والی نماز میں یعنی ظہر، عصر اور عشاء والی نماز میں امام کے ساتھ صرف ایک رکعت ملی، تو وہ شخص امام کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی باقی ماندہ رکعات

(۱)(و اذا ظهر حدث امامه) و كذا كل مفسد في رأى مقتد(بطلت فيلزم اعادتها) لتضمنها صلاة المؤتم صحة و فسادا (قوله لتضمنها) اى تضمن صلاة الامام واشار به الى حديث (الامام ضامن) .. فاذا صحت صلاة الامام صحت صلاة المقتدى الا لمانع آخر و اذا فسدت صلاته فسدت صلاة المقتدى لانه متى فسد الشئي فسد ما في ضمنه ، شامي: ۱/ ۵۹۱، مطلب المواضع التي تفسد صلاة الامام دون المؤتم، ط: سعيد كراچي.

(۲) فمدرك ركعة من غير فجر يأتي بركعتين بفاتحة و سورة وتشهد بينهما ، وبرابعة الرباعي بفاتحة فقط ، الدر مع الرد: ۱/ ۵۹۶، باب الامامة، مطلب فيما لو أتى بالركوع او السجود او بهما مع الامام او قبله او بعده ، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير،ص: ۴۶۹، فصل في سجود السهو، فروع سبق بركعة ، ط: سهيل اكيڈمي لاهور ، وفي الشامية: لو ادركه في ركعة الرباعي يقضي ركعتين بفاتحة و سورةثم يتشهد ثم يأتي بالثالثة بفاتحة ، خاصة، عند ابي حنيفة، شامي ۱/ ۵۹۶، باب الامامة، ط: سعيد كراچي.،هندية: ۱/ ۹۱، الفصل السابع في المسبوق و اللاحق ، الباب الخامس في الامامة، ط: رشيدية كوئٹه.

اس طرح ادا کرے کہ اٹھ کر "سبحانک اللھم.... پڑھ کر اعوذ باللہ ۔ بسم اللہ پڑھ کر سورۂ فاتحہ اور کوئی سورت اس رکعت میں پڑھے، اور رکوع سجدہ کر کے بیٹھ جائے اور التحیات پڑھے کیونکہ مجموعی اعتبار سے اس کی دوسری رکعت ہوگئی، ایک رکعت امام کے ساتھ اور ایک رکعت خود اٹھ کر پڑھی، التحیات پڑھ کر اٹھ جائے اور بسم اللہ۔۔۔ الحمد ، آمین، اور سورت پڑھ کر رکوع اور سجدہ کرلے، یہ اس کی تیسری رکعت ہوئی، سجدہ کے بعد بیٹھے نہیں فوراً اٹھ کر چوتھی رکعت میں صرف بسم اللہ... اور الحمد ... پڑھ کر رکوع اور سجدہ کر کے بیٹھ جائے التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے نماز پوری ہو گئی، کیونکہ یہ آخری رکعت اس کی چوتھی رکعت ہے۔(۱)

## چار رکعت والی نماز میں دو رکعت پر سلام پھیر دیا

اگر کسی نے ظہر، عصر یا عشاء کی فرض نماز میں دو رکعت کے بعد یہ سمجھ کر کہ میں چار رکعتیں پڑھ چکا ہوں، سلام پھیر دیا، اور سلام پھیرنے کے بعد خیال آیا کہ نماز دو رکعت پڑھی ہے، چار رکعت نہیں، اور اس دوران بات چیت نہیں کی اور قبلہ سے رخ بھی نہیں پھیرا تو اس کو چاہیئے کہ فوراً کھڑا ہو جائے اور نئی نیت کے بغیر دو رکعتیں پڑھ کر نماز پوری کرلے اور

---

(۱) (والمسبوق من سبقه الامام بها او ببعضها وهو منفرد ) حتىٰ يثنى ويتعوذ ويقرأ، وان قرأ مع الامام لعدم الاعتداد بها لكراهتها -- (فيما يقضيه) اى بعد متابعته لامامه، فلو قبلها فالاظهر الفساد ، ويقضى اول صلاته فى حق قراءة ، وآخرها فى حق تشهد ، فمدرک رکعة من غير فجر يأتى بركعتين بفاتحة وسورة وتشهد بينهما ، وبرابعة الرباعى بفاتحة فقط، ( قوله حتىٰ يثنى الخ) تفريع على قوله منفرد فيما يقضيه بعد فراغ امامه، فيأتى بالثناء والتعوذ لانه للقراءة ويقرأ لانه يقضى اول صلاته فى حق القراءة كما ياتى، حتىٰ لو ترک القراءة فسدت ، شامى ۱/ ۵۹۶ ، باب الامامة، مطلب فيما لو أتى بالركوع او السجود الخ، ط: سعيد كراچى

آخر میں سجدہ سہو کرے۔(۱)

اور اگر کھڑے ہونے کے بعد دوبارہ نیت باندھے گا تو پھر چار رکعت پڑھنا لازم ہوگا، صرف دو رکعت کافی نہیں ہوگی۔

## چار رکعت والی نماز میں دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیا

اگر چار رکعت والی نماز میں یہ سمجھ کر کہ یہ دو رکعت والی نماز ہے، دو رکعت پر سلام پھیر دیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ مثلاً ظہر کی چار رکعت فرض نماز کو جمعہ کی نماز سمجھ کر دو رکعت کے بعد سلام پھیر دیا تو نماز باطل ہو جائے گی، اور ظہر کی نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

---

(۱) ولو سلم على رأس الركعتين على ظن انها رابعة فانه يمضي على صلاته ويسجد للسهو كذا في فتاوى قاضيخان هندية: ۱/۹۸، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: ماجديه كوئٹه، المحيط البرهاني ۲/۳۲۶، كتاب الصلاة، ط. ادارة القرآن كراچي. (وان سلم على رأس الركعتين في الظهر على ظن انه اتمها ثم تذكر) انه صلى ركعتين فقط (يتمها ويسجد للسهو، لانه سلم على ظن اتمام الاربع فيكون سلامه سهوا (حلبي كبير، ص: ۴۶۲، فصل في سجود السهو، ط، سهيل. (سلم مصلي الظهر) مثلا (على) رأس (الركعتين توهما) اتمامها (اتمها) اربعا وسجد للسهو، لان السلام ساهيا لا يبطل، شامي ۲/۹۱، باب سجود السهو، ط سعيد كراچي البحر الرائق: ۲/۱۱۱، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي (ويسجد للسهو ولو مع سلامه) ناويا (للقطع) لأن نية تغيير المشروع لغو (مالم يتحول عن القبلة اويتكلم)، شامي ۲/۹۱، باب سجود السهو، ط سعيد كراچي

(۲) بخلاف ما لو سلم على ظن ان فرض الظهر ركعتان، بأن ظن انه مسافر او انها الجمعة او سلم ذاكرا ان عليه ركنا حيث تبطل لانه سلام عمد، شامي ۲/۹۲، باب سجود السهو ط- سعيد كراچي، (وان سلم على رأس الركعتين (على ظن انها) اى صلاته (جمعة اوفجر يستأنف) صلاته لانه سلم عالما بأنه صلى ركعتين فوقع سلامه عمدا فيكون قاطعا فلا يبني، حلبي كبير، ص: ۴۶۲، ط: سهل اكيڈمي لاهور.

## چارزانو بیٹھنا

نماز میں بلا عذر چارزانو بیٹھنا مکروہ تنزیہی ہے۔(۱)

## چاشت کی نماز

☆..... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس شخص نے چاشت کے وقت بارہ رکعتیں پڑھیں، تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلہ میں جنت کے اندر ایک سونے کا محل تیار کرتے ہیں۔(۲)

☆..... چاشت کی نماز مستحب ہے، پڑھنے سے ثواب ملتا ہے اور نہ پڑھنے کی صورت میں ثواب سے محروم ہو جاتا ہے، اور چار رکعات سے بارہ رکعت تک منقول ہیں چاہے چار رکعت پڑھے چاہے اس سے زیادہ پڑھے دونوں صحیح ہیں۔(۳)

☆..... چاشت کی نماز کا وقت سورج اچھی طرح نکل آنے کے بعد سے زوال سے پہلے تک رہتا ہے۔(۴)

---

(۱) (و) کرہ (التربع) تنزیها لترک الجلسة المسنونة (بغیر عذر)، شامی: ۱/۶۴۳، باب ما یفسد الصلاة، مطلب مکروهات الصلاة، ط: سعید کراچی، حلبی کبیر، ص: ۳۵۰، کراهیة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، البحر الرائق: ۲/۲۳، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید کراچی.

(۲) انه صلی الله علیه وسلم قال " من صلی الضحیٰ ثنتی عشرة رکعة بنی الله له قصراً من ذهب فی الجنة" مشکوة، ص: ۱۱۶، حلبی کبیر، ص: ۳۹۰، فصل فی النوافل فروع لو ترک، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، هندیة: ۱/۱۱۲، الباب التاسع فی النوافل، ط: رشیدیة کوئٹه

(۳) (و) ندب (اربع فصاعدا فی الضحیٰ) علی الصحیح وفی المنیة اقلها رکعتان واکثرها اثنی عشر واوسطها ثمان وهو افضلها، شامی: ۲/۲۲، باب الوتر والنوافل، مطلب سنة الضحی، ط. سعید کراچی، حلبی کبیر، ص: ۳۹۰، فصل فی النوافل، فروع لو ترک، ط سهیل اکیڈمی لاهور، هندیة. ۱/۱۱۲، الباب التاسع فی النوافل، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۴) ووقت صلوة الضحیٰ من ارتفاع الشمس الی ما قبل الزوال، قال صاحب الحاوی ووقتها المختار اذا مضی ربع النهار الخ، حلبی کبیر، ص: ۳۹۰، فصل فی النوافل، فروع لو ترک، ط سهیل اکیڈمی لاهور، الدر مع الرد: ۲/۲۲، باب الوتر والنوافل، مطلب سنة الضحی، ط: سعید، هندیة: ۱/۱۱۲، الباب التاسع، فی النوافل، ط: رشیدیة کوئٹه.

☆ چاشت کی نماز کے لئے صرف نفل نماز کی نیت کر لینا کافی ہے اور اگر لمبی نیت کرنا چاہے تو اس طرح نیت کر سکتا ہے۔

نَوَیْتُ اَنْ اُصَلِّیَ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ صَلٰوةَ الضُّحیٰ سُنَّةَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ(۱)

☆ چاشت کی نماز کے لئے صرف نفل نماز کی نیت کر لینا کافی ہے، خاص وقت یا خاص نماز کی نیت کرنا ضروری نہیں ہے۔(۲)

## چاند

اگر انسان چاند پر اتریں گے یا وہاں سکونت اختیار کر لیں گے، تو وہاں بھی نماز فرض ہوگی اور تنہا اور جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا صحیح ہوگا، اور اذان دینا اور اقامت کہنا بھی صحیح ہوگا(۳) اور وہاں بھی قبلہ کی سمت رخ کر کے نماز پڑھنا لازم ہوگا، اور قبلہ رخ معلوم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ "قبلہ نما" رکھ کر قبلہ معلوم کرلیں، یا اندازہ اور غور وفکر کر کے قبلہ کی سمت متعین کرلیں، اگر غور وفکر کر کے قبلہ کی سمت متعین کر کے نماز پڑھنے کے بعد معلوم ہوا

(۱) والاحتياط في التراويح أن ينوى التراويح أو سنة الوقت أو قيام الليل كذا في منية المصلي والاحتياط في السنن ان ينوى الصلاة متابعا لرسول الله صلى الله عليه وسلم كذا في الذخيرة، هندية ۱/ ۶۵، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الرابع في النية، ط: رشيدية

(۲) ويكفيه مطلق النية للنفل والسنة والتراويح، هو الصحيح هندية: ۱/ ۶۵، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الرابع في النية، ط: رشيدية كوئته. بدائع الصنائع ۱/ ۱۲۸، فصل في شرائط الاركان، منها النية، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/ ۲۷۸، باب شروط الصلاة، ط سعيد كراچي. و: ۱/ ۴۸۳، ط: عباس احمد الباز مكة المكرمة.

(۳) وهي فرض عين على كل مكلف (قوله هي) اى الصلاة الكاملة وهي الخمس المكتوبة (قوله على كل مكلف) اى بعينه، شامي: ۱/ ۳۵۱، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچي، هندية ۱/ ۵۰، كتاب الصلاة، ط: حقانيه پشاور، بدائع الصنائع: ۱/ ۲۵۲، كتاب الصلاة، ط دار احياء التراث العربي بيروت، و: ۱/ ۸۹، ط: سعيد كراچي.

کہ قبلہ درست نہیں تھا تب بھی نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، مریخ وغیرہ کا بھی یہی حکم ہے۔(۱)

واضح رہے کہ چاند، زہرہ، مریخ وغیرہ پر جانا، اترنا اور رہنا ممکن ہے اس میں شرعاً کوئی ممانعت نہیں ہے اور وہاں بھی روئے زمین کی طرح نماز پڑھنا فرض ہوگا، اور قبلہ رو ہو کر نماز پڑھنا لازم ہوگا، قضاء کرنا جائز نہیں ہوگا۔

## چاندی

۱......مرد حضرات کے لئے صرف ساڑھے چار ماشہ تک کی چاندی کی انگوٹھی پہننے کی اجازت ہے باقی انگوٹھی کے علاوہ کسی اور شکل میں چاندی استعمال کرنا یا ساڑھے چار ماشہ سے زیادہ مقدار والی انگوٹھی استعمال کرنا ناجائز اور حرام ہے،(۲) اگر کسی نے چاندی کی انگوٹھی پہن کر نماز پڑھ لی تو نماز جائز ہو جائے گی، اعادہ کی ضرورت نہیں ہوگی لیکن چاندی کی انگوٹھی ساڑھے چار ماشہ سے زیادہ ہونے کی صورت میں سخت گنہگار رہوگا۔

---

(۱) (ویتحری)هو بذل المجهود لنیل المقصود عاجز عن معرفة القبلة )لمامر ( فان ظهر خطؤه لم یعد) لمامر وفی الشامیة ( قوله فان ظهر خطؤة ) ای بعد ما صلی ، شامی: ۴۳۳/۱، باب شروط الصلاة، ط: سعید کراچی. هندیة ۶۳/۱، الفصل الثالث فی استقبال القبلة، ط: حقانیه پشاور، البحر الرائق: ۵۰۲/۱، باب شروط الصلاة، ط: عباس احمد الباز مکة المکرمة، و : ۲۸۶/۱، ط: سعید کراچی. بدائع الصنائع: ۳۱۱/۱، کتاب الصلاة، فی بیان شرائط ارکان الصلاة، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت، و : ۱۱۸/۱، ط: سعید کراچی.

(۲) ( ولا یتحلی ) الرجل ( بذهب و فضة ) مطلقا ( الا بخاتم ... منها ) ای الفضة . ولا یزیده علی مثقال ) الدر المختار مع رد المحتار:۳۵۸/۶ـ ۳۶۱، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی اللبس، ط. سعید کراچی، البحر الرائق: ۱۹۰/۸ـ ۱۹۱، کتاب الکراهیة، فصل فی اللبس، ط:سعید کراچی. مجمع الانهر شرح ملتقی الابحر:۱۹۵/۴، کتاب الکراهیة، فصل فی اللبس، ط: دار الکتب العلمیة بیروت لبنان.

۲......عورتوں کے لئے چاندی استعمال کرنا ہر شکل میں اور ہر صورت میں جائز ہے لہذا ان کے لئے کوئی مسئلہ نہیں۔(۱)

## چٹائی پر نماز پڑھنا

خالی زمین پر نماز پڑھنا اور چٹائی پر نماز پڑھنا دونوں صحیح ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں طرح نماز پڑھنا ثابت ہے، البتہ اگر گرمی، سردی یا گرد وغبار کی وجہ سے کھلی زمین پر نماز پڑھنے سے تکلیف ہو یا کپڑے میلے ہو جانے کا خطرہ ہو تو ان صورتوں میں کھلی زمین پر نماز پڑھنے سے چٹائی وغیرہ بچھا کر نماز پڑھنا افضل ہے۔

حضرت ابو سعید خدریؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے تو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم چٹائی پر نماز پڑھ رہے تھے اور اس پر سجدہ کر رہے تھے۔

کپڑے، جائے نماز، مصلے، دری اور گھاس وغیرہ سب کا یہی حکم ہے۔(۲)

---

(۱) ویجوز للنساء التحلي بالذهب والفضة لا للرجال الا الخاتم من الفضة، ..... وفي الاختيار: سن ان يكون الخاتم على قدر مثقال او دونه، مجمع الانهر شرح ملتقى الابحر: ۴/۱۹۵ ـ ۱۹۶، كتاب الكراهية، فصل في اللبس، ط: دار الكتب العلمية بيروت، لبنان.

(۲) (ولا بأس بالصلوة على الطنافس) (واللبود وسائر الفرش) (اذا كان المفروش رقيقا) بحيث يجد الساجد عليه حجم الارض (و) لكن الصلوة (على الارض) بلا حائل (و) على (ما انبته الارض) كالحصير والبوريا (افضل) لانه اقرب الى التواضع، حلبي كبير، ص ۳۶۰، كراهية الصلاة، فروع في الخلاصة، ط: سهيل اكيدمي لاهور، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص ۲۴۷، كتاب الصلوة، باب ما يفسد الصلاة، فصل فيما لا يكره للمصلي، ط: قديمي كراچي ولكن الافضل عندنا السجود على الارض او على ما تنبته كما في نور الايضاح، ومنية المصلي، رد المحتار ۱/۵۰۲، فصل في بيان تاليف الصلاة، الى انتهائها، الخ، ط: سعيد كراچي، شامي ۱/۵۰۰، باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، مطلب في اطالة الركوع للجائي، ط: سعيد كراچي

## چٹخانا

نماز کی حالت میں ایک ہاتھ کی انگلیوں کا دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کر کے چٹخانا مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

## چراغ

اگر مسجد میں جماعت کی نماز کے دوران سامنے چراغ ہو تو نماز خراب نہیں ہوگی، اگر دائیں یا بائیں یا پیچھے چراغ رکھا جائے تو زیادہ بہتر ہے، اس صورت میں کسی کو اعتراض کا موقع نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) (قوله وفرقعة الاصابع) وهو غمزها او مدها حتى تصوت　وينبغي ان تكون كراهة الفرقعة تحريمية للنهي الوارد في ذلك ولانها من افراد العبث　واشار المصنف الى كراهة تشبيك الاصابع وهو ان يدخل احدى اصابع يديه بين اصابع الاخرىٰ في الصلاة، البحر الرائق: ۲/ ۲۰، كتاب الصلوة، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. تاتارخانية: ۱/ ۵۶۳، كتاب الصلاة، ما يكره للمصلي وما لا يكره، ط: ادارة القرآن كراچي. فتح القدير: ۱/ ۳۵۷، كتاب الصلاة، باب الامامة، فصل ويكره للمصلي، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) ولا يكره (صلوة الى ظهر قاعد) او قائم ..　ولا الى (مصحف او سيف مطلقا او شمع او سراج) (قوله او شمع)　وعدم الكراهة هو المختار كما في غاية البيان وينبغي الاتفاق عليه فيما لو كان على جانبيه كما هو المعتاد في ليالي رمضان "بحر" الدر مع الرد: ۱/ ۶۵۱۔ ۶۵۲، كتاب الصلاة، مطلب الكلام على اتخاذ المسبحة، ط: سعيد كراچي. (لا قتل الحية والعقرب　(والصلوة الى ظهر قاعد يتحدث) .. (والى مصحف او سيف معلق)　.... (او شمع او سراج) .. (قوله: او شمع او سراج) لا يكره .. لانهما لا يعبدان والكراهة باعتبارها　وذكر في غاية البيان اختلاف المشايخ في التوجه الى الشمع او السراج والمختار انه لا يكره آه وينبغي ان يكون عدم الكراهة متفقا عليه فيما اذا كان الشمع على جانبيه، البحر الرائق: ۱/ ۳۰۔ ۳۲، كتاب الصلوة، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها، ط سعيد كراچي. وفي التاتارخانية: نقلا عن الحجة: اذا صلى وبين يديه سراج يضيء فلا بأس به، والاولىٰ ان لا يواجهه، تاتارخانية: ۱/ ۵۶۷، كتاب الصلاة، الفصل الرابع: في بيان ما يكره للمصلي ان يعمل في صلاته وما لا يكره، قبيل ومما يتصل بهٰذا الفصل، ط. ادارة القرآن والعلوم الاسلامية كراچي.

# چست لباس

ایسا تنگ اور چست لباس پہننا جس سے مخفی اعضاء کی شکل وصورت نظر آئے حرام ہے،(۱) اس طرح پوشیدہ اعضاء کو دکھانا اور دیکھنا دونوں حرام ہیں، اگر چہ بلا شہوت ہو(۲)، ایسا لباس اگر اتنا موٹا ہے کہ اس میں سے بدن کا رنگ نظر نہ آئے، تو اس میں اگر چہ نماز کا فرض ادا ہو جائے گا مگر حرام لباس میں نماز پڑھنا مکروہ اور گناہ ہے،(۳) عورتوں کے لباس کی بنسبت مردوں کا چست پتلون زیادہ خطرناک ہے، اس لئے کہ عورت نے چست کرتے کو چادر یا دوپٹہ سے چھپا کر نماز پڑھی تو اس میں کراہت نہیں۔(۴)

---

(۱،۲) القول: مفاده ان رؤية الثوب بحيث يصف حجم العضو ممنوعة ولو كثيفا لا ترى البشرة منه . وعلى هذا لا يحل النظر الى عورة غيره فوق ثوب ملتزق بها يصف حجمها، الخ، شامي: ۶/۳۶۶، كتاب الحظر والاباحة، فصل في النظر واللمس ، ط: سعيد كراچي. وايضا في مشكوة المصابيح، ص: ۳۷۷، كتاب اللباس ،الفصل الثالث،ط: قديمي كراچي. الفقه الاسلامي وادلته: ۹/۶۵۰۱، كتاب النكاح، مطلب حرمة النظر الى الاجنبية، ط: مكتبه رشيدية كوئٹه

(۳) اما لو كان غليظا لا يرى منه لون البشرة الا انه التصق بالعضو وتشكل بشكله فصار شكل العضو مرئيا فينبغي ان لا يمنع جواز الصلوة لحصول الستر ، حلبي كبير،ص: ۲۱۴، كتاب الصلوة، شرائط الصلاة الشرط الثالث ستر العورة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور،وقال،ط وانظرهل يحرم النظرالى ذلك المتشكل مطلقاًاو حيث وجدت الشهوة؟آه،قلت:ستكلم على ذلك في كتاب الحظر،والذى يظهرمن كلامهم هناك هوالأوّل، شامي: ۱/۴۱۰، باب شروط الصلاة، مطلب في النظر الى وجه الامرد، ط: سعيد كراچي. – وان كان يستر لونها ويصف الحلقة اوالحجم، جارت الصلوة به ، الفقه الاسلامي وادلته: ۱/۷۳۹، كتاب الصلاة، الفصل الرابع شروط الصلاة ، الشرط الرابع ستر العورة، شروط الساتر، ط: مكتبه رشيدية كوئٹه

(۴) ايضا

# چلنا

نماز کے دوران بلا عذر چلنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، (۱) ہاں اگر کوئی شخص جماعت کی نماز میں شامل ہے، اور چلنے کی حالت میں سینہ قبلے سے نہ پھرنے پائے، اور ایک رکعت میں ایک صف سے زیادہ نہ چلے، (۲) یا اگر تنہا نماز پڑھ رہا ہے تو اپنے سجدے کے مقام سے آگے نہ بڑھے، اور مکان نہ بدلے مثلاً سجدے میں ہے تو مسجد سے باہر نہ نکلے تو نماز فاسد نہیں ہوگی، (۳) یا کسی عذر کی وجہ سے چلا مثلاً وضو ٹوٹ گیا، تو وضو کرنے کے لئے

---

(۱) فالحاصل ان المشي اذا كان بعذر لا يفسد ولا يكره وان كان بغير عذر فان كان ثلاث خطوات متواليات يفسد والا يكره فقط ولا يفسد، حلبي كبير، ص: ۳۵۳، كتاب الصلاة، كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور. وفي الشامية: ان المشي لا يخلو اما ان يكون بلا عذر او عذر فالاول ان كان كثيرا متواليا تفسد وان لم يستدبر القبلة، شامي: ۱/۲۲۸، كتاب الصلوة، مطلب في المشي في الصلوة، ط: سعيد كراچي. الفقه الاسلامي وادلته: ۲/۱۰۳۱، كتاب الصلاة، الفصل السابع: مبطلات الصلوة، او مفسداتها، العمل الكثير المتوالي، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) واذا استدبر القبلة فسدت كذا في الظهيرية، ولو مشى في صلاته مقدار صف واحد لم تفسد صلاته، ولو كان مقدار صفين ان مشى دفعة واحدة فسدت صلاته، عالمگيرى: ۱/۱۰۳، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، ط: حقانيه، وذكر في الذخيرة المشي في الصلاة، اذا كان اى الماشي حال المشي (مستقبل القبلة) غير منحرف عنها (لا تفسد) الصلاة ... فان مشى مشيا متلاحقا بأن مشى قدر صفين دفعة واحدة او خرج من المسجد او تجاوز الصفوف في الصحراء فسدت صلوته حلبي كبير، ص. ۴۵۰، مفسدات الصلاة، فصل فيما يفسد الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، فان استدبرها فسدت صلوته للمنافي بلا ضرورة، شامي. ۱/۲۲۸، كتاب الصلاة، مطلب في المشي في الصلاة، ط: سعيد كراچي

(۳) رجل يصلي فتأخر عن موضع قيامه مقدار سجوده لا تفسد صلوته، هندية ۱/۱۰۳، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: حقانيه پشاور، وان كان منفردا فالمعتبر موضع سجوده ان جاوزه فسدت والا فلا، حلبي كبير، ص ۴۵۰، مفسدات الصلاة، فصل في مايفسد الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، وبعض المشايخ او لوا الحديث ثم اختلفوا في تاويله فقيل تاويله اذا لم يجاوز الصفوف او موضع سجوده والا فسدت، شامي ۱/۲۲۸، كتاب الصلاة، مطلب في المشي في الصلاة، ط: سعيد كراچي.

چلا تو نماز فاسد نہیں ہوگی اس صورت میں سینہ قبلے سے پھر جانے سے اور وضو خانہ تک چل کر جانے سے بھی نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۱)

## چمڑے کا مصلّٰی

دباغت دی ہوئی کھال کا مصلے بنانا درست ہے، اس پر نماز پڑھنا بلا کراہت جائز ہے۔(۲)

## چندہ کرنا خطبہ کے وقت

"خطبہ کے وقت چندہ کرنا" کے عنوان کو دیکھیں۔

## چوتھی رکعت سے پانچویں رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا

☆..... اگر امام چوتھی رکعت پر تشہد کی مقدار بیٹھ کر سہواً (بھولے سے) کھڑا

---

(۱) وان کان بعذر، فان کان للطهارة عند سبق الحدث او في صلاة الخوف لم يفسدها ولم يكره قل او كثر استدبر اولا شامي: ۶۲۸/۱، كتاب الصلاة، مطلب في المشي في الصلاة، ط: سعيد كراچي. استدبار القبلة بتحويل الصدر عنها بغير عذر عند الحنفية والشافعية، فان كان بعذر كاستدبار القبلة للذهاب الى الوضوء فلا تبطل لانه مفتقر، الفقه الاسلامي وأدلته، ص: ۱۰۳۳/۲، كتاب الصلاة، باب مفسدات الصلاة، مطلب استدبار القبلة، ط: مكتبه رشيدية كوئٹه.

(۲) وكل اهاب دبغ فقد طهر (جازت الصلاة) معه ملبوسا او مفروشا او محمولا، حلبي كبير، ص ۱۳۴، فصل في الانجاس والنجاسة الحقيقية، ط: مكتبه نعمانيه كوئٹه، وص ۱۵۳۰، ط: سهيل. كل اهاب دبغ دباغة حقيقية بالادوية او حكمية بالتتريب والتشميس والالقاء في الريح فقد طهر وجازت الصلاة فيه هندية: ۲۵/۱، كتاب الطهارة، الباب الثالث في المياه، الفصل الثاني فيما لا يجوز به الوضوء، ط: مكتبه حقانيه پشاور، شامي ۲۰۳/۱، كتاب الطهارة، باب المياه، مطلب: في احكام الدباغة، ط: سعيد كراچي

ہوگیا، اور پانچویں رکعت کا سجدہ بھی کرلیا، تو چھٹی رکعت ملالے اور سجدہ سہو کرے، اس کی نماز ہو جائے گی چار رکعت فرض اور دو رکعت نفل ہو جائیں گی، (۱) اگر کوئی شخص پانچویں یا چھٹی رکعت میں اس امام کا مقتدی ہوا تو اس کی نماز نہیں ہوگی: کیونکہ امام کی وہ دو رکعت نفل ہیں۔ (۲)

☆......اگر امام یا کوئی تنہا نماز پڑھنے والا چوتھی رکعت میں التحیات پڑھ کر پانچویں رکعت کے لئے کھڑا ہوگیا، تو اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے پہلے یاد آجائے تو فوراً بیٹھ جائے اور التحیات پڑھ کر دائیں طرف ایک سلام کرکے دو سجدے کرلے پھر بیٹھ کر التحیات درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر کر نماز پوری کرلے، نماز ہو جائے گی دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۳)

---

(۱) (وان قعد فی آخر) الرکعة (الرابعة) ثم (قام) قبل ان یسلم یعود ایضا مالم یسجد ........ فان سجد للخامسة کان فرضه تاما لتمام ارکانه .....ویضم الی تلک الرکعة رکعة اخریٰ وتکون الرکعتان نافلة له بناء علی صحة النفل بتحریمة الفرض، حلبی کبیر، ص: ۳۰۰، فصل فی سجود السهو، ط: نعمانیه کوئٹه، وص: ۳۶۳، ط: سهیل. (وان قعد فی الرابعة) مثلا قدر التشهد (ثم قام عاد وسلم) (وان سجد للخامسة سلموا) لانه تم فرضه (وضم الیها سادسة) .....لتصیر الرکعتان له نفلا، شامی: ۸۷/۲، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی. هدایه: ۱۵۹/۱، ط: مکتبه المصباح.

(۲) لو اقتدی به مفترض فی قیام الخامسة بعد القعود قدر التشهد لم یصح ولو عاد الی القعدة لانه لما قام الی الخامسة فقد شرع فی النفل، فکان اقتداء المفترض بالمتنفل، شامی: ۸۸/۲، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی.

(۳) وان قعد فی آخر الرکعة الرابعة، ثم قام قبل ان یسلم یعود ایضا ما لم یسجد و یسلم لیخرج عن الغرض بالسلام لانه واجب ولا یسلم قائما لانه غیر مشروع فی الصلاة المطلقة وامکنه الاقامة علی وجهه بالعود الی القعدة ویسجد للسهو، لانه اخر واجبا وهو السلام بسبب فعل زائد لم یلحق بالصلوة بخلاف ما لو اطال الدعاء بعد التشهد لانه یلتحق بها فلا یعد تأخیرا فان سجد

اور اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کرلیا تو اس کو چاہیئے کہ وہ چھٹی رکعت بھی ملالے اور آخر میں سہو سجدہ کرے، اس کی نماز صحیح ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہو گی، یعنی چار رکعت فرض اور دو رکعت نفل ہو جائیں گی۔(۱)

☆۔۔۔اور اگر امام یا تنہا نماز پڑھنے والا چار رکعت پر بیٹھا ہی نہیں، سیدھا پانچویں رکعت کے لئے کھڑا ہو گیا تو اس صورت میں اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کرنے سے پہلے پہلے یاد آجائے تو فوراً بیٹھ جائے اور سہو سجدہ کے ساتھ نماز پوری کر لے، اور اگر پانچویں رکعت کا سجدہ کرلیا تو اس کا فرض باطل ہو گیا، اب ایک رکعت مزید پڑھ کر چھ رکعت مکمل کرلے اور سجدہ سہو بھی کرے، اور فرض نماز کو دوبارہ پڑھے۔(۲)

## چور

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ بدتر اور سب سے بڑا چور وہ ہے جو نماز میں چوری کرتا ہے۔ صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! نماز میں کس طرح چوری کرتا ہے؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ نماز میں چوری یہ ہے کہ رکوع اور سجدے کو ٹھیک

---

= للخامسة كان فرضه تاما لتمام اركانه اذ الم يبق منه الا السلام وهو واجب ويضم الى تلك الركعة ركعة اخرى وتكون الركعتان نافلة له بناء على صحة النفل، حلبى كبير، ص: ۳۰۰، فصل فى سجود السهو، ط: مكتبه نعمانيه كوئثة. وص: ۴۶۳ ط: سهيل اكيڈمى لاهور، شامى: ۸۷/۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى. هداية: ۱۵۹/۱، ط: المصباح.

(۱) انظر الى الحاشية السابقة.

(۲) ولو سها عن القعود الاخير كله او بعضه (عاد) ويكفى كون كلا الجلستين قدر التشهد (ما لم يقيدها بسجدة) (وان قيدها بسجدة عامدا او ناسيا او ساهيا او مخطئا (تحول فرضه نفلا برفعه وضم سادسة ان شاء. الدر مع الرد: ۸۵/۲، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط سعيد كراچى، البحر الرائق: ۱۰۲/۲، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى. فتح القدير ۴۴۴/۱، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: رشيدية كوئثه.

طور پر ادا نہیں کرتا پھر فرمایا اللہ تعالیٰ اس شخص کی نماز کی طرف نہیں دیکھتا جو رکوع اور سجود میں اپنی پیٹھ کو سیدھا نہیں کرتا۔(۱)

## چوری کے کپڑے

چوری کے کپڑے جو قیمت ادا کر کے لئے گئے ہیں، ان میں نماز صحیح ہے، مگر جان بوجھ کر چوری کے کپڑے خریدنا ٹھیک نہیں، اور جان بوجھ کر چوری کے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا مناسب نہیں، اور اگر کسی نے چوری کے کپڑے پہن کر نماز پڑھ لی تو نماز صحیح ہو جائے گی لوٹانے کی ضرورت نہیں ہوگی لیکن ثواب پورا نہیں ملے گا۔(۲)

---

(۱) عن عبداللہ بن ابی قتادة عن ابیہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: اسوأ الناس سرقة الذی یسرق صلاتہ" قالوا: یا رسول اللہ! وکیف یسرق صلاتہ، قال: لا یتم رکوعھا، ولا سجودھا ،سنن الدارمی ، : ۳۲۰/۱،رقم الحدیث:۱۳۲۸ ، کتاب الصلاة، باب فی الذی لایتم الرکوع والسجود، ط: دار الحدیث القاھرة، مکاشفة القلوب،ص: ۶۸ ، الباب التاسع عشر فی بیان الخشوع فی الصلاة، ط:دارالکتب العلمیةبیروت. صحیح ابن خزیمة : ۳۳۱/۱، کتاب الصلاة، باب اتمام السجود والزجر عن انتقاصہ وتسمیة المنتقص رکوعہ وسجودہ سارقا او سارق من صلاتہ، رقم الحدیث[۶۶۳]، ط: المکتب الاسلامی، قال صلی اللہ علیہ وسلم: لا ینظر اللہ یوم القیامة الی العبد الذی لایقیم صلبہ بین رکوعہ وسجودہ ، مکاشفة القلوب،ص: ۶۷ ، الباب التاسع عشر فی بیان الخشوع فی الصلاة، ط: دار الکتب العلمیة بیروت، مؤطاللإمام مالک، ص: ۱۵۳ ، و صحیح ابن حبان:۲۷۷/۳ ، ابوھریرة.

(۲) فروع : تکرہ الصلاة فی الثوب المغصوب وان لم یجد غیرہ لعدم جواز الانتفاع بملک الغیر قبل الاذن او اداء الضمان . حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۵۸، فصل فی المکروھات، ط: قدیمی کراچی. وایضا قال الطحطاوی:( قولہ: مع الکراھة) ای التحریمیة، ذکرہ السید وفی السراج والقھستانی: تکرہ الصلوة فی الثوب الحریر، والثوب المغصوب، وان صحت، والثواب الی اللہ تعالیٰ باب شروط الصلاة، ص: ۲۱۱، ط: قدیمی کراچی. البحر الرائق: ۲۶۷/۱، باب شروط الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹہ، ( قولہ والحرمة تتعدد) وما نقل عن بعض الحنفیة من ان الحرام لا یتعدی ذمتین ، سألت عنہ الشھاب بن الشلبی فقال: وھو محمول علی ما اذا لم یعلم بذلک اما لو رأی المکاس مثلا یأخذ من احد شیئا من المکس ثم یعطیہ آخر ثم یأخذ من ذلک الآخر آخر فھو حرام، شامی:۹۸/۵، باب البیع الفاسد، مطلب الحرمة تتعدد،ط:سعید کراچی.

## چوری کے لباس

جان بوجھ کر چوری کے لباس میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

## چولہا

اگر چولہے میں آگ جل رہی ہے، تو مجبوری کے بغیر اس کے عقب میں نماز پڑھنا مکروہ ہے کیونکہ یہ مجوسیوں کی عبادت سے مشابہ ہے اور اگر اتفاق سے نماز پڑھنے کے لئے کوئی اور جگہ نہیں ہے تو اس صورت میں مکروہ نہیں ہوگی۔(۲)

## چھٹی رکعت میں اقتداء کرنا

اگر امام چوتھی رکعت پر تشہد کی مقدار بیٹھ کر بھولے سے کھڑا ہوگیا، اور پانچویں رکعت کا سجدہ بھی کرلیا تو چھٹی رکعت بھی ملالے اور آخر میں سہو سجدہ بھی کرے فرض نماز ادا ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا، اگر کوئی شخص پانچویں یا چھٹی رکعت میں اس امام کا مقتدی ہوا، تو اس مقتدی کی نماز صحیح نہیں ہوگی اور اس مقتدی کے لئے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، کیونکہ امام کی پانچویں اور چھٹی رکعت نفل ہیں، اور نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض پڑھنے والے آدمی کی اقتداء صحیح نہیں ہے۔(۳)

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) (قوله او شمع او سراج لانهما لا يعبدان والكراهة باعتبارها، وانما يعبدها المجوس اذا كانت فی الكانون وفيها الجمر او فی التنور فلا يكره التوجه اليها علی غير هذا الوجه، البحر الرائق: ۳۲/۲، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها، ط: رشيدية. تاتارخانية: ۵۶۷/۱، كتاب الصلاة، ما يكره للمصلی وما لا يكره، ط: ادارة القرآن كراچی هندية: ۱۰۸/۱، الباب السابع فی ما يفسد الصلاة الفصل الثانی، ط: رشيدية

(۳) لو اقتدی به مفترض فی قيام الخامسة بعد القعود قدر التشهد لم يصح ولو عاد الی القعدة لانه لما قام الی الخامسة فقد شرع فی النفل، فكان اقتداء المفترض بالمتنفل، شامی ۸۸/۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی.(و) لا (مفترض بمتنفل وبمفترض فرضا آخر) لان اتحاد الصلاتين شرط عندنا، الدر المختار مع الرد: ۵۷۹/۱، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچی.

## چہرہ سجدے میں

سجدہ کی حالت میں چہرے کو دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھے۔(۱)

## چہرے پر جھریاں

ریڑھ کی ہڈی میں حرام مغز بجلی کی ایک ایسی تار ہے جس کے ذریعے پورے جسم کو حیات ملتی ہے۔سجدہ کرنے سے خون کا بہاؤ جسم کے اوپری حصوں کی طرف ہو جاتا ہے جس سے آنکھیں، دانت اور پورا چہرہ سیراب ہوتا رہتا ہے اور رخساروں پر سے جھریاں دور ہو جاتی ہیں۔یادداشت صحیح کام کرتی ہے، فہم وفراست میں اضافہ ہو جاتا ہے آدمی کے اندر تدبر کی عادت پڑ جاتی ہے۔بڑھاپا دیر تک نہیں آتا، سو سال کی عمر تک بھی آدمی چلتا پھرتا رہتا ہے اور اس کے اندر ایک برقی رو دوڑتی رہتی ہے جو اعصاب کو تقویت پہچانے کا سبب بنتی ہے۔صحیح طریقہ پر سجدہ کرنے سے بند نزلہ، ثقل سماعت اور سر درد جیسی تکلیفوں سے نجات ملتی ہے۔(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس:۱/۷۵)

## چھڑی کا سترہ

"رومال کا سترہ" کے عنوان کو دیکھیں۔

---

– فتح القدير: ۱/۳۲۳، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: رشيدية كوئته. هندية: ۱/۸۶، كتاب الصلاة، الباب الخامس في الامامة، الفصل الثالث في بيان من يصلح اماما لغيره، ط: رشيدية كوئته.

(۱) ويقع ركبتيه اولا ثم يديه ثم وجهه بين كفيه على الارض۔۔ واما كون وضع الوجه بين الكفين فلما في مسلم من حديث وائل ايضاانه عليه الصلاة والسلام سجدووضع وجهه بين كفيه، حلبي كبير، ص: ۳۲۱، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، هندية: ۱/۷۴، كتاب الصلاة، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها، ط: رشيدية كوئته تاتار خانية: ۱/۵۰۷، كتاب الصلاة، الفرائض، السجود، ط: ادارة القرآن كراچي.

## چھ ماہ دن اور چھ ماہ رات

☆ ....قطب جنوبی اور قطب شمالی پر سورج چھ مہینے مسلسل غروب رہتا ہے اور چھ مہینے مسلسل طلوع رہتا ہے، ان مقامات پر انسانی آبادی مشکل ہے، تاہم جو لوگ وہاں آباد ہیں، ان کے لئے یہ حکم ہے کہ جس وقت سورج غروب ہو، اس وقت سے ہر ۲۴ گھنٹے کو گھڑی دیکھ کر، ان کو دن اور رات کا مجموعہ قرار دے کر پانچوں نمازیں جس فصل اور اندازے سے پڑھتے ہیں، پڑھتے رہیں۔ دجال کے بارے میں جو حدیث وارد ہوئی ہے، اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے۔

پھر اسی طرح جب چھ ماہ مسلسل سورج غروب نہ ہو، اس وقت بھی وہی سابقہ حساب کے اعتبار سے ہر ۲۴ گھنٹے میں رات و دن کی پانچوں نمازیں اندازہ کر کے پڑھتے رہیں، اور اسی طرح حساب سے جب رمضان المبارک کا مہینہ آئے تو اس میں روزہ بھی رکھیں، جس طرح دنیا کا اپنا ہر کام سونا، جاگنا، کام کرنا، ملازمت میں ڈیوٹی دینا وغیرہ وقت کے حساب سے کرتے ہیں، اسی طرح نماز روزہ بھی حساب کر کے ادا کریں۔(۱)

---

(۱) ولیس مثل الیوم الذی کسنة من ایام الدجال لا مر فیه بتقدیر الاوقات و کذا الآجال فی البیع والاجارة والصوم والحج والعدة، قوله : ولیس مثل الیوم الخ، روی مسلم عن النواس بن سمعان قال ذکر رسول الله صلی الله علیه وسلم الدجال ، ولبثه فی الارض اربعین یوما یوم کسنة یوم کشهر ویوم کجمعة وسائر ایامه کایامکم قلنا فذلک الیوم الذی کسنة یکفینا فیه صلاة یوم قال " لا، اقدروا له قدره" قال الاسنوی ویقاس علیه الیومان التالیان واستظهر الکمال وجوب القضاء استدلالا بحدیث الدجال وتبعه ابن الشحنة فصححه فی الغازه ، وذکر فی المنح انه المذهب ولا ینوی القضاء لفقد وقت الاداء وفرق فی النهر بان الوقت موجود حقیقة فی یوم الدجال، والمفقود العلامة فقط بخلاف ما نحن فیه فان الوقت لا وجود له اصلا ورد بان الوقت موجود قطعا والمفقود هو العلامة فقط فاذن لا فرق وتمامه فی تحفة الاحبار، حاشیة الطحطاوی علی المراقی: ۱/ ۲۵۰، کتاب الصلاة،ط: مکتبة الغوثیة کراچی۔وص:۱۷۸، ۱۷۹،ط۔قدیمی۔

وفاقد وقتهما کبلغار فان فیها . مکلف بهما فیقدر لهما ولا ینوی القضاء لفقد وقت الاداء،

☆ .... جب ایک مرتبہ کوئی نماز ایک مقام پر پڑھ لی گئی تو پھر اگر اُسی نماز کا وقت کسی دوسرے مقام میں دوبارہ آئے گا تو دوبارہ نہیں پڑھی جائے گی، وہ ہی ایک بار کی ایک دن میں پڑھی ہوئی کافی ہوگی۔(۱)

(مثلاً کوئی شخص ظہر کی نماز پڑھ کر ہوائی جہاز سے مشرق سے مغرب کی طرف سفر کرتا ہے اور منزل پر پہنچنے کے بعد یہاں ظہر کا وقت ہوتا ہے تو اب اس کو ظہر کی نماز دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں جو نماز پڑھ کر آیا تھا کافی ہے)

## چھوٹی تصویر

''چھوٹی تصویر'' اس تصویر کو کہتے ہیں کہ اگر اس کو زمین پر رکھ دیا جائے، اور کوئی شخص کھڑے ہو کر اس کو دیکھے تو اس کے اعضاء محسوس نہ ہوں۔(۲)

---

=الدر المختار مع الرد: ۱/۳۶۲، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی. وهو ما تواطأت علیه اخبار الاسراء من فرض الله تعالیٰ الصلوات خمسا بعد ما امر اولا بخمسین ثم استقر الامر علی الخمس شرعا عاما لاهل الآفاق لا تفصیل بین قطر وقطر ردالمحتار: ۱/۳۶۳، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی. قال الرملی فی شرح المهاج: ویجری ذلک فیمالو مکثت الشمس عند قوم مدة آه، قال فی امدادالفتاح قلت: وکذالک یقدر لجمیع الآجال کالصوم، والزکاة، والحج، والعدة، وآجال البیع والسلم والاجارة، وینظر ابتداء الیوم فیقدر کل فصل من الفصول الاربعة بحسب ما یکون کل یوم من الزیادة والنقص کذا فی کتب الائمة الشافعیة، ونحن نقول بمثله، اذ اصل التقدیر مقول به اجماعا فی الصلوات، رد المحتار: ۱/۳۶۵، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی. البحر الرائق: ۱/۲۴۷، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۱) (قوله ولو صلی ثلاثا یتم ویقتدی متطوعا) لان للاکثر حکم الکل، فلا یحتمل النقص وانما یقتدی متطوعا لان الفرض لا یتکرر فی وقت واحد، البحر الرائق: ۲/۷۱، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی. واذا اتمها ای الظهر یدخل مع القوم، والذی یصلی معهم نافلة، لان الفرض لا یتکرر فی وقت واحد، هدایة: ۱/۱۵۸، باب ادراک الفریضة، ط: رحمانیه.

(۲) او کانت صغیرة لا تتبین تفاصیل اعضائها للناظر قائما وهی علی الارض، الدر مع الرد: ۱/۶۴۸، باب ما یفسد الصلاة، وما یکره فیها، مطلب اذا تردد الحکم بین سنة وبدعة، ط: سعید کراچی. ولو کانت صغیرة بحیث لا تبدو للناظر الا بتأمل لا یکره، هندیة: ۱/۱۰۷، کتاب الصلاة، فصل فیما یکره فی الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه. البحر الرائق: ۲/۲۸، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: سعید کراچی. تاتارخانیة: ۱/۵۶۳، کتاب الصلاة، الفصل الرابع فی بیان ما یکره للمصلی، ط: ادارة القرآن کراچی.

## چھینٹے

اگر ہسپتال وغیرہ کے ملازم کے کپڑوں پر ناپاک چھینٹیں آتی رہتی ہیں تو ناپاک کپڑے بدل کر دوسرا پاک کپڑا پہن کر نماز پڑھے۔(۱)

## چھینک

☆......نماز کے دوران چھینک آنے سے جو آواز پیدا ہوتی ہے، اُس سے نماز فاسد نہیں ہوتی کیونکہ اس سے بچنا مشکل ہے۔(۲)

☆......اگر نماز کے دوران چھینک میں ایسے حروف کا خود اضافہ کیا جو قدرتی طور پر نہیں نکلتے تو نماز فاسد ہو جائے گی کیونکہ اس سے بچنا ممکن ہے۔(۳)

---

(۱) هي ستة (طهارة بدنه) اى جسده . (من حدث) بنوعيه .... وخبث مانع كذلک (وثوبه) الدر مع الرد: ۱/ ۴۰۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراجي، ومن جملتها طهارة ما يستر به عورته اذا كان مقيما و ثوب آخر اوليس له ثوب آخر، واذاكان مسافرولہ ثوب آخر لا يجوز صلاته مع الثوب النجس، اذا كانت النجاسة اكثر من قدرالدرهم، الفتاوىٰ التاتارخانية: ۱/ ۴۱۶، كتاب الصلاة، الفصل الثاني في فرائض الصلاة،وواجباتهاوسننهاو آدابها، ط: ادارة القرآن كراجي.واما طهارة ثوبه فلقوله تعالىٰ: وثيابک فطهر فان الاظهر ان المراد ثيابک الملبوسة وان معناه طهر ها من النجاسة، البحر الرائق: ۲/ ۲۶۶،كتاب الصلاة، باب شروط الصلوة، ط:سعيد كراجي. الدر المختارمع الرد: ۱/ ۴۰۲، كتاب الصلاة، باب شروط الصلاة، ط: سعيد كراجي.

(۲) وفي الخانية لو تثاء ب فارتفع صوته فحصل به حروف لم تفسد صلاته، التاتارخانية: ۱/ ۵۷۸، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما لا يفسد ، ط:ادارة القرآن كراجي. .ولو عطس او تجشأ فحصل منه كلام لا تفسد كذا في المحيط، هندية: ۱/ ۱۰۱ ، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة، وما يكره فيها،ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) ويفسد الصلاة التنحنح بلا عذر بأن لم يكن مدفوعا اليه وحصل منه حروف ولو لم يظهرله حروف فانه لا يفسد اتفاقا لكنه مكروه، وان كان بعذر بأن كان مدفوعا اليه لا تفسد لعدم امكان الاحتراز عنه وكذا الانين والتأوه اذا كان بعذر بان كان مريضا لا يملک نفسه فصار كالعطاس والجشاء .هندية: ۱/ ۱۰۱ ، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئٹه. واما الجشاء ان حصل به حروف ولم يكن مدفوعا اليه يقطع عندهما

## چھینک آجائے

اگر نماز کے دوران چھینک آجائے تو "الحمدللّٰہ" نہیں کہنا چاہیے تاہم اگر کسی نمازی نے نماز کے دوران چھینک آنے پر "الحمدللّٰہ" کہہ دیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۱)

## چھینکنے والے کے جواب میں

نماز کے دوران چھینکنے والے کے جواب میں "یرحمک اللّٰہ" کہنے سے نماز فاسد ہوجاتی ہے۔اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۲)

---

= ...... ..... وفي السراجية: ولو تنحنح بغير عذر وحصل حرفان تفسد الخ، تاتارخانية: ۵۷۸/۱، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما لا يفسد، ط: ادارة القرآن كراچی، حلبی كبير، ص: ۴۴۸، مفسدات الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(۱) لو قال العاطس او السامع الحمد لله لا تفسد لانه لم يتعارف جوابا، البحر الرائق: ۵/۲، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی. ولو عطس فقال له المصلي الحمد لله لا تفسد لانه ليس بجواب. . . ولوقال العاطس لاتفسد صلاته وينبغي أن يقول في نفسه والأحسن هو السكوت، هندية: ۹۸/۱، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيديه كوئٹه. تاتارخانية: ۵۷۴/۱، مايفسد الصلاة ومالايفسد، ط: ادارة القرآن.

(۲) رجل عطس فقال المصلي يرحمك الله تفسد صلاته هندية: ۹۸/۱، كتاب الصلاة، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئٹه. وجواب عاطس بير حمك الله اى يفسدها لانه من كلام الناس، البحر الرائق: ۵/۲، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط سعيد . . جی. تاتارخانية: ۵۷۴/۱، كتاب الصلاة، ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: ادارة القرآن كراچی

# چیونٹی مارنا

نماز کے دوران بلا وجہ چیونٹی پکڑ کر مارنا مکروہ ہے، ہاں اگر چیونٹی کے کاٹنے کی وجہ سے نماز میں خلل واقع ہو، تو اس صورت میں چیونٹی مارنا مکروہ نہیں ہوگا۔(۱)

---

(۱) وان أخذ قملة في الصلاة يكره له ان يقتلها لكن يدفنها تحت الحصير..... .....وروى ايضا لو اخذ قملة او برغوثا وقتله او دفنه فقد اساء وعن محمد انه يقتلها و قتلها احب الى من دفنها في الصلاة، تاتارخانية: ۱/ ۵۲۲، كتاب الصلاة، ما يكره للمصلي وما لايكره، ط: ادارة القرآن كراچی. قال في الظهيرية: فان أخذ قملة في الصلاة كره له ان يقتلها لكن يدفنها تحت الحصى، وهو قول ابي حنيفةؒ وروى عنه اذا اخذ قملة او برغوثا فقتله او دفنه فقد أساء وعن محمد انه يقتلها و قتلها احب الى من دفنها واىّ ذلك فعل فلا بأس به وان الحاصل أنه يكره التعرض لكل منها بالأخذ فضلا عن القتل أو الدفن عند عدم تعرضهما له بالأذى وأما عند تعرضهماله بالأذى فإن كان خارج المسجد فلا بأس حينئذ بالأخذ والقتل، وإن كان في المسجد فلا بأس بالقتل بالشرط المذكور، البحر الرائق: ۲/ ۳۱، كتاب الصلاة، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها، ط: سعيد كراچی. حلبی كبير، ص: ۳۵۳، كراهية الصلاة، سهيل اكيڈمی لاهور.

ح

## حاجت کی نماز

"نماز حاجت" کے عنوان کو دیکھیں۔

## حائضہ پر روزہ ادا کرنا اور نماز ادا نہ کرنے کی وجہ

حضرت ابن القیم رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے: کہ حائضہ عورت پر حیض کے ایام کا روزہ واجب ہونا اور نماز ادا کرنا واجب نہ ہونے کا سبب دین شریعت کی خوبی اور اس کی حکمت کا تقاضہ ہے، اور اس میں عاقل، بالغ، مکلّف لوگوں کی مصلحت اور فائدہ کی رعایت بھی ہے، کیونکہ حیض عبادت کی ضد اور خلاف ہونے کی وجہ سے اس میں عبادت کا کام شرع کے موافق نہیں ہے، اور عورتوں کے لئے پاکی کے ایام میں نماز پڑھنا حیض کے ایام میں نماز پڑھنے سے کافی ہو جاتی ہے، کیونکہ نماز بار بار روزانہ فرض ہوتی ہے مگر روزہ روزانہ فرض نہیں ہوتا بلکہ سال میں صرف ایک مہینہ روزہ فرض ہوتا ہے، اگر حیض کے ایام کے روزے بھی اس سے ساقط کر دیئے جائیں تو پھر انکی نظیر کا تدارک نہیں ہوسکتا، اور اس سے روزہ کی مصلحت فوت ہو جاتی ہے، اس لئے حائضہ عورت پر پاک ہونے کے بعد حیض کے ایام کے روزے رکھنا لازم ہے تاکہ اس کو روزہ کا وہ فائدہ اور مصلحت حاصل ہو جائے جو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر محض رحمت اور احسان سے ان کے فائدہ کے لئے مشروع فرمائے ہیں۔

(احکام اسلام ص ۷۹)

## حج کی حقیقت

"جماعت کی حقیقت" کے عنوان کو دیکھیں۔

## حدث اکبر ہوگیا قعدۂ اخیرہ میں

اگر کسی کو قعدۂ اخیرہ میں التحیات کی مقدار بیٹھنے کے بعد حدث اکبر ہوگیا تو نماز فاسد ہوجائے گی، غسل کے بعد اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

## حدث امام کو ہوگیا

''امام کو حدث ہوگیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## حدث قصداً کیا قعدۂ اخیرہ میں

''قعدۂ اخیرہ میں وضوتوڑ دیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## حدث مقتدی کو ہوگیا

''مقتدی کو حدث ہوگیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) واذا احدث فی صلاته من بول او غائط او ريح او رعاف متعمدا فسدت صلاته ، وان سبقه الحدث ولم يتعمد ان كان موجبه الغسل فكذلك نحو ان احتلم او نظر الى امرأة فانزل او تفكر فانزل كذلك لو سقط من السقف حجر او خشب على المصلى فأدماه، وكذلك لو دخل الشوک فی رجل المصلی او وضع جبهةعلى الارض فی السجود فسال منه الدم من غير قصده تفسد صلاته عندهما ،وقيل: تفسد عند الكل. تاتارخانية: ۱/ ۵۹۳، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة ومالا يفسد ، ط: ادارة القرآن كراچی. هندية: ۱/ ۹۳ - ۹۴ ،الباب السادس فی الحدث فی الصلاة ،ط: مكتبه حقانيه پشاور. حلبی كبير،ص: ۴۵۲، مفسدات الصلاة، فروع ، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، وكذلک اذا نام فی صلاته واحتلم يستقبل ولا يبنی استحسانا هندية: ۱/ ۹۴، الباب السادس فی الحدث فی الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. فهذه المسائل كلها اذا عرض له واحد منها بعد ما قعد قدر التشهد او فی سجود السهو بطلت صلاته، هندية ۱/ ۹۷، فصل فی الاستخلاف، مسائل الاثنا عشرية، ط: رشيدية كوئٹه (وحدثه العمد ) الحاصل بغير القهقهة اذا وجدا ( بعد الجلوس الاخير) قدر التشهد عند الامام بفساد الجزء الذی حصلت فيه،حاشية الطحطاوی على المراقی ،ص:۳۳۸، باب مايفسد الصلاة ط قديمی كراچی.

## حدث منفرد کو ہو جائے

اگر منفرد کو نماز کے دوران حدث ہو جائے، تو اس کو چاہئے کہ فوراً جا کر وضو کر لے، اور جس قدر جلد ممکن ہو وضو کر کے فارغ ہو جائے، مگر وضو تمام سنن اور مستحبات کے ساتھ کرنا چاہئے، اور اس درمیان میں کوئی بات چیت وغیرہ نہ کرے، پانی اگر قریب مل سکے تو دور نہ جائے۔

خلاصہ یہ ہے کہ جس قدر حرکت کرنے کی سخت ضرورت ہو اتنا ہی کرے اس سے زیادہ نہ کرے، اور وضو کرنے کے بعد منفرد کو اختیار ہے چاہے جہاں وضو کیا ہے وہیں اپنی باقی ماندہ نماز تمام کرلے، چاہے جہاں پہلے نماز پڑھ رہا تھا وہاں جا کر پڑھے۔(۱)

## حدث ہو جائے

☆......حدث کی دو قسمیں ہیں، حدث اکبر یعنی غسل واجب ہونا اور حدث اصغر یعنی بے وضو ہو جانا۔

---

(۱) "وقال العلامة ابراهيم الحلبي الكبير رحمه الله : " من سبقه حدث سماوى من بدنه موجب للوضوء فى الصلوٰة انصرف من فوره ، وتوضأ من غير ان يشتغل بشئ غير ضرورى فى وضوئه ويبنى على صلاته عندنا ان لم يعرض له ما ينافيها - ... ولكن الاستئناف افضل للبعد عن شبهة الخلاف، وقيل: ذلك فى حق المنفرد ... ... ثم المنفرد ان شاء اتمها فى مكان وضوئه ان امكن او اقرب المواضع اليه ان لم يكن تحرزاً عن زيادة المشى، وان شاء رجع الى مصلاه ليؤدى صلاته فى مكان واحد ،حلبى كبير،ص: ۴۵۲، كتاب الصلاة ، فصل فيما تفسد الصلاة ،فروع ،ط: سهيل اكيڈمى لاهور. سنن ابن ماجه ، ص: ۵، كتاب الصلاة ، باب ما جاء فى البناء على الصلاة، ط قديمى كراچى. حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۳۳۱ـ۳۳۳، باب ما يفسد الصلاة ، ط قديمى كراچى.

☆..... اگر نماز کے دوران حدث اکبر ہو جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

☆.....اور اگر نماز میں حدث اصغر ہو جائے، تو دو حال سے خالی نہیں، اختیاری ہوگا یا غیر اختیاری، یعنی اس کے وجود یا اس کے سبب میں بندوں کے اختیار کو دخل ہوگا یا نہیں، اگر اختیاری ہوگا تو نماز فاسد ہو جائے گی مثلاً کوئی شخص نماز میں قہقہہ کے ساتھ ہنسے یا اپنے بدن میں کوئی ضرب لگا کر خون نکالے یا قصداً گیس خارج کرے، ان سب صورتوں میں نماز فاسد ہو جائے گی، اس لئے کہ یہ تمام افعال بندوں کے اختیار سے صادر ہوتے ہیں۔

اور اگر غیر اختیاری ہوگا تو اس میں دو صورتیں ہیں، یا نادر الوقوع ہوگا جو کبھی کبھار ہوتا ہے، جیسے قہقہہ، جنون، بے ہوشی وغیرہ یا کثیر الوقوع جو اکثر و بیشتر پیش آتا ہے جیسے خود بخود گیس خارج ہونا، پیشاب، پاخانہ اور مذی وغیرہ نکل آنا، اگر نادر الوقوع ہوگا تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر نادر الوقوع نہیں ہوگا تو نماز فاسد نہیں ہوگی بلکہ اس شخص کو اختیار ہے کہ وضو کرنے کے بعد اسی نماز کو تمام کرلے، اور اگر چاہے تو نماز کو شروع سے پڑھے

---

(۱) ( والاغماء والجنون والجنابة) الحاصلة بنظر او احتلام نائم متمكن ، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۳۲۹، باب ما يفسد الصلاة ، ط: قديمي كراچي. وكذا اذا جن او اغمى عليه او اجنب ،هندية: ۱/ ۹۴، الباب السادس في الحدث في الصلاة، ط: رشيديه كوئته. ثم لجواز البناء شروط منها ان يكون الحدث موجبا للوضوء ولا يندر وجوده ، هندية: ۱/ ۹۳، الباب السادس في الحدث في الصلاة، ط: رشيدية كوئته. شامي: ۱/ ۵۹۹، باب الاستخلاف ،ط: سعيد كراچي. و: ۱/ ۶۰۳، باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچي.

مزید تخریج "حدث اکبر ہو گیا قعدہ اخیرہ میں" کے حاشیہ کے تحت دیکھیں۔

البتہ شروع سے پڑھنا زیادہ بہتر ہے۔(۱)

اس صورت میں نماز فاسد نہ ہونے کی چند صورتیں ہیں:

1 ... کسی رکن کو حدث کی حالت میں ادا نہ کرے۔

۲...... کسی رکن کو چلنے کی حالت میں ادا نہ کرے، مثلا جب وضو کے لئے جائے یا وضو کر کے لوٹے تو قرآن مجید کی تلاوت نہ کرے کیونکہ قراءت نماز کا رکن ہے۔

---

(۱) " واذا احدث في صلاته من بول او غائط او ريح او رعاف متعمدا فسدت صلاته ، وان سبقه الحدث ولم يتعمد ان كان موجبه الغسل فكذلك نحو ان احتلم او نظر الى امرأة فانزل او تفكر فانزل... كذلك لو سقط من السقف حجر او خشب على المصلي فادماه، وكذلك لو دخل الشوك في رجل المصلي او وضع جبهة على الارض في السجود فسال منه الدم من غير قصده تفسد صلاته عندهما ،وقيل: تفسد عند الكل. تاتارخانية: ۱/۵۹۳، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة ومالا يفسد ، ط: ادارة القرآن كراچي.

(ثم لجواز البناء شروط ) (منها) ان يكون الحدث موجبا للوضوء ولا يندر وجوده وان يكون سماويا لااختيار للعبد فيه ولا في سببه هكذا في البحر الرائق، فاذا احدث في الصلاة من بول او غائط ، او ريح، او رعاف متعمدا فسدت صلاته ولا يبني وان لم يتعمد فان كان الحدث موجبا للغسل فكذالك وان كان موجبا للوضوء فان كان بفعل الآدمي فكذلك خلافا لابي يوسف رحمه الله تعالىٰ كذا في الخلاصة، ...... ولو اصاب المصلي حدث بغير فعله كما لو اصابته بندقة او رماه انسان بحجر او مدر فشج رأسه او مس احد قرحه فادماه لا يجوز له البناء في قول ابي حنيفة و محمد رحمهما الله تعالىٰ هكذا في شرح الطحاوي. اذا اغمي في صلاته او جن او قهقه يتوضأ ويستقبل الصلاة. ( ومنها ان ينصرف من ساعته حتىٰ لو ادى ركنا مع الحدث او مكث مكانه قدر ما يؤدي ركنا فسدت صلاته ولو قرأ ذاهبا تفسد صلاته وآيباً لا وقيل بالعكس والصحيح الفساد فيهما ...... ( ومنها ) ان لا يفعل بعد الحدث فعلا منافيا للصلوٰة لو لم يكن احدث إلاما لا بد منه او كان من ضرورات ما لا بد منه او من توابعه وتتماته حتى اذا سبقه الحدث ثم تكلم او احدث متعمدا او قهقه او اكل او شرب او نحو ذلك لا يجوز له البناء ، وكذا اذا جن او اغمي عليه او أجنب هكذا في البدائع ، او نظر الى فرج امرأة فامنى هكذا في شرح الطحاوي، هندية: ۱/۹۳ - ۹۴، الباب السادس في الحدث في الصلاة، ط: مكتبه حقانيه پشاور، حلبي كبير،ص: ۴۵۱ ـ ۴۵۲، مفسدات الصلوٰة، فروع، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۱/۶۰۰، باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچي.

۳. کوئی ایسا فعل نہ کرے جو نماز کے منافی ہو، اور کوئی ایسا فعل بھی نہ کرے جس سے احتراز ممکن ہے۔

۴. وضو ٹوٹنے کے بعد کسی عذر کے بغیر ایک رکن ادا کرنے کی مقدار توقف نہ کرے بلکہ فوراً وضو کرنے کے لئے چلا جائے، ہاں اگر کسی عذر کی وجہ سے دیر ہو جائے تو کچھ مضائقہ نہیں، مثلاً صفیں زیادہ ہوں، اور خود پہلی صف میں ہو، اور صفوں کو چیر کر آنا مشکل ہو۔(۱)

۵......مقتدی کو ہر حال میں اور امام کو اگر جماعت باقی ہو تو باقی نماز وہیں پڑھنا جہاں پہلے نماز شروع کی تھی۔(۲)

۶......امام کا کسی ایسے آدمی کو خلیفہ بنانا جس میں امامت کی صلاحیت ہو۔(۳)

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) (ومنها) اذا کان مقتدیا أن یعود الی الامام ان لم یکن فرغ الامام وکان بینهما حائل یمنع جواز الاقتداء، ولو فرغ امامه لا یعود ولو عاد اختلفوا فی فساد صلاته، ولو لم یکن بینهما مانع فله الاقتداء من مکانه من غیر عود　والمنفرد بعد ما توضأ یتخیر بین اتمام الصلاة فی بیته والرجوع الی مصلاه والرجوع افضل　والامام کالمنفرد ان فرغ امامه والاعاد ویتم خلف خلیفته، هندیة: ۹۵/۱، الباب السادس فی الحدث فی الصلاة، ط: رشیدیه کوئٹه. (　ویتم صلاته ثمة) وهو اولیٰ تقلیلا للمشی (او یعود الی مکانه) لیتحد مکانها (کمنفرد) فانه مخیر وهذا کله (ان فرغ خلیفته والا عاد الی مکانه) حتما لو بینهما ما یمنع الاقتداء (کالمقتدی اذا سبقه الحدث) الدر مع الرد: ۶۰۶/۱، باب الاستخلاف، ط: سعید کراچی.

(۳) (ومنها) اذا کان اماما ان لا یستخلف من لا یصلح للامامة هندیة: ۹۵/۱، الباب السادس فی الحدث فی الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه. ولم یستخلف الامام غیر صالح لها، شامی ۶۰۰/۱، باب الاستخلاف، : سعید کراچی.

## حرام آمدنی سے خریدے ہوئے قالین

حرام آمدنی سے خریدے ہوئے قالین پر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۱)

## حرام آمدنی کا لباس

حرام آمدنی سے خریدے ہوئے لباس پہننا اور استعمال کرنا حرام ہے، اور ایسا لباس پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۲)

## حرام کمائی کے کپڑے

جس طرح مغصوبہ زمین میں نماز پڑھنا مکروہ ہے، اسی طرح حرام کمائی سے بنائے گئے یا خریدے گئے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا بھی مکروہ ہے۔(۳)

## حرامی کا امام بنانا

کسی حرامی کو امام بنانا مکروہ ہے، ہاں اگر حرامی عالم اور فاضل ہے، اور لوگوں کو اس کو امام بنانا ناگوار نہ ہو تو پھر مکروہ نہیں ہے۔(۴)

---

(۱، ۲) " تکرہ الصلاۃ فی الثوب المغصوب وان لم یجد غیرہ لعدم جواز الانتفاع بملک الغیر قبل الاذن او اداء الضمان". حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۵۸، فصل فی المکروہات، ط: قدیمی کتب خانہ کراچی. وایضا قال الطحطاوی: (قولہ : مع الکراھۃ) ای التحریمیۃ، ذکرہ السید وفی السراج والقھستانی، تکرہ الصلاۃ فی الثوب الحریر ، والثوب المغصوب، وان صحت ،والثواب الی اللہ تعالیٰ، حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۱۱، باب شروط الصلاۃ، ط قدیمی کتب خانہ کراچی. البحر الرائق: ۱/ ۲۶۷، باب شروط الصلاۃ، ط: رشیدیہ کوئٹہ. وکذا تکرہ فی اماکن کفوق کعبۃ... وارض مغصوبۃ، الدر مع الرد: ۱/ ۳۷۹۔ ۳۸۱، کتاب الصلاۃ، ط: سعید کراچی.

(۳) انظر الی الحاشیۃ السابقۃ.

(۴) " وکرہ امامۃ العبد ....... وولدالزنا ... وقید کراھۃ امامۃ الاعمیٰ فی المحیط وغیرہ بان لا یکون افضل القوم فان کان افضلھم فھو اولیٰ... وینبغی ان یکون کذلک فی العبد وولد الزنا اذا کان افضل القوم فلا کراھۃ اذا لم یکونا محتقرین بین الناس لعدم العلۃ للکراھۃ، البحر

اور حرامی کی امامت مکروہ ہونے کی وجہ یہ ہے کہ حرامی کو علم دین حاصل کرنے کا موقع نہیں ملتا اور اس کو کوئی تربیت دینے والا نہیں ہوتا۔(۱)

## حرکت دینا

نماز میں عذر کے بغیر جسم کو مختلف انداز سے حرکت دینا صحیح نہیں ہے، اور ہاتھوں کو ضرورت کے بغیر حرکت دینا، اور سجدے کو جاتے ہوئے درمیان میں ضرورت کے بغیر توقف کرنا مکروہ ہے۔(۲)

---

= الرائق: ۱/ ۳۴۸۔ ۳۴۹، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، ط: سعید کراچی.
( ویکره ) تنزیها( امامة عبد) ..... (وولد الزنا)هذا ان وجد غيرهم والا فلاكراهة ، الدر المختار مع رد المحتار: ۱/ ۵۶۲، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، مطلب البدعۃ خمسۃ اقسام، ط: سعید کراچی. حلبی کبیر،ص: ۵۱۴، فصل فی الامامۃ، ط: سہیل اکیڈمی لاہور.

( ۱ ) وليس لولد الزنا اب يربيه ويؤدبه ويعلمه فيغلب عليه الجهل ، البحر الرائق: ۱/ ۳۴۸، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، ط: سعید کراچی. " ويكره ايضا تقديم العبد　وولد الزنا . وفي ولد الزنا لعدم من يثقفه ويؤدبه ويحمله على التعلم الذى مكروه النفس، ومخالف لهواها، حلبی کبیر،ص: ۵۱۴، فصل الامامۃ، ط: سہیل اکیڈمی لاہور.
( ویکره تقديم العبد وولد الزنا) لانه ليس له اب يثقفه فيغلب عليه الجهل ولان في تقديم هؤلاء تنفير الجماعة فيكره، فتح القدير: ۱/ ۳۰۴، وفی نسخة: ۱/ ۳۵۹۔ ۳۶۱، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، ط: رشیدیۃ کوئٹہ.

(۲) (و) كره(كفه) .... ( وعبثه به) اى بثوبه (وبجسده) للنهي الالحاجة ولا باس به خارج صلاة، الدر المختار، وفي الشامية:(قوله وعبثه) هو فعل لغرض غير صحيح، قال في النهاية: وحاصله ان كل عمل هو مفيد للمصلي فلا بأس به اصله ما روى" ان النبي صلى الله عليه وسلم عرق في صلاته فسلت العرق عن جبينه" اى مسحه لا نه كان يؤذيه فكان مفيدا وفي زمن الصيف كان اذا قام من السجود نفض ثوبه يمنة او يسرة لانه كان مفيدا كي لا تبقى صورة ، فاما ما ليس بمفيد فهو العبث　(قوله للنهي) وهو ما اخرجه القضاعي عنه صلى الله عليه وسلم " ان الله كره لكم ثلاثا: العبث في الصلاة، والرفث في الصيام والضحك في المقابر" وهي كراهة تحريم شامی: ۱/ ۶۴۰، باب ما يفسد الصلاة، مطلب مكروهات الصلاة، ط: سعید کراچی.

## حرم شریف میں بھیڑ کے وقت مسبوق کیا کرے؟

حرم شریف میں بہت زیادہ رش ہونے کی وجہ سے حجاج کرام کو اکثر دروازے میں جہاں سے لوگوں کی آمد ورفت ہے، نماز کے لئے جگہ ملتی ہے، اور جس کی رکعت نکل جاتی ہے امام کے سلام کے بعد کھڑا ہو کر بقیہ نماز پڑھنا دشوار ہو جاتا ہے، لوگ باہر نکلنے کی کوشش کرتے ہیں، ایسے حالات میں چونکہ کچل جانے کا خطرہ ہوتا ہے تو جان بچانے کے لئے یہ صورت اختیار کر سکتا ہے کہ امام کے ساتھ آخری قعدہ میں تشہد کی مقدار بیٹھ کر کھڑا ہو جائے، اور اپنی فوت شدہ رکعتیں جلدی جلدی ادا کر لے، نماز صحیح ہو جائے گی۔

''کبیری'' میں ہے کہ اگر نمازی کو خطرہ ہے کہ لوگ اس کے سامنے سے گزریں گے یا اس طرح کا کوئی خدشہ ہے تو اس وقت یہ بات مکروہ نہیں ہے کہ امام جب آخری قعدہ میں التحیات پڑھنے کی مقدار بیٹھ چکے یعنی اتنی دیر گذر جائے جتنی دیر میں التحیات پڑھی جا سکتی ہے تو وہ مقتدی کھڑا ہو جائے اور بقیہ رکعتیں پڑھ لے، مگر اس بات کا پورا خیال رکھے کہ جتنی دیر میں التحیات پڑھی جاتی ہے اس سے پہلے ہرگز کھڑا نہ ہو، ورنہ نماز نہیں ہوگی۔(۱)

## حرم میں ثواب زیادہ ہے

حرم میں نماز پڑھنے کا ثواب ایک لاکھ گنا زیادہ ہے، اور یہ ثواب پورے حرم کی

---

(۱)" او یخاف مرور الناس بین یدیه ونحو ذلک فلا یکره ان یقوم قبل سلامه بعد قعوده قدر التشهد ولا یقوم قبل قعوده قدر التشهد اصلاً"، حلبی کبیر، ص: ۴۳۹، مفسدات الصلاۃ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، وکذا خاف المسبوق ان یمر الناس بین یدیه لو انتظر سلام الامام قام الی قضاء ما سبق قبل فراغه، هندیة: ۱/۹۱، کتاب الصلاۃ، الفصل السابع فی المسبوق واللاحق، ط: رشیدیة کوئٹه.

حدود میں کسی جگہ پر بھی نماز پڑھنے سے حاصل ہوگا، البتہ حدود حرم کی مسجد میں نماز پڑھنے کا ثواب غیر مسجد میں نماز پڑھنے سے زیادہ ہے، اور حدود حرم کی تمام مساجد میں بیت اللہ کے حرم کا ثواب سب سے زیادہ ہے۔(۱)

## حقیقی نمازی

حقیقی معنوں میں وہ شخص نمازی ہے، جس کا دل نماز میں حاضر ہو، اللہ تعالیٰ کے

---

(۱)[تتمہ] قال السيد الفاسي في شفاء الغرام: يتحصل من طرق حديث ابن الزبير ثلاث روايات: احداها ان الصلوة في المسجد الحرام تفضل على الصلاة بمسجد المدينة بمائة صلاة، الثانية بالف صلاة، الثالثة بمائة الف صلاة كما في مسند الطيالسي واتحاف ابن عساكر قال السيد: ورايت لشيخنا بدر الدين بن الصاحب المصري ان الصلاة فيه فرادیٰ بمائة الف ، وجماعة بالفي الف وسبع مائة الف ،والصلوات الخمس فيه بثلاثة عشر الف الف وخمس مائة صلاة، الدر المختار مع الرد : ۵۲۴/۲ ـ ۵۲۵، كتاب الحج، مطلب في مضاعفة الصلاة بمكة ، ط: سعيد كراچي. مسند ابي داؤد الطيالسي، رقم الحديث: ۱۴۶۴، ۱۴۵/۲ ، ط: دار الكتب العلمية بيروت. شعب الايمان للبيهقي، باب المناسک افضل الحج والعمرة، حديث: ۴۱۴۳، ۴۸۵/۳ ، ط: مكتبة دار الباز مكة المكرمة. (قوله افضل المساجد مكة) اى مسجد مكة، وكذا ما بعده الى قوله الاقدم ،وفي تسهيل المقاصد للعلامة احمد بن العماد ان افضل مساجد الارض الكعبة لانه اول بيت وضع للناس ، ثم المسجد المحيط بها لانه اقدم مسجد بمكة ثم مسجد المدينة لقوله صلى الله عليه وسلم " صلاة في مسجدى هذا تعدل الف صلاة فيما سواه الا المسجدالحرام " حموى ملخصا.

وفي البيرى: واختلف في المراد من المسجد الحرام الذى فيه المضاعفة المذكورة، فقيل بقاع الحرام، وقيل الكعبة وما في الحجر من البيت، وقيل الكعبة وما حولها من المسجد ، وجزم به النووى، وقال انه الظاهر. وقال الشيخ ولى الدين العراقى: ولا يختص التضعيف بالمسجد الذى كان في زمنه صلى الله عليه وسلم : بل يشمل جميع ما زيد فيه، بل المشهور عند اصحابنا انه يعم جميع مكة بل جميع حرمها الذى يحرم صيده كما صححه النووى شامي. ۶۵۸/۱ ـ ۶۵۹، باب ما يفسد الصلاة، مطلب في افضل المساجد ،ط: سعيد كراچي

وقال الرافعي . ان حسنات الحرم كل حسنة بمائة الف حسنة كما قال ابن عباس كما نقله السندى عن الحموى عن ابن العماد ، تقريرات الرافعي: ۸۶/۱، ط: سعيد كراچي۔

خوف سے دل پُر ہو اور ناجائز و باطل وسوسے اور ضرر رساں خیالات سے خالی ہو اور آخرت کی نجات کا طلب گار ہو۔

اگر انسان اپنے پروردگار کے سامنے کھڑا ہو، تو اس حال میں اس کا دل خشوع اور خضوع سے پُر ہو، اور بے پناہ قدرت کے مالک اپنے پروردگار کے سامنے عاجزی اور فروتنی سے حاضر ہو وہی شخص اپنے گناہوں سے توبہ کرنے والا اور اپنے رب کی جانب مائل ہوگا، اور اس کے ظاہری اور باطنی اعمال کی اصلاح ہو سکے گی، اس کا رابطہ اپنے پروردگار کے ساتھ مضبوط ہوگا اور وہ اللہ تعالیٰ کے خاص بندوں کی جماعت میں شامل ہوگا، اور دین کی قائم کردہ حدود پر قائم ہوگا، اور وہی شخص ان تمام امور سے باز رہے گا جن سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: **اِنَّ الصلوٰۃ تنھیٰ عن الفحشاءِ والمنکر** اور حقیقی معنوں میں مسلمان ہونے کی یہی صورت ہے۔(۱)

## حکم کی تعمیل کرنا

نماز کے دوران کسی کے حکم کی تعمیل کرنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کو

---

(۱) " وقال ابو العالية في قوله تعالىٰ (ان الصلوة تنهي عن الفحشاء والمنكر) قال: ان الصلاة فيها ثلاث خصال، فكل صلاة لا يكون فيها شئ من هذه الخلال فليست بصلاة: الاخلاص، والخشية، وذكر الله فالإخلاص يامره بالمعروف والخشية تنهاه عن المنكر، وذكر الله القرآن يامره وينهاه، الخ، تفسير ابن كثير . سورة العنكبوت: ۳۲۷/۵، ط: دار الاندلس.

قال النبي صلى الله عليه وسلم: انما الصلاة تمسكن وتواضع و تضرع وتأوه وتنادم، وتضع يديك، فتقول: اللّٰهم، اللّٰهم، فمن لم يفعل فهي خداج، وروى عن الله سبحانه في الكتب السالفة: انه قال: ليس كل مصل أتقبل صلاته، وانما اقبل صلاة من تواضع لعظمتي ولم يتكبر على عبادي، واطعم الفقير الجائع لوجهي، احياء علوم الدين: ۲۰۰/۱، فضيلة الخشوع، ط: دار الخير، دمشق، وفيه ايضا: ۲۱۳/۱ ،بيان المعاني الباطنة التي تتم بها حياة الصلاة، ط: دار الخير دمشق، شامي ۴۱۷/۱، باب شروط الصلاة، مطلب في حضور القلب و الخشوع، ط: سعيد كراجي.

دوبارہ پڑھنا لازم ہوتا ہے۔(۱)

## حمام میں نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ

حمام اور غسل خانے میں نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ یہ ہے کہ وہاں لوگوں کے ستر کھلتے ہیں، اور لوگ آتے جاتے ہیں، ان باتوں سے نمازی کا دل ہٹ جاتا ہے، اور انسان حضورِ دل کے ساتھ وہاں اپنے پروردگار کے آگے التجا نہیں کرسکتا۔(احکام اسلام ص ۷۵)(۲)

## حملہ ہوگیا

اگر نماز کی حالت میں انسان یا حیوان حملہ کردے تو نماز توڑ دینا جائز ہے، پھر اس کے بعد اس نماز کو دوبارہ پڑھ لے۔(۳)

## حیض

☆......حیض اس خون کو کہا جاتا ہے جو تندرست، بالغ عورت کے رحم سے کم

---

(۱) "وفي القنية: قيل لمصل منفرد تقدم بأمره او دخل رجل فرجة الصف فتقدم المصلي حتى وسع المكان عليه فسدت صلاته، وينبغي ان يمكث ساعة ثم يتقدم برأى نفسه وعلله في شرح القدوري بانه امتثال لغير امر الله تعالى" الدر المختار مع رد المحتار: ۱/۵۷۱، كتاب الصلاة، باب الامامة، مطلب في الكلام على الصف الاول، ط: سعيد كراچي.

(۲) اقول: الحكمة في النهي عن المزبلة والمجزرة　　وفي الحمام انه محل انكشاف العورات ومظنة الازدحام فيشغله ذلك عن المناجاة بحضور القلب، حجة الله البالغة: ۱/۱۹۳-۱۹۴، المساجد، ط: كتب خانه رشيديه دهلي.

(۳) ويباح قطعها لنحو قتل حية، وند دابة، وفور قدر الخ الدر المختار مع الرد: ۱/۶۵۴، باب ما يفسد الصلاة، مطلب في بيان السنة والمستحب الخ و: ۲/۵۱، باب ادراك الفريضة، ط: سعيد (و) يجوز قطعها لخشية (خوف) من (ذئب) ونحوه (على غنم) ونحوها، حاشية الطحطاوي على المراقي ص ۳۷۲، فصل فيما يوجب قطع الصلاة وما يجيزه وغير ذلك، ط: قديمي، وفي نسخة ص: ۲۰۴، ط: قديمي كراچي. حلبي كبير ص ۳۵۴ كراهية الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

سے کم پندرہ دن کے وقفے سے آتا ہو، اس کی مدت کم سے کم تین دن تین رات اور زیادہ سے زیادہ دس دن دس رات ہے، اور اگر اس سے زائد ہے تو وہ حیض کے حکم میں نہیں بلکہ وہ استحاضہ ہوگا، استحاضہ کے دوران روزہ رکھنا اور نماز پڑھنا لازم ہے۔(۱)

☆ ......حیض کے دوران ہم بستری کرنا، قرآن مجید کو ہاتھ لگانا، قرآن مجید کی تلاوت کرنا، مسجد میں جانا، نماز پڑھنا، بیت اللہ کا طواف کرنا، ناجائز اور حرام ہے، لہذا ان چیزوں سے بالکل احتراز کیا جائے۔(۲)

☆ ......البتہ حیض کے زمانے کی نماز بالکل معاف ہو جاتی ہے، پاک ہونے کے بعد اس کی قضاء واجب نہیں ہوتی، لیکن روزہ معاف نہیں ہوتا پاک ہونے کے بعد قضاء رکھنا لازم ہے۔(۳)

---

(۱)وهو دم ينفضه رحم امرأة سليمة عن داء وصغر واقله ثلاثة ايام واكثره عشرة ،فمانقص من ذلك اوزاد استحاضة، البحر : ۱/ ۱۹۰، باب الحيض ،ط:سعيد الدرمع الرد : ۱/ ۲۸۳۔ ۲۸۴، باب الحيض .ط:سعيد .حاشية الطحطاوى على المراقى. ص:۱۳۸ باب الحيض والنفاس والاستحاضة ،ط:قديمى

(۲)(ودم استحاضة )حكمه (كرعاف دائم )وقتا كاملا(لايمنع صوما وصلاة )ولو نفلا. الدرمع الرد: ۱/ ۲۹۸، باب الحيض ،ط:سعيد كراچى. حاشية الطحطاوى على المراقى ،ص: ۱۳۸، باب الحيض والنفاس والاستحاضة،ط:قديمى. البحر: ۱/ ۲۱۵،باب الحيض ،ط:سعيد بدائع: ۱/ ۴۴،قبيل فصل فى التيمم ،ط:سعيد كراچى.

(۳)واما حكم الحيض ......فمنع جواز الصلاة والصوم وقراءة القرآن ومس المصحف الابغلاف، ودخول المسجد والطواف بالبيت .بدائع الصنائع: ۱/ ۴۴، قبيل فصل فى التيمم ، ط:سعيد كراچى.

ان الحيض يتعلق به احكام :احدها يمنع صحة الطهارة ....السادس عشر يحرم الوطء وماهو فى حكمه .البحر: ۱/ ۱۹۳ ۔ ۱۹۴ باب الحيض ،ط:سعيد كراچى. الدرمع الرد: ۱/ ۲۹۰، باب الحيض ،ط سعيد. هندية: ۱/ ۳۸، الفصل الرابع فى احكام الحيض، ط:رشيدية كوئته

☆......اگر فرض نماز کے دوران حیض آ گیا تو وہ نماز معاف ہو جائے گی پاک ہونے کے بعد اس کی قضاء لازم نہیں ہوگی۔(۱)

☆......اگر نفل یا سنت نماز پڑھنے کے دوران حیض آ گیا تو پاک ہونے کے بعد اس کی قضاء لازم ہوگی، مزید تفصیل کے لئے "روزے کے مسائل کا انسائیکلو پیڈیا" کے لفظ "حیض" کو دیکھیں۔(۲)

☆......عورت کو حیض کے دوران نماز پڑھنے کی اجازت نہیں، البتہ حیض کے دوران نماز کے اوقات میں وضو کر کے جائے نماز میں بیٹھ کر کچھ دیر تسبیح پڑھ لے۔(۳)

---

(۱)(یمنع صلاة)مطلقا ولو سجدة شکر (وصوما)وجماعا(وتقضیه)لزوما دونها للحرج. الدر المختار (قوله للحرج)علة لقوله دونها:ای لأن فی قضاء الصلاة حرجا بتکررها فی کل یوم وتکرر الحیض فی کل شهر بخلاف الصوم فانه یجب فی السنة شهرا واحدا،وعلیه انعقد الاجماع لحدیث عائشة فی الکتب الستة .شامی:۱/۲۹۰-۲۹۱، باب الحیض ،ط:سعید هندیة: ۱/۳۸،الفصل الرابع فی احکام الحیض،ط:رشیدیة کوئته. (قوله فتقضیه دونها)ای فتقضی الصوم لزوما دون الصلاة...البحر: ۱/۱۹۳، باب الحیض، ط: سعید کراچی.

وعن معاذة ان امرأة قالت لعائشة اتجزئ احدانا صلاتها اذا طهرت؟ فقالت:أحرورية انت؟ قد کنا نحیض مع النبی صلی الله علیه وسلم فلا یامرنا أو قالت فلا نفعله ، بخاری: ۱/۴۶، باب لا تقضی الحائض الصلاة، ط: قدیمی کراچی.

(۲)لو افتتحت الصلاة فی آخر الوقت ثم حاضت لایلزمها قضاء هذه الصلوة بخلاف التطوع، هندیة، ۱/۳۸، الفصل الرابع فی احکام الحیض ،ط:رشیدیه .(قوله قضتهما)لزومها بالشروع، شامی: ۱/۲۹۱، باب الحیض ،ط:سعید ،البحر : ۱/۲۰۵، باب الحیض قبیل قوله والطهر بین الدمین ،ط:سعید کراچی.

(۳)قوله ذکر احکامه......یستحب لها ان تتوضأ کل صلاة وتقعد علی مصلاها تسبح وتهلل وتکبر بقدر ادائها کی لاتنسی عادتها وفی روایة یکتب لها ثواب احسن صلاة کانت تصلی، شامی: ۱/۲۹۰، باب الحیض ،ط:سعید : ۱/۱۹۳ ،ط:دار احیاء التراث بیروت، البحر ۱/۱۹۳ باب الحیض، ط:سعید کراچی. هندیة: ۱/۳۸، الفصل الرابع فی احکام الحیض ، ط:رشیدیة.

## حیض آخری وقت میں آجائے

اگر کسی عورت کو وقت کے آخر میں حیض آجائے، اور ابھی تک اس نے نماز نہیں پڑھی، تو اس وقت کی نماز اس سے معاف ہے، پاک ہونے کے بعد اس کی قضاء اس پر لازم نہیں ہوگی۔ (۱)

## حیض والی پاک ہوگئی

اگر حیض والی عورت تراویح کے وقت پاک ہو جائے، تو اس عورت کے لئے غسل کر کے عشاء کی نماز کے بعد تراویح کی نماز پڑھنا سنت ہے، اگر چہ اس نے دن میں روزہ نہیں رکھا۔ (۲)

نفاس سے پاک ہو جائے تو اس کا بھی یہی حکم ہے۔

## حیض والی پاک ہوئی

☆......اگر حیض والی عورت حیض سے دس دن پورا کر کے پاک ہوئی ہے، اور

---

(۱) اذاحاضت فی الوقت او نفست سقط فرضه بقی من الوقت مایمکن ان تصلی فیه اولا ...... ولوافتتحت الصلاة فی آخر الوقت ثم حاضت لایلزمهاقضاء هذه الصلوة، هندیة: ۱/ ۳۸، الفصل الرابع فی احکام الحیض، ط:رشیدیة.

(قوله ولوشرعت تطوعافیهما)ای فی الصلاة والصوم اماالفرض ففی الصوم تقضیه دون الصلاة وان مضی من الوقت مایمکنها اداؤها فیه لأن العبرة عندنا لآخرالوقت کمافی المبتغ، شامی: ۱/ ۲۹۱، باب الحیض، ط:سعید و: ۱/ ۱۹۳، ط:مکتبه داراحیاء التراث بیروت.

(۲) وهی (التراویح) سنة الوقت لاسنة الصوم فی الاصح، فمن صاراهلا للصلاة فی آخر الیوم یسن له التراویح کالحائض اذا طهرت والمسافر والمریض المفطر، مراقی الفلاح، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۴۱۶، فصل فی صلاة التراویح، قبیل باب الصلاة فی الکعبة، ط قدیمی کراچی.

اس وقت صرف تکبیر تحریمہ " اللّٰہ اکبر " کہنے کا وقت باقی تھا تو وہ نماز فرض ہو جائے گی، اور وہ نماز ادا کرنا لازم ہوگا۔(۱)

☆ ...اگر حیض والی عورت حیض سے دس دن سے کم مدت میں پاک ہوگئی، تو اگر غسل کرنے کے بعد پہنے ہوئے کپڑے اتارنے کے بعد دوسرا کپڑا پہننے کے بعد کم سے کم تکبیر تحریمہ "اللّٰہ اکبر" کہنے کی مقدار کا وقت باقی بھی رہے گا تو نماز فرض ہوگی، اور ادا کرنا لازم ہوگا، اور اگر غسل سے فارغ ہونے کے بعد تکبیر تحریمہ کہنے کی مقدار وقت باقی نہیں تھا تو وہ نماز فرض نہیں ہوگی، اس کے بعد سے جو وقت آرہا ہے اس وقت سے نماز فرض ہوگی۔(۲)

## حی علی الفلاح میں کھڑا ہونے کا مطلب

اقامت میں "حی علی الفلاح" میں کھڑا ہونے کا مطلب یہ ہے کہ کھڑا ہونے میں اس سے تاخیر نہ کرے اس سے پہلے کھڑا ہونا چاہے تو کھڑا ہو سکتا ہے، شرعاً اس

---

(۱)(قوله ولو لعشرة الخ )ای ولو انقطع لعشرة فتقضی الصلاة ان بقی قدر التحریمة فقط. والحاصل ان زمن الغسل من الحیض لو انقطع لأقله لانها انما تطهر بعد الغسل ،فاذا ادرکت من آخر الوقت قدر مایسع الغسل فقط لم یجب علیها قضاء تلک الصلاة لانها لم تخرج من الحیض فی الوقت بخلاف ما اذا کان یسع التحریمة ایضا ،لان التحریمة من الطهر فیجب القضاء .واما اذا انقطع لأکثره فانها تخرج من الحیض بمجرد ذلک فیکون زمن الغسل من الطهر والالزم ان تزید مدة الحیض علی العشرة ،فاذا ادرکت من آخر الوقت قدر التحریمة وجب القضاء وان لم تتمکن من الغسل ،لانها ادرکت بعد الخروج من الحیض جزءا من الوقت ،وانما حل الوطء فی الانقطاع لاکثره مطلقا لتوقفه علی الخروج من الحیض وقد وجد بخلاف وجوب الصلاة لتوقفه علی ادراک جزء آخر بعده .شامی: ۱/ ۲۹۷ ــ ۲۹۴، باب الحیض ،ط.سعید کراچی. البحر: ۱/ ۲۰۳ ،باب الحیض ،ط:سعید کراچی.

(۲) انظر الی الحاشیة السابقة.

میں کوئی ممانعت نہیں۔(۱)

---

(۱)عبدالرزاق عن ابن جریج قال اخبرنی ابن شهاب ان الناس کانوا ساعة یقول المؤذن" الله اکبر" "الله اکبر "یقیم الصلوة ،یقوم الناس الی الصلوة فلایأتی النبی صلی الله علیه وسلم مقامه یعدل الصفوف .مصنف عبدالرزاق : ۳۷۶/۱، باب قیام الناس عند الاقامة،ط:العلمیة.

(قوله والقیام لامام ومؤتم حین قیل حی علی الفلاح) مسارعة لامتثال أمره والظاهر انه احتراز عن التاخیر لاالتقدیم حتی لوقام اول الاقامة لاباس، طحطاوی علی الدرالمختار: ۲۱۵/۱، قبیل فصل واذا أراد الشروع فیها کبر،ط: رشیدیة کوئٹه.

## خاص تجربہ

بندہ کا تعلق چونکہ مکمل ریسرچ سے ہے اس لئے ایک خاص نگاہ سے ہر ایک چیز کو دیکھتا ہے۔ یہ بات تجربے میں آئی ہے کہ اگر آپ سارا دن کاروباری مصروفیات میں ڈوبے رہیں اور نماز ظہر میں جلدی پہنچ کر سنتیں پڑھیں اور جماعت کی نماز میں شریک ہو کر نماز مکمل ادا کریں تو اپنے جسم کی سابقہ اور موجودہ کیفیت کا اندازہ لگالیں۔

بندہ ایک دفعہ کسی کام کے سلسلے میں کراچی گیا، مارکیٹ میں کام کے سلسلے میں گھومتا رہا حتیٰ کہ جسم اور دماغ تھک گیا دوست نے کہا کہ قریب مسجد ہے نماز پڑھ لیں جب میں نے نماز پڑھی تو اپنے آپ کو پھر سے تر و تازہ پایا اور وہ احساس آج عرصہ گذرنے کے بعد بھی محسوس کرتا ہوں۔(۱) (سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۴۴)

## خالی جگہ پر کرنے کے لئے نمازی کے آگے سے گذرنا

اگر جماعت کی نماز میں شریک ہونے کے لئے کوئی آنے والا پہلی صف میں خالی جگہ دیکھے، تو اس کو دوسری صف کے آگے سے گذر کر پہلی صف کی خالی جگہ پر پہنچ کر جماعت میں شریک ہونا جائز ہے۔ اس صورت میں دوسری صف والے قصوروار ہیں کہ انہوں نے آگے بڑھ کر پہلی صف کی خالی جگہ کو پر نہیں کیا، بعد میں آ کر خالی جگہ کو پر کرنے والا قصوروار نہیں ہوگا، اور یہ حکم صرف پہلی صف کے لئے خاص نہیں بلکہ تمام صفوف

---

(۱) وفی التفسیر .واقیموا الصلوة وآتوا الزکاة وارکعوا مع الراکعین ....وفی نهایة الآیات امرهم الله تعالی والامر للوجوب وفی الصلوة تطهیر النفوس وفی الزکاة تطهیر المال (التفسیر المنیر. ۱/۵۲. المکتبة الغفاریة) وفی الفقه الاسلامی وادلته :فمن فوائدها الدینیة عقد الصلة بین العبد وربه ....ومن فوائدها الشخصیة التقرب لها الی الله تعالی .... کما ان فی الصلوة راحة نفسية كبيرة وطمانية روحية ....الخ " الفقه الاسلامي وادلته : ۱/۶۵۵، ط: مكتبه رشيدية كوئٹه.

کے لئے یہی حکم ہے۔(۱)

## خاموش رہا تشہد کے بعد

"تشہد کے بعد خاموش رہا" کے عنوان کو دیکھیں۔

## خاموش رہا رکوع سے پہلے

اگر کوئی شخص قراءت کرنے کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے ایک رکن یعنی تین مرتبہ "سبحان اللہ" کہنے کی مقدار خاموش رہا، تو اس پر سجدۂ سہو کرنا واجب ہے۔(۲)

## خاموش رہا فاتحہ کے بعد

"فاتحہ کے بعد خاموش رہا" کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱)"ولو وجد فرجة في الأوّل لاالثاني له خرق الثاني لتقصيرهم ،وفي الحديث "من سد فرجة غفرله (قوله لتقصيرهم )يفيد ان الكلام فيما اذاشرعوا .وفي القنية قام في اخر صف وبينه وبين صفوف مواضع خالية فللداخل ان يمر بين يديه ليصل الصفوف لانه اسقط حرمة نفسه فلاياثم المار بين يديه دل عليه مافي الفردوس عن ابن عباسؓ عنه صلي الله عليه وسلم "من نظر الي فرجة في صف فليسدها بنفسه ،فان لم يفعل فمر مار فليتخطط علي رقبته فانه لاحرمة له "اى فليتخطط المار على رقبة من لم يسدالفرجة " شامي: ۱/ ۵۷۰، باب الامامة، مطلب في الكلام على الصف الاول ،ط:سعيد "واذاوجد فرجة في الصف الاول دون الثاني فله خرقه لتركهم سدالاول (قوله لتركهم الخ )اى فلاحرمة لهم لتقصيرهم ،حاشيه الطحطاوى على مراقي الفلاح ،ص:۳۰۷، فصل في بيان الاحق بالامامة .ط:مكتبه رشيديه كوئٹه ،وقديمى .

(۲)وكذااذاسجد في موضع الركوع اوركع في موضع السجود اوكرر ركنا او قدم الركن اواخره ففي هذه الفصول كل مايجب سجودالسهو .هندية: ۱/ ۱۲۷، الباب الثاني عشر في سجودالسهو ،ط:رشيديه .وفي الهندية :ولايجب السجود الابترك واجب او تاخيره او تاخير ركن "هندية. ۱/ ۱۲۶ ،ط:رشيديه(قوله قيل الاقي اربع)واجاب في الحلية عن وجوب السجود في مسألة التفكر عمدابانه وجب لمايلزم منه من ترك واجب هو تاخيرالركن. شامي ۲/ ۸۰، باب سجودالسهو ،ط:سعيد كراچي.

## خاموش رہا قراءت کے بعد

''قراءت کے بعد خاموش رہا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## خانہ کعبہ کی تصویر والی جائے نماز

☆......جائے نماز پر غیر جاندار کی تصویر کا ہونا نماز کے لئے مانع نہیں ہے، اور اس سے نماز مکروہ بھی نہیں ہوتی، خانہ کعبہ اور روضہ اقدس کی تصاویر بھی غیر جاندار کی تصاویر میں داخل ہیں، اس لئے جس جائے نماز پر اس قسم کی تصاویر ہوں اس پر نماز جائز ہے۔(۱)

☆......کعبۃ اللہ کے اندر اور اس کی دیواروں پر نماز پڑھنا جائز ہے، اگرچہ مکروہ تنزیہی ہے۔(۲)

---

(۱) ولایکرہ تمثال غیر ذی الروح (ھندیۃ: ۱/۱۰۷، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، الفصل الثانی فیما یکرہ فی الصلاۃ، ط: مکتبۃ رشیدیۃ کوئٹہ "(او لغیر ذی الروح) لایکرہ، شامی: ۱/۶۴۹، مکروھات الصلاۃ، ط: سعید. ولایکرہ تمثال غیر ذی الروح لانہ لایعبد، تاتارخانیۃ: ۱/۵۶۳، الفصل الرابع فی بیان ما یکرہ للمصلی ان یفعل فی صلاتہ وما لا یکرہ ط: ادارۃ القرآن.

(۲) وفی التنویر "یصح فرض ونفل فیھا وفوقھا وان کرہ الثانی وفی الشامیۃ: (قولہ وان کرہ الثانی) ای الصلاۃ فوقھا. شامی: ۲/۲۵۴، قبیل کتاب الزکاۃ، ط: سعید.

وفی الھدایۃ "الصلوۃ فی الکعبۃ جائز فرضھا ونفلھا....ومن صلی علی ظھر الکعبۃ جازت صلوتہ" الھدایۃ: ۱/۱۳۳، ط: سعید کراچی. وفی البحر "(صح فرض ونفل فیھا وفوقھا) لانہ صلی اللہ علیہ وسلم صلی فی جوف الکعبۃ یوم الفتح ولانھا صلاۃ استجمعت شرائطھا الا انہ یکرہ لما فیہ من ترک التعظیم". البحر الرائق: ۲/۲۰۰، باب الصلاۃ فی الکعبۃ. ط: سعید کراچی.

☆.....تصویر کا حکم عین شئی کا حکم نہیں ہوتا۔(۱)

☆.....نماز پڑھنے کے دوران ان تصاویر پر سر رکھا جاتا ہے پاؤں نہیں رکھا جاتا یہ توہین نہیں، تعظیم میں داخل ہے۔(۲)

لہذا ان وجوہات کی بنا پر کعبۃ اللہ اور روضۂ اقدس کے نقش والی جائے نماز پر نماز پڑھنا جائز ہے، تاہم اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ ان نقشوں پر پاؤں نہ آئے تاکہ بےادبی کا شبہ پیدا نہ ہو۔

## ختم نماز

نماز کو صرف لفظ "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" پر ختم کرنا چاہئے "وبرکاتہ" کا اضافہ نہ کرے۔(۳)

---

(۱)وفی البحر: "والنظر من وراء الزجاج یوجب حرمة المصاهرة بخلاف المرآة لانه لم یرفرجها وانما رای عکس فرجها "البحرالرائق:۳/ ۱۰۱، فصل فی المحرمات، ط: سعید کراچی.(قوله لان المرئی مثاله الخ )......وانما اراد به انعکاس نفس المرئی وهو المراد بالمثال فیکون منها علی القول الآخر، ویعبرون عنه بالانطباع وهو ان المقابل للصقیل تنطبع صورته ومثاله فیه لاعینه، ویدل علیه تعبیر قاضیخان بقوله لانه لم یرفرجها ، وانما رای عکس فرجهافافهم. شامی:۳/ ۳۲، فصل فی المحرمات ،ط:سعید.

(۲)ونظیره :وفیه تعظیم لها ان سجدعلیها ...... لان الذی یصلی علیه معظم فوضع الصورة فیه تعظیم لها. البحر:۲/ ۲۸، باب مایفسد الصلاة ،ط:سعید، کراچی. شامی : ۱/ ۶۴۹، باب مایفسد الصلاة مکروهات الصلاة ،ط:سعید.

(۳)(یسلم عن یمینه ویقول السلام علیکم ورحمة الله ولایقول فی هذاالسلام )ای فی سلام الخروج من الصلاة سواء کان عن الیمین اوالیسار(وبرکاته کذاذکرفی المحیط ). حلبی کبیر ص: ۳۳۶، صفةالصلاة ،ط:سهیل ،الدرمع الرد: ۱/ ۵۲۶، آداب الصلاة، مطلب فی وقت ادراک فضیلة الافتتاح،ط:سعید. البحر: ۱/ ۳۳۲، فصل واذااراد الدخول فی الصلاة کبر،ط:سعید.

# خسوف کی نماز

☆ ''خسوف'' چاند گرہن کو کہتے ہیں یعنی چاند پر زمین کا سایہ ہوجانے سے اس کا سیاہ نظر آنا۔(۱)

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسوف اور خسوف اللہ تعالیٰ کی نشانیوں ہیں، اس سے مقصود بندوں کو خوف دلانا ہے، پس جب تم اسے دیکھو تو نماز پڑھو۔(۲)

☆ خسوف کے وقت بھی دو رکعت نماز پڑھنا مسنون ہے، مگر اس میں جماعت مسنون نہیں ہے۔(۳)

---

(۱)وفی المراقی وکسوف القمر ذهاب ضوئه والخسوف ذهاب دائرته، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص ۵۴۶، باب صلاة الکسوف والخسوف، ط: مکتبه رشیدیه کوئته، وقدیمی وفی الفقه الاسلامی الخسوف هو ذهاب ضوء القمر اوبعضه لیلا لحیلولة ظل الارض بین الشمس والقمر". الفقه الاسلامی ۱۴۲۱/۲، ط رشیدیه کوئته وفی قواعدالفقه "الخسوف للقمر ذهاب ضوئه" مجموعة قواعدالفقه ص ۲۷۶، ط میرمحمدکتب خانه

(۲)وفی البخاری، "عن قیس قال سمعت ابا مسعود یقول قال النبی ﷺ ان الشمس والقمر لاینکسفان لموت احد من الناس ولکنهما آیتان من آیات الله فاذا رأیتموها فقوموا فصلوا" بخاری ۱۴۱/۱، ط سعید کراچی وفی مسلم "عن ابی مسعود ان رسول الله ﷺ قال ان الشمس والقمر لیس ینکسفان لموت احد من الناس ولکنهما آیتان من آیات الله فاذا رأیتموه فقوموا فصلوا" مسلم ۲۹۹ مکتبه ایچ ایم سعید وفی ابی داود "ثم قال ان الشمس والقمر لاینکسفان لموت احد ولالحیاته ولکنهما آیتان من آیات الله عزوجل یخوف بهما عباده فاذا کسفا فزعوا الی الصلوة" ابوداؤد ۱۶۲/۱، ط سعید کراچی

(۳)وظاهر الروایة هو الرکعتان ثم الدعاء الی ان تنجلی، شرح المنیة شامی ۱۸۲/۲، باب الکسوف، ط:سعید.

یصلون رکعتین فی خسوف القمر وحدانا هکذا فی محیط السرخسی هندیة ۱۵۳/۱، الباب الثانی عشر فی صلاة الکسوف، ط رشیدیة کوئته اما خسوف القمر فیصلون فی منازلهم لان السنة فیها ان یصلوا وحدانا" بدائع الصنائع ۲۸۲/۱، قبل فصل فی صلاة الاستسقاء، ط:سعید کراچی.

☆......قراءت آہستہ پڑھے۔(۱)

## خشوع والی نماز کیسی ہو؟

شیخ الحدیث مولانا منظور احمد نعمانی نے اپنی کتاب ''حقیقت صلوٰۃ'' میں خشوع والی نماز کا ایک پورا نقشہ کھینچا ہے۔ جس میں انہوں نے بڑی تفصیل سے بیان کیا ہے کہ نمازی کی کیفیات اذان سے لے کر مسجد جانے تک اور تکبیر تحریمہ سے لے کر سلام پھیرنے تک کیا ہونی چاہئے۔ قارئین کے استفادے کیلئے پیش خدمت ہے۔

### اذان سنتے وقت دل کی حالت:

جب اذان کی آواز کان میں آئے تو ایمان والوں کو چاہئے کہ ادب کے ساتھ ادھر متوجہ ہو جائیں اور خیال کریں کہ یہ پکارنے والا، اللہ تعالیٰ مالک الملک کی طرف سے پکار رہا ہے اور اس کے دربار میں حاضری اور اظہار عبودیت کے لئے بلا رہا ہے۔

پھر جب مؤذن اللہ اکبر، اللہ اکبر اور اشہد ان لا الہ الا اللہ کہے تو اللہ کی بے انتہا عظمت و کبریائی اور اس کی لاشریک الوہیت کے تصور کو تازہ کرتے ہوئے خود بھی دل و زبان سے یہی کلمات کہیں، اور اگر بالفرض کسی کام میں مشغول ہوں یا کسی خدمت میں لگے ہوئے ہوں تو یہ خیال کر کے کہ اللہ تعالیٰ سب سے برتر اور بالاتر ہے اور اسکی عبادت کا حق سب سے اہم اور مقدم ہے، نماز کے واسطے اس کام کو ملتوی کرنے کے لئے تیار ہو جائیں۔

---

(۱) "بلااذان ولااقامة ولاجهر "الدرمع الرد: ۱۸۲/۲، باب الكسوف، ط: سعيد "بلااذان ولااقامة ولاجهر في القراء ة فيهما عنده "حاشية الطحطاوى على المراقي، ص: ۵۳۵ باب صلاة الكسوف والخسوف، ط: رشيديه وقديمي.

ولايجهر بالقراء ة في صلاة الجماعة في كسوف الشمس في قول ابي حنيفة "هندية: ۱۵۳/۱، الباب الثامن عشر في صلاة الكسوف. ط: رشيدية كوئٹه.

پھر جب مؤذن اشھد ان محمدًا رسول الله کہے تو حضور اکرم ﷺ کی رسالت کے یقین کو دل میں تازہ کرتے ہوئے اور رسالت کی عظمت کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنے دل وزبان سے بھی یہی شہادت ادا کریں۔

پھر جب مؤذن حی علی الصلوٰۃ اور حی علی الفلاح کہے تو خیال کریں کہ یہ مؤذن حضور ﷺ کی تعلیم سے، بلکہ گویا آپ ﷺ ہی کی طرف سے ہم کو نماز کے لئے بلا رہا ہے جس میں سراسر ہمارا بھلا ہے بلکہ اسی پر ہماری نجات اور کامیابی کا انحصار ہے، پھر اپنے نفس اور اپنی روح کو مخاطب کر کے مؤذن کا یہی پیغام خود اپنی زبان سے دہرائیں۔

پھر اخیر میں جب مؤذن کہے الله اکبر الله اکبر، لا اله الا الله تو اپنی زبان سے بھی ان کلمات کو دہراتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی شان کبریائی اور لاشریک الوہیت وربوبیت کا تصور پھر دل میں تازہ کریں اور خیال کریں کہ ایسے عظمت وجلال والے مالک الملک لاشریک لہ کے دربار میں حاضری اور اسکی بندگی کتنی بڑی سعادت ہے، اور اس میں غفلت وکوتاہی کس قدر کمینگی اور کتنی محرومی اور کیسی شقاوت ہے۔

## مسجد جاتے ہوئے دل کی حالت:

پھر اس مالک الملک کے قہر وجلال کے تصور سے لرزتے ہوئے اور اس کی شان رحیمی وکریمی سے لطف وکرم اور عفو ورحم کی امید کرتے ہوئے نہایت عاجزی اور مسکنت اور خوف وادب کی کیفیت کے ساتھ مسجد کی طرف چل دیں اور اس چلنے کے وقت قیامت کے دن قبر سے اٹھ کر میدان حشر اور مقام حساب کی طرف چلنے کو یاد کر کے قلب میں ایک بیم وامید کی سی کیفیت پیدا کریں۔

پھر جب مسجد میں داخل ہونے لگیں تو تصور کریں کہ یہ خانہ خدا اور مالک الملک کا دربار ہے، اور یہاں کا ادب یہ ہے کہ داہنا پاؤں پہلے اندر رکھا جائے یہ خیال کر کے داہنا پاؤں پہلے مسجد میں رکھیں اور دعا کریں۔

"رب اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک"

ترجمہ: میرے مالک! میرے گناہ بخش دے اور اپنی رحمت کے دروازے میرے لئے کھول دے۔

## وضو کی کیفیت:

پھر اگر وضو کرنا ہو تو یہ خیال کریں کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے حضور میں پاک وصاف ہو کر حاضر ہونا چاہیئے جیسا کہ اس کا حکم ہے نیز احادیث نبویہ میں وضو کے جو فضائل آئے ہیں مثلاً یہ کہ "وضو کے وقت اعضاء وضو کے تمام گناہ دھل جاتے ہیں" اور مثلاً یہ کہ "قیامت میں اعضاء وضو روشن اور منور ہوں گے جس کے ذریعہ سے اس امت کے نمازی تمام دوسرے لوگوں سے ممتاز ہوں گے اور یہ انکی خاص نشانی اور پہچان ہوگی"۔ سو وضو کے وقت اعضاء ان فضائل کو ملحوظ رکھتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ان کی پوری امید کرتے ہوئے وضو کریں اور سنن ومستحبات کی کماحقہ رعایت رکھیں بالخصوص مسواک کا ہمیشہ اہتمام کریں اور خیال کریں کہ اپنے مولا سے اسی منہ سے کچھ عرض کرنا ہے اور اس کا پاک کلام اس کے حضور پڑھنا ہے اس لئے مسواک کے ذریعہ منہ کے صاف کرنے میں کوتاہی نہ کریں۔

ہزار بار بشویم دہن بمشک وگلاب
ہنوز نام تو گفتن کمال بے ادبی است

رسول اللہ ﷺ خود بھی مسواک کا حد سے زیادہ اہتمام فرماتے تھے اور دوسروں کو بھی بہت تاکید فرماتے تھے، اور اس کے بڑے فضائل اور فوائد بیان فرماتے تھے۔

پھر وضو کرنے والا جب اس طرح وضو کر کے فارغ ہو جائے تو خیال کرے کہ یہ تو میں نے صرف ظاہری طہارت کی ہے اس سے زیادہ ضروری باطن کی طہارت ہے یعنی گندے ارادوں اور ناپاک خیالات سے اور گناہوں کی ناپاکی سے اپنے دل کی طہارت، کیونکہ اللہ تعالیٰ ہاتھ پاؤں اور چہروں سے زیادہ دلوں کو دیکھتا ہے۔ پس بڑا احمق اور بیوقوف ہے وہ انسان جس نے اللہ کے حضور میں حاضر ہونے کے لئے ہاتھ پاؤں وغیرہ چند ظاہری اعضاء تو دھو لئے لیکن دل کی صفائی اور پاکی کی کوئی فکر نہ کی حالانکہ جس مالک ومولا کے سامنے اس کو حاضر ہونا اور جس کو کچھ عرض ومعروض کرنا ہے وہ سب سے زیادہ دلوں ہی کو پاک اور صاف دیکھنا چاہتا ہے، اور پاکی کا خاص ذریعہ توبہ واستغفار ہے پس وضو کے بعد تمام گناہوں سے توبہ واستغفار بھی کرے۔

## نماز شروع کرتے وقت دل کی حالت:

پھر جب نماز کے لئے کھڑا ہونے لگے تو قیامت میں اللہ تعالیٰ کے سامنے ہونے والی اپنی پیشی کو یاد کرے اور ندامت وحیا اور خوف سے اس کے دل کی حالت وہ ہونی چاہیے جو نہایت محسن آقا کے سامنے حاضر ہوتے وقت کسی بھاگے ہوئے خطا کار غلام کی ہوتی ہے۔ نیز نماز کے فضائل کا بھی دھیان کریں، خصوصاً اس کی یہ فضیلت یاد کرے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے سامنے حضوری اور انتہائی قرب کا خاص موقع ہے، اور یہ کہ قیامت میں نماز ہی کی اچھائی یا برائی پر آدمی کی سعادت یا شقاوت کا فیصلہ ہونے والا ہے۔ پھر یہ خیال کر کے کہ کیا خبر ہے یہی نماز میری آخری نماز ہو اور اس کے بعد کوئی نماز پڑھنی مجھے نصیب

نہ ہو۔ لہٰذا بہتر سے بہتر نماز ادا کرنے کا عزم کرے، اور اللہ تعالیٰ سے توفیق مانگے۔

## نیت کی کیفیت:

پھر جب قبلہ کی طرف رخ کر کے کھڑا ہو جائے تو خیال کرے جس طرح میں نے اپنے جسم کا رخ بیت اللہ کی طرف کرلیا جو ہمارے جسموں کا قبلہ ہے اسی طرح میرے دل کا رخ پوری یکسوئی کے ساتھ اللہ ہی کی طرف ہونا چاہیئے جو قلوب وارواح کا قبلہ ہے۔ یہ خیال کر کے دل وزبان سے کہے:

**"انی وجهت وجهی للذی فطر السمٰوت والارض حنیفا وما انا من المشرکین۔ ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی لله رب العلمین۔ لاشریک له وبذالک امرت وانا اوّل المسلمین".**

"میں نے اپنا رخ یکسوئی کے ساتھ اس اللہ کی طرف پھیر دیا، جس نے زمین وآسمان پیدا کئے ہیں اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔ میری نماز اور میری ساری عبادت اور میرا جینا اور میرا مرنا سب اللہ کے لئے ہے جو رب العٰلمین ہے اس کا کوئی شریک نہیں، مجھے اسی کا حکم ہے اور میں اس کا حکم ماننے والوں میں سے ہوں"۔

## تکبیر تحریمہ کی کیفیت:

اس کے بعد نماز شروع کرے اور سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کی بے انتہا عظمت وکبریائی کا تصور کرتے ہوئے اور اپنی ذلت وبیچارگی اور تمام ماسوی اللہ کی بے حقیقی کو پیش نظر رکھتے ہوئے پورے خشوع وخضوع کے ساتھ دل وزبان سے کہے **اللہ اکبر** (اللہ بہت بڑا ہے، ہر طرح کی کبریائی اور برتری اسی کے لئے ہے) اس تکبیر تحریمہ کے وقت اللہ تعالیٰ کی عظمت وجلالت کا زیادہ سے زیادہ دھیان اور دل میں زیادہ سے زیادہ خشوع اور

تذلل کی کیفیت ہونی چاہیے۔ بعض عارفین نے لکھا ہے کہ پوری نماز کی اجمالی حقیقت اللہ اکبر میں مخفی ہوئی ہے اور ساری نماز اسی اللہ اکبر کے معنی کی تفصیل اور عملی صورت ہے۔

## ثناء کی کیفیت:

پھر اللہ تعالیٰ کو حاضر و ناظر یقین کرتے ہوئے اور اپنے آپ کو اس کے حضور میں کھڑا ہوا تصور کر کے اولاً ثناء پڑھے اور اس خیال کے ساتھ پڑھے کہ حق تعالیٰ اپنی خاص کریمانہ شان کے ساتھ متوجہ ہے اور سن رہا ہے۔

**سبحانک اللهم وبحمدک وتبارک اسمک**
**وتعالیٰ جدک ولا اله غیرک.**

(اے میرے اللہ! پاک ہے تیری ذات اور تیرے ہی لئے ہے ہر تعریف اور برکت والا ہے تیرا نام، اور اونچی ہے تیری شان اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں)

## تعوذ کی کیفیت:

اور پھر یہ خیال کر کے کہ شیطان ہمارے دین و ایمان کا اور خاص طور سے ہماری نمازوں کا بڑا سخت دشمن ہے اور وہ ہماری گھات میں ہے اور میں آگے جو کچھ اپنے رب سے عرض کرنا چاہتا ہوں وہ اس میں ضرور خرابی ڈالنے کی کوشش کرے گا اور صرف اللہ تعالیٰ ہی اس کے شر سے میری حفاظت فرما سکتا ہے۔ غرض اپنے آپ کو شیطان کے بچاؤ سے عاجز سمجھ کر اس کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگے اور عرض کرے۔

**اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ**

میں اللہ کی پناہ لیتا ہوں شیطان مردود سے

## سورۃ فاتحہ پڑھتے ہوئے دل کی حالت:

اس کے بعد بِسْمِ اللّٰہِ الخ پڑھ کر سورۃ فاتحہ اَلْحَمْدُ شروع کرے، اور ایک ایک آیت کو ٹھہر ٹھہر کر اور سمجھ کر پورے خشوع وخضوع کے ساتھ پڑھا جائے۔ (جب امام یا اکیلا نماز پڑھنے والا ہو)

صحیح حدیث میں آیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بیان فرمایا کہ: بندہ جب نماز میں یہ کہتا ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ (سب تعریفیں اللہ رب العلمین کے لئے ہیں) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے حَمِدَنِیْ عَبْدِیْ (میرے بندے نے میری حمد کی) پھر جب کہتا ہے اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ (جو بڑی رحمت والا ہے اور نہایت مہربان ہے) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَثْنٰی عَلَیَّ عَبْدِیْ (میرے بندے نے میری صفت بیان کی) پھر جب کہتا ہے مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ (جو یوم جزا کا مالک ہے) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے مَجَّدَنِیْ عَبْدِیْ (میرے بندے نے میری بڑائی بیان کی) پھر جب کہتا ہے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ (ہم تیری ہی عبادت کرتے اور تجھی سے مدد مانگتے ہیں) تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ھٰذَا بَیْنِیْ وَبَیْنَ عَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَا سَأَلَ (اس میرے بندے نے میری توحید کا اقرار کیا اور اپنے واسطے مجھ سے مدد مانگی، میرے بندے کو اس کی مانگ ملے گی) اس کے بعد جب بندہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ سے آخر تک پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ھٰذَا لِعَبْدِیْ وَلِعَبْدِیْ مَاسَأَلَ (میرے بندہ نے اپنے لئے مجھ سے ہدایت مانگی اور میرے بندہ کی یہ مانگ پوری کی جائے گی)۔

پس نماز کو پڑھنے والے کو چاہیے کہ سورۃ فاتحہ کی ہر آیت کو سمجھ کر اور ٹھہر ٹھہر کر اس تصور کے ساتھ نماز پڑھے کہ اللہ تعالیٰ میری سن رہے ہیں اور مذکورہ بالا احادیث کے

مطابق میری ہر بات کا جواب دے رہے ہیں، چنانچہ جب اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْن پر پہنچے اور اللہ تعالیٰ کے اس جواب کا خیال آئے کہ "میرا بندہ جو مانگے گا وہ اس کو ملے گا، تو یہ تصور کر کے کہ میری سب سے بڑی حاجت اور سب سے اہم ضرورت صراط مستقیم کی ہدایت اور دین حق پر چلنا ہے اور اس وقت اللہ تعالیٰ سے جو مانگا جائے گا وہ اس کو عطا کرنے کا وعدہ فرما رہا ہے دل کی پوری تڑپ کے ساتھ اس رب کریم سے عرض کرے۔

**اھدنا الصراط المستقیم۔ صراط الذین انعمت علیھم۔ غیر المغضوب علیھم ولا الضآلین۔آمین.**

اے اللہ! سیدھے راستہ پر چلا ان اچھے بندوں کے راستے پر جن پہ تو نے فضل فرمایا۔ نہ ان کے راستہ پر جن پر تیرا غضب ہوا، اور نہ گمراہوں کے راستے پر، اے اللہ! میری یہ دعا قبول فرما۔

اس کے بعد جو سورت پڑھنی ہو پڑھے، اور خیال کرے کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہی میری دعا کا جواب ہے جو خود میری زبان سے کہلوایا جا رہا ہے۔ قرآن شریف کی جو بھی چھوٹی بڑی سورۃ پڑھی جائے یا جہاں سے بھی اس کی دو چار آیتیں پڑھی جائیں لازماً اس میں ہماری ہدایت کا کوئی نہ کوئی سبق ہوگا، یا تو اللہ تعالیٰ کی توحید، تسبیح وتقدیس اور اسکی صفات عالیہ کا بیان ہوگا یا قیامت وآخرت کا ذکر ہوگا یا عبادات اور اخلاق کا یا معاملات و معاشرت کے اچھے اصولوں کی تلقین ہوگی، یا گذشتہ پیغمبروں اور ان کی امتوں کے سبق آموز واقعات ہوں گے۔ غرض قرآن شریف کی ہر آیت میں ضرور بالضرور ہمارے لئے کوئی خاص ہدایت ہوگی۔

## قرأت کرتے ہوئے دل کی حالت:

پس نمازی سورۃ فاتحہ کے بعد قرآن مجید کی جو سورۃ یا آیت بھی پڑھے ان کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنی دعا کا جواب سمجھے اور اپنے آپ کو مثل شجرہ موسوی کے تصور کرے (یعنی اس درخت کی مانند جس سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے وادی طویٰ میں حق تعالیٰ کا کلام سنا تھا) درحقیقت کلام اللہ پڑھنے والے ہر مؤمن پر (اور بالخصوص نماز میں قرآن شریف پڑھنے والے مؤمنین پر) اللہ تعالیٰ کے ہزاروں بڑے بڑے احسانات میں سے ایک بڑا احسان وانعام یہ بھی ہے کہ شجرہ موسوی والی سعادت عظمیٰ ان کو حاصل ہوتی ہے، یعنی اللہ تعالیٰ کے حقیقی اور ازلی مقدس کلام کو اپنی زبان سے ادا کرنا اور دہرانا نصیب ہوتا ہے۔

برین مژده گر جاں فشانم رواست

## رکوع کی کیفیت:

پھر جب قرأت ختم کر چکے تو شکر کے جذبہ سے بھرے ہوئے دل کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی وراء الوریٰ شان کبریائی کا دھیان کرتے ہوئے اور اپنے کو اس کی عبادت اور اس کے شکر کی کما حقہ ادائیگی سے قاصر سمجھتے ہوئے اللہ اکبر کہہ کے رکوع کرے، اور سر نیاز اس کے آگے جھکائے اور اپنی ذلت وحقارت اور حق تعالیٰ کی بے انتہا عظمت وجلالت کا تصور کر کے دل وزبان سے بار بار کہے۔

سبحان ربی العظیم، سبحان ربی العظیم، سبحان ربی العظیم.

پاک ہے میرا عظمت والا پروردگار، پاک ہے میرا عظمت والا پروردگار، پاک ہے میرا عظمت والا پروردگار۔

## قومہ کی کیفیت:

اس کے بعد سر اٹھائے اور کہے **سمع الله لمن حمده** (اللہ نے حمد کرنے والے کی سن لی) یہ کلمہ گویا اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور جواب کے ہے، جو بندے ہی کی زبان سے کہلوایا جاتا ہے، مطلب یہ ہے کہ اے بندے! تیری حمد کو تیرے رب نے سن لیا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ قدر افزائی اور یہ بندہ نوازی معلوم کر کے بندہ کو چاہیئے کہ اس کے تمام ظاہر و باطن پر حمد و شکر کا جذبہ طاری ہو جائے اور وہ دل و زبان اور جسم و جان سے کہے **ربنا لک الحمد** (اے میرے پروردگار! ساری حمد و ثنا تیرے ہی لئے ہے)۔

## سجدے کی کیفیت:

اس کے بعد حق تعالیٰ کی عظمت و کبریائی اور اپنی بے حقیقی اور شکر و عبادت کا حق ادا کرنے میں اپنی عاجزی اور کوتاہی کا تصور کرتے ہوئے دل و زبان سے **الله اکبر** کہتا ہوا سجدے میں گر جائے اور اپنی پیشانی (جو اس کے جسم کا سب سے اعلیٰ اور اشرف حصہ ہے) اللہ کے حضور میں زمین پر رکھ کر اللہ تعالیٰ کی بے انتہا عظمت و رفعت کے سامنے اپنی انتہائی ذلت و پستی اور بندگی اور سر افگندگی کی عملی شہادت دے، اور اللہ تعالیٰ کے بے انتہا جلال و جبروت کا تصور کر کے اپنے کو اس کا عبد ذلیل اور خاک پر پڑا ہوا ایک کیڑا سمجھتے ہوئے اسی حالت میں بار بار دل و زبان سے کہے:

**سبحان ربی الاعلیٰ، سبحان ربی الاعلیٰ، سبحان ربی الاعلیٰ.**

(پاک ہے میرا پروردگار جو بہت برتر اور بالاتر ہے، پاک ہے میرا پروردگار جو بہت برتر اور بالاتر ہے، پاک ہے میرا پروردگار جو بہت برتر اور بالاتر ہے،)

پھر اللہ تعالیٰ کی ذات کو اپنے سجدے سے اعلیٰ و ارفع اور اپنے سجدے اور اپنی

عبادت کو اس دربار عالی کی شان کے لحاظ سے نہایت ناقص اور ناقابل قبول سمجھتے ہوئے ندامت اور اعتراف قصور کے ساتھ **اللہ اکبر** کہہ کے سجدے سے سر اٹھائے اور سیدھا بیٹھنے کے بعد پھر اسی تصور و تأثر کے ساتھ **اللہ اکبر** کہہ کر دوبارہ سجدے میں گر جائے اور اس وقت اس کا دل اللہ تعالیٰ کی بے نہایت رفعت وعظمت اور اپنی انتہائی حقارت وذلت کے خیال میں ڈوبا ہوا ہو، اور اس کو ہر کمزوری اور ہر نامناسب بات سے پاک اور اپنے کو سراسر گندگیوں اور عیبوں کا مجموعہ اور نہایت حقیر اور خطا کار بندہ تصور کرتے ہوئے پھر بار بار زبان سے کہے:

**سبحان ربی الاعلیٰ، سبحان ربی الاعلیٰ، سبحان ربی الاعلیٰ.**

## دوسری رکعت:

پھر یہ تصور کرتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کی شان ہمارے ان سجدوں اور ہماری عبادات سے بہت بالاتر اور برتر ہے، **اللہ اکبر** کہتا ہوا کھڑا ہو جائے اور جن تصورات کے ساتھ پہلی رکعت میں سورۃ فاتحہ پڑھی تھی اس رکعت میں پھر اسی طرح سورۃ فاتحہ اور اس کے بعد کوئی سورۃ پڑھے اور مذکورہ تفصیل کے مطابق رکوع وسجدہ کرے۔ غرض ہر رکعت میں اسی طرح کرے۔

## تشہد کی کیفیت:

پھر جب بیٹھ کر تشہد پڑھنے کا وقت آئے تو دل کو پوری یکسوئی کے ساتھ متوجہ کر کے عرض کرے:

**"التحیات للہ والصلوات والطیبات السلام علیک ایها النبی ورحمة اللہ وبرکاته السلام علینا وعلیٰ عباد اللہ الصٰلحین اشهد ان لا اله الا اللہ واشهد ان محمداً عبده ورسوله".**

’’ادب و تعظیم کے سارے کلمے اللہ ہی کے لئے ہیں اور تمام عبادات اور تمام صدقات اللہ ہی کے لئے ہیں۔ سلام ہو تم پر اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور رحمت اللہ کی اور اس کی برکتیں، سلام ہو تم پر اور اللہ کے سب نیک بندوں پر، میں شہادت دیتا ہوں کہ کوئی قابل عبادت نہیں سوا اللہ کے اور شہادت دیتا ہوں کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور اس کے پیغمبر ہیں‘‘۔

## درود شریف پڑھتے ہوئے دل کی کیفیت:

اور قعدہ اخیرہ میں تشہد پڑھنے کے بعد یہ خیال کر کے رسول اللہ ﷺ پر درود شریف پڑھے کہ اس دربار خداوندی تک ہم کو رسائی رسول اللہ ﷺ کی رہنمائی سے حاصل ہوئی ہے اور ہمارا ایمان واسلام اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہمارا تعلق حضور ﷺ ہی کی تبلیغی کوششوں کا نتیجہ ہے اور آپ ہی ہمارے ہادی اول ہیں، اور اللہ تعالیٰ ہی حضور ﷺ کو اس ہدایت ورہنمائی کا اور اس سلسلہ کی تکلیفوں اور مصیبتوں کا بدلہ دے سکتا ہے، لہٰذا دعائے رحمت یعنی درود کی شکل میں آپ کے احسان کا اعتراف کیے بغیر اللہ تعالیٰ سے عرض ومعروض کے اس سلسلے کو ختم کر دینا بڑے بے مروتی اور احسان فراموشی ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جس درود شریف کی تعلیم فرمائی تھی اور جو عام طور پر نمازوں میں پڑھا جاتا ہے وہ یہ ہے:

**’’اللهم صل علىٰ محمد وعلىٰ آل محمد كما صليت علىٰ ابراهيم وعلىٰ آل ابراهيم انك حميد مجيد. اللهم بارك علىٰ محمد وعلىٰ آل محمد كما باركت علىٰ ابراهيم وعلىٰ آل ابراهيم انك حميد مجيد‘‘.**

’’اے اللہ! حضرت محمد ﷺ پر ان کی آل پر (یعنی ان کے متعلقین اور متبعین پر)

اپنی خاص رحمت نازل فرما جیسے تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر رحمت نازل کی، تو قابل حمد ہے اور صاحب مجد ہے۔ اے اللہ حضرت محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر برکتیں نازل فرما جیسے کہ تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور آل ابراہیم علیہ السلام پر برکتیں نازل کیں، تو قابل حمد ہے اور صاحب مجد ہے"۔

استغفار:

درود شریف پر گویا نماز پوری ہوگئی مگر اس کو اللہ تعالیٰ کی شان عالی کے لحاظ سے نہایت ناقص اور ناقابل اعتبار سمجھتے ہوئے اور اس بارہ میں اپنے کو سراسر قصور وار اور خطا کار تصور کرتے ہوئے اپنے اندر خوف اور دل شکستگی کی کیفیت پیدا کرے اور نہایت الحاح اور تضرع کے ساتھ حق تعالیٰ سے عرض کرے:

**"اللهم انی ظلمت نفسی ظلما كثيرا وانه لا يغفر الذنوب الا انت فاغفرلی مغفرة من عندک وارحمنی انک انت الغفور رحيم"۔** (صحیح بخاری)

"اے اللہ! میں نے اپنے نفس پر بڑا ظلم کیا میں سخت قصوروار ہوں اور صرف تو ہی گناہوں کو معاف کرنے والا ہے، پس تو مجھے معافی دے دے محض اپنے فضل سے اور مجھ پر رحم فرما، یقیناً تو بخشنے والا اور مہربان ہے"۔

یہ دعا رسول اللہ ﷺ نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو ان کی درخواست پر نماز ہی میں پڑھنے کے لئے تعلیم فرمائی تھی۔

اس دعا و استغفار ہی کو اپنی نماز کا خاتمہ بنائے۔

سلام کی کیفیت:

اس کے بعد سلام کے ذریعہ نماز ختم کردے۔ دائیں جانب کے سلام میں دائیں جانب کے رفقاء نمازی اور فرشتوں کی نیت کرے اور بائیں جانب کے سلام میں اس

جانب والوں کی۔اور امام جس جانب ہو اس کی نیت اسی جانب کے سلام میں کرے۔

یہ ظاہر ہے کہ سلام کا اصل موقع ابتدائے ملاقات ہے، یعنی جدا ہونے کے بعد جب وہ مسلمان باہم ملیں تو انہیں سلام کا حکم ہے۔ پس نماز کے ختم پر دوطرفہ سلام کی مشروعیت میں ہمارے لئے اشارہ ہے کہ ہم پوری نماز میں اس قدر یکسوئی کے ساتھ اللہ تعالی کی طرف متوجہ اور اس سے مناجات اور عرض معروض میں ایسے غرق رہیں کہ اپنے گردو پیش کی دنیا سے بھی، حتی کہ اپنے ساتھ کے فرشتوں سے بھی منقطع اور غائب ہو کر گویا کسی دوسرے ہی عالم میں ہیں اور نماز کے ختم پر گویا اس عالم سے پلٹ کر تازہ ملاقات کرتے ہیں اور دائیں بائیں کے رفیقوں اور فرشتوں کو سلام کرتے ہیں۔

## سلام کے بعد:

سلام پھیرنے کے بعد پھر یہ خیال کرے کہ میری یہ نماز بہت ناقص ہوئی اور اللہ تعالیٰ محض اپنے کرم سے معاف نہ فرمائے تو میں اس پر سزا کا مستحق ہوں بہرحال یہ خیال کر کے شرم و ندامت اور خفت کے جذبہ کے ساتھ اپنی نماز کے کوتاہیوں اور دوسری عام معصیتوں سے معافی مانگے اور عفو و درگزر کی التجا کرے۔ حدیث میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ سلام پھیرنے کے بعد تین دفعہ ایسی آواز سے **استغفر اللّٰہ، استغفر اللّٰہ، استغفر اللّٰہ.** کہتے تھے کہ پیچھے کے لوگ بھی آپ کے اس استغفار کو سن لیتے تھے۔

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کے خاص اور مقبول بندوں کی یہ صفت بیان کی گئی ہے:

**''کانوا قلیلا من اللیل ما یھجعون وبالاسحار ھم یستغفرون''.**

''وہ راتوں کو بہت کم سوتے ہیں، بلکہ راتوں کا زیادہ حصہ اللہ کی عبادت اور اس کی یاد میں گزارتے ہیں، اور پھر سحری کے وقت اس سے معافی مانگتے ہیں''۔

گویا رات بھر کی عبادت کے بعد بھی اپنے کو قصوروار اور خطا کار گردانتے ہوئے اپنے مالک و مولیٰ سے اپنے گناہوں اور اپنی خطاؤں کی معافی ہی چاہتے ہیں۔ بہر حال ایمان والوں کا یہی حال ہونا چاہیئے کہ اپنی طرف سے اچھی سے اچھی نماز پڑھنے کی کوشش کریں اور سلام پھیرنے کے بعد اپنے قصور اور اپنی کوتاہ کاری کا اعتراف کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ سے معافی چاہیں۔ اس سے بخش دینے کی التجا کریں، اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ سے جو چاہیں دعائیں مانگیں۔ (بحوالہ نماز کے اسرار و رموز، ص: ۲۰۹-۲۲۴، ط: مکتبہ الفقیر)

## خشوع و خضوع سے نفسیاتی امراض کا خاتمہ

انسان دنیا میں پھنستا چلا جا رہا ہے اور جتنا دنیا میں پھنستا ہے اتنا ہی بے سکون اور بے چین ہوتا چلا جا رہا ہے، اب پھر سکون کی تلاش میں مزید کوشش کرتا ہے، مزید دنیا حاصل کرتا ہے لیکن پھر مزید پھنستا ہے۔

مکھی شہد کے میٹھے پر آ بیٹھی، کچھ کھایا پھر پھنس گئی، اب نکلنے کے لئے کوشش کی تو پھنستی چلی گئی۔ آخر کار ریشم کے کیڑے کی طرح مر گئی۔ بالکل اسی طرح انسان کی کیفیت ہے لیکن نماز واحد علاج ہے سکون کا، لیکن کونسی نماز؟ میری اور آپ کی؟ نہیں ہرگز نہیں بلکہ وہ نماز جس کے اندر خشوع و خضوع ہو۔

خشوع اندر کے سکون، دھیان اور توجہ کا نام ہے۔ (۱)

خضوع باہر کی ترتیب اور توجہ کا نام ہے۔

اور یہی دونوں چیزیں مطلوب ہیں ٹیلی پیتھی میں۔

یہی دو چیزیں مطلوب ہیں ہپناٹزم میں۔

---

(۱) وفی التفسیر المنیر: والخشوع. خشوع القلب" (التفسیر المنیر: ۱۸/۱۱، مکتبہ عماریة.
وفی القرطبی "والخشوع محله القلب". تفسیر قرطبی: ۱۲/۱۰۳، مکتبة الغزالی.
وفی القرطبی "والخشوع فی القلب". تفسیر قرطبی: ۱/۳۷۴. مکتبة الغزالی.

یہی دو چیزیں مطلوب ہیں یوگا میں۔

یہ سب مل کر علاج انسانی بن جاتا ہے۔

ماہر نفسیات اس بات پر متفق ہیں کہ نماز مکمل سکون ہے۔اور اس وقت نفسیاتی مریضوں کو نماز دھیان سے پڑھنے کی تربیت دی جاتی ہے۔

ایک ماہر نفسیات (Pcshycologist) کہنے لگے کہ اگر لوگوں کو خشوع و خضوع کے فوائد اور محاسن کا علم ہو جائے تو وہ کاروبار چھوڑ کر ایسی نماز پڑھیں کہ انہیں پھر دنیا بھول جائے۔

کہنے لگے میرے پاس ایک مریض آیا تمام دوائی علاج کر چکا تھا۔میں نے کہا میرا صرف اور صرف یہی مشورہ ہے کہ نماز تہجد سے لے کر نماز اوابین تک تمام نفل اور فرض نماز پڑھیں اور پڑھیں اس دھیان اور توجہ سے جس طرح دین کہتا ہے۔کچھ عرصہ کے بعد مریض نے بتایا کہ واقعی میرے امراض سے ( 1/3 ) ایک تہائی حصہ ختم ہو گیا ہے۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس :۱/۱۸۰)

## خصی کی امامت

خصی کی امامت مکروہ تنزیہی ہے،البتہ اگر اس سے زیادہ بہتر آدمی امامت کے لئے موجود نہ ہو تو کراہت نہیں ہوگی۔(۱)

---

( )وکذا تکرہ خلف امرد وسفیہ ومفلوج .الدرالمختار وفی الشامیة :(قولہ ومفلوج وابرص شاع برصہ )وکذلک اعرج یقوم ببعض قدمہ ،فالاقتداء بغیرہ اولی، تاتارخانیة ،وکذا اجذم "بیرجندی" ومجبوب وحاقن ،ومن لہ ید واحدة،فتاوی الصوفیة عن التحفة :والظاہر ان العلة النفرة ،ولذا قید الابرص بالشیوع لیکون ظاہرا ولعدم امکان اکمال الطہارة ایضا فی المفلوج والاقطع والمجبوب، شامی: ۱/ ۵۶۲، باب الامامة ،مطلب فی امامة الامرد،ط:سعید قلت ان الخصی فی حکم المجبوب ،محمد انعام الحق.

## خضاب لگانے والے کی امامت

خالص سیاہ خضاب کے علاوہ باقی رنگوں کا خضاب لگانا جائز ہے اور سیاہ خضاب لگانا حرام ہے، (۱) اور ایسا آدمی فاسق ہے، اور فاسق کی اقتداء میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے، (۲)

البتہ مجاہدین کے لئے سیاہ خضاب لگانا جائز ہے۔(۳)

## خطاب کرنا

''کلام کی پانچ قسمیں'' عنوان کے تحت دیکھیں۔

## خطبوں کے درمیان ہاتھ اٹھا کر دعا کرنا

جمعہ اور عیدین کے دو خطبوں کے درمیان جب امام بیٹھتا ہے، تو حاضرین کے لئے اس وقت ہاتھ اٹھا کر یا زبانی دعا کرنا جائز نہیں ہے، بلکہ حاضرین اس وقت بھی خاموش بیٹھے رہیں۔(۴)

---

(۱) يستحب للرجل خضاب شعره ولحيته ولو في غير حرب في الاصح، والاصح انه عليه الصلاة والسلام لم يفعله ويكره بالسواد، وفي الشامية: (قوله ويكره بالسواد) اى لغير الحرب. قال في الذخيرة: اما الخضاب بالسواد للغزو، ليكون أهيب في عين العدو فهو محمود بالاتفاق، وان ليزين نفسه للنساء فمكروه، وعليه عامة المشايخ وبعضهم جوزه بلا كراهة روى عن ابى يوسف انه قال: كما يعجبني ان تتزين لي يعجبها ان اتزين لها. شامي: ۴۲۲/۶، فصل في البيع، كتاب الحظر والاباحة، ط: سعيد و: ۷۵۶/۶، مسائل شتى، ط: سعيد كراچى.

(۲) "واما الفاسق فقد عللوا كراهة تقديمه بانه لا يهتم لامر دينه وبأن في تقديمه للامامة تعظيمه وقد وجب عليهم اهانته شرعا الى ان قال فهو كالمبتدع تكره امامته بكل حال بل مشى في شرح المنية على ان كراهة تقديمه كراهة تحريم لما ذكرنا". شامي: ۵۶۰/۱، باب الامامة، ط: سعيد ويكره ان يكون الامام فاسقا ويكره للرجال ان يصلوا خلفه. تاتارخانية: ۶۰۳/۱، الفصل السادس الكلام في بيان من هو احق بالامامة. ط: مكتبه ادارة القرآن.

(۳) انظر الى الحاشية السابقة رقم ۱.

(۴) (اذا خرج الامام) (فلا صلوة ولا كلام الى تمامها، الدر المختار، وفي الشامية (قوله إلى تمامها) اى الخطبة لكن قال في الدرر لم يقل الى تمام الخطبة كما قال في الهداية لما صرح به في المحيط وغاية البيان انهما يكرهان من حين يخرج الامام الى ان يفرغ من الصلوة شامي ۱۵۸/۲، باب الجمعة، ط: سعيد) وفي الشامية "(قوله ولا كلام)........ قال البقالي في

## خطبہ بیٹھ کر پڑھنا

خطبہ کھڑے ہوکر پڑھنا مسنون ہے، بلاعذر بیٹھ کر پڑھنا درست نہیں، ہاں اگر کوئی عذر ہے تو بیٹھ کر خطبہ پڑھنا جائز ہے، لیکن ہمیشہ بیٹھ کر پڑھنے کی عادت بنالینا صحیح نہیں ہے، اس لئے ایسی صورت میں دوسرے خطیب کا انتظام کیا جائے۔(۱)

## خطبہ پڑھنے کا طریقہ

حدیث شریف میں ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب خطبہ دیتے تو آنکھ مبارک لال ہو جاتی، اور آواز بلند اور طرز کلام میں شدت آجاتی، اور ایسا معلوم ہوتا کہ کوئی لشکر حملہ کرنے والا ہے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سامعین کو اس عظیم خطرہ سے آگاہ فرما رہے ہیں۔(۲)

---

=مختصره واذاشرع في الدعاء لايجوز للقوم رفع اليدين ولاتامين باللسان جهراً فان فعلواذلك اثموا وقيل اساؤاولااثم عليهم والصحيح هو الاول وعليه الفتوى .شامي: ۱۵۸/۲، باب الجمعة،مطلب في شروط وجوب الجمعة،ط:سعيدوفي الجوهرة :(قال بهامشه )واذاخرج الامام على المنبر يوم الجمعة ترك الناس الصلوة والكلام حتى يفرغ من خطبته وصوته بلافرق بين بعيد وقريب في الاصح محيط "(الجوهرة النيرة: ۱۱۸/۱ ط :ميرمحمد )مزيد تفصيل کیلئے غایۃ الاوطار:۳۷۳/۱،کو دیکھیں۔

(۱)(قوله وطهارة وسترعورة قائما)جعل الثلاثة في شرح المنية واجبات مع انه نفسه صرح في متن الملتقى بسنية الطهارة والقيام كمافي كثيرمن المعتبرات . وصرح في المجمع وغيره بكراهة ترك الثلاثة "شامي: ۱۵۰/۲، باب الجمعة ،ط:سعيد .

قال النووي في شرح مسلم في هذه الرواية دليل لمذهب الشافعي والاكثرين ان خطبة الجمعة لاتصح من القادر على القيام الاقائمافي الخطبتين ولاتصح حتى يجلس بينهماالى قوله وحكى ابن عبدالبراجماع العلماء على ان الخطبة لاتكون الاقائمالمن اطاقه وقال ابوحنيفة تصح قاعداًوليس القيام بواجب ".شرح النووي لمسلم: ۲۸۳/۱، كتاب الجمعة.مكتبة:ايچ ايم سعيد كراچي. وفي التاتارخانية: وقال محمد ويخطب الامام قائما يوم الجمعة هكذاجرى التوارث من لدن رسول الله ﷺ الى يومنا"تاتارخانية :۶۰/۲، الفصل الخامس والعشرون في صلاة الجمعة، الشرط الخامس ، الخطبة.ط: مكتبه ادارة القرآن. حلبي كبير ص ۵۵۲ فصل في صلاة الجمعة،ط.سهيل اكيڈمي لاهور.

(۲)وفي الحديث :عن جابرؓقال كان رسول الله ﷺ اذاخطب احمرت عيناه وعلاصوته واشتد غضبه حتى كانه منذرجيش يقول صبحكم ومساكم ويقول بعثت اناوالساعة كهاتين ويقرن بين اصبعيه السبابة والوسطى. مسلم: ۲۸۴/۱، كتاب الجمعة ،ط:سعيد.

پر جوش مقرروں کی طرح آپ ہاتھ نہیں پھیلاتے تھے، البتہ سمجھانے یا آگاہ کرنے کے موقع پر شہادت کی انگلی سے اشارہ فرمایا کرتے تھے، اس لئے خطیب کے لئے خطبہ کے دوران مضمون کے اعتبار سے شہادت کی انگلی سے اشارہ کرنے کی اجازت ہے بلکہ یہ مسنون ہے، لیکن دائیں بائیں رخ پھیرنا صحیح نہیں ہے بلکہ بعض محققین نے اس کو بدعت کہا ہے، البتہ چہرہ کا رخ سامنے رکھ کر دائیں بائیں نظر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔(۱)

## خطبہ پڑھنے کے بعد وضو کی حاجت

اگر جمعہ کا خطبہ پڑھنے کے بعد امام کا وضو ٹوٹ گیا اور وہ وضو کر کے آیا تو خطبہ کا اعادہ ضروری نہیں، پہلے والا خطبہ کافی ہے اور اس کے بعد جمعہ کی نماز پڑھنا صحیح ہے۔(۲)

## خطبہ سے پہلے بیان کرنا

☆... جمعہ کی اذان کے بعد خطبہ سے پہلے ضروری مسائل اور دینی احکام بیان

---

(۱) عن عمارة بن زوية انه رأى بشر بن مروان على المنبر رافعا يديه ،فقال قبح الله هاتين اليدين لقد رايت رسول الله صلى الله عليه وسلم مايزيد على ان يقول بيده هكذا واشاره باصبعه المسبحة رواه مسلم . مشكوة، ص:۱۲۳ باب الخطبة والصلوة ،ط:قديمى كراچى. وفى الشامية :(تنبيه) مايفعله بعض الخطباء من تحويل الوجه جهة اليمين وجهة اليسار عند الصلاة على النبى ﷺ فى الخطبة الثانية لم ارمن ذكره والظاهر انه بدعة ينبغى تركه لئلايتوهم انه سنة ،ثم رأيت فى منهاج النووى قال ولايلتفت يميناوشمالا فى شئ منها،قال ابن حجرفى شرحه لان ذلك بدعة ، ويؤخذ ذلك عندنا من قول البدائع ومن السنة ان يستقبل الناس بوجهه ويستدبر القبلة ، لان النبى صلى الله عليه وسلم كان يخطب هكذا ، شامى: ۱۴۹/۲ ، باب الجمعة، مطلب فى قول الخطيب قال الله تعالى" اعوذ بالله من الشيطان الرجيم. ط: سعيد كراچى.

(۲) ولو خطب ثم ذهب فتوضأ فى منزله ثم جاء فصلى تجوز ، حلبى كبير،ص:۵۵۷، فصل فى صلاة الجمعة، ط:سهيل اكيڈمى لاهور.

کرنا نہ صرف جائز بلکہ مستحب ہے۔(۱)

☆ ...اگر خطبہ کا ترجمہ بیان کرنا چاہے تو کرسکتا ہے، اس میں کوئی بھی حرج نہیں ہے۔(۲)

## خطبہ عربی زبان میں ہونا ضروری ہے

جمعہ اور عیدین کا خطبہ عربی زبان میں ہونا ضروری ہے۔ عربی کے علاوہ کسی اور زبان میں جمعہ اور عیدین کا خطبہ دینا سنت متوارثہ کے خلاف ہونے کی وجہ سے صحیح نہیں ہے۔(۳)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام خطبات عربی میں ہوتے تھے، صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین ملک عرب سے نکل کر دوسرے ملکوں میں تشریف لے گئے، وہاں کے باشندے انہیں صحابہ اور صحابہ کے بعد حضرات تابعین اور تبع تابعین کے فیوض

---

(۱، ۲)عاصم بن محمد عن ابيه قال: رأيت ابا هريرة رضى الله عنه يخرج يوم الجمعة فيقبض على رمانتي المنبر قائماويقول: حدثنا ابو القاسم رسول الله الصادق المصدوق صلى الله عليه وسلم فلا يزال يحدث حتىٰ اذا سمع فتح باب المقصورة لخروج الامام للصلاة جلس "مستدرک حاكم: ۵۸۷/۳، كتاب معرفة الصحابة، تحديث ابى هريرة فى المسجد قبل الجمعة رقم الحديث[۲۱۷۳] ط: العلمية، بيروت.

نهى عن التحلق يوم الجمعة قبل الصلاة الا ان يكون عالما بالله يذكر بايام الله ويفقه فى دين الله يتكلم فى الجامع بالغداة فيجلس اليه فيكون جامعا بين البكور وبين الاستماع الخ. اتحاف السادة المتقين شرح احياء علوم الدين: ۲۵۳/۳، الباب الخامس فى فصل الجمعة، ط: دار الكتب العلمية بيروت، لبنان.. مزید "جمعہ کے دن تقریر کرنا" عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

فتاوی رحیمیہ: ۱۴۱/۶، متفرقات صلاۃ، خطبہ سے پہلے احکام دین کا بیان۔ط: دار الاشاعت کراچی۔

(۳) وان تكون بالعربية فلا تصح الخطبة بغير العربية مع القدرة عليها كقراءة القرآن، فانها لا تجزئ بغير العربية، الفقه الاسلامي وادلته: ۱۳۱۰/۲، ط: رشيدية كوئته. فانه لاشک فى ان الخطبة بغير العربية خلاف السنة المتوارثة من النبى ﷺ والصحابة رضى الله تعالى عنهم اجمعين، فيكون مكروها تحريما. عمدة الرعاية شرح الوقاية- ۲۴۲/۱، باب صلاة الجمعة.

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی فرماتے ہیں: چون خطب آنحضرت ﷺ وخلفاء وهلم جرا ملاحظه کرديم تنقيح آن وجود چند چيز است، حمد، شهادتين، وصلوة بر آنحضرت ﷺ وعربى بود نيز بجهت عمل مستمر مسلمين درمشارق ومغارب باوجود آن كه در بسيارے اقاليم مخاطبان عجمى بودند. مسوى مصفى شرح موطا امام مالک: ۱۵۴/۲، كتاب الجمعة

شامى: ۱۴۷/۲، باب الجمعة، (تتمة)، ط: سعيد.

وبرکات سے فائدہ اٹھا کر مسلمان ہوئے، ان نومسلم لوگوں میں دینی تعلیم، مسائل اور تبلیغ احکام کی شدید ضرورت تھی، اس زمانہ میں نہ اخبارات تھے، نہ رسائل ومیگزین، اور نہ پریسوں میں دینی کتابوں کی اشاعت ہوتی تھی، وعظ ونصیحت اور درس وتدریس کے ذریعے ہی احکام ومسائل کی تبلیغ ہوتی تھی، ان تمام ضرورتوں کے باوجود صحابہ کرام، حضرات تابعین اور تبع تابعین، حضرات محدثین، مجتہدین، فقہاء متقدمین اور متاخرین میں سے کسی سے بھی ثابت نہیں ہے کہ انہوں نے جمعہ یا عیدین کے خطبے عربی کے سوا کسی اور زبان میں پڑھے ہوں، یا اس کی ہدایت کی ہو، اس لئے خطبہ عربی میں پڑھنا ضروری ہے، کسی اور زبان میں اس کی اجازت نہیں ہے۔(۱)

## خطبۂ عیدین میں حاضرین کا تکبیر کہنا

جب خطیب عیدین کے خطبہ میں تکبیرات کہے تو حاضرین بھی آہستہ آہستہ تکبیر کہہ سکتے ہیں اور جب خطیب "ان اللّٰہ وملائکتہ" کی ایت پڑھے، تو حاضرین دل ہی دل میں درود پڑھ سکتے ہیں زبان سے نہیں۔(۲)

---

(۱) ایضا، وفتاوی رحیمیہ ۱۳۷/۶ خطبہ کس زبان میں پڑھا جائے، ط: دار الاشاعت کراچی۔

(۲) وفی التاتارخانیة. "واذا کبر الامام فی الخطبة یکبر القوم معه واذا صلی علی النبی علیه السلام یصلی الناس فی انفسهم امتثالاً للامروسنة الانصات" تاتارخانیة ۸۹/۲، ط: مکتبه ادارة القرآن. هندیة ۱۵۱/۱، الباب السابع عشر فی صلاة العیدین. ط رشیدیة کوئٹه حلبی کبیر، ص ۵۶۰، فصل فی صلاة الجمعة. ط سہیل اکیڈمی لاہور "والصواب انه یصلی علی النبی علیه السلام عند سماع اسمه فی نفسه" الدرمع الرد: ۱۵۹/۲، باب الجمعة، مطلب فی شروط وجوب الجمعة، ط سعید، وفی الجوهرة" وکذا اذا ذکر الخطیب النبی علیه السلام استمعوا وصلوا علیه فی انفسهم، الجوهرة النیرة ۱۱۸/۱، ط میر محمد (قوله ولا کلام) ......وکذلک اذا ذکر النبی صلی الله علیه وسلم لایجوز ان یصلوا علیه بالجهر بل بالقلب وعلیه الفتوی. شامی ۱۵۸/۲، باب الجمعة، مطلب فی شروط وجوب الجمعة، ط: سعید کراچی.

## خطبہ کے دوران بچوں کو شرارت سے روکنا

اگر خطبہ کے دورن بچے شوراور شرارت کرتے ہیں تو ان کو سر اور ہاتھ کے اشارے سے روکا جا سکتا ہے، زبان سے کچھ نہ کہے، زبان سے بولنا جائز نہیں حرام ہے۔ البتہ خطیب کے لئے زبان سے روکنا جائز ہے۔(۱)

## خطبہ کے دوران بیٹھنے کی کیفیت

خطبہ کے دوران تشہد کی ہیئت میں بیٹھنا، ہاتھ باندھنا، اور خاص وقت پر ہاتھ چھوڑنا سنت نہیں، اگر یہ چیزیں واجب یا مستحب سمجھ کر کی جائیں تو بدعت ہے، ترک کرنا لازم ہوگا۔ ادب کے خیال سے دوزانو ہوکر بیٹھنے میں کچھ حرج نہیں بلکہ مستحب ہے۔(۲)

(۱) والاصح انه لاباس بان يشير برامسه اوبيده عندرؤية منكر. الدرمع الرد: ۲/۱۵۹، باب الجمعة، ط:سعيد. حلبي كبير، ص۵۶۰، فصل في صلاة الجمعة، ط:سهيل اكيڈمي لاهور، (وكل ماحرم في الصلاة حرم فيها)اى في الخطبة، خلاصة وغيرها فيحرم اكل وشرب وكلام ولوتسبيحااو رد سلام او امرابمعروف بل يجب عليه ان يستمع ويسكت، الدرالمختاروفي الشامية :(قوله او امرا بمعروف )الااذاكان من الخطيب كماقدمه الشارح .شامي: ۲/۱۵۹، باب الجمعة ،ط:سعيد (قوله ولاكلام )..........امابعده فالكلام مكروه تحريمابااقسامه كمافي البدائع بحرونهر. شامي: ۲/۱۵۸، باب الجمعة ،ط:سعيد.

والتكلم به من غيرالامام حرام. طحطاوى على الدرالمختار: ۱/۵۵۲، باب الجمعة ،ط: قديمي كراچي.

(۲)عن يعلى بن شداد بن اوس قال شهدت مع معاوية بيت المقدس فجمع بنا فنظرت .... فاذارجل من في المسجد اصحاب النبي عليه الصلوة والسلام فرأيتهم محتبين والامام يخطب،ابوداؤد ۱/۱۵۸، باب الاحتباء والامام يخطب.ط:سعيد كراچي.و ۱۰/۱۶۵ ط:حقانيه وفي الحجة·اذاشهد الرجل الخطبة ان شاء جلس محتبيا او متربعا او كما تيسر لانه ليس بصلوة حقيقة" تاتارخانية : ۲/۶۳، ط:ادارة القرآن. "(قوله لانه عليه الصلاة والسلام الخ ) قال في شرح المنية الجلوس على الركبتين اولى ،لانه اقرب الى التواضع "شامي : ۱/۶۴۴، باب مايفسد الصلاة ومايكره فيها،مطلب اذا ترددالحكم الخ ،ط: سعيد كراچي.اذاشهد الرجل عند الخطبة ان شاء جلس محتبيااومتربعااو كماتيسر لانه ليس بصلاةعملاوحقيقة.....ويستحب ان يقعدفيها كما يقعد في الصلاة هندية: ۱/۱۴۸، الباب السادس عشر في صلاة الجمعة ،قبيل "ومنها الجماعة.

## خطبہ کے شروع میں " الحمد للّٰہ" دومرتبہ پڑھنا

خطبہ کے شروع میں "الحمد للّٰہ" دومرتبہ پڑھنا جائز ہے، اس میں کوئی مضائقہ نہیں، البتہ اس کو لازم نہ سمجھا جائے۔(۱)

## خطبہ کے وقت چندہ کرنا

خطبہ کے دوران چندہ کرنا منع ہے، اس لئے خطبہ شروع ہونے سے پہلے چندہ کرلیا جائے خطبہ شروع ہونے کے بعد نہیں۔(۲)

## خطبہ کے وقت نماز پڑھنا

جب امام جمعہ کے دن خطبہ دینے کے لئے کمرہ سے نکلے، یا جہاں کمرہ نہیں وہ اپنی جگہ سے خطبہ دینے کے لئے منبر پر چڑھنے کے لئے کھڑا ہو، اس وقت سے جمعہ کی فرض نماز ختم ہونے تک ہر قسم کے نوافل اور سنتیں پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔ بعض لوگ دونوں خطبوں کے درمیانی وقفہ میں جمعہ کی سنتیں شروع کر دیتے ہیں یہ مکرہ تحریمی اور منع ہے۔ البتہ جو سنتیں امام کے کھڑا ہونے سے پہلے شروع کی تھیں ان چاروں کو پورا کرلے، یہ صحیح ہے۔ فرض واجب کی قضاء، نماز جنازہ اور سجدہ تلاوت بھی اس وقت مکروہ تحریمی ہے، مگر صاحب ترتیب کے لئے جمعہ کے خطبہ کے وقت قضاء نماز پڑھنا بلا کراہت جائز ہے،(۳) ہر خطبہ کا یہی حکم ہے، خطبے دس ہیں اور وہ یہ ہیں (۱) خطبۂ جمعہ (۲) خطبۂ عید الفطر

---

(۱) فتاوی رحیمیہ. ۱۲۹/۲، باب الجمعۃ والعیدین، ط: دار الاشاعت. کراچی.

(۲) "خطبہ کے دوران بچوں کو شرارت سے روکنا" عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں۔

(۳) اذا خرج الامام ... فلا صلاۃ ولا کلام الی تمامها.... خلا قضاء فائتۃ لم یسقط الترتیب بینها وبین الوقتیۃ فانها لاتکره ..... لضرورۃ صحۃ الجمعۃ والا لا ولو خرج وهو فی السنۃ .... یتم الدر مع الرد (قوله اذا خرج الامام الخ) هذا لفظ حدیث ذکره فی الهدایۃ مرفوعا لكن فی

(۶)خطبۂ عید الاضحیٰ (۶)حج کے تین خطبے (۷)خطبۂ ختم قرآن (۸)خطبۂ نکاح (۹)خطبۂ استسقاء (۱۰)خطبۂ کسوف۔

## خطبہ کے وقت ہاتھ سے پنکھا کرنا

خطبہ کے وقت ہاتھ سے پنکھا کرنا مکروہ ہے، اس لئے خطبہ کے دوران اس سے پرہیز کرے ورنہ خطبہ کے ثواب سے محروم ہو جائے گا۔(۱)

## خطبہ مقرر ہونے کی وجہ

جمعہ، عیدین، کسوف اور استسقاء میں خطبہ اس لئے مقرر کیا گیا ہے تاکہ جو لوگ ناواقف ہیں وہ واقف ہو جائیں، اور اسلام کی تبلیغ اور احکام الٰہی کی تلقین ان کو پورے طور پر ہو جائے، اور وہ بھی دین کے عالم بن جائیں اور جو لوگ عالم اور واقف ہونے کے باوجود غافل ہیں ان کے لئے یاددہانی ہو جائے اور وہ ہوشیار ہو جائیں (۲)(احکام اسلام ص۶۶)

---

=الفتح ان رفعه غريب ،والمعروف كونه من كلام الزهرى ،واخرج ابن ابى شيبة فى مصنفه عن علي وابن عباس وابن عمر رضي الله تعالى عنهم : كانوا يكرهون الصلاة والكلام بعد خروج الامام .والحاصل ان قول الصحابى حجة يجب تقليده عندنا اذا لم ينفه شئ آخر من السنة (قوله فلا صلاة )شمل السنة وتحية المسجد بحر قال محشيه الرملي: فلا صلاة جائزة، وتقدم فى شرح قوله ومنع عن الصلاة وسجدة التلاوة الخ، ان صلاة النفل صحيحة مكروهة حتى يجب قضاؤه اذا قطعه ،ويجب قطعه وقضاؤه فى غير وقت مكروه فى ظاهر الرواية ،ولو اتمه، خرج عن عهدة مالزمه بالشروع فالمراد الحرمة لاعدم الانعقاد .شامى : ۱۵۸/۲ ، باب الجمعة ،ط سعيد

(۱) اس کی نظیر یہ ہے ومن مس الحصى فقد لغا. مسلم: ۲۸۳/۱ ، كتاب الجمعة ،ط قديمى
جب کنکریاں لینا منع ہے تو پنکھا لینا بھی منع ہوگا۔ محمد انعام الحق۔

(۲)ويكون فيها حطة ليعلم الجاهل ويذكر الناسى . حجة الله البالغة: ۳۰/۲، الجمعة ط كتب خانه رشيديه دهلى .

## خطبہ میں تشہد مقرر ہونے کی وجہ

خطبہ اس طرح پڑھنا مسنون ہے کہ پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کی جائے، اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھا جائے، اور توحید ورسالت کی شہادت ادا کی جائے اور درمیان میں کلمۂ فصل ''امابعد'' کہہ کر لوگوں کو وعظ ونصیحت کی جائے اور تقوی کا حکم کیا جائے، اوران کو دنیا وآخرت کے عذاب سے ڈرایا جائے اور کچھ قرآن پڑھا جائے اور کچھ مسلمانوں کے حق میں دعائے خیر کی جائے، اس کا سبب یہ ہے کہ اس طریقہ سے نصیحت کرنے میں اللہ تعالیٰ، رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی عظمت پائی جاتی ہے، کیونکہ خطبہ دین کا شعار ہے، اذان کی طرح یہ چیزیں بھی ضروری ہونی چاہئیں اور حدیث میں آیا ہے: کل خطبة لیس فیھا تشھد فھی کالید الجذعاء۔

(ترجمہ) جس خطبہ میں تشہد نہ ہو وہ کٹے ہوئے ہاتھ کی مانند ہے۔(۱) (احکام اسلام ص ۸۳)

## خطبہ میں جلسۂ استراحت کرنے کی وجہ

نبی علیہ السلام نے جمعہ کے اندر دو خطبے اور پھر اذان کے درمیان جلسہ کرنے کو اس لئے مسنون فرمایا ہے کہ مقصد بھی پورا پورا حاصل ہو جائے، اور خطیب کو بھی آرام مل جائے، اور سننے والوں کا نشاط از سر نو تازہ ہو جائے۔(۲) (احکام اسلام ص ۸۳)

## خطبہ میں عصا پکڑنا

خطبہ کے وقت ہاتھ میں عصا لینا اور سہارا دینا جائز ہے، مکروہ نہیں، مگر اس کو ضروری سمجھنا اور عصا نہ لینے والے کو ملامت کرنا، برا بھلا کہنا مکروہ ہے۔(۳)

---

(۱) وسنة الخطبة ان یحمد الله ویصلی علی نبیه ویتشهد ویأتی بکلمة الفصل وهی ،امابعد ، ویدکر ویامر بالتقوی ویحذر عذاب الله فی الدنیا والاخرة ،ویقرأ شیئا من القرآن ویدعو للمسلمین ،وسبب ذلک انه ضم مع التذکیر التنویه بذکر الله ونبیه وبکتاب الله لان الخطبة من شعائر الدین فلاینبغی ان یخلوا منها کالأذان ،وفی الحدیث "کل خطبة لیس فیها تشهد فهی کالید الجذماء" حجة الله البالغة : ۲/ ۳۰، الجمعة۔ ط: کتب خانه رشیدیه دهلی .

(۲) وسنّ رسول الله ﷺ فی الجمعة خطبتین یجلس بینهما لیتوفر المقصد مع استراحة الخطیب وتطریة نشاطه ونشاطهم .حجة الله البالغة : ۲/ ۳۰، الجمعة ،ط: کتب خانه رشیدیه دهلی .

(۳) وفی الخلاصة: ویکره ان یتکئ علی قوس او عصا، ( قوله وفی الخلاصة الخ) استشکله فی الحلیة بأنه فی روایة ابی داود ( انه صلی الله علیه وسلم قام ای فی الخطبة متوکئا علی عصا أو

## خطبہ نیا پڑھنا

ہر جمعہ کو نیا نیا خطبہ پڑھنا ضروری نہیں، البتہ نیا نیا خطبہ ہو تو بہتر ہے۔(۱)

## خطبے کے دوران خاموش رہنا

خطبے کو دھیان سے سننا واجب ہے، اور خطبے کے دوران بالکل خاموش رہنا بھی واجب ہے، حدیث شریف میں ہے کہ اگر کوئی شخص بول رہا ہے تو اسے چپ کرانے کے لئے بولنا بھی ناجائز ہے۔(۲)

## خلیفہ

''خلیفہ'' سے امام بنانا یا بننا دونوں مراد ہے، اگر امام نماز کے دوران وضوٹو ٹنے کی وجہ سے کسی کو خلیفہ بنادے، یا مقتدی اپنے میں سے کسی کو خلیفہ بنادیں، یا خود کوئی مقتدی آگے بڑھ کر امام کی جگہ پر کھڑا ہو جائے، اور امام کی نیت کر لے، تب بھی درست ہے بشرطیکہ امام مسجد سے باہر نہ نکل چکا ہو۔(۳)

---

= قوس) ونقل القهستاني عن عبدالحميد ان أخذ العصاسة كالقيام رد المحتار: ۱۶۳/۲، باب الجمعة. ط: سعيد كراچي. البحر: ۱۴۸/۱، كتاب الجمعة، ط: سعيد كراچي. تاتارخانية ۶۱/۲۰، كتاب الجمعة، ط: ادارة القرآن كراچي.

(۱) فتاوى رحيميه: ۱۳۱/۶ متفرقات صلوة، ط: دار الاشاعت، طباعت ۲۰۰۳ء.

(۲) (وكل ماحرم في الصلاة حرم فيها) أي في الخطبة خلاصة وغيرها فيحرم أكل وشرب وكلام ولو تسبيحا أورد سلام او امرا بمعروف بل يجب عليه ان يستمع ويسكت ...... (قوله فالترقية المتعارفة الخ) اى من قراءة آية - ان الله وملائكته - والحديث المتفق عليه (اذا قلت لصاحبك يوم الجمعة انصت والامام يخطب فقد لغوت). شامي: ۱۵۹/۲ - ۱۶۰ كتاب الصلاة، باب الجمعة. ط: سعيد تاتارخانية: ۶۷/۲، كتاب الصلاة باب الجمعة. ط: ادارة القرآن كراچي البحر الرائق: ۱۴۸/۲ كتاب الصلاة باب الجمعة. ط: سعيد كراچي.

(۳) (قوله استخلف) أشار الى ان الاستخلاف حق الامام .....وان قدم القوم واحدا او تقدم بنفسه لعدم استخلاف الامام جاز ان قام مقام الاول قبل ان يخرج من المسجد ... (قوله مالم يتقدم الخ) تخصيص لمافي المتن كالهداية وحاصله ان حده الصفوف ان ذهب يمنة او يسرة او خلفا واما ان ذهب اماماً فحده السترة او موضع السجود ان لم تكن له سترة ...... فتاوى شامي ۶۰۱/۱، كتاب الصلاة، باب الاستخلاف. ط: سعيد. عالمگيرى: ۹۶/۱، كتاب الصلاة فصل في الاستخلاف. ط: رشيدية كوئته (البحر الرائق: ۳۷۰/۱، كتاب الصلوة باب الحدث في الصلوة. ط: سعيد.

اور اگر نماز مسجد میں نہیں ہو رہی ہے بلکہ مسجد کے علاوہ کسی اور جگہ پر ہو رہی ہے، تو صفوں سے یا سترے سے آگے نہ بڑھا ہو، اور اگر ان حدود سے آگے بڑھ چکا ہے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔(۱)

## خلیفہ بنانے کے بعد امام نہیں رہتا

اگر امام نماز کے دوران وضو ٹوٹ جانے کے بعد کسی مقتدی کو خلیفہ (امام) بنادیتا ہے تو اس کے بعد امام، امام نہیں رہتا بلکہ اپنے خلیفہ کا مقتدی ہو جاتا ہے لہٰذا اگر وضو کر کے آتے آتے جماعت ہو چکی ہے، تو یہ امام اپنی باقی ماندہ نماز لاحق کی طرح پوری کرے۔(۲)

## خلیفہ مسبوق کو بنانا

''مسبوق کو خلیفہ بنایا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## خلیفہ نا اہل کو بنایا

اگر امام کا وضو ٹوٹا اور اس نے کسی ایسے آدمی کو خلیفہ بنایا، جس میں امامت کی صلاحیت نہیں مثلاً کسی مجنون یا نابالغ بچے یا کسی عورت کو بنادیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، اس

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) فاذا استخلف الامام وتقدم الخلیفة فقد صار هو الامام وبطلت الامامة فی حق الاول لانه لایجتمع فی الصلاة الواحدة امامان ......ولو استخلف رجلا فانه یصلی صلاته ثم اذا رجع الاول وقد بقی من صلوته شیٔ یتم خلف الخلیفة وان فرغ الخلیفة أتم صلاته بغیر قراء ة لانه لاحق. فتاوی تاتارخانیة: ۱/۶۹۷، الاستخلاف، ط: ادارة القرآن کراچی. ردالمحتار: ۱/۶۰۲، ۶۰۳، کتاب الصلوة باب الاستخلاف .ط:سعید کراچی. البحر: ۱/۲۳۸، کتاب الصلاة باب الحدث فی الصلوة .ط:رشیدیة، مجمع الانهر کتاب الصلوةباب الحدث فی الصلوة. ط: دار الکتب العلمیة بیروت

نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

## خلیفہ نہیں بنایا

اگر امام کا نماز کے دوران وضو ٹوٹ گیا، اور وہ کسی مقتدی کو خلیفہ بنا کر وضو کرنے کے لیے چلا گیا اور مسجد سے باہر نکل گیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔

اور اگر وضو ٹوٹ جانے کے بعد، امام نے کسی مقتدی کو خلیفہ نہیں بنایا اور مسجد سے باہر نکل گیا تو نماز فاسد ہو جائے گی، امام اور مقتدی کے لئے اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

## خنثیٰ کا مقام صف

اگر خنثیٰ میں مردانہ علامات زیادہ ہیں تو مردوں کے ساتھ کسی بھی صف میں کھڑا ہوسکتا ہے، اور اگر زنانہ علامات زیادہ ہیں تو عورتوں کی صف میں کھڑا ہوگا، اور اگر

---

(۱)(قوله غیر صالح لها) کصبی وامرأة وامی فاذا استخلف احدهم فسدت صوته وصوة القوم ردالمحتار ۱/۶۰۰، کتاب الصلاة باب الاستخلاف ط سعید خلاصة الفتاوی، کتاب الصلاة ۱/۱۳۱، ط رشیدیه کوئٹه فتح القدیر ۱/۳۲۹، کتاب الصوة، باب الحدث فی الصلوة. ط. رشیدیه.

(۲)فان لم یستخلف حتی جاوز او خرج بطلت صلاة القوم ان لم یستخلفوهم قبل خروجه حلبی کبیر، ص ۴۴۴ باب تذییل فی الصلاة وان لم یستخلف الامام ولا القوم حتی خرج من المسجد فسدت صلوة القوم وبوصا الامام ویبنی لانه فی حق نفسه کالمنفرد، وفی الظهیریة وهو الاصح، وذکر الطحاوی ان صلوته تفسد ایضاً فتاوی تاتارخانیة ۱/۶۹۶، کتاب الصلاة، الفصل السادس عشر فی الاستخلاف ط. ادارة القرآن ردالمحتار ۱/۶۰۱ کتاب الصلوة، باب الاستخلاف ط سعید. عالمگیری ۱/۹۶، کتاب الصلوة فصل فی الاستخلاف ط رشیدیة کوئٹه

دونوں علامات برابر ہیں تو وہ بچوں کے پیچھے اور عورتوں سے آگے کھڑا ہوگا۔(۱)

## خنثیٰ کی اذان

خنثیٰ کی اذان مکروہ تحریمی ہے، اگر خنثیٰ نے اذان دی تو دوبارہ اذان دینی چاہیئے۔ اگر دوبارہ اذان نہیں دی گئی اور نماز پڑھ لی تو نماز ہوجائے گی البتہ دوبارہ اذان نہ دینے کی وجہ سے گناہ ہوگا۔(۲)

## خنثیٰ کی امامت

اگر خنثیٰ میں مرد کی علامات زیادہ ہیں تو اس کی امامت صحیح ہے، اور اگر زنانہ علامات زیادہ ہیں یا دونوں علامات برابر ہیں تو اس کی امامت صحیح نہیں بلکہ اپنے ہم جنس کا بھی امام نہیں بن سکتا، البتہ اس کے پیچھے عورتوں کی اقتداء درست ہے۔(۳)

---

(۱) والسنة ان يصف الرجال ثم الصبيان ثم النساء لما مر من حديث انس والخنثى المشكل يقوم قدام النساء ولا يقف معهن لاحتمال انه رجل ولا مع الرجال لاحتمال انه امرأة. حلبی کبیر، ص: ۵۲۱. فصل في الامامة ط: سهيل اكيڈمی بدائع الصنائع: ۱۵۹/۱، فصل في بيان مقام الامام والماموم. ط: سعيد. شامی: ۵۶۸/۱ ـ ۵۷۱ باب الامامة. ط: سعيد. البحر الرائق: ۲۱۸/۱، باب الامامة. ط: رشيديه. و: ۳۵۳/۱، ط: سعيد كراچی.

(۲) ويكره اذان جنب واقامته......واذان امرأة وخنثى.....ويعاد اذان جنب......وكذا يعاد اذان امرأة. الدر المختار مع الرد: ۳۹۲/۱ ـ ۳۹۳، باب الاذان. ط: سعيد كراچی. واما اذان المرأة فلانها منهية عن رفع صوتها لانه يؤدي الى الفتنة وينبغي ان يكون الخنثى كالمرأة........ويعاد اذان المرأة البحر الرائق: ۳۵۸/۱ ـ ۳۵۹، كتاب الصلوة، باب الاذان. ط: رشيديه كوئٹه. و. ۲۶۳/۱، ط: سعيد كراچی.

(۳) ولا يصح اقتداء رجل بامرأة وخنثى وصبي مطلقا ولو في جنازة ونفل على الاصح، وفي الشامية (قوله ولا يصح اقتداء الخ) المراد بالمرأة الانثى الشامل للبالغة وغيرها، كما ان المراد بالخنثى مايشملهما ايضا، ......والخنثى البالغ تصح امامته للانثى مطلقا فقط لا لرجل ولا لمثله، لاحتمال انوثته وذكورة المقتدي، ويصح اقتداءه بالرجل لا بمثله ولا بانثى مطلقا لاحتمال ذكورته. ردالمحتار: ۵۷۶/۱ ـ ۵۷۷. كتاب الصلوة، باب الامامة ط: سعيد كراچی. البحر الرائق: ۲۲۸/۱، كتاب الصلوة باب الامامة. ط: رشيدية كوئٹه. خلاصة الفتاوى: ۱۴۷/۱، كتاب الصلوة فصل في الامامة ط: رشيدية.

## خواتین جمعہ کے دن ظہر کی نماز پڑھیں

خواتین جمعہ کے دن گھروں میں ظہر کا وقت داخل ہونے کے بعد ظہر کی نماز پڑھیں۔ عوام میں یہ مشہور ہے کہ جب تک جمعہ کے دن جمعہ کی نماز مسجد میں ختم نہ ہو جائے عورتیں گھر میں ظہر کی نماز نہ پڑھیں، یہ بات غلط ہے، درست نہیں، خواتین ظہر کا وقت ہونے کے بعد جمعہ کی نماز سے پہلے بھی اپنے گھروں میں ظہر کی نماز پڑھ سکتی ہیں۔(۱)

## خواتین کی نماز اور سائنسی حقائق

عورتوں کو شرعی حکم ہے کہ وہ سجدے میں کہنیوں کو نہ پھیلائیں بلکہ کہنیاں بدن کے ساتھ لگی رہیں۔ ایسا کرنے سے عورتوں کے اعصاب، دودھ پیدا کرنے والے غدود، سینے کے اعصاب اور حسن نسواں پر بہت گہرے اثرات پڑتے ہیں۔

یہی کیفیت سجدے میں رانوں کو جدا نہ کرنے کی ہے، کیونکہ اگر عورت شرعی حکم کے مطابق سجدہ کرے گی تو وہ بے شمار نسوانی امراض سے محفوظ رہے گی، ورنہ ایسے پوشیدہ نسوانی امراض پیدا ہوتے ہیں جو زندگی کے لئے وبال جان بن سکتے ہیں۔(۲)

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۸۴)

---

(۱) ولاتجب الجمعة على مسافر ولاامرأة ولامريض ولا عبد ولااعمى ،فتح القدير: ۲/ ۳۲، كتاب الصلاة باب الجمعة. ط: رشيدية. البحر الرائق: ۱/ ۲۴۶، كتاب الصلوة ، باب صلوة الجمعة. ط. رشيدية كوئٹه. بدائع الصنائع: ۱/ ۵۸۲، كتاب الصلوة فصل في شرائط وجوب الجمعة .ط: داراحياء التراث العربي بيروت.

ان اداء الصلاة في أول الوقت افضل الااذاتضمن التأخير فضيلة لاتحصل بدونه كتكثير الجماعة، ولهذا كان اولى للنساء ان يصلين في اول الوقت لانهن لايخرجن الى الجماعة كذافي مبسوطى شمس الأئمة وفخر الاسلام. شامي: ۱/ ۳۶۷. كتاب الصلاة ط: سعيد.

(۲) والمرأة تنخفض فلاتبدى عضديها وتلصق بطنها بفخذيها لانه استر، الدر المختار ۱/ ۵۰۴، كتاب الصلاة ،باب آداب الصلوة، ط: سعيد.

ولاتجافي بطنها عن فخذيها، وتضع يديها على فخذيها تبلغ رؤوس اصابعها ركبتيها ولاتفتح ابطيها في السجود، البحر الرائق: ۱/ ۵۶۱، كتاب الصلاة باب صفة الصلاة ط: رشيديه. و: ۱/ ۳۲۱. ط: سعيد كراچى.

# خواتین کی نماز کا طریقہ

☆...... نماز شروع کرنے سے پہلے اگر غسل واجب ہے تو غسل کرلیں۔(۱)

☆......اگر وضو نہیں تو وضو کرلیں اور اگر پہلے سے وضو ہے تو دوبارہ وضو کرنے کی ضرورت نہیں۔(۲)

☆...... پاک اور صاف کپڑے پہنیں (۳) ایسے کپڑے پہن کر نماز میں کھڑی نہ ہوں جنہیں پہن کر لوگوں کے سامنے جانے سے شرماتی ہوں۔(۴)

---

(۱)هي ستة (طهارة بدنه) اى جسده لدخول الاطراف في الجسد دون البدن فليحفظ (من حدث) بنوعيه وقدمه لانه اغلظ (وخبث) مانع كذلك. الدرمع الرد: ۱/۴۰۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد.

(اما انواع الغسل فتسعة) ثلاثة منها فريضة وهي الغسل من الجنابة والحيض والنفاس هندية: ۱/۱۶، الفصل الثالث في المعاني الموجبة للغسل. ط: رشيديه. شامي: ۱/۱۲۵، كتاب الطهارة، مطلب في تحرير الصاع والمد والرطل، ط: سعيد.

(اما الطهارة الكبرى) الشاملة لجميع الاعضاء (فهي الاغتسال) حلبي كبير، ص: ۴۰، الطهارة الكبرى، ط: سهيل.

(يجب) اى يفرض (على المصلي) اى من يريد ان يصلي قبل الشروع في الصلوة (أن يزيل النجاسة) المانعة (عن بدنه وثوبه الخ) حلبي كبير ص: ۱۷۷، الشرط الثاني. ط: سهيل.

(۲) يا أيها الذين امنوا اذا قمتم الى الصلوة فاغسلوا وجوهكم وايديكم الى المرافق وامسحوا برء وسكم وأرجلكم الى الكعبين. سورة المائدة آيت ۶۰.

(ففرض الطهارة غسل الاعضاء الثلاثة ومسح الرأس بهذا النص: فتح القدير: ۱/۹، ۱۰. ط: رشيدية، بدائع الصنائع: ۱/۳ ط: سعيد، حلبي كبير، ص: ۱۵ فرائض الوضوء. ط سهيل اكيڈمی.

(۳)(يجب) اى يفرض (على المصلي) اى من يريد ان يصلي قبل الشروع في الصلاة (ان يزيل النجاسة) المانعة (عن بدنه وثوبه والمكان الذى يصلي فيه) حلبي كبير، ص: ۱۷۷، الشرط الثاني، ط: سهيل الدرمع الرد: ۱/۴۰۲، باب شروط الصلاة، ط: سعيد.

(۴)(وصلاته في ثياب بذلة) يلبسها في بيته (ومهنة) اى خدمة ان له غيرها والالا. الدر المختار (قوله وصلاته في ثياب بذلة)........ وفسرها في شرح الوقاية بما يلبسه في بيته ولا يذهب به الى الاكابر والظاهر ان الكراهة تنزيهية. شامي: ۱/۶۴۰ ـ ۶۴۱. مكروهات الصلاة، ط سعيد كراچی حاشية الطحطاوى على المراقي، ص: ۱۳۰، فصل يكره للمصلي، ط: قديمی كراچی

☆......چہرے، دونوں ہاتھ (گٹے تک) اور دونوں قدموں کے علاوہ باقی تمام جسم (سر سینہ، بازو، بانہیں، پنڈلیاں، مونڈھے گردن وغیرہ سب) کپڑے سے ڈھکا ہوا ہو۔(۱)

☆...... نماز کے شروع سے آخر تک سر کے بال کھلے نہ رہیں، اور کپڑے یا دوپٹے کے نیچے بال لٹکتے ہوئے بھی نظر نہ آئیں۔(۲)

☆......کلائیاں اور کان کھلے نہ رہیں۔(۳)

☆...... پہنے ہوئے کپڑے اور دوپٹے باریک نہ ہوں ورنہ اگر اس میں سر، گردن، حلق اور حلق کے نیچے کا بہت سارا حصہ کپڑے کے اوپر سے نظر آتا رہے، یا بازو، کہنیاں اور کلائیاں نہ چھپیں یا پنڈلیاں کھلی رہیں تو ان صورتوں میں نماز نہیں ہوگی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۴)

☆......اگر نماز کے دوران چہرے، دونوں ہاتھ اور دونوں قدموں کے علاوہ جسم کا کوئی عضو بھی چوتھائی حصے کے برابر اتنی دیر کھلا رہ گیا جس میں تین مرتبہ "سبحان

---

(۱) بدن الحرة عورة الا وجهها وكفيها وقدميها كذا في المتون وشعر المرأة ما على رأسها عورة هندية: ۵۸/۱، الباب الثالث في شروط الصلاة ط: رشيديه. الدر مع الرد: ۴۰۵/۱، باب شروط الصلاة، مطلب في ستر العورة، ط: سعيد حلبي كبير، ص: ۲۱۰، الشرط الثالث. ط: سهيل

(۲) وشعر المرأة ما على رأسها عورة واما المسترسل ففيه روايتان الاصح انه عورة كذا في الخلاصة. هندية ۵۸/۱، الباب الثالث في شروط الصلاة ط: حقانية، فتح القدير: ۲۶۱/۱ ط. دار الفكر بيروت. الدر مع الرد: ۴۰۵/۱، باب شروط الصلاة. ط: سعيد كراچی. حلبي كبير، ص ۲۱۲ الشرط الثالث، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(۳) انظر الى الحاشية السابقة. رقم ۱.

(۴) والثوب الرقيق الذي يصف ما تحته لا تجوز الصلاة فيه. هندية: ۵۸/۱، الباب الثالث في شروط الصلاة، ط: رشيديه. شامي: ۴۱۰/۱، باب شروط الصلاة مطلب في النظر الى وجه الأمرد ط. سعيد. البحر: ۲۶۸/۱، باب شروط الصلوة، ط: سعيد. اور حاشیہ نمبر (۱) کو دیکھیں۔

**ربی العظیم** " کہا جاسکے تو نماز نہیں ہوگی۔اور اس نماز کو دوبارہ شروع سے پڑھنا لازم ہوگا،اور اگر اس سے کم کھلا رہ گیا تو نماز ہو جائے گی مگر گناہ ہوگا۔(۱)

☆......عورتوں کے لئے کمرے میں نماز پڑھنا برآمدے سے افضل ہے،اور برآمدے میں پڑھنا صحن سے افضل ہے۔(۲)

☆......پاک جگہ یا پاک مصلے پر کھڑی ہو جائیں۔(۳)

## نماز شروع کرتے وقت

☆......رخ قبلہ کی طرف ہونا ضروری ہے۔(۴)

---

(۱)(ویمنع )حتی انعقادھا(کشف ربع عضو )قدراداء رکن بلاصنعہ (من)عورۃ غلیظۃاوخفیفۃعلی المعتمد الدرالمختار.وفی الشامیۃ :(قولہ حتی انعقادھا).....ای ویمنع صحۃ الصلاۃ حتی انعقادھا والحاصل انہ یمنع الصلاۃ فی الابتداء ویرفعھا فی البقاء .(قولہ قدر اداء رکن )ای بسنۃ "منیۃ "قال شارحھاوذلک قدرثلاث تسبیحات الخ. شامی : ۴۰۸/۱، باب شروط الصلاۃ بمطلب فی النظرالی وجہ الأمرد،ط:سعیدکراچی. البحر : ۲۷۰/۱ - ۲۷۲،باب شروط الصلاۃ،ط:سعیدکراچی. ھندیۃ: ۵۸/۱، الباب الثالث فی شروط الصلاۃ ، ط:رشیدیۃ کوئٹہ. حلبی کبیر، ص: ۲۱۱ - ۲۱۵، الشرط الثالث ،ط:سھیل .

(۲)وعن ابن مسعود قال قال رسول اللہ ﷺ صلوۃ المرأۃ فی بیتھاافضل من صلوتھافی حجرتھا وصلوتھافی مخدعھاافضل من صلوتھافی بیتھا،رواہ ابوداود.مشکوۃ : ۹۶/۱، باب الجماعۃ وفضلھا ط:قدیمی کتب خانہ کراچی. البحر الرائق : ۳۵۸/۱، باب الامامۃ .ط:سعید کراچی. حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح : ۳۱۱/۱ - ۳۱۲ ،باب الامامۃ فصل فی بیان الاحق بالامامۃ .ط:المکتبۃ الغوثیۃ کراچی و: ۳۰۴/۱.ط:قدیمی .

(۳)تطھیر النجاسۃ من بدن المصلی وثوبہ والمکان الذی یصلی علیہ واجب ھکذافی الزاھدی فی باب الانجاس ھندیۃ: ۵۸/۱، الباب الثالث فی شروط الصلاۃ ،ط:رشیدیۃ کوئٹہ حلبی کبیر،ص ۱۷۷ ، الشرط الثانی .ط:سھیل اکیڈمی لاھور .شامی: ۴۰۳/۱، باب شروط الصلاۃ، ط: سعید کراچی.

(۴)والسادس استقبال القبلۃ حقیقۃ او حکما الدرمع الرد : ۴۲۷/۱، باب شروط الصلوۃ مبحث فی استقبال القبلۃ ،ط:سعید. ھندیۃ : ۶۳/۱، باب شروط الصلاۃ .ط:رشیدیہ ،البحرالرائق: ۲۸۳/۱ ، باب شروط الصلاۃ،ط:سعید،حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۱۱ باب شروط الصلاۃ وارکانھا.ط.قدیمی .

☆ ....سیدھا کھڑا ہونا چاہیئے، اور نظر سجدے کی جگہ پر ہونی چاہیئے، گردن کو جھکا کر ٹھوڑی سینے سے نہ لگائیں، بلکہ الگ رکھیں ورنہ مکروہ ہوگا۔(۱)

☆ .. بلاوجہ سینے کو جھکا کر بھی کھڑی نہ ہوں بلکہ سیدھی کھڑی ہوں۔(۲)

☆ ..پاؤں کی انگلیوں کا رخ بھی قبلے کی جانب رہے، اور دونوں پاؤں سیدھے قبلہ رخ رہیں(۳) (یاد رکھیں نماز کے دوران پاؤں کو دائیں بائیں ترچھا رکھنا سنت کے خلاف ہے)

☆......دونوں پاؤں کے درمیان چار انگلی کا فاصلہ رہے۔(۴)

---

(۱، ۲)وآدابها نظره الى موضع سجوده حال القيام ....ولايطاطئ رأسه عند التكبير، كذافي الخلاصة .هندية : ۱/ ۷۲- ۷۳، الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها وكيفيتها ،ط.رشيدية . حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۷۶ .فصل من آدابها .ط:قديمي، الدرمع الرد : ۱/ ۴۷۵، باب صفة الصلاة ،مطلب في قولهم الاساءة دون الكراهة، ط:سعيد.
(قوله ومنها القيام)يشمل التام منه وهو الانتصاب مع الاعتدال وغير التام وهو الانحناء القليل بحيث لاتنال يداه ركبتيه ، وقوله بحيث الخ صادق بالصورتين أفاده .ط، ويكره القيام على أحد القدمين في الصلاة بلاعذر .شامي : ۱/ ۴۴۴، باب صفة الصلاة،مبحث القيام، ط:سعيد ويسن الاعتدال عند ابتداء التحريمة وانتهائها بان يكون آتيا بهامن غير طاطأة الراس كماورد، مراقي الفلاح. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۶۲ فصل في بيان سننها، ط:سعيد .
(۳)ووجه أصابع رجليه نحو القبلة لحديث ابي حميد في صحيح البخاري انه عليه الصلاة والسلام كان اذاسجد وضع يديه غير مفترش ولاقابضهما واستقبل بأطراف اصابع رجليه القبلة ونص صاحب الهداية في التجنيس على انه ان لم يوجه الاصابع نحوها فانه مكروه :البحر الرائق: ۱/ ۳۲۱ ، فصل واذاارادالدخول في الصلاة .ط:سعيد. فتح القدير: ۱/ ۲۶۶، باب صفة الصلاة ،ط:رشيدية الدرمع الرد: ۱/ ۴۹۹، فصل في بيان تاليف الصلاة ،مطلب في اطالة الركوع للجائي ،ط:سعيد.
(۴)وينبغي ان يكون بينهمامقدار اربع اصابع اليد لانه اقرب الى الخشوع ،هكذاروى عن ابي نصر الدبوسي انه كان يفعله كذافي الكبرى ،وماروى انهم الصقوا الكعاب بالكعاب اريد به الجماعة اى قام كل واحد بجانب الآخر، كذافي فتاوى سمرقند.شامي : ۱/ ۴۴۴، باب صفة الصلاة ،مبحث القيام ،ط:سعيد.هندية: ۱/ ۷۳، الفصل الثالث في سنن الصلاة،ط: رشيديه حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۶۲ فصل في بيان سننها .ط:قديمي حلبي كبير،ص: ۳۳۹ ،صفة الصلاة .ط:سهيل. اس حکم میں عورتیں بھی شامل ہیں کیونکہ ان کا حکم الگ بیان نہیں کیا گیا۔

## نیت

☆ ...اب جس نماز کو پڑھنا چاہیں، اس کی نیت دل میں کر لیں، اور اگر زبان سے بھی دلی ارادہ کو ظاہر کریں تو بہتر ہے، اور نیت عربی زبان میں کہنا ضروری نہیں بلکہ ہر عورت اپنی اپنی زبان میں نیت کر سکتی ہے اور نیت اس طرح کریں کہ ”فلاں وقت کی فلاں نماز پڑھ رہی ہوں“۔(۱)

☆..... اور اگر امام کے پیچھے ہیں تو یوں کہیں کہ ”فلاں نماز امام کے پیچھے اقتداء کر کے پڑھ رہی ہوں“۔(۲)

☆...... اور دونوں ہاتھ دوپٹے سے باہر نکالے بغیر کندھوں تک اس طرح اُٹھائیں کہ ہتھیلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہو اور انگلیاں اوپر کی طرف سیدھی ہوں، اور ہاتھ اُٹھاتے وقت نیت کے بعد ”اللّٰہ اکبر“ زبان سے کہہ کر دونوں ہاتھ سینے پر اس طرح رکھیں کہ دائیں ہاتھ کی ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پُشت پر آجائے اور حلقہ نہ بنائیں (خواتین نیت باندھتے وقت مردوں کی طرح کانوں تک ہاتھ نہ اُٹھائیں، اور مردوں کی طرح ناف کے

---

(۱)والنية هي الارادة والشرط ان يعلم بقلبه أى صلاة يصلى اما الذكر باللسان فلامعتبر به ويحسن ذلک لاجتماع عزيمته ثم ان كانت الصلاة نفلا يكفيه مطلق النية وكذاان كانت سنة في الصحيح وان كانت فرضاًفلابدمن تعيين الفرض كالظهر مثلا، فتح القدير: ۲۳۲/۱، ط: رشيدية. والمكتبة النورية الرضوية، سكهر. هندية: ۶۵/۱، الباب الثالث فى شروط الصلاة، الفصل الرابع فى النية، ط:رشيديه البحر: ۲۷۶/۱۔۲۷۷، باب شروط الصلاة .ط:سعيد، حلبى كبير، ص: ۲۹۸ صفة الصلاة، ط:سهيل.

(۲)ولو كان مقتديا ينوى ماينوى المفرد وينوى الاقتداء ايضاً لان الاقتداء لايجوز بدون النية هنديه: ۶۶/۱، الفصل الرابع فى النية. ط:رشيديه، الدرمع الرد: ۴۲۰/۱، باب شروط الصلاة، مطلب فى حضور القلب، ط:سعيد. حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۲۲۱، باب شروط الصلاة واركانها، ط:قديمى. وان كان مقتديا بغيره ينوى الصلاة ومتابعته فتح القدير: ۲۲۳/۱، باب شروط الصلاة، ط:رشيديه.

نیچے ہاتھ نہ باندھیں)۔(۱)

## نیت کے بعد کھڑے ہونے کی حالت میں

☆......اکیلے نماز پڑھنے کی حالت میں فوراً یہ دعا پڑھیں

"سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَ بِحَمْدِکَ وَتَبَارَکَ اسْمُکَ وَتَعَالٰی جَدُّکَ وَلاَ اِلٰہَ غَیْرُکَ" اس کے بعد "اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ" پڑھیں اس کے بعد" بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" پڑھیں اس کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھیں اور جب سورۂ فاتحہ ختم ہوجائے تو" وَلاَ الضَّآلِّیْنَ " کے بعد آہستہ سے" آمین" کہیں، آمین کے الف کو لمبا کر کے مد کے ساتھ پڑھنا چاہیے اس کے بعد" بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ "پڑھیں پھر اس کے بعد قرآن مجید کی کوئی سورت پڑھیں یا کہیں سے بھی تین آیتیں پڑھیں۔(۲)

---

(۱)(اخراج الرجل کفیہ من کمیہ عند التکبیر)للاحرام لقربہ من التواضع الالضرورۃ کبرد والمرأۃ تستر کفیہا حذرامن کشف ذراعہا۔حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی ،ص:۲۷۶، فصل من آدابہا،ط:قدیمی۔واما المرأۃ فانہا ترفع یدیہا عند التکبیر حذآء ثدیہا بحیث تکون رؤس اصابعہا حذاء منکبیہا لان ذلک استر لہا وامرہا مبنی علی الستر.....واما المرأۃ فانہا تضعہما تحت ثدیہا بالاتفاق لانہ استر لہا حلبی کبیر۔ ص:۳۰۰ ۔ ۳۰۱ صفۃ الصلاۃ ط:سہیل ۔حاشیۃ الطحطاوی ،ص:۲۷۸، فصل فی کیفیۃ ترتیب ،ط:قدیمی ،الدرمع الرد : ۱/۴۸۲۔۴۸۷، فصل فی بیان تالیف الصلاۃ ،ط:سعید۔ ھندیۃ: ۱/۷۳، ط:رشیدیہ، شامی : ۱/۵۰۴، باب صفۃ الصلاۃ ،ط:سعید ۔

(۲)ثم یقول سبحانک اللّٰھم وبحمدک وتبارک اسمک وتعالی جدک ولاالہ غیرک کذافی الھدایۃ.. .ثم یتعوذ وصورتہ اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم وھو المختار کذافی الخلاصۃ ثم یاتی بالتسمیۃ....ثم یقرأ فاتحۃ الکتاب .....ثم یضم الی الفاتحۃ سورۃ اوثلاث آیات ھکذافی شرح المنیۃ لابن أمیر الحاج ۔ ھندیۃ : ۱/۷۳۔ ۷۴، حقانیہ ۔حلبی کبیر، ص۔ ۳۰۰۔ ۳۱۰، ط سہیل اکیڈمی لاھور، حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، ص:۲۸۰، فصل فی کیفیۃ ترتیب ط قدیمی ،الدرمع الرد: ۱/۴۸۸۔ ۴۸۹، فصل فی بیان تالیف الصلاۃ ،ط:سعید۔

☆......اگر کسی امام کے پیچھے اقتداء کر کے نماز پڑھ رہی ہیں جیسا کہ حرمین وغیرہ میں اتفاق ہوتا ہے تو صرف "سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ" کو آخر تک پڑھ کر خاموش رہیں(۱) اور امام کی قرأت کو دھیان لگا کر سنیں، اور اگر امام نے قرأت شروع کر دی تو اس دعا کو بھی نہ پڑھیں بلکہ نیت کر کے "اللّٰہ اکبر" کہہ کر خاموش رہیں۔(۲)

☆......جب خود قرأت کر رہی ہوں تو سورۂ فاتحہ کی ہر آیت کو سانس توڑ کر الگ الگ پڑھنا بہتر ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہر آیت کا الگ الگ جواب ملے، مثلاً "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ" پر سانس توڑ دیں، پھر "اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" پر پھر

---

(۱)وکما استفتح (تعوذ) بلفظ اعوذ علی المذھب (سرا)...... لقراءة .... فیاتی به المسبوق عند قیامه لقضاء مافاته لقراءته (لاالمقتدی) لعدمها وفی الشامیة :(قوله فیاتی به المسبوق الخ) فذکر المصنف ثلاث مسائل تفریعا علی قوله لقراءة بناء علی قول ابی حنیفة ومحمدان التعوذ تبع للقراءة .اما عند ابی یوسف فھو تبع للثناء ،فعنده یأتی به المسبوق بعد الثناء مرتین حال اقتدائه، وعند قیامه للقضاء ،ویأتی به المقتدی المدرک لانه یثنی کما یأتی به الامام والمنفرد ...... لکن مختار قاضیخان والھدایة وشروحھا والکافی والاختیار واکثر الکتب ھو قولھما انه تبع للقراءة وبه ناخذ شرح المنیة . شامی :۱/ ۴۸۹ ۔ ۴۹۰، فصل فی بیان تالیف الصلاة . ط:سعید. حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۸۱ ۔ ۲۸۲ فصل فی کیفیة ترتیب ،ط:قدیمی .حلبی کبیر، ص:۳۰۳، صفة الصلاة ،ط:سھیل .

(۲)اذا ادرک الامام فی القراءة فی الرکعة التی یجھر فیھا لایأتی بالثناء کذا فی الخلاصة ھندیة: ۱/ ۹۰، باب الامامة. الفصل السابع فی المسبوق واللاحق .ط:رشیدیه (والمؤتم لایقرأ مطلقا) ولا الفاتحة فی السریة اتفاقا ،وما نسب لمحمد ضعیف کما بسطه الکمال (فان قرأ کره تحریما) الدر المختار (قوله ولا الفاتحة )بالنصب معطوف علی محذوف تقدیره لاغیر الفاتحة ولا الفاتحة،وقوله فی السریة یعلم منه نفی القراءة فی الجھریة بالاولی والمراد التعریض بخلاف الامام الشافعی ویرد مانسب لمحمد (قوله اتفاقا) ای بین ائمتنا الثلاثة . شامی ۱/ ۵۴۴، فصل فی القراءة .ط:سعید ۔حاشیة الطحطاوی علی المراقی ،ص: ۲۴۸، باب شروط الصلاة وارکانھا۔ ط۔قدیمی .

"مٰلِکِ یَوۡمِ الدِّیۡنِ" پر اسی طرح پوری سورۂ فاتحہ پڑھیں،(۱) لیکن سورۂ فاتحہ کے بعد کی قرأت میں ایک سانس میں ایک سے زیادہ آیتیں بھی پڑھ لیں تو کوئی حرج نہیں، خواتین ہر نماز میں الحمد شریف اور سورت وغیرہ ساری چیزیں آہستہ پڑھیں۔(۲)

☆ نماز کے دوران ضرورت کے بغیر جسم کے کسی حصے کو حرکت نہ دیں، جتنے سکون کے ساتھ کھڑی ہو کر نماز پڑھیں گی اتنا ہی بہتر ہوگا، اور اللہ کی رحمت زیدہ نازل ہوگی، اگر کھجلی وغیرہ کی ضرورت ہو تو صرف ایک ہاتھ استعمال کریں، اور وہ بھی سخت ضرورت کے وقت اور کم سے کم کھجلی کرنے کی کوشش کریں، بار بار کرنے سے پرہیز

---

(۱) عن ام سلمة قالت: كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يقطع قراء ته يقرأ "الحمدلله رب العالمين" ثم يقف "الرحمن الرحيم" ثم يقف وكان يقرءها "مالك يوم الدين" هذا حديث غريب وبه يقرأ ابو عبيد ويختاره. ترمذی شریف: ۲/۱۲۰-۱۲۱، ابواب القراء ات عن رسول الله صلى الله عليه وسلم. ط: سعید کراچی.
عن ابی هريرةؓ........ انی سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول قال الله تعالى: قسمت الصلوة بيني وبين عبدى نصفين ولعبدى ماسأل فاذاقال العبدالحمدلله رب العالمين قال الله تعالى حمدني عبدى، واذاقال الرحمن الرحيم قال الله تعالى اثنى علىّ عبدى، واذاقال مالك يوم الدين قال مجدني عبدى، واذاقال اياك نعبدواياك نستعين قال هذابيني وبين عبدى ولعبد ماسأل فاذاقال اهدناالصراط المستقيم صراط الذين انعمت عليهم غير المغضوب عليهم ولاالضالين قال هذالعبدى ولعبدى ماسأل رواه مسلم. مشكوة شريف ص: ۷۸-۷۹باب القراء ة فى الصلاة.

(۲) وصوتهاعلى الراجح وذراعيهاعلى المرجوح. الدرالمختار (قوله على الراجح) عبارة البحر عن الحلية انه الاشبه. وفي النهر وهو الذى ينبغى اعتماده. ومقابله مافى النوازل. نغمة المرأة عورة وتعلمهاالقرآن من المرأةاحب الخ. شامي: ۱/۴۰۶، باب شروط الصلاة، مطلب فى ستر العورة، ط: سعيد (قوله وحررنافى الخزائن الخ)......انهاتخلف الرجل فى عشر...... ..ولاتجهر في الجهرية بل لو قيل بالفساد بجهرهالأمكن بناء على ان صوتهاعورة شامي: ۱/۵۰۴، فصل في بيان تاليف الصلاة الى انتهائها، ط: سعيد.

کریں۔(۱)

☆......نماز کے دوران جسم کا سارا زور دونوں پاؤں پر برابر رکھیں، ایک پاؤں پر زور دے کر دوسرے پاؤں کو اس طرح ڈھیلا چھوڑ دینا کہ اس میں خم آ جائے نماز کے ادب کے خلاف ہے۔ اس سے پرہیز کرنا چاہیئے اور اگر ایک پاؤں پر زور دیں تو دوسرے پاؤں میں خم پیدا نہ ہونا چاہیئے۔(۲)

☆......جمائی آنے لگے تو اس کو روکنے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے۔(۳)

☆......کھڑے ہونے کی حالت میں نظر سجدے کی جگہ پر رکھیں، ادھر ادھر یا سامنے دیکھنے سے پرہیز کریں ورنہ اللہ کی رحمت کی نظر سے محروم ہو جائیں گی۔(۴)

---

(۱) وان حک ثلاثا فی رکن واحد تفسد صلاته هذا اذا رفع یده فی کل مرة اما اذا لم یرفع فی کل مرة، فلا تفسد لانه حک واحد. البحر الرائق: ۱۲/۲، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة و ما یکره فیها، ط: سعید...... حلبی کبیر، ص: ۴۴۸ مفسدات الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی. خلاصة الفتاوی: ۱۲۹/۱، کتاب الصلاة، فی بیان ما یفسد الصلاة و ما لا یفسد، ط: رشیدیه.

(۲) ویکره القیام علی احد القدمین فی الصلاة بلا عذر شامی: ۴۴۴/۱، باب صفة الصلاة، ط: سعید. هندیة: ۹۹/۱، باب صفة الصلاة، ط: حقانیه.

(۳) وامساک فمه عند التثاؤب فائدة لدفع التثاؤب مجربة ولو بأخذ شفتیه بسنه فان لم یقدر غطاه بظهر یده الیسری وقیل بالیمنی لو قائما والا فیسراه ...او کمه لان التغطیة بلا ضرورة مکروهة الدر مع الرد: ۴۷۸/۱، باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعید. حلبی کبیر، ص: ۳۴۵ کراهیة الصلاة، ط: سهیل، هندیة: ۷۳/۱، باب صفة الصلاة، ط: رشیدیة.

(۴) وفسره الطحاوی فی مختصره فقال یرمی ببصره الی موضع سجوده فی حالة القیام وفی حالة الرکوع الی رؤس اصابع رجلیه وفی حالة السجود الی ارنبة انفه وفی حالة القعدة الی حجره لان هذا کله تعظیم وخشوع..... ولا یلتفت یمنة ولا یسرة لقول النبی صلی الله علیه وسلم ولو علم المصلی من یناجی ما التفت وسئل رسول الله صلی الله علیه وسلم عن الالتفات فی الصلاة فقال تلک خلسة یختلسها الشیطان فی صلاة احدکم الخ. بدائع الصنائع: ۲۱۵/۱، کتاب الصلاة فصل ما یستحب فیها و ما یکره، ط: سعید هندیة: ۷۲/۱، کتاب الصلاة، فصل فی سنن الصلاة و آدابها و کیفیتها، ط: حقانیه پشاور۔ حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۷۶، کتاب الصلاة فصل من آدابها، ط۔ قدیمی۔

## رکوع میں

☆...... جب قیام سے فراغت ہو جائے یعنی سورت پڑھنے کے بعد " اللّٰه اکبر" کہتے ہوئے رکوع میں جائیں، اور رکوع میں جھکنے کی ابتداء " اللّٰه اکبر " کے ساتھ ہی ہو، اور رکوع میں اچھی طرح پہنچ جانے کے ساتھ ہی تکبیر ختم ہو جائے۔(۱)

☆...... خواتین رکوع میں معمولی جھکیں کہ دونوں ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں، پیٹھ سیدھی نہ کریں۔(۲)

☆...... خواتین رکوع میں ہاتھ کی انگلیاں ملا کر گھٹنوں پر رکھ دیں اور ہاتھ پر زور نہ دیں۔ مردوں کی طرح انگلیوں کے درمیان فاصلہ رکھ کر گھٹنوں کو نہ پکڑیں، اور پاؤں قدرے جھکے ہوئے رکھیں، مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کریں، بلکہ گھٹنوں کو آگے کی طرف ذرا سا خم دے کر کھڑی ہوں۔(۳)

---

(۱) ویکبر مع الانحطاط......فیکون ابتداء تکبیرہ عند اوّل الخرور والفراغ عند الاستواء للرکوع هندية: ۱/۷۴، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط: حقانیه پشاور، ردالمحتار: ۱/۴۹۳، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعید.

(۲، ۳) (قوله ویسن ان یلصق کعبیه) .. اما المرأة فتنحنی فی الرکوع یسیرًا ولا تفرّج ولکن تضم وتضع یدیها علی رکبتیها وضعا وتحنی رکبتیها ولا تجافی عضدیها لان ذلک استر لها. ردالمحتار: ۱/۴۹۴، باب صفة الصلاة، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید کراچی.
وفیه ایضا: (قوله وحررنا فی الخزائن الخ)........ وتنحنی فی الرکوع قلیلا، ولا تعقد ولا تفرّج فیه اصابعها بل تضمها وتضع یدیها علی رکبتیها، ولا تحنی رکبتیها، وتنضم فی رکوعها وسجودها. .
. اقول وقوله ولا تحنی رکبتیها صوابه وتحنی بدون لا........ الخ. رد المحتار ۱/۵۰۴ باب صفة الصلاة. فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید. هندية: ۱/۷۴، کتاب الصلاة الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها وکیفیتها ط: حقانیه پشاور، البحر الرائق ۱/۳۲۱، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاة الخ، ط: سعید.
حلبی کبیر. ص: ۳۱۵-۳۱۶ صفة الصلاة، ط: سهیل.

☆ خواتین رکوع میں اپنے بازؤں کو پہلوؤں سے خوب ملائیں، اور دونوں پاؤں کے ٹخنے ملادیں، اور جتنا ہوسکے سکڑ کر رکوع کریں، اس لئے کہ عورتوں کے لئے مردوں کی طرح رکوع کرنا غلط ہے۔(۱)

☆ دونوں پاؤں پر وزن اور زور برابر رکھیں، بلاوجہ کسی پاؤں پر زور زیادہ اور کسی پر کم نہ کریں۔(۲)

☆ رکوع کی حالت میں پاؤں پر نظر رکھیں۔(۳)

☆ کم از کم اتنی دیر رکوع میں رکیں کہ اطمینان سے تین مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْم" کہا جاسکے۔(۴)

## رکوع سے کھڑے ہوتے وقت

☆ رکوع سے اٹھ کر اس قدر سیدھی کھڑی ہوجائیں کہ جسم میں کوئی خم باقی

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) ویکره القیام علی احد القدمین فی الصلاة بلاعذر شامی ۱/۴۴۴، باب صفة الصلاة، ط:سعید. هندیة: ۱/۶۹، باب صفة الصلاة، ط:رشیدیة

(۳) نظره الی موضع سجوده حال قیامه، والی ظهر قدمیه حال رکوعه، والی ارنبة انفه حال سجوده، والی حجره حال قعوده الدرالمختار مع الرد ۱/۴۷۷، آداب الصلاة، ط سعید بدائع ۱/۲۱۵ فصل فی بیان مایستحب فی الصلاة وما یکره، ط.سعید هندیة ۱/۷۲، فصل فی سنن الصلوة، ط رشیدیه حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص ۲۷۶، فصل فی ادابها، ط قدیمی

(۴) ویقول فی رکوعه سبحان ربی العظیم ثلاثا وذلک ادناه فلو ترک التسبیح اصلا او اتی به مرة واحدة یجوز ویکره هندیة ۱/۷۴، کتاب الصلاة، الباب الرابع، الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها وکیفیتها ط.حقانیه پشاور، شامی ۱/۴۹۴، فصل فی بیان تالیف الصلاة ط سعید.

نہ رہے۔(۱)

☆.....نظر سجدے کی جگہ پر ہو۔(۲)

☆.....بعض خواتین کھڑے ہوتے وقت سیدھی کھڑی ہونے کے بجائے کھڑے ہونے کا صرف اشارہ کردیتی ہیں، اور جسم کے جھکاؤ کی حالت ہی میں سجدے کے لئے چلی جاتی ہیں ان کے ذمہ نماز کا لوٹانا واجب ہوجاتا ہے، لہٰذا اس سے سختی کے ساتھ پرہیز کریں(۳)

☆.....اور رکوع سے اٹھتے وقت تنہا نماز پڑھنے والی خاتون "سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ" اور "رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ" دونوں کہے اور اگر امام کے ساتھ ہے تو امام "سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ" کہے تو مقتدی خاتون صرف "رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ" کہے(۴)

☆..... نوافل میں رکوع سے اُٹھتے وقت "سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ" کے بعد "اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ حَمْدًا کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ" پڑھنا بہتر

---

(۱) لم يرفع رأسه من ركوعه مسمعا　ويقوم مستويا المأمور من انه سنة او واجب او فرض. الدر المختار، وفي الشامية (قوله مستويا) هو للتاكيد فان مطلق القيام انما يكون باستواء الشقين وانما اكد لغفلة الاكثرين عنه الخ. شامي: ۴۹۷/۱، فصل في بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد. هندية: ۷۴/۱-۷۵، الفصل الثالث في سنن الصلاة الخ ط: رشيديه.

(۲) انظر الى الحاشية رقم ۳ في الصفحة السابقة.

(۳) انظر الحاشية رقم ۱.

(۴) وان كان مقتديا يأتي بالتحميد ولا يأتي بالتسميع بلا خلاف وان كان منفردا فالاصح انه يأتي بهما هندية: ۷۴/۱، الباب الرابع في صفة الصلاة، الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها وكيفيتها، ط. حقانيه پشاور، رد المحتار: ۴۹۷/۱-۴۹۸، باب صفة الصلاة، ط. سعيد بدائع الصنائع ۲۰۹/۱، كتاب الصلاة، فصل في سنن الصلاة، ط: سعيد كراچي.

ہے۔(۱)

## سجدے میں جاتے وقت

☆......پھر "اللّٰہ اکبر" کہتی ہوئی سینہ کو جھکا کر دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھتے ہوئے سجدے میں جائیں "اللّٰہ اکبر" اور سجدے کے لئے جھکنے کی ابتداء ساتھ ہی ہو اور سجدہ میں پہنچتے ہی تکبیر ختم ہو جائے، اور سجدہ میں جاتے ہوئے پہلے اپنے گھٹنے زمین پر رکھیں، پھر گھٹنے کے بعد ہاتھوں کو پھر ناک کو پھر پیشانی کو زمین پر رکھیں، اور منہ دونوں ہاتھوں کے درمیان اس طرح رکھیں کہ دونوں انگوٹھوں کے سرے کانوں کی لو کے سامنے ہو جائیں (۲) اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ملی ہوئی قبلہ رو ہوں۔(۳)

---

(۱) ولیس بینهما ذکر مسنون وکذا لیس بعد رفعه من الرکوع دعاء، وکذا لایأتی فی رکوعه وسجوده بغیر التسبیح علی المذهب وما ورد محمول علی النفل، الدر المختار، وفی الشامیة: (قوله محمول علی النفل)...... وصرح به فی الحلیة فی الوارد فی القومة والجلسة، وقال علی انه ان ثبت فی المکتوبة فلیکن فی حالة الانفراد، او الجماعة والمأمومون محصورون لایثقلون بذلک کما نص علیه الشافعیة الخ. شامی: ۵۰۶/۱، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط سعید، حلبی کبیر، ص: ۳۱۸. صفة الصلاة، ط: سهیل.

(۲) ثم اذا استوی قائما کبر وسجد ویکبر فی حالة الخرور.....قالوا اذا اراد السجود یضع اولاً ما کان اقرب الی الارض فیضع رکبتیه اولاً ثم یدیه ثم انفه ثم جبهته ....ویضع یدیه فی السجود حذاء اذنیه ویوجّه اصابعه نحو القبلة. هندیة: ۷۵/۱، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها وکیفیتها، ط: حقانیه پشاور. رد المحتار ۴۹۷/۱۔ ۴۹۸، باب صفة الصلاة، ط: سعید. حلبی کبیر، ص: ۳۲۰ صفة الصلاة. ط: سهیل اکیڈمی لاهور. حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۶۷ فصل فی بیان سننها، ط: سعید

(۳) "(ویسجد ... ضاما اصابع یدیه لتوجّه للقبلة) ای ملصقاً جنبات بعضها ببعض، قهستانی وغیره ولا یندب الضم الا هنا." رد المحتار: ۴۹۸/۱، باب صفة الصلاة، ط سعید هندیة ۷۴/۱، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها، ط: حقانیه پشاور

☆ خواتین سجدے میں دونوں پاؤں کو کھڑا کرنے کی بجائے انہیں دائیں طرف نکال کر بچھادیں، جہاں تک ہوسکے انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف رکھیں۔ ( )

☆ خواتین خوب سمٹ کر اور دب کر اس طرح سجدہ کریں کہ پیٹ رانوں سے بالکل مل جائے، اور بازو بھی پہلوؤں سے ملے ہوئے ہوں۔ (۲)

☆ خواتین سجدے میں کہنیوں سمیت پوری بانہیں بھی زمین پر رکھ دیں۔ (۳)

☆ پھر سجدہ میں کم سے کم تین مرتبہ " سبحان ربی الاعلی " کہیں۔ (۴)

---

(۱) "ذکر الشارح "ان المرأة تخالف الرجل فی عشر خصال ویزاد علی العشر انها لا تنصب اصابع القدمین "البحر الرائق ۱/ ۳۲۲ باب صفة الصلاة، ط سعید شامی ۱/ ۵۰۴، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید

(۲، ۳) وعن یزید بن ابی حبیب ان رسول اللہ ﷺ مر علی امرأتین تصلیان فقال اذا سجدتما فضما بعض اللحم الی الارض، فان المرأة لیست فی ذلک کالرجل "رواہ ابوداؤد فی مراسیله ملحقا فی آخر سنن ابی داؤد، ص ۸، ط میر محمد کراچی وعن عبداللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا جلست المرأة فی الصلاة وضعت فخذها علی فخذها الاخری واذا سجدت الصقت بطنها فی فخذیها کأستر مایکون لها الحدیث، رواہ البیهقی السنن الکبری ۲/ ۲۲۳، جماع ابواب صفة الصلاة، باب مایستحب للمرأة من ترک التجافی فی الرکوع والسجود، ط نشر السنة ملتان (قوله والمرأة تنخفض وتلزق بطنها بفخذیها) لانه استر لها وذکر الشارح ان المرأة تخالف الرجل فی عشر خصال ولا تجافی بطنها عن فخذیها ولا تفتح ابطیها فی السجود البحر الرائق ۱/ ۳۲۱، کتاب الصلاة، صفة الصلاة، ط سعید رد المحتار ۱/ ۵۰۴، کتاب الصلاة، صفة الصلاة، ط سعید، حلبی کبیر، ص: ۳۲۴، صفة الصلاة، ط: سعید۔

(۴) "ویقول فی سجوده سبحان ربی الاعلی ثلاثا وذلک ادناہ "هندیة ۱/ ۷۵، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها وکیفیتها، ط حقانیه پشاور الدر مع الرد ۱/ ۵۰۴، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید۔

☆ ...پیشانی ٹیکتے ہی فوراً اُٹھالینا منع ہے۔(۱)

## دونوں سجدوں کے درمیان

☆ ...ایک سجدے سے اُٹھ کر اچھی طرح اطمینان سے بیٹھ جائیں، اس طرح کہ بائیں کولھے پر بیٹھیں، اور دونوں پاؤں دائیں طرف کو نکال دیں، اور دائیں پنڈلی کو بائیں پنڈلی پر رکھیں اور دونوں ہاتھ رانوں پر رکھ لیں، (۲) اور انگلیاں اچھی طرح ملا کر رکھیں، درمیان میں فاصلہ نہ چھوڑیں، اور انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہو، اور انگلیاں گھٹنوں کی طرف لٹکی ہوئیں نہ ہوں بلکہ انگلیوں کے آخری سرے گھٹنے کے قریب ہوں، (۳) اور اس حالت میں فرض نماز میں کوئی دعا نہ پڑھیں، اور اس حالت میں اتنی دیر بیٹھیں کہ اس میں کم از کم ایک مرتبہ " سبحان اللّٰہ " کہا جا سکے۔(۴)

---

(۱) والثامن من الفرائض وهي الثانية من المختلف فيهما: تعديل الاركان ، فانه عند ابي يوسف فرض لماذكرنامن الحديث اى حديث ابن مسعود المتقدم في اول ذكر الفرائض وعندهماتعديل الاركان عن الواجبات الخ، حلبي كبير ، ص: ۲۹۴ ، الثامن تعديل الاركان ، ط: سهيل، شامي: ۱/ ۴۵۰۔ ۴۵۱، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) عن عبدالله بن عمر قال .قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذاجلست المرأة في الصلاة وضعت فخذها على فخذها الأخرى،.....الحديث. السنن الكبرى للبيهقي : ۲/ ۲۲۳، جماع ابواب صفة الصلاة، باب مايستحب للمرأة....الخ ، ط: نشر السنة، ملتان . "وتنضم في ركوعها وسجودها وتفترش ذراعيها..... وتضع فيه يديهاتبلغ رؤوس اصابعهاوركبتيهاوتضم فيه اصابعها" ردالمحتار: ۱/ ۵۰۴، صفة الصلاة، ط: سعيد، البحر الرائق: ۱/ ۳۲۱، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۳) انظر الى الحاشية السابقة.

(۴) ("ويجلس بين السجدتين مطمئنا لما مر..... وليس بينهما ذكر مسنون .... وماورد محمول على النفل) قوله : مطمئنا: اى بقدر تسبيحة" ردالمحتار مع الدر المختار: ۱/ ۵۰۵، باب صفة الصلاة، ط: سعيد. هندية : ۱/ ۷۵، الفصل الثالث في سنن الصلاة ، ط: رشيدية كوئٹه.

☆... بیٹھنے کے وقت نظریں اپنی گود کی طرف رکھیں۔(۱)

☆... ایک سجدے سے ذرا سا سر اُٹھا کر سیدھے ہوئے بغیر دوسرا سجدہ کر لینا گناہ ہے، اور اس طرح کرنے سے نماز کا لوٹانا واجب ہو جاتا ہے۔(۲)

☆ .... سجدے سے اُٹھتے وقت پہلے پیشانی اُٹھائیں، پھر ناک، پھر ہاتھ، اطمینان سے بیٹھنے کے بعد دوسرا سجدہ بھی اسی طرح کریں جیسے پہلا سجدہ کیا تھا، یعنی دوسرے سجدہ میں جاتے ہوئے "اللّٰــہ اکبر" کہیں اور پہلے دونوں ہاتھ زمین پر رکھیں، پھر ناک، پھر پیشانی۔(۳)

☆...... دوسرے سجدے کی ہیئت وہی ہونی چاہیئے جو پہلے سجدے میں بیان کی

---

(۱) وینبغی للمصلی من طریق الادب ان یکون منتهی بصره .. فی حال قعوده الی حجره، حلبی کبیر، ص: ۲۹۵، صفة الصلاة، ط: نعمانية كوئٹه.

(۲) (ثم یرفع رأسه ویکبر) والمفید ان یرفع رأسه حتی یستوی جالساً ولیس فی هذا الجلوس ذکر مسنون عندنا... ولولم یستو جالسا وسجداخری اجزأه عند ابی حنیفة ومحمد رحمهما الله .... رفع الرأس من السجدة لیس برکن وانما الرکن هو الانتقال لانه لایمکنه اداء الثانیة الابه الا انه لایمکنه الانتقال الی الثانیة الابعد رفع الرأس فلزمه رفعه..... .واختلفوا فی مقدار الرفع فروی عن ابی حنیفةؒ انه ان کان الی القعود اقرب جاز وان کان الی الارض اقرب لایجوز هکذا فی التبیین. وهو الاصح هکذا فی الهداية. وروی ابویوسفؒ عنه اذا رفع رأسه مقدار مایسمی رافعا جاز. قال فی المحیط وهو الاصح کذا فی التبیین وهو الصحیح هکذا فی البدائع. هندية: ۱/ ۷۵، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط: رشيدية. حلبی کبیر، ص: ۲۹۴ الثامن تعدیل الارکان، ط: سهیل. ثم یرفع رأسه من السجدة الاولی مکبرا ویقعد مستویا. ویضع یدیه علی فخذیه کما فی التشهد فاذا اطمأن حال کونه قاعدا وسکن اضطراب اعضائه کبر وسجد ثانیا. حلبی کبیر، ص ۳۲۰ صفة الصلاة، ط: سهیل شامی: ۱/ ۵۰۴ - ۵۰۱، باب صفة الصلاة، ط: سعید و ۱/ ۴۶۴، البحر. ۱/ ۳۲۱، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاة کبر، ط: سعید.

(۳) واذا اراد الرفع یرفع اولاً جبهته ثم انفه ثم یدیه ثم رکبتیه. هندية: ۱/ ۷۵، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها وکیفیتها، ط: حقانیه پشاور.

گئی(۱)

☆......دوسرا سجدہ کرنے کے بعد " اللہ اکبر " کہتی ہوئی فوراً کھڑی ہوتے وقت پہلے پیشانی اُٹھائیں پھر ناک، پھر ہاتھ، پھر گھٹنے، اور ہاتھوں کو گھٹنوں پر رکھ کر کھڑی ہوں، بلا عذر ہاتھوں کو زمین سے سہارا دیتے ہوئے کھڑا ہونا بہتر نہیں، ہاں اگر جسم بھاری ہے یا بیماری ہے، یا بڑھاپے کی وجہ سے سہارے کے بغیر کھڑا ہونا مشکل ہو تو سہارا لینا منع نہیں۔(۲)

## دوسری رکعت کی ابتداء

☆......دوسری رکعت کے شروع میں "ثناء" اور "اعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم" نہ پڑھیں۔(۳)

☆......اگر امام کے پیچھے ہیں تو خاموش رہیں کچھ نہ پڑھیں،(۴) اور اگر تنہا نماز پڑھ رہی ہیں تو صرف " بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم " پڑھ کر سورۂ فاتحہ پڑھیں اور

---

(۱)ویکبر فی حالة الخرور....قالوا اذا اراد السجود یضع اولا ما کان اقرب الی الارض فیضع رکبتیه اولا ثم یدیه ثم انفه ثم جبهته، هندیة : ۷۵/۱، الباب الرابع، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط:حقانیه پشاور. فاذا اطمأن حال کونه قاعدا وسکن اضطراب اعضائه کبر وسجد ثانیا. حلبی کبیر، ص۳۲۲، صفة الصلاة، ط:سهیل. الدر مع الرد: ۵۰۲/۱، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط:سعید.

(۲)ثم اذا فرغ من السجدة الثانیة ینهض علی صدور قدمیه ولا یقعد ولا یعتمد علی الارض بیدیه عند قیامه وانما یعتمد علی رکبتیه .....وترک الاعتماد مستحب لمن لیس به عذر عندنا فی ظاهر الروایة. هندیة : ۷۵/۱، کتاب الصلاة، الباب الرابع، الفصل الثالث، ط:حقانیه پشاور

(۳)ویعمل فی الرکعة الثانیة مثل ما یفعل فی الرکعة الاولی الا انه لا یستفتح ولا یتعوذ". هندیة ۷۵/۱، کتاب الصلاة، الباب الرابع، الفصل الثالث، ط:حقانیه پشاور. الدر مع الرد: ۵۰۲/۱، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط:سعید.

(۴)والمقتدی قادر علی القراءة غیر انه ممنوع شرعا. شامی : ۳۳۲/۱، باب صفة الصلاة مبحث الرکن الاصلی والرکن الزائد، ط: سعید.

"ولا الضالین" کے بعد آہستہ سے "آمین" کہیں، پھر "بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم" پڑھ کر سورۂ فاتحہ کے علاوہ کوئی اور سورت ملائیں پھر پہلی رکعت کی طرح رکوع، قومہ، اور دونوں سجدے کریں۔(۱)

## قعدہ

☆ دوسرے سجدے کے بعد اسی طرح بیٹھ جائیں جس طرح دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھی تھیں، (۲) اور اس میں "التحیات" پڑھیں۔

التحیات یہ ہے:

التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ والصَّلوٰتُ والطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عليكَ أيُّهَا النَّبِيُّ ورحمةُ اللهِ وبركاتُهُ السَّلامُ علينا وعلى عبادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اشْهَدُ انْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ واشْهَدُ انَّ مُحَمَّداً عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ(۳)

---

(۱) والركعة الثانية كالاولى فيما مر غير انه لاياتي بثناء ولاتعوذ فيها اذلم يشرعا الامرة. الدر المختار وفي الشامية (قوله فيما مر) اى من الاركان والواجبات والسنن. شامي ۱/ ۵۰۲، فصل في بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد

(قوله والتامين) اى عقب قراءة الفاتحة، قال في المنية واذا قال الامام ولاالضالين قال آمين ولايخفى ان هذا هو المفهوم لكل احد الخ. شامي ۱/ ۴۷۵-۴۷۶، مطلب سنن الصلاة، ط سعيد.

(۲) وان كانت امرأة جلست على اليتها اليسرى واخرجت رجليها من الجانب اليمنى. هندية ۱/ ۷۵، الباب الرابع، الفصل الثالث، ط: حقانيه پشاور.

(۳) "ويقرأ تشهد ابن مسعود وجوبا كمابحثه في البحر" الدر المختار مع الرد ۱/ ۵۱۰، باب صفة الصلاة، ط سعيد "والتشهد التحيات لله والصلوات والطيبات السلام عليك ايها النبي الخ وهذا تشهد عبدالله ابن مسعودؓ". الهداية مع فتح القدير ۱/ ۲۷۴، باب صفة الصلاة، ط مصطفى البابي مصر. حلبي كبير، ص ۳۲۹، صفة الصلاة، ط سهيل

## اشارہ

☆ ... " التحیات " پڑھتے وقت جب " اَشْھَدُ اَنْ لَّآ " پر پہنچیں تو شہادت کی انگلی کو اٹھا کر اشارہ کریں اور " اِلَّا اللّٰہُ " پر گرادیں۔(۱)

☆ ....اشارے کا طریقہ یہ ہے کہ انگوٹھے اور بیچ کی انگلی کو ملا کر حلقہ بنالیں، اور چھوٹی انگلی اور اس کے پاس کی انگلی بند کرلیں، اور " اَشْھَدُ اَنْ لَّآ " کہتے ہوئے شہادت کی انگلی کو نیچے جھکادیں اور باقی انگلیوں کی جو ہیئت اشارے کے وقت بنائی تھی اس کو آخر تک برقرار رکھیں۔(۲)

☆......اگر دو رکعت والی نماز ہو تو التحیات کے بعد یہ درود شریف پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ، اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ

---

(۱) وعن الحلوانی :یقیم الاصبع عند "لا الہ" ویضعھا عند "الا اللّٰہ" لیکون الرفع للنفی والوضع للاثبات "فتح القدیر مع الکفایۃ: ۲۷۲/۱، باب صفۃ الصلاۃ، ط:مصطفی البابی مصر. الدر مع الرد: ۱/ ۵۰۸ ـ ۵۰۹، فصل فی بیان تالیف الصلاۃ. مطلب مھم فی عقد الاصابع عند التشھد، ط:سعید کراچی. ھندیۃ: ۷۵/۱، الفصل الثالث فی سنن الصلاۃ، ط:رشیدیہ. البحر: ۳۲۴/۱، فصل واذا أراد الدخول فی الصلاۃ، ط:سعید. حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۸۴ فصل فی کیفیۃ ترتیب، ط.قدیمی

(۲) وحکی عن الفقیہ ابی جعفر انہ یعقد الخنصر والبنصر ویحلق الوسطی مع الابھام ویشیر بسبابتہ". الکفایۃ شرح الھدایۃ: ۲۷۱/۱، باب صفۃ الصلاۃ. ط: مصطفی البابی مصر وھو المروی عن محمدؒ فی کیفیۃ الاشارۃ". فتح القدیر: ۲۷۲/۱، باب صفۃ الصلاۃ، ط مصطفی البابی مصر. منحۃ الخالق علی البحر الرائق: ۳۲۳/۱، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاۃ، ط. سعید، شامی. ۵۰۸/۱، فصل فی بیان تالیف الصلاۃ، ط:سعید.

حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ.(۱)

یہ درود شریف پڑھنے کے بعد یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْماً كَثِيْراً وَّاِنَّهٗ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَةً مِّنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ.(۲)

☆.....اس کے بعد نماز ختم کردیں۔

## سلام پھیرتے وقت

☆......اور نماز ختم کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے دائیں طرف منہ پھیرتے ہوئے کہیں "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ" پھر بائیں طرف منہ پھیر کر کہیں "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ".(۳)

---

(۱) فاذا فرغ من التشهد يصلى على النبى ﷺ، وسئل محمد عن كيفية الصلاة على النبى ﷺ فقال: يقول اللهم صل على محمد وعلى آل محمد كما صليت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم وبارك على محمد وعلى آل محمد كما باركت على ابراهيم وعلى آل ابراهيم انك حميد مجيد "هندية: ۱/۷۶، الباب الرابع، الفصل الثالث فى سنن الصلاة، :حقانيه پشاور. حلبى كبير، ص: ۳۳۳، صفة الصلاة، ط: سهيل. شامى: ۱/۵۱۲، فصل فى بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد.

(۲) ومن الادعية المأثورة ماروى عن ابى بكرؓ أنه قال لرسول الله صلى الله عليه وسلم: علمنى دعاء أدعو به فى صلاتى: فقال. قل: اللّٰهم انى ظلمت نفسى ظلماً كثيراً وانه لايغفر الذنوب الا انت فاغفرلى مغفرة من عندك وارحمنى انك انت الغفور الرحيم". هندية: ۱/۷۶، الباب الرابع فى صفة الصلاة، الفصل الثالث فى سنن الصلاة وآدابها، ط: حقانيه پشاور. حلبى كبير، ص ۳۳۵. صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.

(۳) "ثم يسلم تسليمتين تسليمة عن يمينه وتسليمة عن يساره ويحول فى التسليمة الاولى وجهه عن يمينه حتى يرى بياض خده الايمن وفى التسليمة الثانية عن يساره حتى يرى بياض خده الايسر وفى القنية هو الاصح "..... ويقول "السلام عليكم ورحمة الله" هدية: ۱/۷۶، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: حقانيه پشاور. الدر مع الرد: ۱/۵۲۴، فصل فى بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد حلبى كبير، ص: ۳۳۶، صفة الصلاة، ط: سعيد.

☆......دونوں طرف سلام پھیرتے وقت گردن کو اتنا موڑیں کہ پیچھے بیٹھے آدمی کو سلام پھیرنے والی کا رخسار نظر آئے،(۱) اور سلام پھیرتے وقت نظر کندھے کی طرف ہو۔(۲)

☆......اور دونوں سلاموں میں "کراماً کاتبین" اور فرشتوں کو سلام کرنے کی نیت کریں۔(۳)

☆......اگر قعدہ میں عذر کی وجہ سے مسنون طریقہ کے مطابق بیٹھنا ممکن نہ ہو تو جس طرح بیٹھنا ممکن ہو بیٹھ جائیں۔(۴)

☆......اور اگر دو رکعت والی فرض نماز نہ ہو بلکہ تین رکعت یا چار رکعت والی فرض نماز ہو تو صرف التحیات آخر تک پڑھ کر فوراً کھڑی ہو جائیں، درود شریف اور دعا نہ پڑھیں

---

(۱) انظر الی الحاشية السابقة.

(۲) نظره الی موضع سجوده حال قيامه .....والی منكبه الايمن والايسر عند التسليمة الاولی والثانية لتحصيل الخشوع. الدر مع الرد: ۴۷۷/۱ - ۴۷۸، آداب الصلاة، ط: سعيد، بدائع: ۲۱۵/۱، فصل فی بيان مايستحب فی الصلاة ومايكره، ط: سعيد. هندية: ۷۲/۱، فصل فی سنن الصلاة، ط: رشيدية، حاشية الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۷۶، فصل فی آدابها، ط: قديمی.

(۳) وينوی المنفرد الحفظة فقط. الدر مع الرد: ۵۲۹/۱، فصل فی بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد.
واما المنفرد فلاينوی سوی الحفظة لانه ليس معه سواهم وقد تقدم انه لاينوی من البشر من لايشاركه فی صلاته. حلبی كبير، ص: ۳۳۹، صفة الصلاة، ط: سهيل. هندية: ۷۷/۱، الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها، ط: رشيدية.

(۴) ......خاف زيادته او بطء برئه بقيامه او دوران رأسه او وجد لقيامه المًا شديدًا او كان لو صلی قائمًا سلس بوله او تعذر عليه الصوم صلی قاعدًا ولو مستندًا الی وسادة او انسان فانه يلزمه ذلك علی المختار كيف شاء علی المذهب لان المرض اسقط عنه الاركان فالهيئات اولی، الدر المختار وفی الشامية: (قوله كيف شاء) ای كيف تيسر له بغير ضرر من تربع او غيره الخ. شامی: ۹۶/۲ - ۹۷، باب صلاة المريض، ط: سعيد. حاشية الطحطاوی علی المراقی، ص: ۴۳۱، باب صلاة المريض، ط: قديمی.

باقی دو رکعت بھی اسی طرح پڑھیں جس طرح پہلی دو رکعت پڑھی ہیں (۱)

فرق اتنا ہے کہ آخری دو رکعتوں میں صرف " بسم اللہ الرحمن الرحیم" کے بعد سورۂ فاتحہ پڑھ کر رکوع کریں، سورۂ فاتحہ کے بعد دوسری سورت نہ ملائیں۔

اگر تین رکعت والی فرض نماز ہے، تو تیسری رکعت میں اور اگر چار رکعت والی فرض نماز ہے تو چوتھی رکعت میں دونوں سجدوں کے بعد اسی طرح بیٹھ کر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر کر نماز ختم کردیں۔ (۲)

☆......دعا کریں۔ (۳)

☆......فرض نماز کے علاوہ باقی نمازوں کی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملانا (یا کم از کم تین آیات یا اس کی مقدار قرآن مجید میں سے پڑھنا) واجب ہے،

---

(۱) ولایزید فی الفرض (علی التشہد فی القعدة الاولی) اجماعا (فان زاد عامدا کرہ فتجب الاعادة (او ساهیا وجب علیه سجود السهو اذا قال: اللهم صل علی محمد) فقط (علی المذهب) المفتی به لا لخصوص الصلاة بل لتاخیر القیام. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۵۱۰- ۵۱۱، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید (قوله ولایزید فی الفرض) ای وما الحق به کالوتر والسنن الرواتب. شامی: ۱/ ۵۱۰، ط: سعید.

(۲) (ویفعل فی القعود الثانی) الافتراش (کالأول وتشهد) ایضا (وصلی علی النبی صلی الله علیه وسلم (ودعا) بالعربیة وحرم بغیرها ثم یسلم عن یمینه ویساره، الدر مع الرد: ۱/ ۵۱۲-۵۲۴، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید.

(۳) ثم یدعون لانفسهم وللمسلمین بالادعیة المأثورة الجامعة لقول ابی امامة قیل یا رسول اللہ ای الدعاء أسمع قال جوف اللیل الآخر ودبر الصلوات المکتوبات، مراقی الفلاح. حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۱٦ - ۳۱۷ فصل فی صفة الاذکار، ط: قدیمی.

اگر بھول جانے کی وجہ سے سورت نہیں ملائی گئی تو سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔(۱)

☆.... وتر کی نماز میں تیسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملا کر رکوع سے پہلے تکبیر کہہ کر دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے(۲) اگر دعائے قنوت نہیں پڑھی گئی تو سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔(۳)

☆...... چار رکعات والی سنت زائدہ میں دو رکعت کے بعد قعدۂ اولیٰ میں ''التحیات'' کے بعد دورد شریف بھی پڑھیں، اور تیسری رکعت کے شروع میں ''ثناء'' بھی

---

(۱)(وهي)..... (قراءة فاتحة الكتاب)......(وضم)اقصر(سورة) كالكوثر او ماقام مقامها وهو ثلاث آيات قصار، نحو. ثم نظر. ثم عبس وبسر. ثم ادبر واستكبر. وكذا لو كانت الآية او الآيتان تعدل ثلاثا قصارا ذكره الحلبي (في الاولين من الفرض) وهل يكره في الأخريين؟ المختار لا (و) في (جميع) ركعات (النفل) لان كل شفع منه صلاة. الدرمع الرد: ۱/۴۵۸، باب صفة الصلاة، مطلب كل صلاة اديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها، ط: سعيد.

والقراءة فرض في جميع ركعات النفل لمساوات الركعة الثانية للركعة الاولى في القراءة على ما سيأتي وكل ركعتين من النفل صلوة على حدة وكذا في جميع ركعات الوتر لان له شبها بالسنة وشبها بالفرض الخ، حلبي كبير، ص: ۲۷٦، الثالث القراءة، ط: سهيل.

(۲)والقنوت واجب على الصحيح كذا في الجوهرة النيرة. اذا فرغ من القراءة في الركعة الثالثة كبر ورفع يديه حذاء اذنيه ويقنت قبل الركوع في جميع السنة، هندية ۱/۱۱۱، الباب الثامن في صلاة الوتر، ط: رشيديه، الدر مع الرد: ۲/٦، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد. البحر: ۲/۴۰، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد.

(۳)(ومنها القنوت) فاذا تركه يجب عليه السهو وتركه يتحقق برفع رأسه من الركوع ولو ترك التكبير التي بعد القراءة قبل القنوت سجد للسهو لانها بمنزلة تكبيرات العيد. هندية ۱/۱۲۸، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيديه. الدرمع الرد: ۲/۹-۱۰، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد.

پڑھیں، یہ مستحب ہے۔(۱)

## خواتین نماز شروع کرنے سے پہلے

☆... خواتین کو نماز شروع کرنے سے پہلے اس بات کا اطمینان کر لینا چاہئے کہ ان کے چہرے، ہاتھوں اور پاؤں کے سوا تمام جسم کپڑے سے ڈھکا ہوا ہے۔

☆... خواتین کے لئے نماز کے دوران بال، کلائیاں اور کان کھلے رکھنا جائز نہیں، اسی طرح نماز کے دوران اتنا چھوٹا دوپٹہ استعمال کرنا کہ اس کے نیچے سے بال لٹکے نظر آئیں درست نہیں۔(۲)

## خوبصورتی کا راز

''نماز پڑھنے سے خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے'' اور'' سجدہ کرنے سے خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے'' ان دونوں عنوانوں کو دیکھیں۔

---

(۱)(فی السنن الرواتب لایصلی ولایستفتح )(قوله فی السنن الرواتب )وهی ثلاثترباعیة الظهر ورباعةالجمعة القبليةوالبعدية،وهذاهوالاصح لانهاتشبه الفرائض واحترزبه عن الرباعيات المستحبات والنوافل فانه يصلي على النبى صلى الله عليه وسلم فى القعدةالاولى ثم يقرأدعاء الاستفتاح افاده ،ط:شامي:۲/ ۴۳۲ ،مسائل شتى ،ط:سعيد و :۲/ ۱۶ ، باب الوتروالنوافل ، ط:سعيد كراچى.

(۲)وللحرة ولو خنثى جميع بدنهاحتى شعرها النازل فى الاصح خلاالوجه والكفين فظهرالكف عــــورة على المذهب والقــــدمين على المعتمد (قوله على المذهب )اى ظاهرالرواية ،وفى مختلفات قاصيخان وغيره انه ليس بعورة. الدرمع الشامى :۱/ ۴۰۵، كتاب الصلاة، باب شروط الصلوة .ط:سعيد ان الخلاف انماهو فى باطن القدم ،واماظاهره فليس بعورة بلاخلاف شامى :۱/ ۴۰۲ . ط،سعيد.

وبدن الحرة عورة الاوجهها وكفيهاوقدميها وكشف ربع ساقهايمنع وكذاالشعر،البحر الرائق. ۱/ ۴۶۸، كتاب الصلاة، باب شروط الصلوة .ط:رشيديه كوئٹه ،و:۱/ ۲۶۹ . ط:سعيد. البناية فى شرح الهداية:۲/ ۱۳۲ ، كتاب الصلوة باب شروط الصلوة .ط:مكتبه حقانية ملتان .

## خود بخود کلام کرنا

''کلام کی پانچ قسمیں ہیں'' عنوان کے تحت ''تیسری قسم'' کو دیکھیں۔

## خودکشی کے رجحانات میں کمی

کمفرٹ سینٹر آف فرانس (Comfort Center Of France) کی تحقیق کے مطابق جب خودکشی کی طرف مائل مریضوں کو ایسا مراقبہ کرایا گیا جو نہ صرف نماز سے ملتا جلتا ہے بلکہ اس میں معمول کو ادھر اُدھر نہ دیکھنا، دھیان اور توجہ صرف عامل کی طرف رکھنا وغیرہ میں مشغول کر کے مکمل خشوع وخضوع کی کیفیت پیدا کی جاتی ہے۔تو مریض خود بخود خودکشی کی طرف سے تنفر ہو جاتے ہیں۔

وہاں ڈاکٹر الیگزنڈر (Dr. Alexander) کا کہنا ہے ہم نے اسلام میں خودکشی کم دیکھی ہے، تحقیق پر پتہ چلا کہ وضو اور نماز اور خاص طور پر دھیان والی نماز سے یہ رجحان کم اور آخرکار بالکل ختم ہو جاتے ہیں۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۸۱/)

## خوشبو سونگھنا

نماز میں قصداً ارادہ کر کے خوشبو سونگھنا مکروہ ہے۔(۱)

---

(۱) ویکره ان یشم طیبا بکسر الطاء ای ذا رائحة طیبة لانه اجنبی من الصلوۃ کما تقدم هذا اذا قصده اما لو دخلت الرائحة انفه بغیر قصد فلا ،حلبی کبیر،ص: ۳۵۶، کتاب الصلاۃ، باب کراهیة الصلوۃ، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، ،ص: ۳۰۹، ط: نعمانیة کوئٹه. هندیة- ۱۰۸/۱، کتاب الصلوۃ، فصل فیما یکره فی الصلاۃ، ط: حقانیه پشاور. تاتارخانیة: ۵۶۷/۱، باب ما یکره للمصلی ، ط: ادارۃ القرآن کراچی.

## خوشخبری پر ..........

نماز کے دوران کسی خوشخبری پر "الحمد للّٰہ" کہنے سے نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۱)

## خوف

''مصیبت'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## خوف کی نماز

☆..... جب کسی دشمن کا سامنا ہونے والا ہو، خواہ وہ دشمن انسان ہو یا کوئی درندہ جانور یا کوئی اژدھا اور بڑا سانپ وغیرہ ہو، اور ایسی حالت میں سب لوگ یا بعض لوگوں کے لیے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا مشکل ہو، یا سواریوں سے اترنے کی بھی مہلت نہ ہو، تو ایسی صورت میں سب لوگ سواریوں پر بیٹھے بیٹھے اشاروں سے تنہا نماز پڑھ لیں، ایسے وقت میں قبلہ رو ہو کر نماز پڑھنا بھی شرط نہیں ہوتی جس طرف بھی رخ کر کے نماز پڑھنا ممکن ہو نماز پڑھ لیں نماز ہو جائے گی، اور اگر اس کی بھی مہلت نہیں تو معذور ہیں، اس وقت نماز نہ پڑھیں، جب خوف ختم ہو جائے اطمینان کے ساتھ پڑھیں، اگر وقت باقی ہے تو ادا کی نیت سے پڑھیں ورنہ قضاء کی نیت سے پڑھیں۔(۲)

---

(۱) اخبر بما یسوءہ فاسترجع او بما یسرہ فحمد اللّٰہ تعالیٰ واراد بہ جوابہ تفسد صلوتہ، ھندیۃ: ۱/ ۹۹، باب فیما یفسد الصلوۃ وما یکرہ فیھا، ط: رشیدیہ کوئٹہ. فتح القدیر: ۱/ ۳۴۹، کتاب الصلوۃ، باب ما یفسد الصلوۃ، وما یکرہ فیھا، ط: رشیدیۃ کوئٹہ. شامی: ۱/ ۶۲۱، باب ما یفسد الصلوۃ وما یکرہ فیھا، ط: سعید کراچی.

(۲) بشرط حضور عدو او سبع او حیۃ عظیمۃ ونحوھا - وان اشتد خوفھم وعجزوا عن النزول صلوا رکبانا فرادی ... بالایماء الی جھۃ قدرتھم. الدر مع الرد: ۲/ ۱۸۶، کتاب الصلاۃ، باب صلوۃ الخوف، ط: سعید کراچی. فتح القدیر: ۲/ ۶۷، کتاب الصلاۃ، باب صلوۃ الخوف، ط: رشیدیہ کوئٹہ. حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص. ۳۰۳، باب صلوۃ الخوف، ط. قدیمی کتب خانہ کراچی.و: ص: ۵۵۴، ط: قدیمی جدید، البحر الرائق ۲/ ۱۶۹، باب الخوف، ط: سعید کراچی. انظر الی الحاشیۃ التالیۃ ایضا.

☆......اگر دشمن کی طرف سے مسلسل بمباری ہو رہی ہے، یا گولے داغے جارہے ہیں اور فوری طور پر جگہ بدلنا یا پوزیشن تبدیل کرنا ضروری ہے، ورنہ ہلاکت کا خطرہ ہے تو بھی نماز موقوف کر کے جان بچانے کی اجازت ہوگی، جب بمباری اور گولہ باری میں وقفہ آجائے تو اطمینان سے نماز پڑھ لیں۔ اگر وقت موجود ہے تو بہتر ورنہ قضاء کی نیت سے پڑھیں۔(۱)

☆......اگر ایسے خوف کی حالت میں بھی کچھ لوگوں کے لئے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا ممکن ہے تو ان کو جماعت نہیں چھوڑنی چاہیے، اگر یہ لوگ ایسی حالت میں ایک ہی امام کے پیچھے جماعت کے ساتھ نماز پڑھنا چاہیں، تو اس کی صورت یہ ہے کہ لوگوں کے دو حصے کر دیئے جائیں، ایک حصہ دشمن کے مقابلے میں رہے اور دوسرا حصہ امام کی اقتداء میں نماز شروع کر دے، اگر تین یا چار رکعت کی نماز ہے جیسے ظہر، عصر، مغرب اور عشاء اور یہ لوگ مسافر نہیں بلکہ مقیم ہیں، تو جب امام دو رکعت نماز پڑھ کر تیسری رکعت کے لئے کھڑا ہونے لگے، اور اگر فجر، جمعہ اور عیدین یا ظہر، عصر اور عشاء کی قصر نماز ہے، تو ایک رکعت پڑھ کر دوسری رکعت کے لئے کھڑا ہونے لگے تو یہ حصہ دشمن کے مقابلے میں چلا جائے، اور دوسرا حصہ دشمن کے سامنے سے آکر امام کے ساتھ بقیہ دو رکعت یا ایک رکعت پڑھے، اور امام کو دوسرے حصے کے لوگوں کے آنے کا انتظار کرنا چاہیے، پھر جب امام صاحب

---

(۱) ولا يصلون وهم يقاتلون وان ذهب الوقت لان النبي صلى الله عليه وسلم شغل عن اربع صلوات يوم الخندق فقضاهن بعد هوى من الليل وقال: شغلونا عن صلوة الوسطى ملاء الله قبورهم وبطونهم نارا، فلو كانت تجوز الصلوة في حالة القتال لما اخرها رسول الله صلى الله عليه وسلم. المبسوط ۷۵/۲۰، باب صلوة الخوف، ط: دار الكتب العلمية بيروت.

وفي الشامية: (قوله والسائف) قال في المعراج وفي المختلفات لو كانوا في المسايفة قبل الشروع وكادت الوقت يخرج يؤخرون الصلوة الى ان يفرغوا من القتال، رد المحتار: ۱۸۸/۲، كتاب الصلوة، باب صلوة الخوف، ط: سعيد كراچی. فتاوى هندية: ۱۵۶/۱، باب صلوة الخوف، ط: رشيدية كوئٹه.

بقیہ نماز مکمل کر کے سلام پھیر دیں، تو یہ لوگ امام کے ساتھ سلام نہ پھیریں، بلکہ امام کے سلام کے بعد خود سلام پھیرے بغیر دوبارہ دشمن کے مقابلے میں چلے جائیں، اور پہلے حصے کے لوگ پھر یہاں آکر اپنی بقیہ نماز قراءت کے بغیر پوری کر لیں کیونکہ یہ لوگ لاحق ہیں، پھر یہ لوگ دشمن کے مقابلے میں چلے جائیں، اور دوسرا حصہ یہاں آکر اپنی بقیہ نماز قراءت کے ساتھ تمام کرلے، کیونکہ یہ لوگ مسبوق ہیں۔(۱)

☆ نماز کی حالت میں دشمن کے مقابلے میں جاتے وقت، یا وہاں سے بقیہ نماز پوری کرنے کے لئے آتے وقت پیدل چلنا ضروری ہے، اور اگر سوار ہو کر چلیں گے تو عمل کثیر ہونے کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی، عمل کثیر کی اسی قدر اجازت دی گئی جس کی

---

(۱) وكيفية صلاة الخوف قال: يجعل الامام الناس طائفتين طائفة تقف بإزاء العدو وطائفة يفتتح الصلوة بهم، ويصلي بكل طائفة شطر الصلوة فان كانت الصلوة من ذوات الاربع كالظهر والعصر والعشاء في حق المقيم يصلي بالطائفة الاولى ركعتين ويتشهد وتنصرف هذه الطائفة من غير سلام ويقفون بإزاء العدو، وتأتي الطائفة الاخرى فيصلي بهم بقية الصلاة ويتشهد ويسلم الامام لانه تمت صلاته وتنصرف هذه الطائفة بغير سلام ويقفون بإزاء العدو ثم تعود الطائفة الاولى فيقضون بقية صلاتهم بغير قراءة لانهم مدركون اول الصلاة ويتشهدون ويسلمون ويذهبون، ثم تعود الطائفة الثانية فيقضون بقية صلاتهم بقراءة لانهم مسبوقون ويتشهدون ويسلمون وان كانت الصلاة من ذوات المثنى نحو الفجر في حق الكل والعصر والعشاء في حق المسافر، صلى بكل طائفة ركعة على نحو ما بينا، وان كانت الصلاة من ذوات الثلاث نحو المغرب صلى بالطائفة الاولى ركعتين وبالثانية ركعة على نحو ما بينا. تاتارخانية ۲/۱۰۷-۱۰۸، باب صلوة الخوف، ط: ادارة القرآن كراچی. البحر الرائق ۲/۲۹۵، صلوة الخوف، ط: رشيدية كوئٹه و ۲/۱۶۹، ط: سعيد كراچی. البناية في شرح الهداية ۳/۲۲۱، باب صلوة الخوف، ط: حقانيه ملتان. هندية ۱/۱۵۴-۱۵۵، الباب العشرون في صلاة الخوف، ط: رشيدية كوئٹه.

سخت ضرورت تھی۔(۱)

☆..... دوسرے حصے کا امام کے ساتھ بقیہ نماز پڑھ کر چلا جانا، اور پہلے حصے کا پھر یہاں آکر اپنی نماز تمام کرنا، اس کے بعد دوسرے حصے کا یہیں آکر نماز تمام کرنا مستحب اور بہتر ہے۔(۲)

☆......اور اگر پہلا حصہ نماز پڑھ کر چلا جائے، اور دوسرا حصہ امام کے ساتھ بقیہ نماز پڑھ کر اپنی نماز وہیں پوری کرلے، پھر دشمن کے مقابلے میں جائے، جب یہ لوگ وہاں پہنچ جائیں، تو پہلا حصہ اپنی نماز وہیں پڑھ لے یہاں نہ آئے، تو یہ بھی جائز ہے۔(۳)

☆......خوف کی نماز کا یہ طریقہ اس وقت کے لئے ہے کہ جب سب لوگ ایک ہی امام کے پیچھے نماز پڑھنا چاہتے ہیں، مثلاً کوئی بزرگ شخص ہے، اور سب یہ چاہتے ہیں کہ اسی کے پیچھے نماز پڑھیں، ورنہ بہتر یہ ہے کہ ایک حصہ ایک امام کے ساتھ پوری نماز

---

(۱) وکذالک من رکب منهم فی صلاته عند انصرافه الی وجه العدو فسدت صلاته لان الرکوب عمل کثیر وهو مما لا یحتاج الیه بخلاف المشی فانه لا بد منه حتی یقفوا باراء العدو وجواز العمل لاجل الضرورة فیختص بما یتحقق فیه الضرورة ، المبسوط . ۷۵/۲، باب صلاة الخوف، ط: دار الکتب العلمیة بیروت لبنان. تاتارخانیة: ۸۵/۲، باب صلوة الخوف،ط: قدیمی کراچی و: ۱۱۱/۲، ط: ادارة القرآن، شامی: ۱۸۷/۲، باب صلوة الخوف، ط. سعید کراچی.

(۲) وهل الافضل الاتمام فی مکان الصلاة او فی محل الوقوف، تقلیلا للمشی ومشی فی الکافی علی ان العود افضل ،رد المحتار: ۱۸۷/۲، باب صلوة الخوف، ط: سعید کراچی. النهر الفائق. ۳۷۸/۱، باب صلوة الخوف، ط: قدیمی کراچی. المیدانی علی الجوهرية، ص: ۱۳۰، ط: میر محمد کتب خانه کراچی.

(۳) قوله ندبا ) فلو اتموا صلاتهم فی مکانهم صحت (قوله وجاء ت الطائفة الاولی) مجیئها لیس متعینا حتی لو اتمت مکانها ووقفت الطائفة الذاهبة بازاء العدو صح، شامی: ۱۸۷/۲، باب صلوة الخوف، ط: سعید کراچی.

پڑھ لے اور دشمن کے مقابلہ میں چلا جائے، پھر دوسرا حصہ دوسرے شخص کو امام بنا کر پوری نماز پڑھ لے۔(۱)

☆...اگر مجاہدین کو خوف ہو کہ دشمن بہت ہی قریب ہے، اور جلد ہی یہاں پہنچ جائے گا اس خیال سے ان لوگوں نے نماز ایک امام کے پیچھے مذکورہ طریقے سے ادا کی، اس کے بعد یہ خیال غلط نکلا، اور دشمن واقعتاً قریب نہیں تھا تو ان لوگوں کے لئے اس نماز کو عام نمازوں کی طرح دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، کیونکہ یہ نماز سخت ضرورت کے وقت عمل کثیر کے ساتھ جائز قرار دی گئی ہے اگر سخت ضرورت نہیں ہوگی تو عمل کثیر کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی اور اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

☆......اگر کوئی ناجائز لڑائی ہو رہی ہے، تو اس وقت اس طریقہ سے خوف والی نماز پڑھنے کی اجازت نہیں ہوگی، مثلاً باغی لوگ مسلمان بادشاہ کے خلاف جنگ کریں، یا کسی دنیاوی غرض سے کوئی کسی سے لڑے تو ایسے لوگوں کے لئے اس طرح عمل کثیر کر کے

---

(۱)هذا اذا تنازع القوم في الصلوة خلف واحد فان لم يتنازعوا فالافضل أن يصلي باحدى الطائفتين كل الصلاة، وبالثانية غيره كذلك. النهر الفائق: ۱/۳۷۸، باب صلاة الخوف، ط: قديمي كراچي. كفاية على هامش فتح القدير: ۲/۶۲، باب صلوة الخوف، ط: رشيديه كوئٹه. الدر المختار مع الشامي: ۲/۱۸۶، باب صلاة الخوف، ط: سعيد كراچي.

(۲) بشرط حضور عدو يقينا، فلو صلوا على ظنه فبان خلافه اعادوا وفي ردالمحتار (قوله على ظنه) اى ظن حضوره بأن رأوا سوادا او غبارا فظهر غير ذلك (قوله اعادوا) اى القوم اذا صلوها بصفة الذهاب والمجئ، شامي: ۲/۱۸۶، باب صلوة الخوف، ط: سعيد كراچي

تاتارخانيه ۲/۸۶، باب صلوة الخوف، ط:قديمي كراچي.و:۲/۱۱۲، ط. ادارة القرآن كراچي البناية في شرح الهداية:۳/۲۲۱، باب صلوة الخوف،ط: حقانيه ملتان هندية: ۱/۱۵۴، الباب العشرون في صلاة الخوف، ط: رشيدية.

نماز پڑھنے کی اجازت نہیں ہوگی۔(۱)

☆.... اگر مجبوری کی بنا پر دشمن سے حفاظت کے لئے قبلے کی جہت سے ہٹ کر کسی اور جہت رخ کر کے نماز شروع کی، اتنے میں دشمن بھاگ گئے، تو نماز پڑھنے والوں پر ضروری ہوگا کہ فوراً اپنا رخ قبلے کی طرف کر لیں، ورنہ نماز نہیں ہوگی کیونکہ اب عذر ختم ہوگیا۔(۲)

☆.....اگر اطمینان سے قبلہ کی طرف رخ کر کے نماز پڑھ رہے تھے، اسی حالت میں حملہ کرنے کے لیے دشمن آجائے تو فوراً ان نمازیوں کو دشمن کی طرف رخ کر لینا چاہیے اور اس وقت استقبال قبلہ کی شرط باقی نہیں رہے گی۔(۳)

## خوف کی نماز میں پہلا گروہ لاحق کے حکم میں ہے

خوف کی نماز میں پہلا گروہ لاحق کے حکم میں ہے، جو اپنی باقی ماندہ نماز ایک یا دو

---

(۱) قال في الظهيرية صلوة الخوف ليست بمشروعة في حق العاصي في السفر، و على هذا فلا تصح من البغاة ، النهر الفائق: ۱/ ۳۷۹ ، باب صلوة الخوف، ط: قديمي كراچي. الدر المختار مع الرد: ۲/ ۱۸۸ ، باب صلوة الخوف، ط: سعيد كراچي. البناية في شرح الهداية: ۳/ ۲۳۶، باب صلوة الخوف، ط: حقانيه ملتان.

(۲) ولو ذهب بعد ما شرعوا لا يجوز لهم الانصراف والانحراف لزوال سبب الرخصة، ولو شرعوا فيها ثم حضر جازت ،النهر الفائق: ۱/ ۳۷۹، باب صلوة الخوف، ط: قديمي كراچي. شرعوا ثم ذهب العدو لم يجز انحرافهم. وبعكسه جاز. شامي: ۲/ ۱۸۸ ، باب صلوة الخوف، ط: سعيد كراچي. البناية في شرح الهداية: ۳/ ۲۳۶، باب صلوة الخوف، ط: مكتبه حقانيه ملتان هندية: ۱/ ۱۵۶ ، باب صلوة الخوف، ط: مكتبة حقانيه ملتان.

(۳) شرعوا ثم ذهب العدو لم يجز انحرافهم وبعكسه جاز وفي رد المحتار ( قوله جاز) اى لهم الانحراف في اوانه لوجوب الضرورة، شامي: ۲/ ۱۸۸ ، باب صلوة الخوف، ط: سعيد كراچي النهر الفائق. ۱/ ۳۷۹، باب صلاة الخوف، ط: قديمي كراچي.

رکعت قراءت کے بغیر ادا کرے گا۔(۱)

## خوف کی نماز میں دوسرا گروہ مسبوق کے حکم میں ہے

خوف کی نماز میں دوسرا گروہ مسبوق کے حکم میں ہے، اور یہ گروہ اپنی باقی ماندہ نماز منفرد، تنہا نماز پڑھنے والے کی طرح پڑھے گا، یعنی اس میں سورۂ فاتحہ اور سورت ملا کر نماز ادا کرے گا۔(۲)

## خون

☆......خون خود بخود نکلے یا اس کو نکالا جائے دونوں صورتوں میں وضو ٹوٹ جاتا ہے، اس لئے انجکشن لگوانے کی صورت میں اگر خون باہر نکل آیا یا سرنج کے اندر آ گیا تو بھی وضو ٹوٹ جائے گا، نماز سے پہلے دوبارہ وضو کرنا لازم ہوگا۔(۳)

☆......اگر زخم سے خون رستا رہتا ہے، اور کپڑے کو لگتا رہتا ہے مگر بہتا نہیں تو اس صورت میں ایک مجلس میں مختلف مرتبہ میں کپڑے پر لگنے والے خون کا اندازہ کیا

---

(۱) وجاءت الطائفة الاولیٰ واتموا صلاتهم بلا قراءة لانهم لاحقون ، الدر المختار مع الشامي: ۱۸۷/۲ ، باب صلوة الخوف، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۲۹۵/۲ ، باب صلاة الخوف، ط: رشيديه كوئٹه.و: ۱۶۹/۲ ، ط: سعيد كراچي. الجوهرة النيرة، ص: ۱۲۹ ، باب صلاة الخوف، ط: مير محمد كتب خانه. هندية: ۱۵۵/۱ ، باب صلاة الخوف، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) (ثم جاءت الطائفة الاخرىٰ واتموا صلاتهم بقراءة ) لانهم مسبوقون ، الدر المختار مع الشامي. ۱۸۷/۲ ، باب صلاة الخوف، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱۲۹/۲ ، ط سعيد كراچي.

(۳) قال ( والدم والقيح اذا خرجا من البدن) خروج النجس من بدن الانسان الحي ينقض الطهارة كيفما كان عندنا، شرح العناية على الهداية في الفتح: ۳۳/۱ ، نواقض الوضوء ، ط: رشيدية كوئٹه. المحيط البرهاني : ۱۹۳/۱ ، باب فيما يوجب الوضوء ، ط: ادارة القرآن كراچي. هندية. ۱۰/۱ ، فصل في نواقض الوضوء، ط: مكتبه حقانيه پشاور.

جائے، اگر مختلف دفعات میں لگا ہوا خون اس قدر نظر آئے کہ اگر کپڑا اس کو جذب نہ کرتا تو خون بہہ پڑتا تو وضو ٹوٹ جائے گا ورنہ نہیں، اگر ایک مجلس میں اتنا خون کپڑے پر نہیں لگا مگر مختلف مجالس کا مجموعہ اتنا ہوگیا تو وہ ناقض نہیں ہوگا۔(۱)

## خیال

رابعہ عدویہؒ نے آٹا گوندھا پھر نماز کی نیت باندھی، اور نماز پڑھنے لگی، نماز کے اندر آٹے کا خیال آیا کہ اس کو ڈھک کر نہیں رکھا، اس رات کو سونے کے بعد خواب میں دیکھتی ہے کہ جنت میں محل میرے لئے بنایا گیا ہے، سارا محل بہت ہی خوبصورت اور عالیشان ہے، لیکن اس کے سارے کنگرے گر گئے ہیں، میں نے عرض کی یا الہی ان کو کیا ہوا یہ کیوں گر گئے؟ آواز آئی، جس وقت تو نے نماز میں آٹے کا خیال کیا تھا اور ہمارے خیال ودھیان کو چھوڑ کر آٹے کا خیال کیا تھا اسی وقت سے یہ کنگرے گر گئے، اب جس آٹے کا خیال آیا تھا وہی آٹا ان کنگروں کو بنائے گا اور آٹے میں کہاں طاقت ہے کہ وہ ایک کنگرہ بھی بنا سکے، اس سے معلوم ہوا کہ خیال سے ان کے محل میں نقصان ہوگیا۔(۲)

---

(۱) اقول: وعليه فما يخرج من الجرح الذى ينزّ دائما وليس فيه قوة السيلان ولكنه اذا ترك يتقوى باجتماعه ويسيل عن محله فاذ انشفه او ربطه بخرقة وصار كلما خرج منه شئ تشربته الخرقة ينظر ان كان ما تشربته الخرقة فى ذلك المجلس شيئا فشيئا بحيث لو ترك واجتمع أسال بنفسه نقض والا لا ولا يجمع ما فى مجلس الى ما فى مجلس آخر وفى ذلك توسعة عظيمة لاصحاب القروح ولصاحب كى الحمصة، فاغتنم هذه الفائدة وكأنهم قاسوها على القئ رد المحتار: ۱/۱۳۵، باب نواقض الوضوء، ط: سعيد كراجى. هندية: ۱/۱۱، فصل فى نواقض الوضوء، ط: حقانيه ملتان. المحيط البرهانى: ۱/۱۹۶، باب فيما يوجب الوضوء ط: ادارة القرآن كراچى.

(۲) میری نماز، ص:۱۸، ط: دارالاشاعت اردو بازار کراچی۔

## خیال آیا

اگر نماز کے دوران خیال آیا کہ میرا وضو نہیں ہے، یا موزہ پر مسح کرنے کی مدت ختم ہوگئی ہے، یا کوئی قضاء نماز پڑھنی ہے، یا جسم یا کپڑے میں ناپاکی لگ گئی ہے، اور نمازی اپنی جگہ سے ہٹ گیا ہے تو نماز باطل ہوجائے گی اگرچہ ہٹ کر مسجد سے باہر نہ گیا ہو۔(۱)

## خیالات

نماز میں دنیاوی خیالات آنے سے نماز فاسد نہیں ہوتی، البتہ اپنے اختیار سے دنیاوی خیالات نہ لائے بلکہ جو خیالات آتے ہیں ان کو دفع کرنے کی کوشش کرے، خیالات دفع ہوں یا نہ ہوں دونوں صورتوں میں نماز صحیح ہوجائے گی۔(۲)

---

(۱) وقيد بطن الحدث لانه لو ظن انه افتتح بلا وضوء، او ان مدة مسحه انقضت او ان عليه فائتة او رأى سرابا فظنه ماء وهو متيمم او حمرة في ثوبه فظنها نجاسة فانصرف تفسد بالانحراف وان لم يخرج من المسجد، رد المحتار: ۱/ ۶۰۳، باب الاستخلاف، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۱/ ۳۳۳، باب الحدث في الصلاة، ط: رشيدية كوئته. النهر الفائق: ۱/ ۲۶۰، باب الحدث في الصلاة، ط: قديمي كتب خانه كراچي.

(۲) عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تجاوز عن امتي ما وسوست به صدرها ما لم تعمل به او تتكلم متفق عليه، مشكوة المصابيح، ص: ۱۸، باب في الوسوسة، ط قديمي كراچي، رد المحتار: ۱/ ۴۱۷، مطلب في حضور القلب والخشوع، ط: سعيد كراچي

## دارالحرب میں مسلمان ہوا

جو کافر ''دارالحرب'' میں مسلمان ہوا، اور مسائل نہ جاننے کی وجہ سے اس نے نماز نہیں پڑھی تو جتنے دن وہاں رہنے کی وجہ سے نمازیں نہیں پڑھیں اتنے دنوں کی نمازوں کی قضاء اس پر لازم نہیں ہے۔(۱)

## دامن

سجدہ سے اٹھنے کے بعد اپنی قمیص کے پیچھے کے دامن کو نیچے کرنے کی عادت بنانا مکروہ ہے لہٰذا اس سے پرہیز کرنا چاہیے۔(۲)

## دانت

☆......اگر دانت ہلنے کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے دانت پر ایسا مضبوط خول چڑھایا گیا ہے کہ اس کو ڈاکٹر کے بغیر نکالنا مشکل ہے تو ایسا خول لگانا ضرورت میں داخل

---

(۱) (ویعذر بالجهل حربی اسلم ثمة ومكث مدة فلا قضاء عليه) لان الخطاب انما يلزم بالعلم او دليله ولم يوجدا. الدر المختار مع الشامی: ۷۵/۲، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: سعيد، البحر الرائق: ۱۴۱/۲، كتاب الصلاة، باب قضاء الفوائت، ط: رشيدية كوئٹه،و: ۷۹/۲، ط: سعيد كراچی. هندية: ۱۲۱/۱، كتاب الصلاة الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت.ط: بلوچستان بک ڈپو.

(۲) يكره للمصلی ان يعبث بثوبه او لحيته او جسده وان يكف ثوبه بان يرفع ثوبه من بين يديه او من خلفه اذا اراد السجود، هندية: ۱۰۵/۱، الفصل الثانی فيما يكره فی الصلاة وما لا يكره، ط: رشيدية كوئٹه. (قوله ای رفعه) ای سواء كان من بين يديه او من خلفه عند الانحطاط للسجود، بحر، وحرر الخير الرملی ما يفيد ان الكراهة فيه تحريمية، شامی: ۶۴۰/۱، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی.، البحر: ۳۳/۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئٹه.و ۱۹/۲، ۲۰، ط: سعيد.

ہونے کی وجہ سے اس پر وضو اور غسل ہو جائے گا۔(۱)

☆.....اور اگر خول کو ڈاکٹر کے علاوہ خود نکال کر لگا سکتا ہے تو فرض غسل میں خول کو نکال کر غسل کرنا فرض ہوگا اور وضو میں سنت ہوگا۔(۲)

☆.....اگر دانت گرنے کی وجہ سے مصنوعی دانت لگایا گیا ہے اور اس کو مضبوطی کے ساتھ لگا دیا گیا ہے، ڈاکٹر کے بغیر نکال کر دوبارہ لگانا مشکل ہے، تو وہ اصل دانت کے حکم میں ہو جائے گا، غسل اور وضو کے دوران اس کو نکالنے کی ضرورت نہیں ہوگی، اس پر وضو اور غسل ہو جائے گا۔(۳)

## دانتوں کے درمیان سے کوئی چیز کھالی

اگر نماز کے دوران دانتوں کے درمیان پھنسی ہوئی کوئی چیز نکال کر کھائے گا، تو اگر چنے کے دانہ کے برابر یا اس سے بڑی ہو، تو اس سے نماز فاسد ہو جائے گی۔ اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا۔(۴)

---

(۱، ۲) ولا يمنع ما على ظفر صباغ ولا طعام بين اسنانه او في سنه المجوف وبه يفتي، الدر المختار (قوله وبه يفتي) والظاهر أن هذه الاشياء تمنع الاسالة فالاظهر التعليل بالضرورة. شامي: ۱/۱۵۴، مطلب في ابحاث الغسل، ط: سعيد كراچي. خلاصة الفتاوىٰ. ۱/۲۱، ط: رشيدية كوئٹه. بدائع الصنائع: ۱/۳۴، مطلب مس المصحف، فصل في الغسل، ط: سعيد كراچي.

(۳) فيجب تطهير ما يمكن تطهيره منه بلا حرج، ولهذا وجبت المضمضة والاستنشاق في الغسل لأن ايصال الماء إلىٰ داخل الفم والانف ممكن بلا حرج وإنما الايجاب في الوضوء لا لأنه لايمكن ايصال الماء إليه بل لأن الواجب هناك غسل الوجه. بدائع الصنائع: ۱/۳۴، كتاب الطهارة، مطلب مس المصحف، فصل في الغسل، ط: سعيد كراچي. وفي الشامية. (قوله وهو الاصح) لامتناع نفوذ الماء مع عدم الضرورة والحرج، آه، شامي: ۱/۱۵۴ - ۱۵۵، مطلب في ابحاث الغسل، ط. سعيد كراچي. خلاصة الفتاوىٰ: ۱/۲۱، ط: رشيدية كوئٹه.

(۴) وان كان بين اسنانه شئي فابتلعه لم يضره ولو كان قدر الحمصة يفسد صلاته، خلاصة الفتاوى ۱/۱۲۷، كتاب الصلاة، الفصل الثالث عشر فيما يفسد الصلاة وما لا يفسد، ط رشيديه كوئٹه. الدر مع الرد: ۱/۶۲۳، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي امداد الفتاح. ۱/۳۷۰، ط: صديقي پبلشرز كراچي.

## دائی

اگر بچہ جنانے والی دائی کو یہ ڈر ہو کہ اگر وہ نماز میں مشغول ہوگئی تو بچہ مرجائے گا تو اس کو نماز میں اس کے وقت سے تاخیر کرنا جائز ہے۔(۱)

## دائیں ہاتھ کو بائیں ہاتھ پر رکھنا اور سائنس

اسلام نے ہر اچھے عمل کو کرنے کے لئے دایاں ہاتھ استعمال کرنے کی تاکید کی ہے اور دائیں ہاتھ میں برکت ہے۔

دراصل انسانی اعضاء کے دائیں اطراف اور بائیں اطراف کی کیفیات الگ الگ ہیں۔ دائیں حصے خاص طور پر دائیں ہاتھ سے غیر مرئی شعائیں (Invaisivble Rays) نکلتی ہیں جو کہ مثبت (Positive) ہوتی ہیں اور بائیں ہاتھ سے جو شعائیں نکلتی ہیں وہ منفی (Negative) ہوتی ہیں۔

نماز میں نگاہ سجدے کی جگہ لازم ہوتی ہے چونکہ اوپر کے دائیں ہاتھ سے ہوتی ہوئی نگاہ سجدے کی جگہ جاتی ہیں اس لئے اوپر کا ہاتھ دایاں رکھا گیا ہے تاکہ دائیں ہاتھ کی مثبت لہریں پیش نظر رہیں۔

مزید یہ کہ کام کرتے ہوئے دونوں ہاتھ استعمال ہوتے ہیں اس لئے دائیں ہاتھ کی مثبت شعائیں (Positive Rays) بائیں ہاتھ میں منتقل ہوکر طاقت، قوت اور

---

(۱) ویجوز تأخیر الصلاۃ عن وقتها لعذر کما قال الولوالجی فی فتاواہ: القابلة اذا اشتغلت بالصلاۃ تخاف ان یموت الولد لا باس بأن تؤخر الصلاۃ وتقبل علی الولد لأن تأخیر الصلاۃ عن الوقت یجوز بعذر الا تری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم أخر الصلاۃ عن وقتها یوم الخندق، وکذا المسافر اذا خاف من اللصوص وقطاع الطریق جاز لهم أن یؤخروا الوقتیة لانه بعذر، البحر الرائق ۲/۷۹، باب قضاء الفوائت، ط: سعید کراچی. الدر مع الرد: ۲/۶۲، باب قضاء الفوائت. ط: سعید کراچی. مزید "آپریشن کے ڈاکٹر" کے عنوان کو بھی دیکھیں۔

تحریک کا باعث بنتی ہیں جس کی وجہ سے انسان معمولات زندگی میں متوازن رہتا ہے اور پریشان نہیں رہتا۔

حتیٰ کہ بعض اوقات دائیں ہاتھ کے فالج زدہ کو یہ ورزش بتائی جاتی ہے کہ وہ بائیں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر کچھ وقت بیٹھا رہے تاکہ دونوں ہاتھوں کی لہریں اور بجلیاں ایک دوسرے میں منتقل ہو کر طاقت اور تحریک کا باعث بنیں۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۵۱)

## دردِ زہ

☆......اگر کوئی عورت دردِ زہ میں مبتلا ہے، مگر ہوش و حواس قائم ہے، اس کو چاہیئے کہ وہ جلد از جلد نماز پڑھ لے، تاخیر نہ کرے، ایسا نہ ہو کہ بچہ پیدا ہو جائے اور نفاس شروع ہو جائے اور نماز قضاء ہو جائے، ہاں اگر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے میں یہ ڈر ہو کہ بچہ پیدا ہو جائے گا اور اس کو تکلیف پہنچے گی تو بیٹھ کر نماز پڑھے۔(۱)

☆......اسی طرح اگر کسی عورت کے خاص حصے سے بچے کا کچھ حصہ نصف سے کم باہر آ گیا ہو، مگر ابھی تک نفاس یعنی خون جاری نہیں ہوا تو اس کو بھی نماز میں تاخیر کرنا جائز

---

(۱) والنفاس لغة: ولادة المرأة، وشرعا (دم) فلو لم تره هل تكون نفساء؟ المعتمد نعم (يخرج) من رحم، فلو ولدته من سرتها ان سال الدم من الرحم فنفساء والا فذات جرح وان ثبت له احكام الولد (عقب ولد) او اكثره ولو متقطعا عضوا عضواً لا اقله. فتوضأ ان قدرت او تتيمم وتومي بصلاة ولا تؤخر، فما عذر الصحيح القادر؟ الدر مع الرد: ۱/۲۹۹، باب الحيض، ط سعيد كراجي. خلاصة الفتاوى: ۱/۲۳۳، كتاب الحيض، الفصل الرابع، ط: رشيديه كوئٹه. البحر الرائق ۲/۱۱۲، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراجي. (قوله تومئ بصلاة) اى ان لم تقدر على الركوع والسجود، قال في البحر عن الظهيرية ولو لم تصل تكون عاصية لربها، ثم كيف تصلي؟ قالوا يؤتى بقدر فيجعل القدر تحتها ويحفر لها وتجلس هناك وتصلي كي لا تؤذي ولدها. شامي: ۱/۲۹۹، باب الحيض، ط: سعيد كراجي.

نہیں، بیٹھے بیٹھے نماز پڑھ لے اور زمین پر روئی وغیرہ رکھ کر بچے کا سر اس میں رکھ دے، اگر یہ بھی ممکن نہ ہو تو اشاروں سے نماز پڑھ لے۔(۱)

اگر کسی وجہ سے نماز نہیں پڑھ سکی تو پاک ہونے کے بعد اس کی قضاء لازم ہوگی۔(۲)

☆......عورت جب دردزہ میں مبتلا ہو جو ایک سخت مصیبت کا وقت ہے تب بھی نماز چھوڑنا جائز نہیں۔(۳)

## درمیان سے چھوٹی سورت چھوڑ دی

''سورت درمیان سے چھوڑ دی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## دروازہ بند کرنا

اگر مسجد کے اندرونی حصے کی بجائے باہر صحن میں نماز ہو رہی ہے تو جماعت کے وقت مسجد کے اندر کے دروازے کو بند کرنا ضروری نہیں۔(۴)

---

(۱) المرأة اذا خرج بعض ولدها ان خرج الاقل لا یکون نفساء فان لم تصل صارت عاصیة فیؤلی بقدر او تحفر حفیرة وتجلس هناک کی لاتؤذی الولد. خلاصة الفتاوی: ۱/ ۲۳۳، کتاب الحیض، الفصل الخامس ،ط: رشیدیة کوئٹه. البحر الرائق: ۲/ ۱۱۲، باب صلاة المریض، ط: سعید کراچی. شامی: ۱/ ۲۹۹، باب الحیض، ط: سعید کراچی.

(۲) کل صلاة فاتت عن الوقت بعد وجوبها فیه یلزمه قضاؤها سواء ترک عمدا او سهوا اوبسبب نوم وسواء کانت الفوائت کثیرة او قلیلة، هندیة: ۱/ ۱۲۱، الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ط: رشیدیة کوئٹه. البحر الرائق: ۲/ ۷۹، باب قضاء الفوائت،ط: رشیدیة کوئٹه.

(۳) انظر الی الحاشیة السابقة رقم ۱.

(۴) فتاوی دار العلوم دیوبند : ۳/ ۳۱۸، باب الصف ،ط: مکتبه امدادیه ملتان. و: ۳/ ۳۲۰، ط دار الاشاعت کراچی، محمودیه: ۳/ ۳۶۱، ط: مکتبه فاروقیه کراچی.

## دروازہ پر نماز پڑھنا

مسجد کے دروازے پر کھڑے ہو کر نماز پڑھنا مکروہ ہے، لیکن اگر نمازی زیادہ ہوں جیسا کہ جمعہ کے دن ہوتا ہے کہ مسجد کے اندر کی صفیں پوری ہو جانے کے بعد دروازوں میں بھی لوگ صف بنا کے کھڑے ہو جاتے ہیں تو یہ ضرورت کی وجہ سے جائز ہے، نماز مکروہ نہیں ہوگی۔(۱)

## درود شریف آدھا پڑھ کر دعا کر دی

اگر کسی نے آخری قعدہ میں درود شریف آدھا پڑھ کر بھولے سے دعا شروع کر دی اس دوران خیال آیا، تو اس آدمی کے لئے بہتر یہ ہے کہ دعا چھوڑ کر پہلے درود شریف پورا پڑھے، پھر دعا پڑھ کر سلام پھیر دے، نماز ہو جائے گی، اس پر سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔(۲)

(۱) وقيام الامام في المحراب .فلو قاموا على الرفوف والامام على الارض او في المحراب لضيق المكان لم يكره الدر المختار:(قوله إن علل بالتشبه الخ)...ولهذا قال في الولوالجية وغيرها اذا لم يَضِقِ المسجدبمن خلف الامام لاينبغي له ذلك،لأنه يشبه تباين المكانين،رد المحتار: ۱/۶۴۵،۶۴۶، باب ما يفسد الصلوة وما يكره فيها،مطلب اذاتردد الحكم بين سنة وبدعة ط: سعيد كراچي. وفي المبسوط: والاصطفاف بين الاسطوانتين غيرمكروه:لانه صف في حق كل فريق وان لم يكن طويلا ،وتخلل الاسطوانة بين الصف كتخلل متاع موضوع او كفرجة بين رجلين وذلك لا يمنع صحة الاقتداء ولا يوجب الكراهة ، آه، المبسوط للسرخسي، :۲/۵۴، كتاب الصلاة، باب صلاة الجمعة، ط: غفارية كوئته. البحر الرائق: ۲/۲۶ ، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها،ط: سعيد كراچي.

(۲)وسهاترك السنة لايوجب فساداولاسهوابل اساء ة لو عامدا غير مستخف .... رفع اليدين للتحريمة والصلاةعلى النبي ﷺ في القعدةالاخيرة،الدرالمختارمع الرد ۱/۴۷۳۔ ۴۷۷، كتاب الصلاة، باب صفةالصلو ةمطلب سنن الصلوة،ط:سعيد، واماباب ان المتروك ساهياهل يقضي او لافنقول انه يقضي ان امكنه التدارك بالقضاء سواء كان من الافعال او الاذكار البحر الرائق: ۲/۹۸، باب سجود السهو،ط:سعيد. بدائع الصنائع : ۱/۱۶۷ ، كتاب الصلاة،فصل في بيان المتروك ساهياهل يقضي ام لا.ط:سعيد.

## درود شریف بھول کر دعا شروع کر دی

اگر کوئی شخص آخری قعدہ میں التحیات کے بعد درود شریف پڑھنا بھول گیا اور دعائے ماثورہ پڑھنا شروع کر دی، اس دوران یاد آیا تو باقی ماندہ دعا کو چھوڑ کر درود شریف پڑھے، پھر دعائے ماثورہ پڑھ کر سلام پھیر دے نماز ہو جائے گی، سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا۔(۱)

## درود شریف پڑھ لیا تشہد کے بعد

''تشہد کے بعد درود شریف پڑھ لیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## درود شریف پڑھنا

قعدۂ اخیرہ ''التحیات'' کے بعد درود شریف پڑھنا سنت ہے، اور درود شریف یہ ہے:(۲)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ. (۳)

---

(۱)انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲)(وسنة فی الصلاة)ای فی قعود اخیر مطلقا وکذا فی قعود اول فی النوافل غیر الرواتب تأمل، رد المحتار: ۵۱۸/۱، باب فی صفة الصلاة مطلب فی وجوب الصلاة علیه کلما ذکر علیه الصلاة والسلام، ط:سعید. هندیة: ۷۲/۱، کتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها وکیفیتها، ط:رشیدیه حلبی کبیر، ص:۳۳۳ بیان صفة الصلوة، ط:سهیل اکیڈمی.

(۳)قال سئل محمد عن الصلاة علی النبی ﷺ فقال یقول اللهم صل علی محمد الخ...وهی الموافقة لما فی الصحیحین وغیرهما عن کعب بن عجرة قال سألنا رسول الله ﷺ فقلنا یا رسول الله کیف الصلوة علیکم اهل البیت فان الله قد علمنا کیف نسلم علیک قال قولوا اللهم صل علی محمد الخ حلبی کبیر، ص:۳۳۴، بیان صفة الصلاة، ط:سهیل اکیڈمی لاهور. شامی: ۵۱۲/۱، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط:سعید، حجة الله البالغة: ۱۲/۲، اذکار الصلاة وهیآتها المندوب الیها ط: کتب خانه رشیدیة دهلی. البحر الرائق: ۳۲۸/۱، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاة، ط سعید

## درود شریف پڑھنے کی حکمت

اگر ہم واقعتاً اللہ تعالیٰ کے پورے پورے بندے عابد اور تعظیم کرنے والے، اور مخلوق پر شفقت اور رحم کرنے والے، علوم اور عقائد سے خوش حال ہو جائیں، تو یہ سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فیضان اور احسان ہے، اگر آپ کے دل میں ہمارا درد اور جوش نہ ہوتا، تو قرآن کریم جیسی پاک کتاب کا نزول ہمارے لئے کیسے ہوتا، اگر آپ کی مہربانیاں، توجہات، محنتیں اور مشقت میں ڈالنے والی تکلیفیں نہ ہوتیں تو یہ پاک دین ہم تک کیسے پہنچ سکتا۔

پھر غور کا مقام ہے کہ جب ادنیٰ محسنوں سے ہمیں محبت پیدا ہو جاتی ہے، جو کہ ہماری فطرت سلیمہ کا تقاضہ ہے، تو پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت کیوں مسلمان کے دل میں موجزن نہ ہوگی، پس اسی جوش کا اثر ہے کہ درود کی شکل میں دعا کی جاتی ہے۔ (۱)

(احکام اسلام ص ۱۷)

## درود شریف پورا نہیں ہوا امام نے سلام پھیر دیا

اگر مقتدی کا التحیات کے بعد ابھی تک درود شریف ختم نہیں ہوا امام نے سلام پھیر دیا، تو مقتدی بھی امام کے ساتھ ہی سلام پھیر دے، درود شریف پورا ہونے کا انتظار نہ کرے، کیونکہ درود شریف پڑھنا سنت ہے، اور امام کی اتباع کرنا واجب ہے، جب واجب

---

(۱) ولما كان النبي هو الواسطة العظمى بين العبد وربه ناسب ان يصلى عليه بعد التشهد رجاء ان يرد عليه التحية بأحسن منها. وحيث ان تبادل التحية باعث على توثيق الائتلاف والمحبة بين الناس فهو يطلب التقرب والتودد من اشرف الخلق وافضلهم وهذا من مسانيد الشرف. وان الصلاة عليه بمثابة شكر للجميل الذى وصل اليه من الواسطة. وهذا الجميل هو نعمة الاسلام والتقرب من الله جل جلاله وعظم سلطانه. حكمة التشريع وفلسفته للشيخ على احمد الجرجاوى ۱/۱۱۸، حكمة هيئة الصلاة، ط: انصارى كتب خانه، بازار كتاب فروشى كابل

اور سنت میں تعارض ہو جائے تو واجب کو ترجیح ہوتی ہے۔(۱)

## درود شریف تشہد کے بعد پڑھ لیا

''تشہد کے بعد درود پڑھ لیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## درود شریف دو مرتبہ پڑھ لیا

اگر کسی شخص نے آخری بیٹھک میں پورا درود شریف یا اس کا آدھا ''**اللھم صل علیٰ محمد**'' سے ''**حمید مجید**'' تک دو مرتبہ پڑھ لیا، تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا۔(۲)

## درود شریف نہیں پڑھا

نماز کے آخری قعدہ میں درود شریف پڑھنا سنت ہے، اس لئے اس کو قصداً نہ پڑھنا سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے درست نہیں، تاہم اگر کسی شخص نے قصداً نہیں پڑھا تو نماز ہو جائے گی، مگر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا بہتر ہے، اگر جلدی ہے تو کم سے کم **اللھم صل علیٰ محمد** تک پڑھ کر سلام پھیر دے سنت ادا ہو جائے گی۔(۳)

---

(۱)ولوسلم قبل ان يفرغ المقتدى من الصلوات اوقبل ان يفرع من الدعاء فانه يسلم مع الامام خلاصةالفتاوى: ١/ ١٥٩، كتاب الصلاة،الفصل الخامس عشرفى الامامتوالاقتداء نوع منه فيما يتابع الامام فى الصلوةوفيمالايتابعه،ط:رشيدية كوئته.هندية: ١/ ٩٠،الفصل السادس فيمايتابع الامام وفيمالايتابعه ،ط:رشيدية كوئته.الدر مع الرد(١/ ٣٩٦)فصل فى بيان تاليف الصلاة،ط: سعيد.

(٢)ولوكرره فى القعدةالثانيةفلاسهوعليه لانهامحل للذكر والدعاء. تبيين الحقائق: ١/ ٤٧٥، كتاب الصلاة باب سجود السهو ،ط:سعيد.هندية: ١/ ١٢٧، الباب الثانى عشرفى سجود السهو، ط:رشيدية كوئته

(٣)قال فى الدر :وسنةفى الصلاة،ومستحبةفى كل اوقات الامكان ،وفى الشامية اى فى قعوداخير مطلقا،وكذافى قعوداول فى النوافل غيرالرواتب تامل ،وفى صلاةالجنازة،شامى: ١/ ٥١٨، فصل فى بيان تاليف الصلاة،ط:سعيد .(وسنها)ترك السنة لايوجب فسادًاولاسهوًا بل اساءةلوعامدا غيرمستخف وفى الشامية: فلوغيرعامد فلااساءةايضاً بل تندب اعادةالصلاة. .شامى : ١/ ٤٧٣- ٤٧٤، باب صفة الصلاة.

## دریا میں تیر رہا ہے

☆ … اگر کوئی شخص دریا میں تیر رہا ہے، اور ساحل تک پہنچتے پہنچتے نماز کا وقت ختم ہونے کا ڈر ہے، تو اس کو چاہئیے کہ اگر ممکن ہو تو تھوڑی دیر تک اپنے ہاتھ پیر کو نہ ہلائے اور اشاروں سے نماز پڑھ لے۔(۱)

☆……کبھی کشتی غرق ہونے سے یا سیلاب آنے سے لوگ اس قسم کی مصیبت میں گرفتار ہو جاتے ہیں، اللہ تعالیٰ سب کو بچائے، تو اس صورت میں بھی مذکورہ طریقہ سے نماز پڑھ لے۔ ہاں اگر وقت کے اندر ساحل تک پہنچنے کی امید ہے پھر ساحل میں پہنچ کر نماز پڑھے۔(۲)

## دعا

☆……نماز ختم ہونے کے بعد دونوں ہاتھ سینہ تک اٹھا کر پھیلائے، اور دونوں ہتھیلیوں کے درمیان معمولی فاصلہ رکھے، نہ بہت زیادہ فاصلہ رکھے کہ بے ڈھنگا لگے، نہ بالکل ملا کر رکھے کہ کنجوس اور بخیل معلوم ہو، اور دونوں ہتھیلیوں کو ایک دوسرے کے برابر میں

---

=ط: سعید، هندية، ۱/ ۱۲۶، الباب الثاني في سجود السهو، ط: رشيديه، امداد الفتاح : ۱/ ۵۰۹، ط: صديقي پبلشرز كراچي. اقول وقد ذكر في الامداد بحثا أن كون الاعادة بترك الواجب واجبة لايمنع ان تكون الاعادة مندوبة بترك سنة الخ ونحوه في القهستاني قال في فتح القدير والحق التفصيل بين كون تلك الكراهة كراهة تحريم فتجب الاعادة او تنزيه فتستحب، شامي ۱/ ۴۵۷، مطلب كل صلاة اديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها، باب صفة الصلاة، ط: سعيد.

(۱، ۲)(فروع] امكن الغريق الصلاة بالايماء بلا عمل كثير لزمه الاداء والا لا. قوله: بلا عمل كثير بأن وجد ما يتعلق به او كان ماهرا في السباحة بحر. ر قوله والا لا اى لا يلزمه الاداء ويعذر بالتاخير، بحر، رد المحتار: ۲/ ۱۰۳، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق ۲/ ۱۱۵، كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي.

رکھے(۱)، اور اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے دعا مانگے، اور اگر امام ہے تو مقتدیوں کے لئے بھی دعا کرے، (۲) اور مقتدی سب آہستہ آہستہ آمین کہتے رہیں، اور دعا کے بعد دونوں ہاتھ منہ پر پھیر لے۔(۳)

☆......جن نمازوں کے بعد سنتیں ہیں جیسے ظہر، مغرب اور عشاء، ان کے بعد بہت دیر تک دعا نہ مانگے بلکہ مختصر دعا پڑھ کر سنت پڑھنے میں مشغول ہو جائے۔(۴)

اور جن نمازوں کے بعد سنتیں نہیں ہیں جیسے فجر اور عصر، ان کے بعد جتنی دیر تک

---

(۱) (رافعي ايديهم) حذاء الصدر وبطونها مما يلي الوجه بخشوع. وفي حاشية الطحطاوي وشرحه ان يرفعهما حذاء منكبيه باسطا كفيه نحو السماء لانها قبلة الدعاء. وفي النهر: من فعل كيفيته المستحبة ان يكون بين الكفين فرجة وان قلت. حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۲۲۹ ـــ ۲۳۰، كتاب الصلاة، فصل في صفة الاذكار، ط: المكتبة الغوثية كراچي. وص: ۳۱۷، ط: قديمي. هندية: ۳۱۸/۵، الباب الرابع في الصلاة والتسبيح وقراءة القرآن والذكر والدعاء ورفع الصوت عند قراءة القرآن ط: رشيدية كوئٹه. الدر مع الرد: ۵۰۷/۱، فصل في بيان تاليف الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) ويستحب للامام بعد سلامه ان يتحول الى جهة يساره لتطوع بعد الفرض ... ثم يدعون لانفسهم وللمسلمين رافعي ايديهم ... مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي، ص: ۳۱۳، ۳۱۷، كتاب الصلاة، فصل في صفة الأذكار، ط: قديمي كراچي، الدر المختار مع الرد: ۵۳۰/۱، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. عمدةُ القاري: ۲۰۸/۵، باب يستقبل الامام الناس اذا سلم ط: مصطفى البابي الحلبي مصر. بخاري ۱۱۷/۱، ط: قديمي.

(۳) مسح الوجه باليدين اذا فرغ من الدعاء. قيل ليس بشئ وكثير من مشايخنا رحمهم الله تعالىٰ اعتبروا ذلك وهو الصحيح وبه ورد الخبر كذا في الغياثية، عالمگيري: ۳۱۸/۵، كتاب الكراهية، الباب الرابع ط: رشيدية كوئٹه. مراقي الفلاح مع حاشية الطحطاوي، ص: ۳۱۵، ط: قديمي كتب خانه كراچي.

(۴) ويكره تاخير السنة الا بقدر اللّٰهم انت السلام، الدر المختار: مع رد المحتار: ۵۲۰/۱، باب في صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. و: ۱۹/۲، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۳۴۱، باب في بيان صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، بدائع: ۳۹۳/۱، ط: رشيدية كوئٹه. و: ۱۶۰/۱، فصل في بيان ما يستحب للامام ان يفعله، ط: سعيد كراچي

چاہے دعا مانگے، شرعاً اجازت ہے۔(۱)

اور اگر امام ہے تو مقتدیوں کی طرف منہ پھیر کر بیٹھ جائے، اس کے بعد دعا مانگے بشرطیکہ کوئی نمازی امام کے پیچھے نماز نہ پڑھ رہا ہو۔(۲)

واضح رہے کہ اللہ ہر جگہ ہے، لیکن دعا کا قبلہ اوپر کی جانب ہے اس لئے دعا میں ہتھیلی کا رخ اوپر کی طرف کیا جاتا ہے۔(۳)

☆......جس طرح فرض نماز جماعت سے ادا کی جاتی ہے، اسی طرح فرض نماز کے بعد دعا بھی جماعت کے ساتھ کی جائے، یعنی امام اور مقتدی سب مل کر دعا مانگیں اور جس طرح سنتیں اور نفلیں الگ الگ پڑھی جاتی ہیں، اسی طرح سنتوں اور نوافل کے بعد دعا بھی الگ الگ مانگیں۔

---

(۱) فاذا تمت صلوة الامام فهو مخير ان شاء انحرف عن يساره، وجعل القبلة عن يمينه .....(هذا) الذي ذكرناه من التخيير بين الانحراف والانصراف والجلوس مستقبلا اذا لم يكن بعد الصلاة المكتوبة التي انمها تطوع كالفجر والعصر. حلبي كبير، ص: ۳۴۰۔ ۳۴۱ باب في بيان صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي. فان كانت صلاة لاتصلي بعدها سنة كالفجر والعصر فان شاء الامام قام وان شاء قعد في مكانه يشتغل بالدعاء لانه لاتطوع بعدهاتين الصلاتين فلاباس بالقعود، بدائع: ۱/۳۹۳، كتاب الصلاة فصل في بيان مايستحب للامام، ط: رشيدية و: ۱/۱۵۹، ط: سعيد.

(۲) وفي الخانية يستحب للامام التحول ليمين القبلة يعني يسار المصلي لتنفل اوورد ..... مالم يكن بحذائه مصل. الدر المختار مع الرد: ۱/۵۳۱۔ ۵۳۲ باب في صفة الصلاة، ط: سعيد حلبي كبير، ص: ۳۴۰ باب في بيان صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي، البحر الرائق: ۱/۵۸۵، فصل واذا اراد الدخول في الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه. و: ۱/۳۳۵، ط: سعيد. بدائع: ۱/۳۹۳، ط رشيدية، و ۱/۱۵۹، فصل في بيان مايستحب للامام ان يفعله عقيب الفراغ من الصلاة، ط: سعيد.

(۳) (قوله حذاء الصدر وبطونهامما يلي الوجه) الذي في الحصن الحصين، وشرحه ان يرفعهما حذاء منكبيه باسطا كفيه نحو السماء لانها قبلة الدعاء. حاشية الطحطاوي، ص: ۳۱۷، فصل فيما يفعله المقتدي، فصل في صفة الأذكار، ط: قديمي. و ص: ۲۲۹، ط. المكتبة الغوثية، الدر مع الرد: ۱/۵۰۷، فصل في بيان تأليف الصلاة، ط: سعيد.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابۂ کرامؓ، تابعین اور تبع تابعین اور سلف صالحین کا یہ طریقہ تھا کہ فرض نماز جماعت سے ادا فرما کر دعا بھی جماعت کے ساتھ کرتے تھے۔(۱)

## دعا اجتماعی صورت میں

فرض نمازوں کے بعد امام اور مقتدی کے مل کر دعا مانگنے کی بڑی فضیلت ہے،(۲) اور اس کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ امام اور مقتدی دونوں آہستہ آہستہ دعا مانگیں، یہ طریقہ اخلاص سے بھرا ہوا ہوتا ہے، اس میں خشوع، خضوع، عاجزی اور انکساری بھی ہوتی ہے، دل پر اثر بھی ہوتا ہے، قبولیت کے قریب ہوتا ہے، اور ریا کاری سے دور ہوتا ہے۔(۳)

حضرت زکریا علیہ السلام نے بھی دعا آہستہ مانگی تھی، قرآن مجید میں ہے:

إِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا: "جب انہوں نے اپنے رب کو پکارا آہستہ پکار۔"

حدیث شریف میں ہے خَيْرُ الدُّعَاءِ الْخَفِيُّ: بہتر دعا آہستہ دعا ہے۔

---

(۱) فتاوی رحیمیہ: ۳۹/۲ ۔ ۵۲، "فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا کا ثبوت" متفرقات صلوۃ، ط: دار الاشاعت کراچی سن ۲۰۰۳ء۔

(۲) عن ابی امامةؓ: قال: قیل لرسول الله ﷺ ای الدعاء اسمع؟ قال: جوف اللیل ودبر الصلوات المکتوبات، قال الترمذی هذا حدیث حسن. جامع الترمذی: ۱۸۷/۲، ابواب الدعوات. باب (بلاترجمة) ط: سعید، وکذا فی حصن حصین، احوال الاجابة ص: ۳۶ ط: تاج کمپنی لمیٹڈ وکذا فی الجواب الکافی فیمن سئل عن الدواء الشافی المعروف بالداء والدواء لابن قیم الجوزیة، فصل اوقات الاجابة، ص: ۱۶، مکتبه روضة القرآن. ویستحب للإمام بعد سلامه أن یتحول إلیٰ جهة یساره لتطوع بعد الفرض... ثم یدعون لأنفسهم وللمسلمین رافعی أیدیهم، مراقی الفلاح، حاشیة الطحطاوی علی المراقی فصل فی صفة الأذکار، ط: قدیمی. و: ۳۲۲/۱، ط. المکتبة الغوثیة. فتاویٰ رحیمیة، ص: ۴۳/۲، ط: دار الاشاعت.

(۳) عن النبی ﷺ انه قال: خیر الدعاء الخفی.... "عن انسؓ مرفوعا: دعوة فی السر تعدل سبعین دعوة فی العلانیة. اعلاء السنن، أبواب الوتر، باب اخفاء القنوت فی الوتر الخ: ۱۱۱/۲، ادارة القرآن کراچی. فی الشامیة: واما الادعیة والاذکار فبالخفیة اولی، قلت، ویجتهد فی الدعاء، والسنة ان یخفی صوته لقوله تعالی: (ادعوا ربکم تضرعا وخفیة). رد المحتار ۵۰۷/۲، مطلب فی شروط الجمع بین الصلاتین بعرفة: ط: سعید.

نیز ارشاد باری تعالیٰ ہے: اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّ خُفْيَةً: اپنے رب کو پکارو عاجزی اور آہستہ آواز سے۔

دعا کا پسندیدہ طریقہ یہ ہے کہ امام اور مقتدی آہستہ آواز سے دعا کریں ہاں اگر مقتدیوں کو دعا سکھانے کی ضرورت ہے پھر سیکھنے تک بلند آواز سے دعا کرنے میں کوئی حرج نہیں۔(۱)

خلاصہ یہ ہے کہ محدثین، مفسرین اور فقہاء کرام کے اقوال سے واضح طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ آہستہ دعا مانگنا، امام، مقتدی اور منفرد ہر ایک کے لئے بہتر اور مسنون ہے۔ امام کے لئے زور سے دعا کرنے کی عادت بنا لینا مکروہ ہے،(۲) اماموں کو چاہئے کہ سنت کی عظمت اور اہمیت کو پہچانیں اور اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں، عوام اور خواہشات نفسانی کی پیروی نہ کریں۔

بلند آواز سے دعا کرنے کی صورت میں سب سے بڑی خرابی یہ ہوتی ہے کہ جن لوگوں کی کچھ رکعتیں رہ گئی ہیں اور وہ امام کے سلام کے بعد بقیہ نماز ادا کرنے کے لئے

---

(۱) اذا دعا بالدعاء المأثور جهراً ومعه القوم ايضاً ليتعلموا الدعاء لاباس به واذا تعلموا حينئذ يكون جهر القوم بدعة كذا في الوجيز للكردري. هندية: ۳۱۸/۵، كتاب الكراهية، الباب الرابع في الصلاة والتسبيح وقراءة القرآن والذكر والدعاء ورفع الصوت عند قراءة القرآن، ط: رشيديه، فاختار للامام والمأموم ان يذكروا الله بعد الفراغ من الصلوة، ويخفيان ذلك الاان يكون اماما يريد ان يتعلم منه، فيجهر حتى يعلم انه قد تعلم منه ثم يسر. فتح الباري لابن رجب الحنبلي: ۲۳۶/۵، كتاب الاذان، باب الذكر بعد الصلاة، ط: دار ابن الجوزي. والمختار ان الامام والمأموم يخفيان الذكر الاان احتاج الى التعليم فتح الباري لابن حجر: ۲۹۹/۲، ط: رئاسة ادارات البحوث العلمية السعودية. فتاوی رحیمیه: ۳۸/۶، دار الاشاعت.

(۲) قال الطيبي وفيه من اصر على امر مندوب وجعله عزما ولم يعمل بالرخصة، فقد اصاب منه الشيطان من الاضلال فكيف من أصر على بدعة ومنكر "(مرقاة المفاتيح. كتاب الصلاة باب في الدعاء في التشهد (رقم الحديث ۹۴۶): ۳۱/۳، ط: رشيدية. السعاية ۲۶۵/۲، كتاب الصلاة باب صفة الصلاة، سهيل اكيڈمی۔

کھڑے ہوتے ہیں تو ان کی نماز میں خلل آتا ہے اور ان کو بہت زیادہ پریشانی ہوتی ہے۔(۱)

اور بعض علاقوں میں یہ رواج ہے کہ نماز کے بعد امام بلند آواز سے دعا کرتے ہیں اور مقتدی حضرات بلند آواز سے آمین کہتے ہیں۔ یہ طریقہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ،صحابۂ کرامؓ، تابعین اور ائمۂ دین سے ثابت نہیں ہے۔ اس لئے عام حالات میں امام اور مقتدی کو آہستہ آہستہ دعا مانگنے کی عادت بنانی چاہیئے۔

مقتدیوں کے لئے امام کو بلند آواز سے دعا کرنے پر مجبور کرنا صحیح نہیں ہے،(۲) اللہ تعالیٰ ہر ایک کی دعا سنتا ہے، عربی زبان میں دعا یاد نہ ہو تو مادری زبان میں آہستہ آہستہ دعا کرنا صحیح ہے۔(۳)

اور اگر نماز میں مسبوق وغیرہ نہیں ہیں تو بلند آواز سے دعا کرنا بھی منع نہیں ہوگا۔(۴)

---

(۱)...خیر الذکر الخفي لانه حیث خیف الریاء او تأذی المصلین او النیام الخ. ردالمحتار: ۱/ ۶۶۰، باب مایفسد الصلاۃ ومایکرہ فیھا، مطلب فی رفع الصوت بالذکر، ط: سعید.

(۲) انظر الحاشیۃ رقم ۲ فی الصفحۃ السابقۃ.

(۳) قال العلامۃ الآلوسی ؒ تحت الایۃ (ادعوا ربکم تضرعا وخفیۃ) وجاء من حدیث ابی موسی الاشعری انه ﷺ قال لقوم یجهرون: "ایها الناس! اربعوا علی انفسکم، انکم لاتدعون أصم ولاغائباً، انکم تدعون سمیعاً بصیراً وهو معکم، وهو اقرب الی احدکم من عنق راحلته" والمعنی ارفقوا بانفسکم واقصروا من الصیاح فی الدعاء ". روح المعانی: ۸/ ۱۳۹، دار احیاء التراث العربی، بیروت.

(۴) وهناک احادیث اقتضت طلب الاسرار والجمع بینهما بان ذالک یختلف باختلاف الاشخاص والأحوال کما جمع بذلک بین احادیث الجهر والاخفاء بالقراءۃ ولایعارض ذلک حدیث "خیر الذکر الخفی" لانه حیث خیف الریاء او تأذی المصلین او النیام، فان خلا مما ذکر، فقال بعض اهل العلم: ان الجهر افضل لانه اکثر عملا: ولتعدی فائدته الی السامعین ردالمحتار: ۱/ ۶۶۰، باب مایفسد الصلاۃ ومایکرہ فیها، مطلب فی رفع الصوت بالذکر، ط: سعید.

☆ ...امام ظہر، مغرب اور عشاء کی نماز کے بعد دیر تک دعا نہ مانگے، بلکہ مختصر دعا کرے تا کہ لوگ آرام سے سنت ادا کرسکیں۔(۱)

## دعا امام کے ساتھ مانگنا

جماعت کی نماز میں سلام کے ساتھ ساتھ نماز پوری ہو جاتی ہے، سلام کے بعد مقتدی کا تعلق امام سے ختم ہو جاتا ہے، اس لئے نمازیوں کے لئے فرض نماز کے بعد امام کے ساتھ دعا کرنا ضروری نہیں ہے، بلکہ ہر مقتدی اپنی دعا خود کرکے جاسکتا ہے، شریعت کی رو سے اس میں کوئی قباحت نہیں۔(۲)

## دعا بلند آواز سے کرنا

دعا آہستہ مانگنا افضل اور بہتر ہے، اگر بلند آواز سے دعا کرنے کی صورت میں نمازیوں کا حرج نہ ہوتا ہو تو کبھی کبھار بلند آواز سے دعا کرنے کی بھی اجازت ہے لیکن ہمیشہ

---

(۱) القیام الی السنة التی تلی الفرض متصلا بالفرض مسنون غیر انه یستحب الفصل بینهما کما قال علیه السلام اذا سلم یمکث قدر مایقول اللهم انت السلام ومنک السلام ...ثم یقوم الی السنة. حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۳۱۱، کتاب الصلاة، فصل فی صفة الاذکار، ط. قدیمی جامع الترمذی: ۶۶/۱، ابواب الصلاة، باب مایقول اذا سلم، ط: سعید الدر المختار مع الرد: ۵۳۰/۱، کتاب الصلاة، فصل واذا أراد الشروع فی الصلاة، ط: سعید.

(۲) (قوله ومتابعة الامام) قال فی شرح المنیة: لاخلاف فی لزوم المتابعة فی الارکان الفعلیة اذهی موضوع الاقتداء... شامی. ۴۷۰/۱، باب صفة الصلاة. مطلب مهم فی تحقیق متابعة الامام (قوله ومشارکته فی الارکان) ای فی اصل فعلها اعم من ان یاتی بها معه او بعده لا قبله الخ شامی. ۵۵۱/۱، باب الامامة، ط: سعید. (قوله خیره الخ)...... لکن التخییر الذی فی المنیة هو انه ان کان فی صلاته لاتطوع بعدها، فان شاء انحرف عن یمینه او یساره او ذهب الی حوائجه واستقبل الناس بوجهه، وان کان بعدها تطوع وقام یصلیه یتقدم او یتأخر او ینحرف یمینا او شمالا او یذهب الی بیته فیتطوع ثمة شامی: ۵۳۱/۱، فصل فی بیان تألیف الصلاة، قبیل فصل فی القراءة. ط سعید

کے لئے بلند آواز سے دعا کرنے کی عادت بنانا مکروہ ہے۔(۱)

جس طرح فرض نماز کے بعد دعا ثابت ہے اسی طرح رکوع میں "سبحان ربی العظیم" اور سجدہ میں "سبحان ربی الاعلیٰ" پڑھنا بھی ثابت ہے، لیکن جس طرح رکوع اور سجدہ کی تسبیحات کی روایتوں سے بلند آواز سے دعا پڑھنا ثابت نہیں ہوتا، اسی طرح نماز کے بعد دعا کی روایتوں سے بلند آواز سے دعا کرنا ثابت نہیں ہوتا۔(۲)

## دعا پر آمین کہنا

نماز کے دوران نماز سے باہر والے کی دعا پر آمین کہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۳)

## دعا پڑھنا

درود شریف کے بعد کسی ایسی دعا کا پڑھنا سنت ہے جو قرآن کریم یا احادیث سے ثابت ہو، اگر کوئی ایسی دعا پڑھی جائے جو قرآن کریم اور احادیث سے ثابت نہ ہو تب بھی

---

(۱) الاصرار علی المندوب یبلغه الی حد الکراهة. السعاية: ۲/۲۶۵، کتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی. وکذا فی مرقاة المفاتیح: ۳/۱۳، باب الدعاء فی التشهد، الفصل الأوّل، ط: رشیدیة.

(۲) عن ابن مسعودؓ ان النبیﷺ قال اذا رکع احدکم فقال فی رکوعه: سبحان ربی العظیم ثلاث مرات فقد تم رکوعه وذالک ادناه واذا سجد فقال فی سجوده سبحان ربی الاعلی ثلاث مرات، فقد تم سجوده وذالک ادناه. ترمذی: ۱/۶۰، ابواب الصلوة، باب ماجاء فی التسبیح فی الرکوع والسجود، ط: سعید. سنن ابی داود: ۱/۱۲۹، کتاب الصلوة، باب مقدار الرکوع والسجود، ط: دار الحدیث ملتان، فتاوی رحیمیه: ۶/۵۵، نماز کے بعد دعا آہستہ مانگے یا زور سے متفرقات صلوة، ط: دار الاشاعت.

(۳) اذا امن المصلی لدعاء رجل لیس فی الصلوة تفسد صلاته. البحر الرائق: ۲/۹، کتاب الصلاة باب مایفسد الصلوة ومایکره فیها، ط: دار الکتب العلمیة بیروت لبنان. و: ۲/۵، ط: سعید، قوله وجواب عاطس. رد المحتار: ۱/۶۲۰، باب مایفسد الصلاة ومایکره فیه، ط: سعید. هدیة: ۱/۹۸، الباب السابع فیما یفسد الصلاة ومایکره فیها، ط: حقانیه. حلبی کبیر، ص: ۴۳۹ مفسدات الصلاة، ط: سهیل.

جائز ہے بشرطیکہ دعا ایسی چیز کی ہو جس کا اللہ کے علاوہ کسی اور سے طلب کرنا ممکن نہ ہو۔ (۱)

## دعا شروع کرتے ہوئے موذن کو "اللّٰھم آمین" کہنے کا پابند کرنا

نماز کے بعد دعا آہستہ مانگنا زیادہ بہتر ہے، اور مقتدی دعا شروع اور ختم کرنے میں امام کا پابند نہیں ہیں، امام سے پہلے بھی دعا شروع کر سکتے ہیں، اور امام دعا ختم کر لے اس کے بعد بھی دعا مانگ سکتے ہیں، لہذا موذن کو دعا شروع کرتے وقت " اللّٰھم آمین " کہنے کا پابند کرنا اور اس پر یہ ذمہ داری ڈالنا زیادتی ہے۔ (۲)

## دعا فرائض کے بعد

☆.... نماز کے سلام کے بعد مقتدی کا تعلق امام سے ختم ہو جاتا ہے، اور نماز مکمل ہو جاتی ہے، سلام کے بعد اجتماعی دعا کرنا اور امام کی دعا پر آمین کہنا ضروری نہیں، دعا کرنا نہ کرنا دونوں اختیار میں ہے، البتہ فرض نماز کے بعد دعا قبول ہوتی ہے اس لئے دعا کرنا بہتر ہے، اور فرائض کے بعد جو بھی دعا چاہے مانگ سکتے ہیں۔ (۳)

---

(۱) ودعا بالأدعية المذكورة في القرآن والسنة، لا بما يشبه كلام الناس.... والمختار كما قاله الحلبي ان ماهو في القرآن اوفي الحديث لايفسد ومالیس فی احدهما ان استحال طلبه من الخلق لايفسد وإلايفسد. الدر المختار مع الرد: ۱/۵۲۳ ــ ۵۲۴، باب صفة الصلاة، ط: سعيد البحر الرائق: ۱/۵۶۷، كتاب الصلاة باب صفة الصلاة، ط: رشيديه و: ۱/۳۳۰، ط: سعيد. التبيين : ۱/۳۲۰. كتاب الصلاة باب صفة الصلاة، ط: سعيد.

(۲) (قوله وغيره الخ)........ لكن التخيير الذي في المنية وانه ان كان في صلاة لاتطوع بعدها، فان شاء انحرف عن يمينه او يساره او ذهب الى حوائجه او استقبل الناس بوجهه، وان كان بعدها تطوع وقام يصليه يتقدم اويتأخر او ينحرف يمينا او شمالا او يذهب الى بيته فيتطوع ثمة شامی ۱/۵۳۱، فصل في بيان تاليف الصلاة قبيل فصل في القراءة، ط: سعيد

(۳) عن ابي امامةؓ قال. قيل لرسول الله ﷺ اى الدعاء اسمع قال: جوف الليل، ودبر الصلوات المكتوبات. قال الترمذي هذا حديث حسن، جامع الترمذي: ۲/۱۸۷، ابواب الدعوات، باب (بلاترجمة)، ط: سعيد باب الدعاء بعد الصلاة "لاريب أن الأدعية دبر الصلوات قد تواترت تواتراً لاينكر، أما رفع الأيدي فثبت بعد النافلة مرة أو مرتين فألحق بها الفقهاء المكتوبة أيضاً، وذهب ابن تيمية وابن القيم إلىٰ كونه بدعة بقي أن المواظبة علىٰ أمر لم يثبت عن النبي ﷺ إلا مرة

☆......اگر مقتدی کو کچھ ضرورت ہے، یا کوئی کام ضروری ہے تو سلام کے بعد دعا سے پہلے چلے جانے میں کوئی گناہ نہیں ہے۔(۱) اور فوراً اٹھ کر چلے جانے والے کے بارے میں طعن وتشنیع کرنا یا اس کو برا بھلا کہنا، یا دعا تک رکنے کو لازم سمجھنا صحیح نہیں ہے،(۲) اور اگر دعا کے ختم تک انتظار کرے گا، اور امام کے ساتھ دعا میں شریک ہوگا تو یہ اچھا ہوگا اور ثواب بھی زیادہ ملے گا کیونکہ دعا عبادات کا مغز ہے۔(۳)

## دعا کا پہلا اور آخری لفظ بلند آواز سے کہنا

امام کے لئے نماز کے بعد دعا کا پہلا اور آخری لفظ بلند آواز سے کہنا جائز ہے، مگر اس کے اہتمام کرنے کی ضرورت نہیں۔(۴)

## دعا کا طریقہ

حضرت سائبؓ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب دعا فرماتے تھے تو اپنے دونوں مبارک ہاتھ اٹھاتے، اور جب فارغ ہوتے تو ان دونوں

---

=أو مرتين، كيف هي، فتلك هي الشاكلة في جميع المستحبات فإنها تثبت طوراً فطوراً، ثم الأمة تواظب عليها، نعم نحكم بكونها بدعة اذا افضى الأمر إلىٰ النكير علىٰ من تركها، فيض الباري علىٰ صحيح البخاري، رقم الحديث، ٦٣٣٠، ٢٢٥/٢، كتاب الدعوات، باب الدعاء بعد الصلاة، ط: مكتبة علمية بيروت. و: ٣١٧/٣، ط: المجلس العلمي هند. وكذا في حصن حصين، احوال الإجابة، ص: ٣٦، ط: تاج كمپنى. وكذا في الداء والدواء لابن قيم الجوزية، فصل اوقات الاجابة، ص: ١٢، مكتبه روضة القرآن وانظر الحاشية رقم ٢ في الصفحة السابقة.

(١) (قوله الا بقدر اللهم الخ)..... وقول عائشة بمقدار لا يفيد انه كان يقول ذلك بعينه بل كان يقعد بقدر ما يسعه ونحوه القول تقريباً. ردالمحتار: ٥٣٠/١، باب صفة الصلاة، ط: سعيد. وانظر الحاشية رقم ٢ في الصفحة السابقة.

(٢) الاصرار على المندوب يبلغه حد الكراهة. السعاية: ٢٦٥/٢، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط سهيل اكيڈمى. وكذا في مرقاة المفاتيح: ٣١/٣، باب في الدعاء في التشهد، ط: رشيدية

(٣) عن انس بن مالكؓ عن النبي ﷺ قال: الدعاء مخ العبادة. جامع الترمذي: ١٧٣/٢، باب ماجاء في فضل الدعاء، ط: قديمي.

(٤) فتاوى محموديه: ٢٢٨/١.

ہاتھوں کو چہرہ مبارک پر پھیرتے تھے۔(۱)

## دعا کا مسنون طریقہ

دعا کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ باوضو، قبلہ رو، دوزانو، باادب بیٹھ کر آہستہ، خشوع اور خضوع سے دعا کرے، شروع میں اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء مثلاً اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ (۲) پھر درود شریف، پھر دعا کرے، (۳) پہلے اپنے لئے، پھر والدین کے لئے، پھر تمام ایمانداروں کے لئے دعا کرے، پوری امت کو دعا میں شامل کئے بغیر دعا ناقص رہتی ہے، (۴) دعا کا ہر مضمون بار بار دہرانا چاہیے، کم از کم تین بار

---

(۱) عن السائب بن يزيد عن ابيه ان النبي ﷺ كان اذا دعا فرفع يديه مسح وجهه بيديه. المسند للامام احمد بن حنبل: ۱۳/۱۴، رقم: ۱۷۸۶۷، ط: دار الحديث القاهرة. الطبعة الاولى كذا في سنن ابي داؤد: ۲/۲۸۳، برقم: ۱۴۸۷. كتاب الصلوة. باب الدعاء، ط: دار القبلة، جدة، الطبعة الثانية. كذا في المعجم الكبير للطبراني: ۴/۱۲۱، برقم ۶۶۲۵، ط: بيروت، مشكوة، ص: ۱۹۶، كتاب الدعوات، الفصل الثالث، ط: قديمي.

(۲) قال ابو بكر الجصاص: وقراءة فاتحة الكتاب مع ماذكرنا من حكمها تقتضي امر الله تعالى ايانا بفعل الحمد وتعليم لنا كيف نحمده وكيف الثناء عليه وكيف الدعاء له ودلالة على ان تقديم الحمد والثناء على الله تعالى على الدعاء اولى واحرى بالاجابة لان السور مفتتحة بذكر الحمد ثم بالثناء على الله وهو قوله (الحمد لله رب العلمين) الى (مالك يوم الدين). احكام القرآن: ۱/۳۲، فصل قراءة فاتحة الكتاب تقتضي الحمد. ط: قديمي. وص: ۲۳ ط: سهيل اكيڈمي. كذا في الحديث في جامع الترمذي، ابواب جامع الدعوات برقم (۳۴۷۷): ۵/۳۶۴، كتاب الصلاة، ط: بيروت وكذا في ابي داؤد: ۲/۲۸۰، كتاب الصلوة باب الدعاء رقم (۱۴۷۶) ط: بيروت.

(۳) وفي الرد نص العلماء على استحبابها (الصلوة) في مواضع .... (الى ان قال) واول الدعاء واوسطه وآخره، شامي ۱/۵۱۸، كتاب الصلاة مطلب: نص العلماء على استحباب الصلاة ... الخ، ط سعيد

(۴) وفي الرد: و (دعاء)... لنفسه وابويه واستاذه المؤمنين وفي الرد (قوله لنفسه وابويه واستاذه المؤمنين)......... وكان ينبغي ان يزيد ولجميع المؤمنين والمؤمنات... ..لقوله تعالى. واستغفر لذنبك وللمؤمنين والمؤمنات وللحديث: من صلى صلاة لم يدع فيها للمؤمنين والمؤمنات فهي خداج كما في البحر. الدر مع الرد: ۱/۵۲۱، مطلب في الدعاء بغير العربية. ط سعيد، هندية: ۱/۷۶، كتاب الصلاة، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية، البحر ۱/۳۳۰، كتاب الصلاة باب صفة الصلاة، فصل: اذا اراد الدخول في الصلوة، ط سعيد.

تکرار کرنا چاہئیے ،(۱) دعا کے درمیان بار بار درود پڑھنا چاہئیے ، اللہ تعالیٰ کو یا ارحم الراحمین ، یا ذاالجلال والاکرام سے پکارا جائے ، آخر میں درود شریف کے بعد سبحان ربک رب العزۃ عما یصفون وسلام علی المرسلین والحمد للہ رب العلمین پڑھ کر آمین کہہ کر دعا ختم کرنی چاہئیے ۔(۲)

---

(۱) کماورد فی الحدیث:عن ابن مسعودؓ قال ...وکان(علیہ السلام)اذادعا،دعاثلاثاواذاسأل، سأل ثلاثا،(رواہ مسلم فی کتاب الجھادوالسیر،باب مالقی من اذی المشرکین والمنافقین (رقم ۴۶۲۵ ۲:۱۲/ ۳۶۳،ط:دارالمعرفۃلبنان:۲/ ۱۰۸،ط:قدیمی.) وقال النواوی:فیہ استحباب تکریرالدعاء ثلاثا.(حوالہ سابقہ )اخرجہ البخاری فی کتاب الوضوء،باب:القی علی ظہرالمصلی قذراو جیفۃلم تفسدصلاتہ ،الحدیث :(۲۴۰)واخرجہ النسائی فی کتاب الطھارۃ :باب :فرث مایوکل لحمہ یصیب الثوب (الحدیث :ص ۳۰۶).

(۲)الرابعۃ:یستحب للداعی ان یقول فی آخردعائہ کماقال اھل الجنۃ:وآخردعواھم ان الحمدللّٰہ رب العلمین:وحسن ان یقرأ آخرالصافات فانھاجمعت تنزیہ الباری تعالی عمانسب الیہ والتسلیم علی المرسلین ،والختم بالحمدللہ رب العلمین (الجامع لاحکام القرآن المعروف بتفسیر القرطبی .پ:۱۱ ،یونس:آیۃ:۱۰ )کذافی الحصن الحصین :آداب الدعاء.....وھی ..... التنظف والتطھرواستقبال القبلۃوالصلاۃوالجثوعلی الرکب والثناء علی اللہ تعالی اولا واخرا والصلاۃعلی النبی ﷺ کذلک وبسط الیدین ورفعھماوان یکون رفعھماحذوالمنکبین وکشفھماوالتأدب والخشوع والتمسکن مع الخضوع .....وخفض الصوت .....وان یبدأبنفسہ وان یدعولوالدیہ واخوانہ المؤمنین وان لایخص نفسہ بالدعاء ان کان اماما وان یکررالدعاء واقلہ التثلیث ،وان یلح فیہ.....وتأمین الداعی والمستمع ومسح وجھہ بیدیہ بعدفراغہ......الخ (حصن حصین ، المنزل الاول،من وردیوم الخمیس ،بیان آداب الدعاء ،ص ۲۱۔۲۵ ،ط:مطبع نجم العلوم لکنؤ) (رافعی ایدیھم)حذاء الصدر ،وبطونھامماپلی الوجہ بخشوع وسکون، ثم یختمون بقولہ تعالی سبحان ربک رب العزۃعمایصفون الآیۃلقول علیؓ من احب ان یکتال بالمکیال الاوفی من الاجریوم القیامۃ،فلیکن آخرکلامہ اذاقام من مجلسہ سبحان ربک الآیۃوقال رسول اللہ ﷺ :من قال دبرکل صلاۃ،سبحان ربک ،،الآیۃثلاث مرات فقد اکتال بالمکیال الاوفی من الاجر.مراقی الفلاح .حاشیۃالطحطاوی علی المراقی ،ص: ۳۱۷۔۳۱۸ فصل فیمایفعلہ المقتدی بعدفراغ امامہ الخ فصل فی .ط. قدیمی .

## دعا کی حقیقت

اگر چہ دنیا کی کوئی بھی اچھائی اور برائی تقدیر سے ماورا نہیں، تاہم اللہ کی قدرت نے اس کو حاصل کرنے کے لئے اسباب مقرر کر رکھے ہیں جن کے صحیح اور سچے اثر میں کسی عقل مند کو اشکال نہیں، مثلاً مقدر پر لحاظ کر کے دواء کا کرنا نہ کرنا اگر چہ درحقیقت ایسا ہی ہے جیسا کہ دعا کرنا یا نہ کرنا، مگر کیا کوئی یہ رائے ظاہر کر سکتا ہے کہ مثلاً علم طب سراسر باطل ہے، اور اللہ تعالیٰ نے دواؤں میں کچھ بھی اثر نہیں رکھا، پھر جب اللہ تعالیٰ اس بات پر قادر ہے، اور اس قدرت کا ظہور بھی اس نے کر دیا کہ تربد اور سقمونیا اور سنا اور حب الملوک میں ایسا قوی اثر رکھے کہ ان کی پوری خوراک کھانے کے ساتھ ہی موشن (دست) شروع ہو جاتے ہیں، یا مثلاً سم الفار اور بلیش اور دوسرے زہروں میں وہ غضب کی تاثیر ڈال دی کہ ان کی ایک خاص مقدار چند منٹوں میں ہی اس جہاں سے رخصت کر دے، پھر کیونکر یہ احتمال پیدا کیا جائے کہ اللہ تعالیٰ اپنے مقبول اور برگزیدہ بندوں کی توجہ، عقد ہمت اور تضرع کی بھری ہوئی دعاؤں کو فقط مردہ کی طرح رہنے دیں گے، جن میں ایک ذرہ بھی اثر نہ ہوگا جو شخص دواؤں کی اعلیٰ تاثیروں پر ذاتی تجربہ نہ رکھتا ہو اور دعا کی قبولیت کا قائل نہ ہو، اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی ایک مدت تک پرانی اور سال خوردہ، اور مسلوب القوۃ دواء (Exp.date کے بعد کی دواء) کو استعمال کرے، اور پھر اس کو بے اثر پا کر اس دواء پر عام حکم لگا دے کہ اس میں کچھ تاثیر نہیں۔

سوال:۔ دیکھا جاتا ہے کہ بعض دعائیں خطا جاتی ہیں اور ان کا اثر کچھ معلوم نہیں ہوتا؟

جواب:۔ ہم کہتے ہیں یہی حال دواؤں کا بھی ہے، کیا دواؤں نے موت کا

دروازہ بند کر دیا ہے یا ان کا خطا جانا ناممکن ہے مگر کیا اس کے باوجود کوئی ان کی تاثیر سے انکار کر سکتا ہے، یہ سچ ہے کہ ہر ایک چیز پر تقدیر محیط ہے، مگر تقدیر نے علوم کو ضائع اور بے حرمت نہیں کیا، اور نہ اسباب کو بے اعتبار کر کے دکھلایا، (۱) بلکہ اگر غور کر کے دیکھو تو یہ جسمانی اور روحانی اسباب بھی تقدیر سے جدا نہیں ہیں مثلاً اگر بیمار کی تقدیر موافق ہو تو علاج کے اسباب پورے طور پر میسر آجاتے ہیں، اور جسم کی حالت بھی ایسے درجہ پر ہوتی ہے کہ وہ ان سے نفع اٹھانے کے لئے مستعد ہوتا ہے، تب دواء نشانہ کی طرح جا کر اثر کرتی ہے یہی قاعدہ دعا کا بھی ہے، یعنی دعا کے لئے بھی تمام اسباب وشرائط قبولیت اس جگہ جمع ہوتے ہیں، جہاں ارادہ بھی اس کے قبول کرنے کا ہے۔ (احکام اسلام ص ۸۴) (۲)

## دعا کے آداب

دعا کے آداب میں سے یہ ہے کہ دونوں ہاتھ سینہ تک اٹھا کر دعا کرے، اور دونوں ہاتھوں کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ رکھے، دعا کے دوران دونوں ہاتھوں کو ملا کر رکھنا مناسب نہیں۔ (۳)

---

(۱) عن سلمانؓ قال: قال رسول الله لا یرد القضاء الا الدعاء. جامع الترمذی: ۳۶/۲، ابواب القدر، باب ماجاء لا یرد القضاء الا الدعاء. ط: فاروقی کتب خانہ ملتان کذافی ابن ماجة ص: ۱۰ المقدمة، ابواب القدر. ط. قدیمی وفی حاشیة السندی علی ابن ماجة مانصه: قال الغزالیؒ: فان قیل فمافائدة الدعاء مع ان القضاء لامردله فاعلم ان من جملة القضاء رد البلاء فان الدعاء سبب رد البلاء ووجود الرحمة کماان البذر سبب لخروج النبات من الارض وکماان الترس یدفع السهم کذلک الدعاء یرد البلاء (حاشیة السندی مع ابن ماجة ابواب القدر. ط: مطبعة علمیة 1313ه

(۲) حجة الله البالغه ص ۷۴، ۷۵، الاذکار ومایتعلق بها، ط: کتب خانہ رشیدیة دهلی

(۳) وفی الهندیة: والافضل فی الدعاء ان یبسط کفیه ویکون بینهما فرجة.... والمستحب ان یرفع یدیه عند الدعاء بحذاء صدره کذافی القنیة. عالمگیری: ۳۱۸/۵، کتاب الکراهیة، الباب الرابع فی الصلاة والتسبیح والذکر والدعاء ......الخ، ط: مکتبة حقانیة، کذافی حصن حصین المنزل الاول، بیان آداب الدعاء، ص: ۲۱-۲۵، ط: نجم العلوم لکنؤ وکذا أخرجه الحاکم فی المستدرک ۲۲۷/۲، (رقم ۲۰۱۰) وابوداؤد کتاب الصلوة، باب الدعاء (رقم: ۱۴۸۰) ۲۸۱/۲، ط: دار القبلة جدة.

## دعا میں سنت

احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ دعا کے وقت اپنے دونوں ہاتھوں کو اٹھانا اور پھر دعا کے بعد اپنے اٹھے ہوئے ہاتھوں کو چہرہ پر پھیرنا سنت ہے۔(۱)

## دعا میں ہاتھ کہاں تک اٹھائے

استسقاء کی نماز کے بعد کی دعا کے علاوہ باقی دعاؤں کے وقت ہاتھوں کو کاندھوں سے اوپر نہ اٹھانا چاہیے اور دعا میں عاجزی اور انکساری کی کیفیت ہونی چاہیے۔(۲)

---

(۱)عن عمر رضی اللہ عنہ ان رسول اللہ ﷺ کان اذا مد یدیه فی الدعاء لم یردهما حتی یمسح بهما وجهه. (المستدرک علی الصحیحین،۲/۲۲۷، کتاب الصلاة،باب مسح الوجه بالیدین عندالدعاء،رقم (۲۰۱۰)،ط:دارالغرب بیروت،سنن ابی داؤد:۲/۲۸۱، کتاب الصلاة،باب الدعاء (رقم ۱۴۸۰ ، ط: دارالقبلة جدة)والمستحب ان یرفع یدیه عند الدعاء بحذاء صدره کذافی القنیة،مسح الوجه بالیدین اذافرغ من الدعاء قیل لیس بشئ و کثیر من مشایخنار حمهم الله تعالی اعتبروا ذلک وهو الصحیح وبه وردالخبر کذافی الغیاثیة.(فتاوی عالمگیری:۵/۳۱۸، کتاب الکراهیة،الباب الرابع فی الصلاة والتسبیح والدعاء ط:المکتبه الحقانیة.بشاور.وکذافی الحصن الحصین :المنزل الاول :بیان آداب الدعاء. ص: ۲۱ ــ ۲۵ مطبع نجم العلوم لکهنؤ.وفی الدرالمختار:(فیرفعهما کالدعاء )(فیبسط یدیه) حذاء صدره (نحو السماء)لانهاقبلةالدعاء ویکون بینهما فرجة....... والمسح بعده علی وجهه سنة فی الاصح .شرنبلالیة.الدرالمختار مع الرد: ۱/۵۰۷، کتاب الصلوة،مطلب مهم فی عقدالاصابع عندالتشهد،ط.سعید.

(۲)(قوله:فیبسط یدیه حذاء صدره) کذاروی عن ابن عباس ؓ من فعل النبی صلی اللّٰه علیه وسلم قنیة عن تفسیر السمان .ولایبالیه مافی المستخلص للامام ابی القاسم السمرقندی ان من آداب الدعاء ان یدعو مستقبلا ویرفع یدیه بحیث یری بیاض ابطیه لامکان حمله علی حالة المبالغة والجهد وزیادة الاهتمام کمافی الاستسقاء لعود النفع الی العامة.وهذاعلی ماعداها،ولذاقال فی حدیث الصحیحین "وکان لایرفع یدیه فی شئ من دعائه الافی الاستسقاء فانه یرفع یدیه حتی یری بیاض ابطیه "ای لایرفع کل الرفع .کذافی شرح المنیة ومثله فی شرح الشرعة. شامی: ۱/۵۰۷، کتاب الصلاة،مطلب فی اطالة الرکوع للجائی ،ط:سعید.هندیة:۵/۳۱۸، کتاب الکراهیة،الباب الرابع فی الصلاة والتسبیح والذکر والدعاء الخ ،ط:مکتبه حقانیه، وفی الحصن الحصین ص ۲۱ ـ ۲۵ المنزل الاول ،بیان آداب الدعاء ،ط:نجم العلوم لکهنؤ.

## دعا نماز کے بعد

نماز ختم ہونے کے بعد دونوں ہاتھ سینہ تک اٹھا کر پھیلائے، اور اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے دعا مانگے، اور اگر امام ہے تو مقتدیوں کے لئے بھی دعا کرے، اور دعا مانگنے کے بعد دونوں ہاتھ چہرہ پر پھیر لے، مقتدی خواہ اپنی اپنی دعا مانگیں یا امام کی دعا سنائی دے تو سب آہستہ آہستہ آمین کہتے رہیں دونوں صورتیں درست ہیں۔(۱)

## دعا کے اول وآخر میں درود شریف

دعا کے اول وآخر میں درود شریف کا ہونا دعا کی قبولیت کے لئے زیادہ امید بخش ہے۔(۲)

## دعا کے وقت ہاتھ کیسے رکھے

دعا کے وقت دونوں ہاتھوں کو سینہ تک اٹھائیں، اور ان کو اس طرح رکھیں کہ ہاتھوں کے اندر کا رخ یعنی ہتھیلیاں چہرہ کے سامنے رہیں اور دونوں ہاتھوں کے درمیان معمولی فاصلہ رہے تاکہ بخیل اور کنجوس جیسے نہ لگیں، اور نہ بہت زیادہ فاصلہ رکھیں کہ بے پرواہ اور ناقدری کرنے والے محسوس ہوں۔(۳)

---

(۱) وفی الحصن الحصین للجزریؒ: آداب الدعاء .....هی ..... بسط الیدین ورفعهما وان یکون رفعهما حذو المنکبین....... وان یبدأ بنفسه وان یدعو لوالدیه واخوانه المؤمنین وان لا یخص نفسه بالدعاء وان کان اماما وتأمین الداعی والمستمع ومسح وجهه بیدیه بعد فراغه .....الخ، حصن حصین، ص: ۲۱، ۵۲، المنزل الاول بیان آداب الدعاء، ط: نجم العلوم لکھنؤ.

(۲) نص العلماء علی استحبابها (الصلوة) فی مواضع ....... واول الدعاء واوسطه وآخره، شامی: ۱/۵۱۸، کتاب الصلاة، مطلب نص العلماء علی استحباب الصلوة، ط: سعید.

(۳) کما فی الدر: فیرفعهما کالدعاء فیبسط یدیه حذاء صدره نحو السماء لانها قبلة الدعاء ویکون بینهما فرجة. الدر مع الرد: ۱/۵۰۷، کتاب الصلوة آداب الصلوة، ط: سعید. هندیة: ۵/۳۱۸، کتاب الکراهیة، الباب الرابع فی الصلاة والتسبیح والذکر والدعاء، ط: حقانیه، حصن حصین، ص: ۲۱-۲۵، المنزل الاول بیان آداب الدعاء، ط: نجم العلوم لکھنؤ.

## دعا میں مقتدی کی طرف رخ کرنا

امام کے لئے فجر اور عصر کی نماز کے بعد مقتدیوں کی طرف رخ کر کے دعا کرنا سنت کے مطابق ہے، ظہر، مغرب اور عشاء کی فرض نماز کے بعد مقتدیوں کی طرف رخ کر کے دعا کرنا سنت کے خلاف ہے۔(۱)

## دعائے قنوت

☆..... وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے، اگر کسی نے وتر کی نماز میں دعائے قنوت نہیں پڑھی تو سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا۔(۲)

اور اگر دعائے قنوت یاد نہیں تو یاد کر لینی چاہئیے، اور جب تک یاد نہ ہو (رَبَّنَا اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ) پڑھے(۳)

---

(۱) فاذاتمت صلوة الامام فهو مخير ان شاء انحرف عن يساره وان شاء انحرف عن يمينه.....وان شاء استقبل الناس بوجهه اى وجلس.....هذالذى ذكرناه من التخيير بين الانحراف والانصراف والجلوس مستقبلا اذالم يكن بعد الصلاة المكتوبة التى اتمها تطوع كالفجر والعصر . .وان كان بعدها اى بعد المكتوبة تطوع يقوم الى التطوع بلافصل الامقدار مايقول .. .اللهم انت السلام ....الخ. (حلبى كبير، ص. ۳۴۰-۳۴۱، باب صفة الصلاة سهيل اكيڈمى لاهور. شامى ۵۳۱/۱، كتاب الصلوة مطلب فيمالوزاد على العددالوارد فى التسبيح عقب الصلوة، ط:سعيد. البحر: ۳۳۵/۱، كتاب الصلوة، باب صفة الصلاة، ط:سعيد.

(۲) ولها واجبات لاتفسد بتركها وتعاد وجوبا فى العمد والسهو ان لم يسجد له وهى على ماذكره اربعة عشر (الى ان قال) وقراءة قنوت الوتر. الدر مع الرد: ۴۵۶/۱-۴۶۸، كتاب الصلوة، باب صفة الصلاة، ط:سعيد. هندية: ۱۱۰/۱، كتاب الصلوة، الباب الثامن فى صلاة الوتر، ط. مكتبة حقانيه، البحر ۴۰/۲، كتاب الصلوة، باب الوتر والنوافل، ط:سعيد.

(۳) ومن لايحسن القنوت يقول .ربنا آتنا فى الدنيا حسنة. الآية. (فتاوى شامى ۷/۲، كتاب الصلوة، باب الوتر والنوافل، ط:سعيد، البحر: ۴۴/۲، كتاب الصلوة باب الوتر والنوافل، ط:سعيد. الفتاوى التاتارخانية: ۶۷۵/۱، كتاب الصلوة، باب الوتر، ط:ادارة القرآن كراچى.

☆......دعائے قنوت یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُکَ وَنَسْتَغْفِرُکَ وَنُؤْمِنُ بِکَ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْکَ وَنُثْنِیْ عَلَیْکَ الْخَیْرَ وَنَشْکُرُکَ وَلَانَکْفُرُکَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُکُ مَنْ یَّفْجُرُکَ اَللّٰھُمَّ اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَلَکَ نُصَلِّیْ وَنَسْجُدُ وَاِلَیْکَ نَسْعیٰ وَنَحْفِدُ وَنَرْجُوْ رَحْمَتَکَ وَنَخْشٰی عَذَابَکَ اِنَّ عَذَابَکَ بِالْکُفَّارِ مُلْحِقٌ. (۱)

☆......قنوت میں اسی خاص دعا کا پڑھنا سنت ہے۔(۲)

## دعائے قنوت بھول جائے

وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے، اگر وہ بھولے سے چھوٹ جائے تو سجدہ سہو لازم ہوگا۔(۳)

## دعائے قنوت بھول گیا

اگر کوئی شخص وتر کی تیسری رکعت میں کھڑے ہونے کی حالت میں رکوع سے پہلے دعائے قنوت پڑھنا بھول گیا، اور رکوع میں جانے کے بعد یاد آیا، تو رکوع کی حالت میں دعائے قنوت نہ پڑھے، اور دعائے قنوت پڑھنے کے لئے دوبارہ کھڑا نہ ہو بلکہ بیٹھ کر

---

(۱) قال ابن نجیمؒ: ثم ان الدعاء المشهور عند ابی حنیفة اللهم انا نستعینک ونستغفرک ونؤمن بک ونتوکل علیک ......الخ۔ البحر الرائق: ۴۲/۲، کتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید. شامی: ۶/۲، کتاب الصلوة، باب الوتر والنوافل. ط: سعید، التاتارخانیة: ۶۷۵/۱، کتاب الصلوة، باب الوتر، ط: ادارة القرآن.

(۲) (قوله: وهو مطلق الدعاء) ای القنوت الواجب یحصل بای دعاء کان، فی النهر وأما خصوص اللّٰهم انا نستعینک فسنة فقط، حتی لو اتی بغیره جاز اجماعا. شامی: ۴۶۸/۱، کتاب الصلوة، مطلب لاینبغی ان یعدل عن الدرایة اذا وافقتها روایة، ط: سعید. التاتارخانیة: ۴۷۳/۱، کتاب الصلوة، باب الوتر، ط: ادارة القرآن. البحر: ۴۲/۲، کتاب الصلوة، باب الوتر والنوافل، ط: سعید. هندیة: ۱۱۱/۱، الباب الثامن فی صلاة الوتر، ط: رشیدیة.

(۳) ولها واجبات لاتفسد بترکها وتعاد وجوبا فی العمد والسهو ان لم یسجد له وهی علی ماذکره اربعة عشر (الی ان قال) وقراءة قنوت الوتر. الدر مع الرد، ۴۵۶/۱، ۴۶۸، باب صفة الصلاة، ط:

التحیات پڑھ کر دائیں طرف ایک سلام پھیر کر دو سجدے کرے، پھر بیٹھ کر التحیات، درود شریف پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر کر نماز مکمل کرلے، اور اگر رکوع سے کھڑے ہو کر دعائے قنوت پڑھ لی اور دوبارہ رکوع نہیں کیا (اور آخر میں سہو سجدہ کیا) تو بھی نماز فاسد نہیں ہوگی۔ (۱)

## دعائے قنوت پڑھنا

"وتر میں دعائے قنوت پڑھنا" کے عنوان کو دیکھیں۔

## دعائے قنوت پڑھنا بھول گیا

وتر کی نماز میں دعائے قنوت پڑھنا واجب ہے، اگر بھول جائے تو سجدہ سہو کرنے سے نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۲)

## دعائے قنوت مکمل نہیں ہوئی امام رکوع میں چلا گیا

اگر وتر کی نماز میں امام مقتدی کی دعائے قنوت ختم ہونے سے پہلے رکوع میں چلا جائے تو مقتدی کے لئے فوراً رکوع میں جانا ضروری ہے، بقیہ دعائے قنوت پوری کرنے کی

---

= سعید، هندیة: ۱/۱۱۰، کتاب الصلاة،الباب الثامن فی صلاة الوتر،ط:مکتبه حقانیه. البحر: ۲/۴۰، کتاب الصلاة،باب الوتر والنوافل،ط:سعید.

(۱) ولو نسیه ای القنوت ثم تذکره فی الرکوع لایقنت فیه لفوات محله ولایعود الی القیام فی الاصح ،لان فیه رفض الفرض للواجب ،فان عادالیه وقنت ولم یعدالرکوع لم تفسد صلاته لکون رکوعه بعدقراء ة تامةوسجدللسهو ،قنت اولالزواله عن محله، الدرمع الرد: ۲/۱۰۹،باب الوتر والنوافل ،ط:سعید. البحر: ۲/۴۲،کتاب الصلوة، باب الوتروالنوافل ،ط:سعید. بدائع. ۱/۲۷۳ ،کتاب الصلوة،فصل فی القنوت ،ط:سعید.

(۲) أیضاً

اجازت نہیں ہوگی،(۱) کیونکہ اس حالت میں امام کی پیروی واجب ہے، وجہ یہ ہے کہ دعائے قنوت جس قدر بھی پڑھ لے واجب ادا ہو جاتا ہے امام کے پیچھے پوری پڑھنا واجب نہیں۔(۲)

## دعائے قنوت میں امام کی پیروی

وتر کی دعائے قنوت میں بھی امام کی پیروی کرنا واجب ہے، اگر کسی مقتدی نے وتر کی دعائے قنوت میں امام کی پیروی نہیں کی تو وہ گنہگار ہوگا، کیونکہ اس نے واجب ترک کیا۔(۳)

## دعائے قنوت یاد نہیں

اگر کسی کو دعائے قنوت یاد نہ ہوتو جلد از جلد دعائے قنوت یاد کر لینی چاہیے، جب تک یاد نہ ہو دعائے قنوت کی جگہ یہ دعا پڑھے:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ اوراگر

---

(۱)(ركع الامام قبل فراغ المقتدى)من القنوت قطعه و(تابعه)(قوله قطعه وتابعه)لان المراد بالقنوت هنا الدعاء الصادق على القليل والكثير وما اتى به منه كاف فى سقوط الواجب وتكميله مطلوب والمتابعة واجبة فيترك المندوب للواجب شامى :۲/۱۰ ، باب الوتر والنوافل ،ط:سعيد.

(۲) المقتدى يتابع الامام فى القنوت فى الوتر فلو ركع الامام فى الوتر قبل ان يفرغ المقتدى من القنوت فانه يتابع الامام. هندية: ۱/۱۱۱ ، الباب الثامن فى صلاة الوتر، ط:رشيديه، الشامى : ۱/۴۷۰ ، كتاب الصلوة، باب بيان صفة الصلاة، مطلب فى تحقيق متابعة الامام ط:سعيد، التاتارخانية كتاب الصلاة باب الوتر، ۱/۶۷۵ ط:ادارة القرآن.

(۳) "ثم ذكر ما حاصله انه تجب متابعته للامام فى الواجبات فعلا وكذا تركا ان لزم من فعله مخالفته الامام فى الفعل كتركه القنوت...الخ. شامى : ۱/۴۷۰، باب بيان صفة الصلاة، مطلب مهم فى تحقيق متابعة الامام ط:سعيد. تاتارخانية كتاب الصلاة باب الوتر، ۱/۶۷۵ ط:ادارة القرآن حلبى كبير،ص:۴۲۳،مبحث صلاة الوتر، ط:سهيل اكيڈمى لاهور.

یہ بھی یاد نہ ہو تو دعائے قنوت یاد ہونے تک ’’اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ‘‘ تین مرتبہ یا ’’یَارَبِّ‘‘ تین مرتبہ پڑھے۔(۱)

## دعائے ماثورہ پڑھنے کی وجہ

آخری قعدہ میں تشہد کے بعد دعا کے بارے میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو دعا نمازی کو پسند ہو وہ کرے،(۲) اس واسطے کہ نماز سے فارغ ہونے کا وقت ہے، کیونکہ نماز پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی رحمت اس پر چھا جاتی ہے، اور ایسی حالت میں دعا قبول ہوتی ہے اور دعا کے آداب یہ ہیں کہ پہلے اللہ تعالیٰ کی تعریف اور ثناخوانی کی جائے، پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دربار میں درود وسلام اور برکات کے تحفے بھیجے جائیں، پھر اس کے بعد اپنے لئے اور اپنے والدین کے لئے ہدایت اور مغفرت کی دعا کی جائے تاکہ دعا قبول ہو، پھر اس کے بعد دائیں اور بائیں ’’السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ‘‘ کہہ کر نماز سے فارغ ہو جائے۔(احکام اسلام ص ۶۷)(۳)

---

(۱) "ومن لایحسن القنوت یقول: "ربنا اٰتنا فی الدنیا حسنة" الآیة وقال ابو اللیث: یقول "اللهم اغفرلی" یکررها ثلاثا، وقیل یقول "یارب" ثلاثا، ذکره فی الذخیرة. شامی: ۷/۲، باب الوتر والنوافل ط:سعید، حلبی کبیر، ص:۴۲۴، مبحث صلاة الوتر، ط:سهیل اکیڈمی لاهور، تاتارخانیة: ۶۷۵/۱، کتاب الصلاة باب الوتر، ط:ادارة القرآن، هندیة: ۱۱۱/۱، الباب الثامن فی صلاة الوتر ط:رشیدیة.

(۲) عن عبداللّٰه بن مسعود رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: "لاتقولوا السلام علی الله فان الله هو السلام، لکن قولوا: التحیات لله والصلوات والطیبات (الی ان قال) ثم یتخیر من الدعاء اعجبه الیه، فیدعوا. صحیح البخاری: ۱۱۵/۱، کتاب الصلاة باب ما یتخیر من الدعاء بعد التشهد ولیس بواجب، ط:قدیمی مسلم: ۱۷۳/۱، کتاب الصلاة، باب التشهد فی الصلاة، ط: قدیمی، ابن ماجة: ۶۴/۱، اقامة الصلاة، باب ماجاء فی التشهد، ط:نورمحمد کتب خانه.

(۳) آداب الدعاء هی الثناء علی اللّٰه تعالیٰ اولا وآخرا والصلاة علی النبی صلی الله علیه وسلم کذالک ... وان یبدأ بنفسه وان یدعوا لوالدیه واخوانه المؤمنین ..الخ حصن حصین.

## دعائے ماثورہ رہ گئی

اگر مقتدی نے التحیات اور درود شریف پڑھنے کے بعد دعائے ماثورہ پوری نہیں پڑھی امام نے سلام پھیر دیا، تو مقتدی بھی امام کے ساتھ ہی سلام پھیر دے، دعا پوری ہونے کا انتظار نہ کرے۔(۱)

## دکان کی حفاظت کے لئے جماعت ترک کرنا

اگر کوئی شخص تاجر ہے، اور اس کو اپنے نوکر پر اعتماد نہیں ہے، تو ایسی صورت میں نماز کے وقت دکان بند کردے تاکہ اطمینان کے ساتھ نماز ادا کر سکے، اور اگر دکان بند کرنا دشوار اور مشکل ہے، اور نوکروں کو دکان پر چھوڑ کر جانے میں نقصان کا اندیشہ ہے تو اس صورت میں یہ شخص دکان میں نماز پڑھ سکتا ہے،(۲) اس میں دنیاوی اعتبار سے نفع ہے لیکن

---

– المنزل الاول بیان آداب الدعاء ص: ۲۱، ۲۴، ط: نجم العلوم لکھنو. شامی: ۱/ ۵۱۸ - ۵۲۰ کتاب الصلوة، مطلب نص العلماء علی استحباب الصلاة، ط: سعید. ھدیة: ۱/ ۷۶، کتاب الصلاة، الفصل الثالث فی سنن الصلوة، ط: رشیدیة. ثم امر بالتشهد لانه اعظم الاذکار قال: ثم لیتخیر من الدعاء اعجبه الیه" وذلک لان وقت الفراغ من الصلاة وقت الدعاء لانه تغشی بغاشیة عظیمة من الرحمة وحینئذ یستجاب الدعاء ومن ادب الدعاء تقدیم الثناء علی الله والتوسل بنبی الله یستجاب الخ. حجة الله البالغة: ۲/ ۶، الامور التی لابدمنها فی الصلاة ط: کتب خانه رشیدیة.

(۱) "وان بقیت الصلوات والدعوات یترکها ویسلم مع الامام لأن ترک السنة دون ترک الواجب، حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۲۱۸، فصل فیما یفعله المقتدی بعد فراغ امامه، ط: المکتبة الغوثیة کراچی. وص: ۳۰۹ ط: قدیمی. شامی: ۱/ ۴۹۶، فصل فی بیان تالیف الصلاة، مطلب فی اطالة الرکوع للجائی ط: سعید.

(۲) فلاتجب علی مریض ... وخوف علی ماله. (قوله وخوف علی ماله) أی من لص ونحوه اذالم یمکنه غلق الدکان او البیت مثلاً... الخ شامی: ۱/ ۵۵۵، ۵۵۶ باب الامامة، مطلب فی تکرار الجماعة فی المسجد، کتاب الصلاة، الباب الخامس فی الامامة، الفصل الاول فی الجماعة ۱/ ۸۳ ط: حقانیه. وحاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح، فصل یسقط حضور الجماعة ۱/ ۲۰۳ ط: المکتبة الغوثیة، وص: ۲۹۷، ط: قدیمی.

آخرت کے اعتبار سے بہت ہی بڑا نقصان ہے۔(۱)

## دکان میں نماز پڑھنا

نماز صحیح ہونے کے لئے جگہ کا پاک ہونا ضروری ہے،(۲) لہٰذا اگر دکان کی جگہ پاک ہے تو اس میں نماز پڑھنا جائز ہے، البتہ جامع مسجد کی جماعت چھوڑ کر دکان میں فرض نماز پڑھنے میں چند خرابیاں ہیں، ایک مسجد میں نہ جانے کا گناہ ہوگا دوسرا جامع مسجد میں جا کر جماعت کے ساتھ نماز ادا نہ کرنے میں فی رکعت پانچ سو رکعات کا ثواب ملے گا اور دکان میں پڑھنے سے فی رکعت صرف ایک رکعت کا ثواب ملے گا، اس اعتبار سے فی رکعت ۴۹۹ رکعات کے ثواب کا نقصان ہے، اور چار رکعت والی نماز میں ۱۹۹۶ رکعات کے ثواب کا نقصان ہے، اس لئے پانچ وقت کی فرض نماز مسجد میں جا کر جماعت سے ادا کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔(۳)

---

(۱) عن ابن عمر رضی اللہ عنهما: ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: صلاة الجماعة افضل من صلاة الفذ بسبع وعشرين درجة، صحيح مسلم: ۱/۲۳۱، کتاب الصلاة، باب فضل الجماعة، ط: قديمي كراچي. واخرجه البخاري في كتاب الاذان: ۱/۸۹، باب فضل صلاة الجماعة، ط: قديمي

(۲) تطهير النجاسة من بدن المصلي والمكان الذي يصلي عليه واجب، هكذا في الزاهدي من باب الانجاس، فتاوی عالمگیری: ۱/۵۸ كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلوة، الفصل الاول في الطهارة، ط: رشيدية. الدر المختار مع الرد: ۱/۴۰۲، ۴۰۳، كتاب الصلوة، باب شروط الصلوة، ط. سعيد، والبحر ۱/۲۶۶، كتاب الصلاة باب شروط الصلوة ط: سعيد.

(۳) عن انس بن مالک رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: صلاة الرجل في بيته بصلاة وصلاته في مسجد القبائل بخمس وعشرين صلاة، وصلاته في المسجد الذي يجمع فيه بخمسمائة صلاة وصلاته في المسجد الأقصىٰ بخمسين الف صلاة وصلاته في مسجدي بخمسين الف صلاة، وصلاته في المسجد الحرام بمأة الف صلاة. رواه ابن ماجة، مشكوة، ص: ۷۲، باب المساجد ومواضع الصلاة الفصل الثالث، ط: قديمي، سنن ابن ماجة: ۱/۵۴۷، باب ماجاء في الصلاة في المسجد الجامع، ط: دار الجيل بيروت. وص: ۱۰۲، ط: قديمي، وص ۲۰۲، ط: دار السلام رياض، برقم الحديث: ۱۴۱۳ ورواه الطبراني في الاوسط (۷۰۰۴) ۸/۷ ط. مكتبة المعارف الرياض تحقيق: الدكتور محمود الطحان.

## دل سے دعا نکلنا

اگر نماز میں کسی کے لئے دل سے دعا نکلے کوئی لفظ زبان سے ادا نہ ہو تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۱)

## دل میں نیت کچھ تھی زبان سے کچھ اور نکلا

مثلاً دل میں عصر پڑھنے کی نیت تھی اور زبان سے ظہر کا لفظ نکل گیا تو کوئی بات نہیں نماز ہو جائے گی، کیونکہ دل کی نیت کا اعتبار ہے، زبان کے الفاظ کا اعتبار نہیں۔(۲)

## دماغی امراض

خشوع وخضوع کے ساتھ دیر تک سجدہ کرنا دماغی امراض کا علاج ہے، دماغ اپنی ضروریات کے مطابق خون سے ضروری اجزاء حاصل کر کے فاسد مادوں کو خون کے ذریعے گردوں کو واپس بھیج دیتا ہے تا کہ گردے انہیں پیشاب کی شکل میں باہر نکال دیں۔ سجدہ

---

(۱) عن ابی هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ان الله تجاوز عن امتى ماوسوست به صدورها مالم تعمل به اوتتكلم (متفق عليه) مشكوة المصابيح ،ص:۱۸، كتاب الايمان باب في الوسوسة ،ط:قديمي. وفي عمدة القارى شرح صحيح البخارى : لوحدث نفسه في الصلاة لم يكن عليه اعادة وقدحرم الله تعالى الكلام في الصلاة فلو كان حديث النفس في معنى الكلام لكانت صلاته تبطل،عمدة القارى،۸۹/۷ جزء: ۱۳. كتاب العتق، باب الخطاوالنسيان في العتاقة والطلاق ونحوه، ط:رشيدية ودارالفكر. كذا في شرح الطيبى على مشكوة المصابيح : ۲۰۱/۱، كتاب الايمان، باب الوسوسة ط:ادارة القرآن كراچی.

(۲) والمعتبرفيها عمل القلب اللازم للارادة ، فلاعبرة للذكر باللسان ان خالف القلب لانه كلام لانية ، وفي الرد- (قوله ان خالف القلب) فلو قصد الظهر وتلفظ بالعصر سهوا اجزاه كما في الزاهدى قهستانى. الدرمع الرد ۴۱۵/۱ كتاب الصلوة بحث النية، ط: سعيد، حلبى كبير ، ص: ۲۴۷، الشرط السادس ط:سهيل اكيڈمى لاهور، وفي البحر : ۲۷۷/۱ كتاب الصلوة ، باب شروط الصلوة ط:سعيد.

سے اٹھتے وقت اس بات کا خیال رکھا جائے کہ سر جھکا ہوا ہو اور بازو سیدھے اور ان میں قدرے تناؤ ہو۔ اٹھتے وقت ران پر ہتھیلیاں بھی رکھیں، کمر کو پوری کوشش سے اوپر اٹھائیں اور آہستہ سے کھڑے ہو جائیں یا بیٹھ جائیں۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۷۵)

## دن کی فرض نمازوں کی آخری رکعتوں میں جہر کیا

اگر کسی امام نے دن کی فرض نمازوں کی آخری رکعتوں میں بلند آواز سے قرأت کی تو سجدہ سہو کرنا واجب ہوگا۔(۱)

## دنیا کی پانچ سزائیں

''نماز میں سستی کی پندرہ سزائیں مقرر ہیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## دو آیتیں پڑھیں

اگر کسی نے سورۂ فاتحہ کے بعد صرف چھوٹی دو آیتیں پڑھیں، اور بھول کر رکوع میں چلا گیا، تو اس پر سجدہ سہو واجب ہوگا،(۲) اور اگر قصداً رکوع میں چلا گیا تو نماز دوبارہ پڑھنا لازم ہوگی، کیونکہ چھوٹی تین آیتیں اور بڑی ایک آیت کا پڑھنا واجب ہے، اور اس نے

---

(۱) والجهر والمخافتة في محله واجب كما عرف، ولو جهر الامام فيما يخافت او خافت فيما يجهر قدر ماتجوزبه الصلاة يجب سجود السهو عليه. حلبي كبير، ص: ۴۵۸، كتاب الصلوة، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۱/۸۱، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط سعيد، هندية: ۱/۱۲۸ كتاب الصلوة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية

(۲) لو قرأ الفاتحة وآيتين فخرّ راكعاً ساهياً ثم تذكر عاد واتم ثلاثا وعليه سجود السهو كذا في الظهيرية. هندية: ۱/۱۲۶، كتاب الصلاة، الفصل الثاني في سجدة السهو، ط رشيديه، تاتارخانية. ۱/۳۳۵، الفصل في القراءة، ط: ادارة القرآن، حلبي كبير، ص: ۲۷۷، فرائض الصلاة، الثالث القراءة، ط: سهيل اكيڈمي.

اس پر عمل نہیں کیا۔(۱)

## دوا سے بے ہوش ہوگیا

اگر کوئی شخص دوا کے استعمال سے بے ہوش ہوگیا ہے، تو اس دوران جتنی نمازیں فوت ہوگئی ہیں، ہوش میں آنے کے بعد ان فوت شدہ نمازوں کی قضاء کرنا لازم ہوگا، جیسے کوئی سورہا ہے، اور بیدار ہونے کے بعد سونے کے زمانے کی تمام نمازوں کی قضاء لازم ہے۔(۲)

## دوبارہ فرض نماز پڑھنے کی صورت میں سنتوں کا حکم

''فرض نماز دوبارہ پڑھی جائے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## دوپٹہ

☆......عورتوں کو نماز کے دوران موٹا دوپٹہ استعمال کرنا چاہیے، اگر باریک دوپٹہ استعمال کریں گی اور اندر سے بدن نظر آئے گا تو نماز نہیں ہوگی۔(۳)

(۱) ولها واجبات لاتفسد بتركها وتعاد وجوبافي العمد والسهو ان لم يسجد له..وهي... ضم سورة اوماقامها وهوثلاث آيات قصار. الدرمع الرد: ۱/۴۵۶، ۴۵۸، كتاب الصلوة، مطلب في واجبات الصلوة، ط: سعيد. حلبي كبير، ص: ۲۷۸، فرائض الصلوة، الثالث القراءة، ط: سهيل اكيڈمی، تاتارخانية: ۱/۴۴۶، كتاب الصلوة، فصل في القراءة، ط: ادارة القرآن.

(۲) ومن زال عقله ببنج او خمر او دواء لزمه القضاء وان طالت لانه بصنع العباد كالنوم (قوله بصنع العباد) أي وسقوط القضاء عرف بالاثر اذا حصل بآفة سماوية فلايقاس عليه ماحصل بفعله. الدرمع الرد: ۲/۱۰۲، كتاب الصلوة، باب صلوة المريض، ط: سعيد. البحر: ۲/۱۱۷، ۱۱۸، كتاب الصلوة، باب صلوة المريض، ط: سعيد. هندية: ۱/۱۳۸، كتاب الصلوة، باب صلوة المريض، ط: حقانيه.

(۳) والثوب الرقيق الذي يصف ماتحته لاتجوز الصلوة فيه كذا في التبيين عالمگيري: ۱/۵۸، كتاب الصلوة، الباب الثالث في الشروط، ط: حقانيه، شامي: ۱/۴۱۰، كتاب الصلوة، باب شروط الصلوة ط. سعيد، البحر: ۱/۲۶۷، كتاب الصلوة، باب شروط الصلوة ط. سعيد.

☆......اگر عورت کو نماز کے دوران ''دوپٹہ'' ٹھیک کرنے کی ضرورت پڑے تو دونوں ہاتھوں سے دوپٹہ ٹھیک کرنے کی صورت میں نماز فاسد نہیں ہوگی، کیونکہ یہ نماز کی اصلاح کے لئے ہے، نماز خراب کرنے کے لئے نہیں کیا۔(۱)

## دوپٹہ باریک ہے

اگر عورت نے ایسا باریک دوپٹہ اوڑھ کر نماز ادا کی جس سے بالوں کی رنگت نظر آتی ہے، یا بدن کا رنگ جھلکے تو نماز نہیں ہوگی۔(۲)

## دو رکعت ملی

اگر چار رکعت والی نماز میں جماعت کے ساتھ صرف دو رکعت ملی ہیں تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد باقی دو رکعت میں "الحمد" اور سورت دونوں پڑھے اور اگر جماعت میں شامل ہوتے وقت ثناء نہیں پڑھی تو امام کے سلام کے بعد جب کھڑا ہو تو ثناء بھی پڑھے۔(۳)

---

(۱) ويفسدها كل عمل كثير ليس من اعمالها ولا لاصلاحها ، الدرالمختار مع ردالمحتار: ۶۲۴/۱ ، كتاب الصلوة باب مايفسد الصلوة ومايكره فيها، ط.سعيد، البحر: ۱۳/۲ ، كتاب الصلوة ، باب مايفسد الصلوة ومايكره فيها ط:سعيد، الفقه الاسلامي وادلته : ۱۰۳۱/۲ كتاب الصلوة ، الفصل السابع مبطلات الصلوة ومفسداتها ط:رشيدية كوئٹه.

(۲) وعادم ساتر لايصف ماتحته ، وفي الرد(قوله لايصف ماتحته ) بان يرى منه لون البشرة ، احترازاً عن الرقيق والزجاج ،شامي: ۴۱۰/۱، كتاب الصلوة ، باب شروط الصلوة ط:سعيد، هندية : ۵۸/۱ كتاب الصلوة، الباب الثالث في شروط الصلوة ، ط:رشيدية. البحر: ۲۶۷/۱، باب شروط الصلاة،ط:سعيد.

(۳) والمسبوق وهو من سبقه الامام بها او ببعضها وهو منفرد حتى يثني ويتعوذ ويقرأ وان قرأ مع الامام لعدم الاعتداد بها لكراهتها فيما يقضيه اي بعد متابعته لامامه... ويقضي اول صلاته في حق قراءة وآخرها في حق تشهد فمدرك ركعة من غير فجر يأتي بركعتين بفاتحة وسورة وتشهد بينهما وبرابعة الرباعي بفاتحة فقط ، ولايقعد قبلها، الدرمع الرد: ۵۹۶/۱ـ ۵۹۷، باب الامامة ط.سعيد هندية: ۹۰/۱، ۹۱، كتاب الصلوة، الباب الخامس في الامامة ، الفصل السابع في المسبوق واللاحق ط: رشيدية. حلبي كبير ص: ۴۶۸، فصل في سجود السهو ط:سهيل اكيڈمي لاهور.

## دوڑنا

☆...اگر امام صاحب رکوع میں ہیں، تو تاخیر سے آنے والے لوگ رکوع میں شرکت کرنے کے لئے دوڑتے ہیں، بھاگتے ہیں، شریعت کی رو سے ایسا کرنا درست نہیں، بلکہ جماعت میں شامل ہونے کے لئے اطمینان اور سکون کے ساتھ آئیں، اگر رکوع مل گیا تو شامل ہو جائیں، ورنہ رکعت نکل جانے کی صورت میں امام کے سلام پھیرنے کے بعد ادا کرلیں۔(۱)

☆......مسجد میں دوڑنا مسجد کے آداب اور احترام کے خلاف ہے، اس سے نمازیوں کو تشویش ہوتی ہے، اور نماز میں خلل بھی آتا ہے، اس لئے مسجد میں دوڑنے سے بچنا ضروری ہے، ایک حدیث میں ہے: جب تم اقامت سنو تو نماز کے لئے اطمینان اور وقار سے چلو، اور دوڑو نہیں۔(۲)

☆......دوڑنے سے بچنے کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ نماز کے لئے کچھ وقت لے کر نکلیں تاکہ جماعت کی نماز تکبیر اولیٰ سے مل جائے۔

(۱) عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "من اتى منكم الصلاة، فليأتها بوقار وسكينة" (المسند للامام احمدبن حبل، مسندابی هريرة رضی الله عنه: ۲۸۲/۲ ط المكتب الاسلامی بيروت، بخاری: ۸۸/۱، كتاب الصلاة باب لايسعى الى الصلاة، وليأت بالسكينة والوقار، ط: قديمی. مسلم: ۲۲۰/۱ كتاب الصلاة باب استحباب اتيان الصلاة بوقار وسكينة ط: قديمی.

(۲) عن ابی هريرة رضی الله عنه عن النبی ﷺ قال: اذا سمعتم الاقامة فامشوا الى الصلاة وعليكم بالسكينة والوقار ولاتسرعوا. بخاری: ۸۸/۱، كتاب الصلاة، باب لايسعى الى الصلاة، وليأت بالسكينة والوقار، ط قديمی. وفی عمدة القاری شرح صحيح البخاری "وفيه الحث على التأنی والوقار عندالذهاب الى الصلاة: ۱۵۳/۵، كتاب الصلاة باب لايسعى الى الصلاة وليأت بالسكينة والوقار ط: ادارةالطباعة المنيرية، المسند للامام احمدبن حبل. ۲۸۲/۲، مسندابی هريرة رضی الله عنه ط: المكتب الاسلامی، بيروت.

## دو سجدے مقرر ہونے کی وجہ

"سجدے دو مقرر ہونے کی وجہ" کے عنوان کو دیکھیں۔

## دوسرا سلام امام کے سلام سے پہلے پھیر دیا

اگر مقتدیوں نے پہلا سلام امام کے ساتھ پھیرا لیکن دوسرا سلام امام سے پہلے پھیر دیا اور امام نے بعد میں پھیرا ہے، تو نماز صحیح ہو جائے گی، اعادہ کی ضرورت نہیں ہوگی، لیکن ایسا کرنا برا ہے اچھا نہیں۔(۱)

## دوسری رکعت میں اوپر کی سورت شروع کردی

اگر امام نے پہلی رکعت میں "سورۂ تبت" پڑھی اور دوسری رکعت میں "اذا جاء" (سورۂ نصر) شروع کردی تو "سورۂ نصر" ہی کو پوری کرنا چاہیے اس کو چھوڑ کر کسی اور سورت مثلاً "سورۂ اخلاص" کو پڑھنا مکروہ ہے۔(۲)

## دوسری منزل میں صف بنانا

جماعت کی نماز کے دوران جب تک پہلی منزل میں جگہ ہو، دوسری منزل میں

---

(۱) وتنقطع به التحريمة بتسليمة واحدة، برهان وقد مر وفي التاتارخانية: ماشرع في الصلاة مثنى فمن واحد حكم المثنى فيحصل التحليل بسلام واحد كما يحصل بالمثنى، الدرمع الرد: ۱/۵۲۵، فصل في بيان تاليف الصلاة ط. سعيد. ان سلم المقتدى قبل الامام وذهب ان كان بعذر يجوز وان لم يكن بعذر يكره مخالفته الامام. التاتارخانية: ۱/۵۵۴، كتاب الصلاة، كيفية الصلاة ط: ادارة القرآن، شامي. ۱/۴۷۳، كتاب الصلاة، مطلب في سنن الصلاة ط سعيد. بدائع. ۱/۲۱۴، فصل في سنن الصلاة، ط: سعيد. تذكرة الخليل، ص: ۲۰۷

(۲) وفي القنية قرأ في الأولى الكافرون، وفي الثانية - ألم تر - أو - تبت - ثم ذكر يتم، وقيل يقطع ويبدأ، الدرمع الرد: ۱/۵۴۷. (قوله ألم تر أو تبت) أي نكس او فصل بسورة قصيرة. (قوله ثم ذكر يتم) افاد أن التنكيس او الفصل بالقصيرة إنما يكره اذا كان عن قصد فلو سهواً فلا، كمافي شرح القنية، واذا انتفت الكراهة فإعراضه عن التي شرع فيهالاينبغي وفي الخلاصة. افتتح سورة وقصده سورة أخرى فلما قرأ آية أو آيتين أراد أن يترك تلك السورة ويفتتح التي أرادها يكره وفي الفتح: ولو كان أي المقروء حرفاً واحداً شامي: ۱/۵۴۷، قبل باب الامامة، ط: سعيد.

صف بنانا، اسی طرح جب تک دوسری منزل میں جگہ ہو، تیسری منزل میں صف بنانا مکروہ تنزیہی ہے۔(۱)

## دوسرے سجدے سے اٹھنا

دوسرے سجدے میں بھی اس طرح جائے کہ پہلے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے، پھر ناک، پھر پیشانی، سجدے کی ہیئت وکیفیت وہی ہونی چاہئے جو پہلے سجدے میں بیان کی گئی، سجدے سے اٹھتے وقت پہلے پیشانی زمین سے اٹھائے، پھر ناک، پھر ہاتھ، پھر گھٹنے۔(۲) اٹھتے وقت زمین کا سہارا نہ لینا بہتر ہے، لیکن اگر جسم بھاری ہے، یا بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے سہارا لینے کے بغیر اٹھنا مشکل ہے تو سہارا لے کر اٹھنا جائز ہے۔(۳)

## دوسرے سلام سے پہلے مقتدی کا قبلہ سے پھر جانا

امام کو چاہئے کہ سلام کو اتنا لمبا نہ کرے کہ مقتدیوں کا سلام درمیان ہی میں ختم ہوجائے جو مقتدی امام کے پہلے سلام کے بعد دوسرا سلام پورا ہونے سے پہلے منہ قبلہ سے

(۱) عن انس رضی الله عنه ان رسول الله ﷺ قال اتموا الصف المقدم ثم الذی یلیه فما کان من نقص فلیکن فی الصف المؤخر. سنن ابی داؤد، ص: ۹۸، کتاب الصلوة، باب تسویة الصفوف، ط: میر محمد. (قوله فما کان من نقص) والقصد من ذالک ان لا یخلی موضع من الصف الاول مهما امکن وکذالک من الثانی والثالث وهلم جرا الی ان تنتهی وتکمل الصفوف فاذا کان ثمة نقص یحمل ذلک فی الصف الأخیر. شرح سنن ابی داؤد للعینی: ۳/ ۲۲۱، کتاب الصلاة باب تسویة الصفوف، ط: مکتبة الرشد ریاض. شامی: ۱/ ۵۷۰، باب الامامة، ط: سعید.

(۲) ویسجد واضعا رکبتیه اولا لقربهما من الارض ثم یدیه الا لعذر، ثم وجهه مقدما انفه لما مر (بین کفیه اعتبار الآخر الرکعة باولها ضاما اصابع یدیه لتتوجه للقبلة ویعکس نهوضه (قوله ویعکس نهوضه) ای یرفع فی النهوض من السجدة وجهه اولا ثم یدیه ثم رکبتیه. شامی: ۱/ ۴۹۷ - ۴۹۸ کتاب الصلاة فصل فی صفة الصلاة ط: سعید. عالمگیری: ۱/ ۷۵، کتاب الصلاة الفصل الثالث فی سنن الصلاة وکیفیتها وآدابها، ط: رشیدیة، حلبی کبیر ص: ۳۲۱ صفة الصلوة ط سهیل اکیڈمی لاهور.

(۳) ویکره النهوض بلا اعتماد (قوله بلا اعتماد) ای علی الارض، قال فی الحلیة والاشبه انه سنة او مستحب عند عدم العذر فیکره فعله تنزیها لمن لیس له عذر، شامی: ۱/ ۵۰۶، کتاب الصلوة فصل فی صفة الصلوة، ط: سعید. عالمگیری: ۱/ ۷۵ کتاب الصلوة، الفصل الثالث فی سنن الصلوة، ط حقانیة. حلبی کبیر ۳۲۳، صفة الصلوة ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

پھیر کر بیٹھ جاتا ہے، اس کی نماز فاسد تو نہیں ہوگی لیکن مکروہ ضرور ہوگی، اس لئے ایسا نہ کرے بلکہ صبر سے کام لے، امام کے ساتھ شروع سے پہلے سلام تک صبر کیا تو دوسرے سلام تک بھی صبر کرے۔(۱)

## دوسرے کو دیکھ کر نماز پڑھنا

''مسبوق، مسبوق کو دیکھ کر نماز پوری کرے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## دوسرے کی زمین پر نماز پڑھی

اگر دوسرے کی زمین پر اجازت کے بغیر نماز پڑھ لی تو نماز ہوگئی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

## دوسرے کے بتانے پر عمل کرنا

☆.....اگر کوئی نمازی نماز کے اندر دوسرے کے بتانے پر عمل کرے گا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔(۳)

---

(۱) (قوله ولو اتمه الخ) ای لو اتم المؤتم التشهد، بأن أسرع فيه وفرغ منه قبل اتمام امامه فاتى بما يخرجه من الصلاة كسلام او كلام او قيام جاز ای صحت صلاته لحصوله بعد تمام الاركان وانما كره للمؤتم ذلك لتركه متابعة الامام بلا عذر. شامي: ۱/۵۲۵، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط سعيد كراچی. هندية: ۱/۷۱، كتاب الصلاة، الباب الرابع فی صفة الصلاة، ط: حقانيه.

(۲) (قوله وارض مغصوبة او للغير) لا حاجة الى قوله او للغير اذ الغصب يستلزمه، اللّٰهم الا ان يراد الصورة بغير الاذن وان كان غير غاصب وفيها تكره فی ارض الغير لو مزروعة او مكروبة الا اذا كانت بينهما صداقة او رأى صاحبها لا يكرهه فلا بأس. شامي. ۱/ ۳۸۱، كتاب الصلاة، مطلب فی الصلوة فی الارض المغصوبة. ط: سعيد كراچی.

(۳) حتى لو امتثل امر غيره فقيل له تقدم فتقدم او دخل فرجة الصف احد فوسع له فسدت، بل يمكث ساعة ثم يتقدم برأيه الخ. الدر المختار مع الرد: ۱/۶۲۲، كتاب الصلوة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچی. هندية: ۱/۱۳۰، الباب السابع فيما يفسد الصلوة وما يكره فيها ط. ماجديه كوئٹه. شامي: ۱/۵۷۱، باب الامامة، ط: سعيد كراچی

☆اگر کوئی شخص بڑھاپے یا بیماری کی وجہ سے ایسا ہو گیا کہ اس کے دماغ کام نہیں کرتا ہے، یا نماز کی نیت باندھنے کے بعد کیا پڑھنا ہے؟ کیا کرنا ہے؟ یا کتنی رکعت ہوئی ہے؟ یاد نہیں رہتا تو ان صورتوں میں دوسرے آدمی کے لئے بتانا جائز ہوگا، اس سے نماز پڑھنے والے کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۱)

☆......اگر نمازی نے ایسے آدمی سے لقمہ لیا جو اس کے ساتھ نماز میں شریک نہیں ہے تو لقمہ لینے والے نمازی کی نماز فاسد ہو جائے گی۔(۲)

---

(۱) (واشتبه على مريض اعداد الركعات والسجدات لنعاس يلحقه لا يلزمه الاداء) ولو اداها بتلقين غيره ينبغي ان يجزيه كذا في القنية الدر مع الرد: ۱۰۰/۲، (قوله ولو اشتبه على مريض، الخ) اى بان وصل الى حال لا يمكنه ضبط ذلك وليس المراد مجرد الشك والاشتباه لان ذلك يحصل للصحيح (قوله ينبغي ان يجزيه) قد يقال انه تعليم وتعلم وهو مفسد كما اذا قرأ من المصحف او علمه انسان القراء ة وهو في الصلاة قلت: وقد يقال انه ليس بتعليم وتعلم بل هو تذكير او اعلام فهو كاعلام المبلغ بانتقالات الامام فتامل، شامي: ۱۰۰/۲، باب صلاة المريض، قبل مطلب في الصلاة في السفينة، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱۱۹/۲، باب صلاة المريض، قوله والا اخرت، ط: سعيد كراچي. مصل أقعد عند نفسه انسانا فيخبره اذا سها عن ركوع او سجود يجزيه اذا لم يمكنه الا بهذا، هندية: ۱۳۸/۱، قبيل الباب الخامس عشر في صلاة المسافر، ط: رشيدية كوئته.

الاستفسار: مريض يشتبه عليه اعداد الركعات بسبب شدة المرض او لنعاس يلحقه، فيلقنه غيره، هل يجزيه؟ الاستبشار: يجزيه، لان التلقين من الغير، وان كان مفسدا، لكن الضرورة تبيح المحظورات في القنية "شم" اى شرف الائمة المكي: مريض يشتبه عليه اعداد الركعات والسجدات، لا يلزم الاداء ولو اداها بتلقين غيره، ينبغي ان يجزيه، "قع" اى قاضي عبد الجبار: مصل اقعد عند نفسه انسانا ليخبره اذا سهى عن الركوع والسجود، ويجزئه اذا لم يمكنه الا بهذا، قلت وبهذا يخرج حكم جواز صلاة الشيخ الفاني الذى وصل الى ارذل العمر، ويشتبه عليه اعداد الركعات في الصلاة، فينبغي ان يجوز بتلقين غيره. نفع المفتي والسائل مجموعه رسائل اللكنوى، ما يتعلق بالاعذار المسقطة لاركان الصلاة: ۱۲۹/۴، ط: ادارة القرآن كراچي.

(۲) وان فتح غير المصلي على المصلي فاخذ بفتحه تفسد كذا في منية المصلي، هندية ۹۹/۱، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: ماجديه كوئته. بدائع: ۲۳۶/۱، كتاب الصلاة، فصل واما بيان حكم الاستخلاف، ط: سعيد كراچي.

☆ اسی طرح اگر نمازی نے نماز کے دوران ایسے آدمی کی بتائی ہوئی کسی بات پر عمل کیا جو اس کے ساتھ نماز میں شامل نہیں تو نمازی کی نماز فاسد ہو جائے گی، مثلاً صف میں کوئی جگہ خالی ہے، اور کسی باہر کے آدمی نے نمازی سے یہ کہا کہ خالی جگہ کو پر کرلو اور نمازی نے اس کا کہنا مان لیا تو نمازی کی نماز باطل ہو جائے گی، اس لئے ایسی صورت میں کچھ دیر وقفہ کرے، پھر اپنی مرضی سے وہ کام کرے، مثلاً خالی جگہ پر کرے، تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۱)

## دو سورتیں ایک رکعت میں پڑھنا

فرض نماز کی ایک رکعت میں دو سورتیں پڑھنا مکروہ تنزیہی ہے، مگر نماز ہو جاتی ہے، سجدہ سہو واجب نہیں ہوتا، اور دوبارہ پڑھنا بھی لازم نہیں ہوتا۔(۲)

## دو فرض نمازوں کو ایک وقت پر پڑھنا

دو فرض نمازوں کو ایک وقت میں کسی عذر سے جمع نہ کرے، نہ سفر میں، نہ حضر میں، نہ بیماری میں کیونکہ یہ حرام ہے، اور ہر نماز کو اپنے اپنے وقت کے اندر پڑھنا فرض ہے، اس

---

(۱) وفی القنیة: قیل لمصل منفرد تقدم او دخل رجل فرجة الصف فتقدم المصلی حتی وسع المکان علیه فسدت صلوته وینبغی ان یمکث ساعة ثم یتقدم برأی نفسه وعلله فی شرح القدوری بانه امتثال لغیر امر الله تعالیٰ. شامی ۱/۵۷۱، باب الامامة، ط: سعید کراچی هندیة ۱/۱۰۳، الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکره فیها، ط: ماجدیه کوئٹه.

(۲) ویکره تکرار السورة فی رکعة واحدة فی الفرائض ولا بأس بذلک فی التطوع ،الخ، هندیة ۱/۱۰۷، کتاب الصلاة الباب السابع فیما یفسد الصلاة وما یکره فیها.ط ماجدیه کوئٹه قوله ویکره الفصل بسورة قصیرة وفی التاتارخانیة - اذا جمع بین سورتین فی رکعة رأیت فی موضع انه لا بأس به وذکر شیخ الاسلام لا ینبغی له ان یفعل علی ما هو ظاهر الروایة وفی شرح المنیة الاولی ان لا یفعل فی الفرض ولو فعل لا یکره الا ان یترک بینهما سورة او اکثر، شامی ۱/۵۴۶، قبل باب الامامة.ط:سعید کراچی.

میں تاخیر کرنا گناہ ہے، اگرچہ بعد میں بھی پڑھنا فرض ہے۔(۱)

اور جمع کرنے کی ایک صورت یہ ہے کہ بعد والی نماز، پہلے والی نماز کے وقت میں پڑھی جائے مثلاً ظہر کے وقت میں ظہر کی نماز کے بعد عصر کی نماز بھی پڑھی جائے تو اس صورت میں عصر کی نماز فاسد ہوجائے گی کیونکہ وقت سے پہلے نماز پڑھنا جائز نہیں۔ ایسی صورت میں عصر کی نماز کو عصر کے وقت دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

دوسری صورت یہ ہے کہ پہلی نماز اتنی دیر کر کے پڑھے کہ اس کا وقت جاتا رہے یعنی دوسری نماز کے وقت میں پڑھے، مثلاً عصر کے وقت میں پہلے ظہر کی نماز پڑھے پھر عصر کی نماز پڑھے، یا عشاء کے وقت میں پہلے مغرب کی نماز پڑھے، پھر اس کے بعد عشاء کی نماز پڑھے ،اس صورت میں پہلی نماز قضاء کے طور پر ذمہ سے ادا ہو جائے گی لیکن قضاء کرنے کی

---

(۱،۲) (ولا جمع بين فرضين في وقت بعذر) سفر و مطر خلافا للشافعي، وما رواه محمول على الجمع فعلا لا وقتا (فان جمع فسد لو قدم) الفرض على وقته وحرم لو عكس اى اخره عنه(وان صح) بطريق القضاء( الا لحاج بعرفة و مزدلفة) الدر مع الرد: ۱/۳۸۲، (قوله محمول الخ) اى ما رواه مما يدل على التاخير محمول على الجمع فعلا لا وقتا اى فعل الاولىٰ فى آخر وقتها والثانية فى اول وقتها . وفى الصحيحين عن ابن مسعود " والذى لا اله غيره ما صلى رسول الله صلى الله عليه وسلم صلاة قط الا لوقتها الا صلاتين جمع بين الظهر والعصر بعرفة وبين المغرب والعشاء بجمع ويكفى فى ذلك النصوص الواردة بتعيين الاوقات من الآيات والاخبار وتمام ذلك فى المطولات كالزيلعى وشرح المنية، وقال سلطان العارفين سيدى محى الدين نفعنا الله به: والذى اذهب اليه انه لا يجوز الجمع فى غير عرفة ومزدلفة، لان اوقات الصلاة قد ثبتت بلا خلاف، ولا يجوز اخراج صلاة عن وقتها الا بنص غير محتمل، اذ لا ينبغى ان يخرج عن امر ثابت بامر محتمل ، هذا لا يقول به من شم رائحة العلم، وكل حديث ورد فى ذلك فمحتمل انه يتكلم فيه مع احتمال انه صحيح لكنه ليس بنص ، كذا نقله عنه سيدى عبد الوهاب الشعرانى فى كتابه "الكبريت الاحمر فى بيان علوم الشيخ الاكبر" شامى: ۱/۳۸۲، قبل باب الاذان ، ط. سعيد كراچى هندية ۱/۵۲، الباب الاول فى المواقيت، الفصل الثانى فى بيان فضيلة الاوقات. ط. رشيدية كوئٹه. البحر الرائق: ۱/۲۵۴، قبيل باب الاذان ،ط: سعيد كراچى.

وجہ سے کبیرہ گناہ کا مرتکب ہوگا۔(۱)

البتہ سفر یا بیماری کی وجہ سے حقیقتاً تو نہیں صورتاً جمع کرنے کی اجازت ہے (۲) اوراس کی صورت یہ ہے کہ پہلے وقت کی نماز کواس کے آخری وقت میں ادا کرے اور دوسرے وقت کی نماز کواس کے اول وقت میں پڑھے، مثلاً مغرب کی نماز کو شفق غائب ہونے سے پہلے پہلے پڑھے اور عشاء کی نماز کو شفق غائب ہوتے ہی جلدی پڑھے تو کوئی حرج نہیں اس لئے کہ حقیقتاً دونوں نمازیں اپنے اپنے وقت پر ادا ہوئی ہیں۔(۳)

عرفات اور مزدلفہ اس حکم سے مستثنیٰ ہیں، عرفات میں مسجد نمرہ کے امام کی اقتداء میں ظہر اور عصر، ظہر کے وقت میں پڑھی جائیں، اور مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نمازیں عشاء کے وقت میں ادا کی جائیں، اور مزدلفہ میں دونوں نمازوں کو جمع کرنے کے لئے امام کی شرط

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) عن عائشة رضی اللہ عنہا قالت : كان رسول الله صلى الله عليه وسلم في السفر يؤخر الظهر ويقدم العصر ويؤخر المغرب ويقدم العشاء قال الطحاویؒ: فثبت بما ذكرنا ان ما روينا عن رسول الله صلى الله عليه وسلم من الجمع بين الصلاتين انه تأخير الاولىٰ وتعجيل الآخرة، وكذالك كان اصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم من بعده يجمعون بينهما. شرح معانی الآثار: ۱/۲۱۲-۲۱۵، كتاب الصلاة، باب: الجمع بين الصلاتين كيف هو؟ ط: قديمی كراچی. وفي الدر: ولا جمع بين فرضين في وقت بعذر فان جمع فسد. الدر المختار مع الرد: ۱/۳۸۱-۳۸۲، كتاب الصلاة، قبل باب الاذان، ط: سعيد كراچی.

(۳) عن نافع قال اقبلنا مع ابن عمر رضی اللہ عنهما حتىٰ اذا كنا ببعض الطريق استصرخ على زوجته بنت ابی عبيد فراح مسرعاً حتىٰ غابت الشمس فنودی بالصلاة فلم ينزل حتى اذا امسى ظننا انه قد نسي فقلت الصلاة فسكت حتىٰ اذا كاد الشفق ان يغيب نزل فصلى المغرب وغاب الشفق وصلى العشاء وقال هكذا كنا نفعل مع رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا جدبنا السير، شرح معانی الآثار: ۱/۲۱۰، كتاب الصلاة، باب : الجمع بين الصلاتين كيف هو؟ ط: قديمی كراچی، واخرجه ابو داؤد فی الصلاة برقم [۱۲۱۲] والنسائی فی المواقيت [۳۸] وانظر الی الحاشية رقم ۱ فی الصفحة التالية.

نہیں ہے، اور عرفات میں مسجد نمرہ کے امام کی شرط ہے، ورنہ وہ اپنے اپنے خیمے میں اپنے اپنے وقت پر نماز ادا کرے۔(۱)

## دو قرائتیں

قرآن مجید میں بعض جگہ بعض الفاظ کے کسی حرف کے اوپر یا نیچے چھوٹا سا ایک حرف لکھا جاتا ہے مثلاً یَبۡصُۜطُ، هُمُ الۡمُصَۜيۡطِرُوۡنَ، عَلَيۡهِمۡ بِمُصَيۡطِرٍ کے اوپر چھوٹا سا ''سین'' لکھا ہوا ہے، اس کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ یہ لفظ ''سین'' اور ''صاد'' دونوں حرفوں سے پڑھا گیا ہے، اور تلاوت کرنے والا خواہ ''سین'' یا ''صاد'' پڑھے دونوں صورتوں میں نماز صحیح ہے۔ اور یہ مطلب نہیں کہ ایسے کلمات کو دو دفعہ پڑھے بلکہ ایک ہی دفعہ پڑھے چاہے ''سین'' سے یا ''صاد'' سے۔(۲)

## دو مثل

''دو مثل'' سایہ اصلی کے سوا جب ہر چیز کا سایہ اس سے دوگنا ہو جائے تو دو مثل ہے۔(۲)

---

(۱) ولا جمع بين فرضين في وقت بعذر... فان جمع فسد .الا لحاج بعرفة ومزدلفة. (وفي الرد: (قوله بعرفة) بشرط الاحرام والسلطان او نائبه والجماعة بين الصلاتين، ولا يشترط كل ذلك في جمع المزدلفة، الدر مع الرد: ۱/ ۳۸۱۔ ۳۸۲، كتاب الصلاة، قبل باب الاذان، ط: سعيد كراچي. ونصب الراية :۳/ ۵۸۔ ۵۹، كتاب الحج، احاديث في الجمع بين الظهر والعصر بعرفات وبين المغرب والعشاء بالمزدلفة، ط: دار القبلة للثقافة الاسلامية جده. وشرح معاني الأثار: ۲/ ۲۹۰، كتاب مناسک الحج، باب: الجمع بين الصلاتين كيف هو؟ ط: قديمي كراچي.

(۲) ولو قرأ مكان السين صادا في بعض المواضع يجوز، وفي بعضها لا يجوز نحو قوله تعالىٰ "لست عليهم بمسيطر" و"بمصيطر" و بصطة" كلاهما صح في القرآن. تاتارخانية: ۱/ ۴۹۹، كتاب الصلاة، نوع في زلة القارى،ط: ادارة القرآن كراچي. جلالين سورة الغاشية: ۲/ ۴۹۷، ط: قديمي

(۳) ووقت الظهر من الزوال الى بلوغ الظل مثليه سوى الفئ كذا في الكافي، هندية: ۱/ ۵۱، كتاب الصلاة، الباب الاول في المواقيت، ط: رشيدية كوئٹه. تاتارخانية: ۱/ ۴۰۲، كتاب الصلاة، الفصل الاول في المواقيت، ط: ادارة القرآن كراچي.

## دومثل سایہ ہونے کے بعد غروب آفتاب تک کا وقفہ

دومثل سایہ ہونے کے بعد آفتاب غروب ہونے تک کا وقفہ کم از کم ایک گھنٹہ پینتیس ۳۵ منٹ ہے، اور زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے چھ ۶ منٹ ہے، موسم کے لحاظ سے وقفہ اس کے درمیان رہتا ہے، اس سے باہر نہیں ہوتا، البتہ بعض مقامات پر محل وقوع کے فرق کی بنا پر قدرے کم وبیش ہوتا ہے۔(۱)

## دومرتبہ رکوع کرلیا

''رکوع دومرتبہ کرلیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## دونوں رکعت میں ایک ہی سورت پڑھنا

''ایک سورت کو دونوں رکعت میں پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## دونوں رکعتوں میں ایک رکوع مکرر پڑھنا

''رکوع مکرر پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## دونوں سجدوں کے درمیان

دونوں سجدوں کے درمیان اس کیفیت سے بیٹھنا چاہیے جس کیفیت سے دو رکعت یا نماز کے آخر میں سجدوں کے بعد بیٹھنا ہوتا ہے، یعنی ایک سجدہ کرنے کے بعد ''اللہ اکبر'' کہہ کر سر کو زمین سے اٹھائے، اور اطمینان سے دو زانو ہو کر سیدھا بیٹھ جائے اور بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھے، اور دایاں پاؤں اس طرح کھڑا کرے کہ اس کی انگلیاں مڑ کر قبلہ رخ ہو جائیں، اور دونوں ہاتھ رانوں پر اس طرح رکھے کہ انگلیوں

---

(۱) عمدۃ الفقہ ۲/۲۶، کتاب الصلاۃ، فائدۃ قبل باب: اذان اور اقامت کا بیان، ط: ادارہ محددیہ، کراچی۔ ۱۸

کے آخری سرے گھٹنے کے ابتدائی کنارے تک پہنچ جائیں، انگلیاں گھٹنوں کی طرف لٹکی ہوئی نہ ہوں، اور نظر اپنی گود کی طرف ہو، اور اتنی دیر بیٹھے کہ اس میں کم از کم ایک مرتبہ "سبحان اللّٰہ" کہا جا سکے، اور اگر اتنی دیر بیٹھے کہ اس میں یہ دعا: "اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاسْتُرْنِیْ وَاجْبُرْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ" پڑھی جا سکے تو بہتر ہے، لیکن فرض نمازوں میں یہ پڑھنے کی ضرورت نہیں، نفلوں میں پڑھ لینا بہتر ہے۔(۱)

## دو وقتوں کی نماز ایک وقت میں پڑھنا

۱۔۔۔۔دو وقتوں کی نمازوں کا ایک ہی وقت میں پڑھنا جائز نہیں مگر دو وقتوں میں پڑھنا جائز ہے۔(۲)

---

(۱) (وبعد فراغه من سجدتي الركعة الثانية يفترش) الرجل (رجله اليسرىٰ) فيجعلها بين اليتيه (ويجلس عليها وينصب رجله اليمنىٰ ويوجه اصابعه) في المنصوبة نحو القبلة هو السنة في الفرض والنفل (ويضع يمناه على فخذه اليمنىٰ ويسراه على اليسرىٰ، ويبسط اصابعه) مفرجة قليلا( جاعلا اطرافها عند ركبتيه) ولا ياخذ الركبة هو الأصح لتوجه للقبلة، الدر مع الرد: ۱/۵۰۸، فصل في بيان تاليف الصلاة الى انتهائها، مطلب مهم في عقد الاصابع عند التشهد، ط: سعيد كراچي. ( ويجلس بين السجدتين مطمئنا) لما مر ويضع يديه على فخذيه كالتشهد، الدر مع الرد: ۱/۵۰۵، حلبي كبير، ص: ۳۲۲ ـ ۳۲۷، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي. عن ابن عباس رضي الله عنه قال: كان النبي صلى الله عليه وسلم يقول بين السجدتين: اللّٰهم اغفرلي وارحمني وعافني واهدني وارزقني. ابوداؤد: ۱/۱۳۰، كتاب الصلاة، باب بين السجدتين، ط: امداديه وفي الدر: ويجلس بين السجدتين وليس بينهما ذكر مسنون على المذهب وما ورد محمول على النفل، شامي: ۱/۵۰۵، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. البحر ۱/۵۲۱، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) (ولا جمع بين فرضين في وقت بعذر) فان جمع فسد، الدر مع الرد: ۱/۳۸۱ ـ ۳۸۲، كتاب الصلاة، ط سعيد كراچي. ولا يجمع بين صلاتين في وقت واحد لا في السفر ولا في الحضر بعذر ما الخ، هندية، ۱/۵۲، كتاب الصلاة، الفصل الثاني في بيان فضيلة الاوقات، ط: رشيدية، شرح معاني الآثار ۱/۲۱۲ ـ ۲۱۵، كتاب الصلاة، باب الجمع بين الصلاتين كيف هو، ط: قديمي كراچي

۲. ..عرفہ میں مسجد نمرہ کے امام کی اقتداء میں عصر اور ظہر کی نماز کا ظہر کے وقت میں پڑھنا ناجائز نہیں کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دونوں نمازوں کو ایک ہی وقت میں پڑھنا صحیح حدیث سے ثابت ہے۔(۱)

۳. . . .مزدلفہ میں مغرب اور عشاء کی نماز کا عشاء کے وقت میں ادا کرنا منع نہیں بلکہ دونوں نمازوں کو عشاء کے وقت ملا کر پڑھنا شریعت کا حکم ہے۔(۲)

## دہرانا

اگر امام کسی سورت کا کچھ حصہ پڑھنے کے بعد بھول گیا اور آگے بڑھ نہ سکا، اور سورت کے اس حصہ کو بار بار دہراتا رہا، پھر سورت کے شروع سے پڑھ کر آخر تک ختم کیا اور رکوع کر لیا تو اس صورت میں نماز ہو جائے گی، سہو سجدہ بھی لازم نہیں ہوگا۔(۳)

## دھوپ

جماعت کی نماز کے دوران دھوپ سے بچ کر سایہ میں کھڑے ہو کر نماز میں شریک ہونے سے نماز ہو جاتی ہے، اگر صفیں ملی ہوئی ہیں، درمیان میں خالی جگہ نہیں ہے۔

---

(۱، ۲) ولا جمع بین فرضین فی وقت بعذر    فان جمع فسد    الا لحاج بعرفة ومزدلفة قوله (بعرفة) بشرط الاحرام و السلطان او نائبه والجماعة بین الصلاتین ولا یشترط کل ذلک فی جمع لمزدلفة. الدر مع الرد: ۱/ ۳۸۱ـ ۳۸۲، کتاب الصلاة، ط: سعید کراچی. هدیة: ۱/ ۵۲، کتاب الصـــــلاة، الفصل الثانی فی بیان فضیلة الاوقات ،ط: رشیدیة کوئته. شرح معانی الآثار ۲/ ۲۹۰، کتاب مناسک الحج، باب الجمع بین الصلاتین کیف هو؟ ط۔ قدیمی کراچی

(۳) واذا کرر آیة واحدة مرار فان کان فی التطوع الذی یصلی واحدة فذلک غیر مکروه وان کان فی الصلوة المفروضة فهو مکروه فی حالة الاختیار، واما فی حالة العذر والنسیان فلا بأس هکذا فی المحیط، هندیة: ۱/ ۱۰۷، کتاب الصلاة، الفصل الثانی فیما یکره فی الصلاة ومالا یکره، ط رشیدیة کوئته حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۵۲، فصل فی المکروهات، ط.قدیمی کراچی

اور اگر صفیں ملی ہوئی نہیں ہیں، درمیان میں خالی جگہ ہے، تو اس صورت میں دھوپ سے بچ کر سایہ میں کھڑے ہو کر اقتداء کرنا مناسب نہیں ہے۔(۱)

(نوٹ) ایسی صورت میں مسجد انتظامیہ کی ذمہ داری ہے کہ دھوپ سے بچنے کا انتظام کرے تاکہ نمازیوں کو تکلیف نہ ہو۔

## دھوتی

عورتوں کے لئے دھوتی باندھنا اور دھوتی باندھ کر نماز پڑھنا درست ہے اگر اس سے مکمل پردہ ہوتا ہے، ورنہ نہیں کیونکہ ستر عورت یعنی بدن کا چھپانا ضروری ہے اور جس کپڑے سے بھی بدن چھپ جائے نماز درست ہو جاتی ہے۔(۲)

## دیر کر کے نماز پڑھنے کا انجام

ایک شخص کی حقیقی بہن کا انتقال ہوا، بھائی اپنی بہن کو قبر میں اتار کر واپس گھر آ گیا، آکر دیکھتا ہے کہ اس کے پاس جو کچھ نقد رقم تھی وہ میت کو قبر میں اتارتے وقت قبر ہی میں

(۱) فناء المسجد كالمسجد فيصح الاقتداء وان لم تتصل الصفوف، شرح الحموى على الاشباه والنظائر: ۱/۴۴۳، الفن الثاني كتاب الصلاة، رقم [۱۰۷۸]، ط: ادارة القرآن كراچي. والمسجد وان كبر لا يمنع الفاصل فيه، كذا في الوجيز للكردري، هندية: ۱/۸۸، .ولو اقتدى بالامام في اقصى المسجد والامام في المحراب فانه يجوز، هندية: ۱/۸۸، الباب الخامس في الامامة، الفصل الرابع في بيان ما يمنع صحة الاقتداء وما لا يمنع، ط: رشيديه كوئٹه، ولو صلى على رفوف المسجد ان وجد في صحنه مكانا كره كقيامه في صف خلف صف فيه فرجة، الدر مع الرد: ۱/۵۷۰، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/۶۳۵، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: رشيدية كوئٹه

(۲) والرابع ستر عورته اى ولو بما لا يحل لبسه كثوب حرير وان اثم بلا عذر، رد المحتار: ۱/۴۰۴، باب شرائط الصلاة، ط: سعيد. بدائع الصنائع: ۱/۵۴۳، كتاب الصلاة، فصل في بيان شرائط الاركان، ط: بيروت. و: ۱/۱۱۶، ط: سعيد كراچي. خلاصة الفتاوى: ۱/۷۳، كتاب الصلاة، الفصل السادس في ستر العورة، ط: رشيدية كوئٹه.

گر پڑی ہے، مجبور ہو کر قبرستان گیا، اور گری ہوئی رقم نکالنے کے لئے بہن کی قبر کو کھودا، دیکھتا ہے کہ اس کی قبر میں آگ لگی ہوئی ہے اور میت اس میں جل رہی ہے، بہن کی قبر کا یہ حال دیکھ کر روتا ہوا گھر آیا، اور اپنی ماں کے پاس آ کر بہن کی قبر کا حال سنایا، ماں نے روتے ہوئے بیٹے سے کہا! بیٹا اور تو کوئی گناہ میری نظروں میں نہیں کرتی تھی، البتہ جب نماز پڑھا کرتی تھی تو وقت سے بے وقت دیر کر کے پڑھا کرتی تھی، ہو نہ ہو اس گناہ کی وجہ سے آگ میں جل رہی ہے۔ (۱)

## دیہاتی کی امامت

گاؤں کے رہنے والے آدمی کو امام بنانا مکروہ ہے، ہاں اگر گاؤں کا رہنے والا، عالم اور فاضل ہے تو پھر اس کو امام بنانا مکروہ نہیں۔ (۲)

اور دیہاتی آدمی کو امام بنانا مکروہ اس لئے ہے کہ دیہات کے لوگوں کو دینی علم حاصل کرنے کا موقع نہیں ملتا۔

---

(۱) روی عن بعض السلف انه دفن اختا له ماتت، فسقط منه كيس فيه مال في قبرها، ولم يشعر به حتى انصرف عن قبرها، ثم تذكره فرجع الى قبرها فنبشه بعد ماانصرف الناس، فوجد القبر يشتعل عليها ناراً فرد التراب عليها ورجع الى امه باكيا حزينا، فقال: يا اماه اخبرني عن اختي. وما كانت تعمل؟ قالت: وما سؤالك عنها؟ قال: يا اماه رأيت قبرها يشتعل نارا، فبكت وقالت: يا ولدي كانت اختك تتهاون بالصلاة وتؤخرها عن وقتها، فهذا حال من يؤخر الصلاة عن وقتها فكيف حال من لا يصلي؟ فنسأل الله تعالى ان يعيننا على المحافظة عليها بكما لاتها في اوقاتها انه كريم رؤوف رحيم، مكاشفة القلوب للغزالي، ص ۱۸۹-۱۹۰، الباب التاسع والاربعون في بيان عقوبة تارك الصلاة، ط: دار الكتب العلمية بيروت، لبنان

(۲) وفي الدر (ويكره) تنزيها (امامة عبد واعرابي) قال ابن عابدين. وهو من يسكن البادية عربيا او عجميا. "بحر" ولو عدمت اى علة الكراهة بأن الاعرابي افضل من الحضري فالحكم بالضد، الدر مع الرد. ۱/ ۵۵۹، ۳۲۰/، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچی. البحر: ۳۴۸/۱، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط سعيد كراچی۔

ڈاڑھی

## ڈاڑھی پر ہاتھ پھیرنا

۱. نماز شروع کرنے کے بعد اپنا ہاتھ ڈاڑھی پر پھیرنے سے بچنا چاہئے، اس سے نماز مکروہ ہو جاتی ہے، (۱) اور بار بار کرنے کی صورت میں عمل کثیر ہونے کی وجہ سے نماز فاسد ہو سکتی ہے۔ (۲)

۲... نماز نہایت خشوع وخضوع اور توجہ کے ساتھ پڑھنی چاہئے، نماز میں بلا ضرورت ڈاڑھی پر ہاتھ پھیرتے رہنا مکروہ تحریمی ہے۔ (۳)

## ڈاڑھی کٹانے سے توبہ کرلی

اگر ڈاڑھی کٹانے والے آدمی نے توبہ کرلی، اور ڈاڑھی نہ کاٹنے کا پختہ ارادہ کرلیا

---

(۱) یکره للمصلي ان یعبث بثوبه او لحیته او جسده. هندیة: ۱/۱۰۵، کتاب الصلوة، الفصل الثاني فیما یکره في الصلاة ومالا یکره، ط: رشیدیة کوئته. الحلبیة علی هامش هندیة: ۱/۱۱۷، کتاب الصلاة، باب الحدث في الصلاة،و ما یکره فیها وما لا یکره، ط:رشیدیة کوئته. (قوله للنهي) وهو ما اخرجه القضاعي عنه صلی الله علیه وسلم " ان الله کره لکم ثلاثا العبث في الصلاة، والرفث في الصیام، والضحک في المقابر" وهي کراهة تحریم، شامي: ۱/۶۴۰، مکروهات الصلاة، قبل مطلب في الخشوع، ط: سعید کراچي.

(۲) العمل الکثیر یفسد الصلاة، والقلیل لا، کذا في محیط السرخسي، هندیة. ۱/۱۰۲، النوع الثاني في الاعمال المفسدة للصلاة، ط: رشیدیة کوئته.رد المحتار: ۱/۶۲۵، باب: ما یفسد الصلوة وما یکره فیها، ط:سعید کراچي. بدائع الصنائع: ۲/۱۴۶، فصل في بیان حکم الاستخلاف، ط: بیروت. و: ۱/۲۴۱، ط: سعید کراچي، (ومنها العمل الکثیر).

(۳) عن ابي ذر رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: لا یزال الله مقبلا علی المصلي صلاته ما لم یلتفت فاذا صرف وجهه انصرف عنه، رواه احمد وابو داؤد والنسائي وابن خزیمة في صحیحه والحاکم وصححه. الترغیب والترهیب: ۱/۳۳۳، کتاب الصلاة، الترهیب من الالتفات في الصلاة، ط: مصر (قوله لا بأس به) للتذلل لان مبنی الصلاة علی الخشوع. قلت: واختلف في ان الخشوع من افعال القلب کالخوف او من افعال الجوارح کالسکون او مجموعهما قال في الحلیة: والاشبه الاول، وقد حکی اجماع العارفین علیه، وان من لوازمه: ظهور الذل، وغض الطرف، وخفض الصوت، وسکون الاطراف، وحینئذ فلا یبعد القول بحسن کشفه اذا کان ناشئا عن تحقیق الخشوع بالقلب، شامي ۱/۶۴۱، مکروهات الصلاة، مطلب في الخشوع، ط: سعید کراچي.

لیکن ابھی تک ڈاڑھی ایک مٹھی تک نہیں ہوئی تو بھی اس کی امامت مکروہ ہوگی، ہاں جب اس کی ڈاڑھی ایک مٹھی ہو جائے گی تو اس کی امامت مکروہ نہیں ہوگی۔(۱)

## ڈاڑھی کٹانے والے کی امامت

ڈاڑھی ایک مٹھی سے کم کرنا حرام ہے، بلکہ یہ دوسرے کبیرہ گناہوں سے بھی بدتر ہے، اس لئے کہ اس کے علانیہ ہونے کی وجہ سے اس میں دین اسلام کی کھلی توہین ہے، اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے بغاوت کا اظہار اور اعلان ہے۔(۲)

دوسری وجہ یہ ہے کہ دوسرے گناہ کسی خاص وقت میں ہوتے ہیں، مگر ڈاڑھی کٹانے کا گناہ ہر وقت ساتھ لگا ہوا ہے، سو رہا ہو تو بھی گناہ ساتھ ہے یہاں تک کہ نماز، روزہ، حج اور عمرہ جیسی عظیم عبادتوں میں مشغول ہونے کی حالت میں بھی اس گناہ میں مبتلا ہے، قوم لوط پر عذاب آنے کے اسباب میں سے ایک سبب ڈاڑھی کٹانا بھی ہے۔(۳) (درمنثور)

---

(۱) ویکرہ امامۃ عبد واعرابی وفاسق واعمی آہ وفی الرد (قولہ: وفاسق من الفسق وھو الخروج عن الاستقامۃ ولعل المراد بہ من یرتکب الکبائر ... علی ان کراھۃ تقدیمہ کراھۃ تحریم. شامی: ۱/ ۵۵۹۔ ۵۶۰، کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، ط: سعید کراچی. مجمع الانہر ۱/ ۱۰۸، کتاب الصلاۃ، الجماعۃ سنۃ مؤکدۃ، ط: دار احیاء التراث العربی، بیروت. مراقی الفلاح، مع حاشیۃ الطحطاوی، ص: ۳۰۲۔ ۳۰۳، کتاب الصلاۃ، فصل فی بیان الاحق بالامامۃ، ط: قدیمی کراچی. ”توبہ کے باوجود، ایسے شخص کی امامت دو وجہ سے مکروہ ہے ایک یہ کہ اس پر تا حال اثر صلاح نمایاں نہیں ہوا۔ یہ فیصلہ نہیں کیا جا سکتا کہ آئندہ اس کبیرہ سے احتراز کا اہتمام کرے گا یا نہیں؟ دوسری وجہ یہ کہ جن لوگوں کو توبہ کا علم نہیں ان کو مغالطہ ہوگا اور وہ یہی سمجھیں گے کہ فاسق نماز پڑھا رہا ہے۔“ احسن الفتاوی ۳/ ۲۶۲، باب الامامۃ والجماعۃ، ط: سعید کراچی. طبع یازدھم.

(۲) وفی الدر المختار: ویحرم علی الرجل قطع لحیتہ، شامی: ۶/ ۴۰۷، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی البیع، ط. سعید کراچی. کل امتی معافی الا المجاھرین. بخاری: ۲/ ۸۹۶، کتاب الادب باب ستر المؤمن علی نفسہ، ط. سعید کراچی. مسلم: ۲/ ۴۱۲، کتاب الزھد، باب عن ھتک الانسان، ط قدیمی. شامی: ۲/ ۷۷، قبیل باب سجود السھو، ط: سعید کراچی.

(۳) وأخرج اسحاق بن بشر والخطیب وابن عساکر عن الحسن رضی اللہ عنہ قال. قال رسول اللہ ﷺ عشر خصال عملتھا قوم لوط، بھا اھلکوا، وتزیدھا امتی بخلۃ: اتیان الرجال بعضھم بعضا، ورمیھم بالجلاھق، والخذف، ولعبھم الحمام، وضرب الدفوف، وشرب الخمور، وقص اللحیۃ،

غرض کہ ڈاڑھی کٹانے والا یا منڈانے والا فاسق ہے، اور فاسق کی امامت مکروہ تحریمی ہے اس لئے ایسے شخص کو امام بنانا جائز نہیں۔(۱)

اگر کوئی ایسا شخص جبراً امام بن گیا یا مسجد کی منتظمہ کمیٹی نے بنا دیا اور ہٹانے پر قدرت نہ ہو تو کسی دوسری مسجد میں نیک کار، دیندار، متقی اور پرہیزگار امام تلاش کرے، اگر میسر نہ ہو تو جماعت نہ چھوڑے بلکہ فاسق کے پیچھے ہی نماز پڑھ لے، اس کا وبال اور عذاب امام اور مسجد کے منتظمین پر ہوگا۔(۲)

اور جو نماز ایسے فاسق امام کی اقتداء میں ادا کی جائے گی اس کا اعادہ کرنا لازم نہیں۔ (۳)

## ڈاکٹر نے نماز سے منع کر دیا

بعض مریض ڈاکٹر اور حکیم کے منع کرنے کا عذر کرتے ہیں، اور نماز پڑھنا چھوڑ دیتے ہیں، حالانکہ مسئلہ یہ ہے کہ جب تک اشارہ سے نماز پڑھنے پر قدرت ہو اشارہ سے

---

= وطول الشارب، والصفر والتصفيق، ولباس الحرير، وتزيدها أمتي بخلة: اتيان النساء بعضهن بعضاً، الدر المنثور للسيوطي، الأنبياء: ۷۷، ب:۵/۶۳۳، ط: دار الفكر بيروت.

(۱) ويكره امامة عبد واعرابي وفاسق .... الخ، وفي الرد، (قوله وفاسق من الفسق: وهو الخروج عن الاستقامة ولعل المراد به من يرتكب الكبائر، شامي: ۱/۵۵۹، ۵۶۰، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي. هداية: ۱/۱۲۲، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: مكتبه شركت علميه بيرون بوهڑ گيٹ ملتان. مجمع الانهر: ۱/۱۰۸، كتاب الصلاة، فصل: الجماعة سنة مؤكدة، ط: بيروت.

(۲) فيكره لهم التقدم، ويكره الاقتداء بهم تنزيها فان امكن الصلاة خلف غيرهم فهو افضل والافالاقتداء اولىٰ من الانفراد، رد المحتار: ۱/۵۵۹، كتاب الصلاة، باب الامامة، ط: سعيد كراچي، وفيه اشارة الى انهم لو قدموا فاسقا يأثمون بناء على ان كراهة تقديمه كراهة تحريم الخ، حلبي كبير، ص: ۵۱۳، فصل الامامة، الاولىٰ بالامامة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور

(۳)... لقوله عليه الصلاة والسلام صلوا خلف كل بر و فاجر، او صلوا على كل بر و فاجر، وجاهدوا مع كل بر وفاجر رواه الدار قطني .... ولهذا ذكر في المحيط انه لو صلى خلف فاسق او مبتدع احرز ثواب الجماعة لكن لا يحرز ثواب المصلي خلف تقي، كيف وقد صلى الصحابة والتابعون خلف الحجاج وفسقه مالايخفىٰ، لكن قال اصحابنا لا ينبغي ان يقتدى به الا في الجمعة

نماز ادا کرنا فرض ہے، ہاں جب بیماری کی وجہ سے اشارہ پر بھی قدرت نہ ہو تو بے شک نماز موخر کرنا اور بعد میں قدرت ہونے پر قضاء کر لینا درست ہے،(۱) ہر بیماری موت کا پیغام ہے، اس سے انسانوں کو اور زیادہ ہوشیار ہونا چاہئیے اور آخرت کی فکر کی طرف اور زیادہ دھیان دینا چاہئیے۔(۲)

## ڈکار

☆......نماز کے دوران ڈکار لینا مکروہ تنزیہی ہے، جہاں تک ممکن ہو اس کو روکنے کی کوشش کرنی چاہیے اور آواز پست رکھنی چاہئیے۔(۳)

---

= للضرورة، حلبی کبیر، ص. ۵۱۴، فصل الامامة، الاولیٰ بالامامة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۱) فان لم یستطع الایماء برأسه أخرت عنه ولا یؤمی بعینیه ولا بقلبه ولا بحاجبیه خلافا لزفر لما روینا من قبل ولان نصب الابدال بالرائی ممتنع ولا قیاس علی الرأس لانه یتادی به رکن الصلوة دون العین واختیها(وقوله: أخرت عنه)اشارة الی انه لا تسقط الصلوة عنه وان کان العجز اکثر من یوم ولیلة اذا کان مفیقا وهو الصحیح لانه یفهم مضمون الخطاب بخلاف المغمی علیه. هدایة: ۱/۱۶۱ ـ ۱۶۲، کتاب الصلاة،باب صلوة المریض،ط:مکتبه شرکت علمیه بیرون بوهڑ گیٹ ملتان. شامی:۲/۱۰۰، کتاب الصلاة، باب صلوة المریض، ط: سعید کراچی. عالمگیری: ۱/۱۳۶، کتاب الصلاة، الباب الرابع عشر فی صلاة المریض، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) ورد فی الخبر: ان بعض الانبیاء علیهم السلام قال لملک الموت علیه السلام: أما لک رسول تقدمه بین یدیک لیکون الناس علی حذر منک ؟ قال نعم لی واللہ رسل کثیرة من الاعلال والامراض والشیب والهموم وتغیر السمع والبصر فاذا لم یتذکر من نزل به ذلک ولم یتب، فاذا قبضته نادیته الم اقدم الیک رسولا بعد رسول ونذیرا بعد نذیر ؟ فانا الرسول الذی لیس بعدی رسول، وانا النذیر الذی لیس بعدی نذیر، الخ، التذکرة فی احوال الموتی وامور الآخرة، للقرطبی،ص: ۴۳، باب ماجاء فی رسل ملک الموت قبل الوفاة ط: دار المنار قاهره وفیه ایضا ومنه قوله صلی الله علیه وسلم " الحمی نذیر الموت" ای رائد الموت،ص: ۴۲.

(۳) قال الطحطاوی: (قوله: لما فیه من الحروف " افاد بالتعلیل تقیید الفساد بالتنحنح بما اذا حصل به حروف ولم یکن مدفوعا الیه ـ حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص. ۳۴۰، باب ما یفسد الصلاة ،ط: المکتبة الغوثیة کراچی. ـ الا لمریض لا یملک نفسه عن انین وتأوه، لانه حینئذ کعطاس وسعال وجشاء وتثاوب وان حصل حروف للضرورة، الدر مع الرد ۱/۶۱۸ ـ ۶۱۹، کتاب الصلاة، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها،ط: سعید کراچی.

☆..... نماز میں ڈکار سے جو آواز بن جاتی ہے، اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی، کیونکہ اس سے بچنا مشکل ہے۔(۱)

☆..... اگر نماز کے دوران ڈکار میں ایسے حروف کا خود اضافہ کیا جو قدرتی طور پر نہیں نکلتے، خود نکالنے سے نکلتے ہیں تو نماز فاسد ہو جائے گی، کیونکہ اس سے بچنا ممکن ہے۔(۲)

## ڈکار آنا

اگر نماز کے دوران ڈکار آجائے، اور اس سے آواز بھی پیدا ہو جائے، تو نماز ہو جائے گی، مگر جہاں تک ممکن ہو آواز کو روکنا چاہیے۔(۳)

## ڈھیلہ پھینکنا

اگر کوئی شخص نماز کی حالت میں تکلیف دہ جانور کو بھگانے یا تکلیف دہ پرندے کو اُڑانے کی غرض سے ڈھیلہ پھینکے گا تو نماز فاسد نہیں ہوگی، اور اگر کسی انسان پر ڈھیلہ پھینکے گا، تو عمل کثیر ہونے کی وجہ سے نماز فاسد ہو جائے گی۔(۴)

---

(۱،۲،۳) ویفسدھا التنحنح بلا عذر لما فیہ من الحروف الخ وقال الطحطاوی فی الھامش: (قولہ لما فیہ من الحروف) " افاد بالتعلیل تقیید الفساد بالتنحنح بما اذا حصل بہ حروف کالجشاء ان حصل بہ حروف ولم یکن مدفوعا إلیہ، حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۴۰، باب مایفسد الصلاۃ، ط: المکتبۃ الغوثیۃ، شامی: ۱/ ۶۱۸ ـ ۶۱۹، کتاب الصلاۃ، باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، ط: سعید کراچی. (کما لو تجشی او عطس فارتفع صوتہ وحصل بہ حروف) حیث (لم تفسد) صلاتہ بذلک اجماعا لعدم مکنۃ الامتناع عنہ، حلبی کبیر، ص: ۴۳۸، مفسدات الصلاۃ، ط: سھیل اکیڈمی لاھور.

(۴) (ولو اخذ) المصلی (حجرا فرمی بہ طائرا) او نحوہ (تفسد) صلوتہ لانہ عمل کثیر (ولو کان معہ حجر فرمی بہ) الطائر او نحوہ (لا تفسد) صلوتہ لانہ عمل قلیل (و) لکن (قد اساء) لاشتغالہ بغیر الصلاۃ ولو رمی بالحجر الذی معہ انسانا ینبغی ان تفسد قیاسا علی ما اذا ضربہ بسوط او بیدہ لما فیہ من المخاصمۃ علی ما مر، الخ، حلبی کبیر، ص: ۴۳۸، مفسدات الصلاۃ، ط: سھیل اکیڈمی لاھور، ھندیۃ: ۱/ ۱۰۳، الباب السابع فیما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیھا، ط: رشیدیۃ کوئٹہ. خلاصۃ الفتاوی: ۱/ ۵۷، کتاب الصلاۃ جنس اخر فیما یکرہ، ط: رشیدیۃ کوئٹہ.

# ڈیپریشن کا علاج بذریعہ نماز تہجد وسحر خیزی

مشاہدات اور تجربات سے یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ پژمردہ اور زبوں حال اور ''محرومی نیند'' کے مریضوں کے لئے جہاں اور علاج ہیں وہاں ایک مستقل اور دنیا اور آخرت میں کامیابی کا علاج نماز ہے۔بطور خاص وقت طلب مریض جن کے جسموں میں اندورنی پیدا شدہ مسائل بھی تھے رات کی آخری گھڑیوں میں ''جزوی معزولی نیند'' یا (خواب سے وقتی موقوفیت) سے بے حد متاثر ہوئے ہیں۔

نفسیاتی اور دماغی علاج کے ممتاز اور بزرگ ماہرین نے محرومی استراحت کے ڈیپریشن مخالف اثرات اور اس کے ساتھ مربوط حیاتیاتی حقائق کے متعلق تحریری ثبوت بھی فراہم کیے ہیں۔

اس بات کا مشاہدہ کیا گیا ہے کہ ماہ رمضان کے دوران مسلمانوں میں ڈیپریشن کی بیماری نسبتاً کم پائی جاتی ہے،اس کی دلیل ماہ رمضان کے دوران ایسے مریضوں کی تعداد میں نمایاں کمی ہے۔اس مشاہدے سے اس نظریے کو تقویت ملتی ہے کہ سحری کے لئے اٹھنے میں نیند میں جو عارضی تعطل پیدا ہوتا ہے وہ سحر خیزی کے ساتھ منسلک مخصوص مصروفیات مثلاً تہجد اور دوسری عبادات کے ساتھ مل کر ڈیپریشن میں کمی کا موجب ہوسکتا ہے ۔اسی مشاہدے کی بنیاد پر یہ نظریہ قائم کیا گیا کہ سحر خیزی (مع تہجد اور دیگر عبادات واذکار) ایسے امراض کے لئے ایک مؤثر طریقہ علاج ہے جو ڈیپریشن کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس :۱/۵۳)

## ذکر اور دعا

''کلام کی پانچ قسمیں'' عنوان کے تحت ''چوتھی قسم'' کو دیکھیں۔

## ذکر بلند آواز سے کرنا

بلند آواز سے ذکر کرنا جائز ہے، کیونکہ دل پر اس کا اثر زیادہ ہوتا ہے، لیکن اگر کسی جگہ پر لوگ نماز پڑھ رہے ہیں، تو وہاں بلند آواز سے ذکر کرنا منع ہے، تاکہ خشوع وخضوع ختم نہ ہو جائے، اور دل منتشر نہ ہو جائے، قراءت اور رکعات وغیرہ بھول نہ جائیں، اگر کسی جگہ پر ایسا ہوتا ہے تو اس کو نماز ختم ہونے تک روک دیا جائے۔(۱)

---

(۱) وفی الدر : (فرع) هل يكره رفع الصوت بالذكر والدعاء؟ قيل نعم وتمامه قبيل جنايات البزازية، وفي الرد (قوله وتمامه قبيل جنايات البزازية) اقول اضطرب كلام البزازية والجمع بينهما بان ذلك يختلف باختلاف الاشخاص والاحوال، فالاسرار افضل حيث خيف الرياء او تاذي المصلين او النيام والجهر افضل حيث خلا مما ذكر لانه اكثر عملا ولتعدي فائدته الى السامعين، ويوقظ قلب الذاكر فيجمع همه الى الفكر ويصرف سمعه اليه ويطرد النوم ويزيد النشاط آه ملخصا الدر مع الرد ۳۹۸/۶، كتاب الحظر والاباحة، فصل في البيع، ط سعيد
مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو رسالۃ "سباحة الفكر في الجهر بالذكر" ص ۱۳، الباب الاول في الجهر بالذكر، من مجموعة رسائل اللكنوي، ۴۶۹/۳، ط ادارة القرآن كراچی كذا في السعاية ۲۶۵/۲، كتاب الصلاة، فصل في القراءة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور

## رات مختصر ہے

برطانیہ میں عموماً شمالی حصے میں اکثر گرمی کے موسم میں عشاء کا وقت گیارہ بجکر تین ۳ منٹ پر شروع ہوتا ہے، اور صبح صادق ایک بجکر چھیالیس منٹ پر ہو جاتی ہے، گویا رات کی مقدار دو گھنٹہ تینتالیس منٹ تک ہو جاتی ہے، ایسی صورت میں رمضان المبارک میں نماز تراویح اور سحری وغیرہ میں بڑی مشکل ہو جاتی ہے، ایسی حالت میں بھی سنت کے مطابق پورے قرآن مجید کو ختم کرنے کی کوشش کرنی چاہئے،(۱) ہاں اگر ملازمت کی وجہ سے مجبوری ہے، یا بیماری یا کمزوری ہے تو "الم تر کیف" سے بیس رکعات تراویح مکمل کرنے کی گنجائش ہوگی،(۲) اور اگر اس کی بھی طاقت یا موقع نہ ہو، وقت کی بہت زیدہ قلت ہو جاتی ہے، تو اس صورت میں مجبوراً فرض اور وتر کے درمیان کم سے کم آٹھ رکعات

---

(۱) والختم مرة سنة ومرتين فضيلة، وثلاثا افضل، ولا يترك الختم لكسل القوم قال ابن عابدين تحت قوله (والختم مرة سنة) اى قراءة الختم في صلاة التراويح سنة وصححه في الخانية وغيرها وعزاه في الهداية الى اكثر المشايخ وفي الكافي الى الجمهور وفي البرهان، وهو المروى عن ابى حنيفة رحمه الله تعالىٰ والمقول في الآثار، الدر مع الرد: ۴۶/۲، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱۱۶/۱، كتاب الصلاة، الباب التاسع في النوافل، فصل في التراويح، ط: رشيديه كوئٹه.

(۲) وفي البدائع واما في زماننا فالافضل ان يقرأ الامام على حسب حال القوم من الرغبة والكسل فيقرأ قدر مالا يوجب تنفير القوم عن الجماعة، لان تكثير الجماعة افضل من تطويل القراءة بدائع. ۱۷۶/۲، كتاب الصلاة، فصل: في سننها، ط: دارالكتب العلمية بيروت رد المحتار: ۴۷/۲، كتاب الصلاة، بحث في صلاة التراويح، ط: سعيد كراچي. البحر: ۱۲۱/۲، باب الوتر والنوافل، ط: رشيدية كوئٹه.

نمازِ تراویح کی نیت سے پڑھ لینی چاہئیں۔(۱)

## رازِ سلام

''سلام کا راز'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## راستہ میں نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ

راستہ کے درمیان میں نماز پڑھنے سے اس لئے منع کیا گیا ہے کہ راستہ میں چلنے والوں کی وجہ سے نمازی کا دل توجہ کے اعتبار سے تقسیم ہو جائے گا، اور لوگوں پر راستہ بھی تنگ ہو جائے گا، اور گذرنے والا مجبور ہو کر نمازی کے سامنے سے گذر جائے گا، اس لئے راستہ کے بیچ میں نماز پڑھنے سے منع کیا گیا ہے، ایسی صورت میں راستہ سے ایک طرف ہو کر نماز پڑھنا لازم ہے۔

عن عمر بن الخطابؓ ان رسول اللّٰه صلى الله عليه وسلم قال: سبع مواطن لا تجوز فيها الصلوٰة... ظاهر بيت اللّٰه والمقبرة والمزبلة والمجزرة والحمام وعطن الابل ومحجة الطريق (۲)

---

(۱) (قوله وهي عشرون ركعة) هو قول الجمهور، وعليه عمل الناس شرقا و غربا وعن مالك ست وثلاثون، وذكر في الفتح ان مقتضى الدليل كون المسنون منها ثمانية والباقي مستحبا وتمامها في البحر وذكرت جوابه فيما علقته عليه. شامي: ۴۵/۲، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، ط. سعيد كراچي. البحر الرائق: ۶۷/۲، باب الوتر والنوافل، قوله وسن في رمضان عشرون ركعة، الخ، ط: سيعد كراچي.

(۲) اخرجه ابن ماجة في كتاب الصلاة، : ۲/ ۲۵، رقم [۷۴۷] باب المواضع التي تكره فيها الصلاة، تحقيق الدكتور بشار عواد، ط: دار الجيل بيروت، الطبعة الاولى: ۱۴۱۸ھ - ۱۹۹۸ء، و ص: ۵۴، ط: قديمي. كذا اخرج الطحاوي في كتاب الصلاة، باب الصلاة، في اعطان الابل، رقم: [۲۲۲۱]، ۱/ ۴۹۲، ط: قديمي كراچي. وفي الدر المختار: ويصح فرض ونفل فيها وفوقها وان كره الثاني للنهي، وفي الرد: (قوله وان كره الثاني) اي الصلاة فوقها (قوله للنهي) لانها من السبع التي نهى عنها رسول الله صلى الله عليه وسلم. شامي: ۲/ ۲۵۴، كتاب الصلاة، باب الصلاة في الكعبة، ط: سعيد كرچي.

ترجمہ: حضرت عمرؓ راوی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ سات مقاموں میں نماز پڑھنا جائز نہیں ہے: کعبۃ اللہ کی پیٹھ پر (عظمت کی وجہ سے) اور قبرستان میں (شرک کے وہم کی وجہ سے) اور گھوڑے کے اصطبل میں (نجاست کی وجہ سے) اور جانوروں کے ذبح ہونے کے مقام میں (نجاست اور تعفن کی وجہ سے) اور حمام میں (دل پراگندہ ہونے کی وجہ سے) اور اونٹوں کے مقام میں اور راستہ کے بیچ میں (حضور قلب میں خلل ہونے کی وجہ سے)۔ (احکام اسلام ص ۷۶) (۱)

## راکٹ

"جہاز" کے عنوان کو دیکھیں۔

## رحمت کے سمندر میں غرق ہو جاتا ہے

جو بھی مرد یا عورت پانچ وقت کی نمازوں کو دل سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر پاک نیت سے مکمل طور پر ادا کرتا ہے، رکوع اور سجدہ عاجزی، انکساری اور خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرتا ہے، اور اس میں تسبیحات اور ذکر واذکار کو اچھی طرح پڑھتا ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے غیر متناہی دریا میں پہونچ جاتا ہے اس کی وجہ سے چھوٹے چھوٹے گناہ خس وخاشاک اور تنکے کی طرح دور ہو جاتے ہیں، اور اس کی خطائیں دل کی تختی سے ایسی

---

(۱) (قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم "الارض کلہا مسجد الا المقبرۃ والحمام" ونہی ان یصلی فی سبعۃ مواطن فی المزبلۃ والمقبرۃ والمجزرۃ وقارعۃ الطریق وفی الحمام وفی معاطن الابل وفوق ظہر بیت اللہ ونہی عن الصلاۃ فی ارض بابل فانہا ملعونۃ، أقول الحکمۃ فی النہی وفی قارعۃ الطریق اشتغال القلب بالمارین وتضییق الطریق علیہم ولانہا ممر السباع کما ورد صریحا فی النہی عن النزول فیہا وفوق بیت اللہ ان الترقی علی سطح البیت من غیر حاجۃ ضروریۃ مکروہ ھاتک لحرمتہ وللشک فی الاستقبال حالئنذ الخ، حجۃ اللہ البالغۃ ۱/۱۹۳۔ ۱۹۴، "المساجد" قبل "ثیاب المصلی" ط کتب خانہ رشیدیہ دھلی.

جھڑ جاتی ہیں جیسے موسم خزاں میں درختوں کے پتے جھڑ جاتے ہیں (۲)

## رخصت مقرر ہونے کی وجہ

انسان کو بعض اوقات کچھ عذر وغیرہ بھی پیش آتے ہیں، اگر عذر کی بالکل رعایت نہ کی جائے تو بہت زیادہ نقصان اور تنگی ہوتی ہے، اس لئے رخصت کی اجازت ہونا بھی بالکل مناسب تھا، اس میں بندہ کے لئے سہولت اور آسانی ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

یرید اللّٰہ بکم الیسر ولا یرید بکم العسر. (۱) (ترجمہ: اللہ تعالیٰ تمہارے لئے آسانی کا قصد کرتا ہے اور تمہارے ساتھ دقت اور دشواری نہیں چاہتا)

اور اگر عذر کی رعایت کرتے ہوئے عمل کو ساقط کردیا جائے یعنی عذر کے وقت احکام کی تعمیل بالکل ترک کرادی جائے تو اس وقت نفس ان کے ترک کا عادی ہوجائے گا اس لئے نفس کی مشاقی اس طرح کرائی جاتی ہے جیسے کسی تندوتیز جانور کو مشق کراتے ہیں، جولوگ اپنے نفس کی ریاضت کرتے ہیں یا لڑکوں کو تعلیم دیتے ہیں، یا جانوروں کو مشق کراتے ہیں وہ اچھی طرح جانتے ہیں کہ ہمیشگی اور دوام میں الفت ومحبت اور مناسبت کیسی پیدا ہوتی ہے، اور کام نہ کرنے میں اس سے الفت کیسی ختم ہوجاتی ہے، اور اس کا کام کرنا

(۱) عن أبي ذر رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم خرج زمن الشتاء والورق يتهافت فأخذ بغصنين من شجرة قال: فجعل ذلك الورق يتهافت قال: فقال: "يا أبا ذر: قلت: لبيك يا رسول الله! قال ان العبد المسلم ليصلي الصلاة يريد بها وجه الله فتهافت عنه ذنوبه كما يتهافت هذا الورق عن هذه الشجرة، المسند للامام احمد بن حنبل: ۲۱/۱۶، رقم: [۲۱۴۳۸]، ط دار الحديث قاهرة. الترغيب والترهيب: ۲۱۲/۱، كتاب الصلاة، الترغيب في الصلاة مطلقا وفضل الركوع، الخ، رقم: ۲، ط: مصطفى البابي الحلبي مصر. ان الصلوات الخمس تطهر النفوس، وتنظفها من الذنوب والآثام، كما ان الاغتسال بالماء النقي خمس مرات في اليوم يطهر الاجسام وينظفها من جميع الاقذار، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة. ۱۷۲/۱، كتاب الصلاة، حكمة مشروعيتها، ط: دار الفكر بيروت، لبنان.

(۲) البقرة . الآية: ۱۸۵.

نفس کو کیسا گراں معلوم ہوتا ہے، کہ دوبارہ اس میں کام کرنے کی تحریک پیدا ہو تو از سر نو اس میں میلان اور الفت پیدا کرنا پڑتا ہے، اس واسطے ان وجوہات کی بنا پر دو چیزیں ضروری ہیں: ایک یہ کہ جب کسی کام کے کرنے کا وقت ہاتھ سے نکل جائے تو اس کے لئے قضاء کی اجازت ہو، دوسرے یہ کہ عبادات کے لئے رخصتیں بھی مقرر کی جائیں، چنانچہ اس قاعدہ کے موافق تاریکی وغیرہ کی حالت میں استقبال قبلہ کی جگہ صرف ''تحری'' پر کفایت کی جاسکتی ہے، اور جس کو کپڑا میسر نہ ہو وہ ستر عورت کو ترک کرسکتا ہے، اور جس کو پانی نہ ملے وہ وضو کو ترک کرکے تیمّم کرسکتا ہے، اور جس کو نماز میں قراءت پر قدرت نہ ہو وہ کسی ذکر پر اکتفا کرسکتا ہے، اور جس کو قیام پر قدرت نہ ہو وہ بیٹھے بیٹھے یا لیٹے لیٹے نماز پڑھ سکتا ہے، اور جو رکوع یا سجدہ نہ کرسکتا ہو اس کی نماز صرف سر جھکانے سے ہوسکتی ہے، اور اس کے ساتھ ہی یہ بھی قاعدہ ہے کہ بدل میں کوئی ایسی چیز باقی رکھنی چاہئے کہ جس سے اصل یاد آجائے اور معلوم ہوجائے کہ یہ اس کا نائب اور بدل ہے۔ (احکام اسلام ص ۷۶)(۱)

---

(۱) قال الامام العلامة الشيخ احمد الشهير بشاه ولي الله المحدث الدهلوي في " حجة الله البالغة " ما نصه: ثم مع من المامور به مانع ضروري وجب ان يشرع له بدل يقوم مقامه لان المكلف حينئذ بين امرين: اما ان يكلف به مع ما فيه من المشقة والحرج وذلك خلاف موضوع الشرع قال الله تعالیٰ (يريدالله بكم اليسر ولا يريد بكم العسر) البقرة: ۱۸۵ ، الآية، واما ان يستذر راه الطهر بالكلية فتالف النفس بتركه ، وتسترسل مع اهماله وانما تمرن النفس تمرين الدابة الصعبة بغتنم منها الالفة والرغبة، ومن اشتغل برياضة نفسه او تعليم الاطفال او تمرين الدواب ونحو ذلك يعلم كيف تحصل الالفة بالمداومة ويسهل بسببها العمل ، وكيف تذهب الالفة بالترك والاهمال فتضيق النفس بالعمل ويثقل عليها فان رام العود اليه احتاج الى تحصيل الالفة ثانيا فلا بد اذاً من شرع القضاء اذا فات وقت العمل ، ومن الرخص في العمل ليتاتى منه ويتيسر له وهذا القسم من شانه ان يرخص فيه عند المكاره، وعلى هذا الاصل ينبغي ان تخرج الرخصة في ترك استقبال القبلة الى التحري في الظلمة ونحوها ، وترك ستر العورة لمن لايجد ثوبا وترك الوضوء الى التيمم لمن لا يجد ماء وترك الفاتحة الى ذكر من الاذكار

## رشوت خور

رشوت لیناناجائز اور حرام ہے، جو شخص رشوت لیتا ہے اس کی نماز قبول ہے اور نماز کا ثواب بھی حاصل ہوگا، لیکن رشوت لینے کا گناہ ہوگا اور آخرت میں عذاب ہوگا، اس لئے آخرت میں عذاب سے بچنے کے لئے رشوت سے بچنا اور توبہ کرنا ضروری ہے۔(۱)

## رشوت خور کی امامت

رشوت لینے والا فاسق ہے، اور فاسق کی اقتدا میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے اس لئے رشوت لینے والے کو امام بنانا ناجائز ہے اور اس کی اقتداء میں نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۲)

---

= لم لا يقدر عليها ، وترک القيام الى القعود والاضطجاع لمن لا يستطيعه وترک الركوع والسجود الى الانحناء لمن لايستطيعهما الاصل الثاني انه ينبغي ان يلتزم في البدل شئي يذكر الاصل ويشعر بانه نائبه وبدله حجة الله البالغة ۱/۲۹۸ ـ ۳۰۰، باب اسرار القضاء والرخصة، ط: قديمي كراچي.و: ۱/۱۰۳ ، ط: كتب خانه رشيديه دهلي.و: ۱/۲۹۵ـ۲۹۷، ط: زمزم.

(۱) قال تعالى: وآخرون اعترفوا بذنوبهم خلطوا عملا صالحا وآخر سيئاً ، توبه: آية: ۰۲ ، قال تعالى: ولا تاكلوا اموالكم بينكم بالباطل..... الخ، النساء، الآية. ۲۹.

عن عبد الله بن عمر و قال : لعن رسول الله صلى الله عليه وسلم الراشي والمرتشي ، رواه ابو داؤد وابن ماجة ورواه الترمذي عنه وعن ابي هريرة ورواه احمد والبيهقي في شعب الايمان عن ثوبان وزاد" والرائش " يعني الذي يمشي بينهما ، مشكوة. ۲/۳۲۶، باب رزق الولاة وهداياهم، الفصل الثاني ، ط: قديمي كراچي، ترمذي: ۱/۲۴۸، كتاب الاحكام ، ط: سعيد كراچي. حديث ابي هريرة ، لعن الله الراشي والمرتشي ، تلخيص الحبير : ۴/۱۵۲۵ ، رقم الحديث ۲۰۹۳ ، كتاب القضاء باب ادب القضاء، ط: مكتبة نزار مصطفى الباز مكة المكرمة رياض وفي الرد: ثم الرشوة اربعة اقسام: منها ما هو حرام على الآخذ والمعطي، شامي: ۵/۳۶۲، كتاب القضاء ، مطلب في الكلام على الرشوة، والهدية، ط: سعيد كراچي

(۲) ويكره امامة عبد واعرابي وفاسق ( الدر المختار) ( قوله وفاسق ) من الفسق: وهو الخروج عن الاستقامة ، ولعل المراد به من يرتكب الكبائر كشارب الخمر وآكل الربا ونحو ذلک على ان كراهة تقديمه كراهة تحريم. شامي: ۱/۵۹۹، كتاب الصلاة، باب الامامة ط:سعيد كراچي. حلبي كبير،ص: ۵۱۳، فصل في الامامة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور،البحر: ۱/۲۱۰، باب الامامة، ط: رشيدية كوئٹه.

## رشوت کے پیسے جیب میں

جیب میں رشوت کے پیسے رکھ کر نماز پڑھنے سے نماز ہو جاتی ہے، مکروہ نہیں ہوگی البتہ رشوت لینے کی وجہ سے سخت گنہگار ہوگا۔(۱)

## رشوت کے کپڑے

رشوت کی کمائی سے خریدے ہوئے کپڑے پہن کر نماز پڑھنا مکروہ ہے، اگر کسی نے ایسے کپڑے پہن کر نماز پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، لیکن کراہت کی وجہ سے پورا ثواب نہیں ملے گا(۲)، اور ایسا آدمی رشوت لینے کی وجہ سے فاسق اور سخت گنہگار ہے، اس پر ضروری ہے کہ رشوت کی رقم جس سے لی ہے اس کو واپس کرنا ممکن ہے تو واپس کر دے ورنہ ثواب کی نیت کے بغیر مستحق زکوۃ لوگوں میں صدقہ کر دے ورنہ آخرت میں سخت عذاب ہوگا جو برداشت کرنا ممکن نہ ہوگا۔(۳)

---

(۱) انظر الی الحاشیة رقم ۱ فی الصفحة السابقة.

(۲) وتکرہ الصلوۃ فی الثوب المغصوب وان لم یجد غیرہ لعدم جواز الانتفاع بملک الغیر قبل الاذن او اداء الضمان، حاشیة الطحطاوی علی المراقی،ص ۳۵۸، فصل فی المکروھات، ط قدیمی کراچی. وایضا قال الطحطاوی(قوله مع الکراھة) ای التحریمیة ،ذکرہ السید وفی السراج والقهستانی تکرہ الصلوۃ فی الثوب الحریر والثوب المغصوب وان صحت ، والثواب الی اللہ تعالی، حاشیة الطحطاوی علی المراقی،ص ۲۱۱، باب شروط الصلاۃ، ط قدیمی کراچی. البحر: ۱/ ۲۶۷، باب شروط الصلاۃ، ط: رشیدیة کوئٹه.

(۳) قوله کما بسطه الزیلعی،    وعلی ھذا قالوا لو مات الرجل وکسبه من بیع الباذق او الظلم او اخذ الرشوۃ یتورع الورثة، ولا یاخذون منه شیئا وھو اولی بھم ویردونھا علی اربابھا ان عرفوھم والا تصدقوا بھا لان سبیل الکسب الخبیث التصدق اذا تعذر الرد علی صاحبه، الدر مع الرد ۲/ ۳۸۵، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، ط: سعید کراچی. البحر الرائق:۸/ ۳۵۹، کتاب الکراھیة ، ط: رشیدیة کوئٹه.

## رکعات کی تعداد

فجر کے وقت دو رکعت نماز فرض ہے۔ظہر،عصر اور عشاء کے وقت چار چار رکعات اور جمعہ کی دو رکعت اور مغرب کے وقت،تین رکعات فرض ہیں۔(۱)

## رکعت ایک ملی

''ایک رکعت ملی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## رکعت کی تعداد میں شک ہوگیا

☆......اگر کوئی شخص نماز کے دوران رکعت کی تعداد بھول گیا،اور اس کو یاد نہیں رہا کہ اس نے تین رکعت پڑھی ہیں یا چار؟ اگر اس کا بھولنا پہلی مرتبہ ہوا ہے تو اس کے لئے نئے سرے سے دوبارہ نماز پڑھنا افضل ہے۔

☆......اگر بار بار شک ہوتا رہتا ہے،اور رکعت کی تعداد بھولتا رہتا ہے،تو پھر گمان غالب پر عمل کرنا چاہیے یعنی جتنی رکعتیں اس کو غالب گمان سے یاد پڑیں اسی قدر رکعتوں کے بارے میں یہ خیال کرے کہ پڑھ چکا ہے،اگر اس کے حساب سے تین ہو چکی ہیں تو مزید ایک رکعت پڑھ کر نماز مکمل کر لے اور سہو سجدہ کرے،اور اگر اس کے حساب سے چار رکعت ہو چکی ہیں تو سہو سجدہ کرے اور تشہد،درود شریف اور دعا پڑھ کر نماز مکمل کرے۔

---

(۱) قال الامام الکاسانی: (فصل) واما عدد رکعات هذه الصلوات فالمصلی لا یخلو اما ان یکون مقیما واما ان یکون مسافرا فان کان مقیما فعدد رکعاتها سبعة عشر: رکعتان واربع واربع و ثلاث واربع وان کان مسافرا فعدد رکعاتها فی حقه احدیٰ عشرة عندنا: رکعتان ورکعتان ورکعتان وثلاث ورکعتان وعند الشافعیؒ سبعة عشر کما فی حق المقیم، بدائع الصنائع ۱/۹۱، کتاب الصلاۃ، فصل فی عدد رکعات هذه الصلوات. ط: سعید کراچی.

☆.....اور اگر غالب گمان کسی طرف نہ ہو تو کمی کی جانب کو اختیار کرے مثلاً کسی کو ظہر کی نماز میں شک ہوا کہ تین پڑھ چکا ہے یا چار؟ اور غالب گمان کسی طرف نہ ہو، تو اس کو چاہیئے کہ تین رکعتیں شمار کرے، اور ایک رکعت مزید پڑھ کر نماز پوری کرے اور آخر میں سہو سجدہ بھی کرے۔(۱)

## رکعت نکلنے کے ڈر سے صف سے دور نیت باندھنا

امام رکوع میں ہے، اگر بعد میں آنے والا شخص صف تک پہنچ کر نماز شروع

(۱) وفی الدر المختار: واذا شک فی صلاته من لم یکن ذلک ای الشک عادة له کم صلی استانف ..... وان کثر شکه عمل بغالب ظنه ان کان له ظن للحرج والا اخذ بالاقل لتیقنه، (قوله: والا) ای وان لم یغلب علی ظنه شئی، فلو شک انها اولیٰ الظهر او ثانیته یجعلها الاولیٰ ثم یقعد لاحتمال انها الثانیة ثم یصلی رکعة ثم یقعد لما قلنا ثم یصلی رکعة ویقعد لاحتمال انها الرابعة ثم یصلی اخریٰ ویقعد لما قلنا وتمامه فی البحر وسیذکر عن السراج انه یسجد للسهو. الدر مع الرد: ۹۲/۲ ـ ۹۳، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی، البحر: ۱۰۷/۲ ـ ۱۰۸ کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی. فتاویٰ قاضیخان علی هامش الهندیة: ۱۲۰/۱، کتاب الصلاة، فصل فیما یوجب السهو، وما لا یوجب السهو، ط: رشیدیة.

اما اذا شک فی صلاته فلم یدر کم صلی فلا یخلو اما ان یکون الشک طارئا علیه، فلم یتعوده، او یکون الشک عادة له، فان کان الشک نادرا یطرأ علیه فی بعض الاحیان، فانه یجب علیه فی هذه الحالة ان یقطع الصلاة ویأتی بصلاة جدیدة ولابد ان یقطع الصلاة بفعل مناف لها، فلا یکفی قطعها بمجرد النیة، وقد عرفت ان قطعها بلفظ السلام واجب، وله فی هذه الحالة ان یجلس ویسلم، فاذا سلم وهو قائم فانه یصح مع مخالفة الاولیٰ، کما تقدم، اما اذا کان الشک عادة له فانه لا یقطع الصلاة، ولکن یبنی علی ما یغلب علی ظنه، مثلا اذا صلی الظهر وشک فی الرکعة الثالثة هل هی الثالثة او الرابعة، فان علیه ان یعمل بما یظنه، فان غلب علی ظنه انه فی الرابعة وجب علیه ان یجلس ویتشهد ویصلی علی النبی صلی الله علیه وسلم ثم یسلم ویسجد للسهو، بالکیفیة المتقدمة فی تعریفه، وانه غلب علی ظنه ان فی الرکعة الثالثة فانه یجب علیه ان یأتی بالرکعة الرابعة، ویتشهد، کذلک، ویصلی علی النبی الخ، ثم یسلم ویسجد للسهو، بعد السلام بالکیفیة المتقدمة وعلی هذا القیاس، کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة ۴۵۳/۱، سبب سجود السهو، ط: دار الفکر، بیروت.

کر لے گا تو رکوع نہیں ملے گا تو ایسی صورت میں صف میں جگہ ہونے کی صورت میں صف سے دور الگ کھڑے رہ کر تکبیر تحریمہ کہہ کر نیت باندھ لینا مکروہ ہے ایسے شخص کو چاہیے کہ صف تک پہنچ کر نماز شروع کرے چاہے رکوع نکلنے کی وجہ سے رکعت نکل جائے، کیونکہ مکروہ سے بچنا ہر حال میں بہتر ہے۔(۱)

## رکعتوں کا شمار یاد نہیں رہتا

اگر بیماری یا بڑھاپے کی وجہ سے عقل نے کام کرنا چھوڑ دیا، اور نماز پڑھتے وقت رکعتوں کا شمار یاد نہیں رہتا، تو اس پر بھی اس وقت کی نماز ادا کرنا ضروری نہیں، بلکہ صحت و تندرستی کے بعد ان نمازوں کی قضاء پڑھ لے، ہاں اگر کوئی شخص اس کو بتلاتا جائے اور وہ پڑھ لے تو وہ جائز ہے۔اور اگر کوئی بتلانے والا نہ ہو تو وہ اپنے غالب رائے پر عمل کر کے نماز پڑھ سکتا ہے، بعد میں قضاء کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) ولو كبر خلف الصف واراد ان يلحق بالصف يكره، من الخلاصة، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۳۸۹، فصل فى المكروهات، ط: المكتبة الغوثية كراچى. وقوله ان قام فى الصف الاخير يشير الى انه ان كان بحيث لو قام وراء الصف وحده يدركها، ولو مشىٰ الى الصف لا يدركها انه يمشى الى الصف ولا يقف وحده ان كان فى الصف فرجة لكراهته، وترك المكروه اولى من ادراك الفضيلة، حلبى كبير، ص: ۶۱۹، مسائل شتىٰ، ط: سهيل اكيڈمى لاهور.
(قوله كقيامه فى صف) ان ابا بكرة رضى الله عنه ركع دون الصف ثم دب اليه، فقال له صلى الله عليه وسلم: زادك الله حرصا، ولا تعد. شامى: ۱/ ۵۷۰، باب الامامة، مطلب فى الكلام على الصف الاول، ط: سعيد كراچى.

(۲) ولو اشتبه على مريض اعداد الركعات والسجدات لنعاس يلحقه لا يلزمه الاداء) ولو اداها بتلقين غيره ينبغى ان يجزيه كذا فى القنية (قوله ولو اشتبه على مريض اى بأن وصل الى حال لا يمكنه ضبط ذلك وليس المراد مجرد الشك والاشتباه لان ذلك يحصل للصحيح، (قوله ينبغى ان يجزيه قد يقال انه تعليم وتعلم وهو مفسد كما اذا قرأ من المصحف او علمه انسان القراءة وهو فى الصلاة قلت: وقد يقال انه ليس بتعليم وتعلم بل هو تذكير او اعلام فهو كاعلام المبلغ بانتقالات الامام فتأمل، الدر مع الرد: ۲/ ۱۰۰، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچى.
مجموعه رسائل اللكنوى: ۴/ ۱۲۹، ط: ادارة القرآن كراچى.
مزید ''دوسرے کے بتانے پر عمل کرنا'' عنوان کی تخریج کو دیکھیں۔

## رکعتوں کی تعداد یاد نہ رہے

اگر بیماری وغیرہ کی وجہ سے رکعتوں کی تعداد یاد نہ رہے کہ اس نے کتنی رکعتیں پڑھیں یا سجدے کی تعداد یاد نہ رہے کہ اس نے کتنے سجدے کئے، تو اس صورت میں اس پر نماز ادا کرنا لازم نہیں، اور اگر ایسے لوگ دوسرے کے سکھانے اور بتانے سے نماز ادا کریں گے تو نماز ہو جائے گی۔(۱)

## رکن کو محل سے بدل دیا

اگر نماز کے دوران بھولے سے کسی رکن کو مقدم یا مؤخر کر دیا، یا رکوع قراءت سے پہلے کر لیا، یا سجدہ رکوع سے پہلے کر لیا، تو ان صورتوں میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا۔(۲)

## رکن کو مقدم یا مؤخر کر دیا

اگر کسی نے نماز میں کسی رکن کو مقدم یا مؤخر کر دیا، مثلاً پہلے سجدہ کر لیا بعد میں رکوع کیا، تو رکن مقدم اور مؤخر ہو گیا، ایسی صورت میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا۔(۳)

## رکن کو مکرر کر لیا

اگر کسی نے نماز میں رکن کو مکرر کر لیا، مثلاً دو رکوع کر لئے، تو اس پر سہو سجدہ کرنا

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲،۳) وفی حلبی کبیر: "فیجب بتقدیم رکن نحو ان یرکع قبل ان یقرأ ویسجد قبل ان یرکع هذا التمثیل غیر واقع فی محله لان الرکوع قبل القراء ة او السجود قبل الرکوع غیر معتد به حتی یفترض علیه اعادة الرکوع علی ما هو من ان الترتیب بین ما لا یتکرر فی الرکعة الواحدة وبین غیره فرض واذا لم یقع ذلک معتدا به لا یکون فیه تقدیم الرکن نعم اذا فعل ذلک یجب علیه سجود السهو، لتاخیر الرکن بسبب الزیادة التی زاده فلیتامل، حلبی کبیر، ص ۴۵۶، فصل فی سجود السهو، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، بحر: ۱/۵۴۰، باب صفة الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه. رد المحتار: ۱/۴۶۱، باب صفة الصلاة، ط: سعید کراچی.

واجب ہوگا۔(۱)

## رکن کی مقدار

رکن صحیح ہونے کے لئے ایک رکن کی مقدار ایک مرتبہ "سبحان اللّٰہ" پڑھنے کے برابر ہے۔ البتہ نماز فاسد ہونے کے لئے ایک رکن میں ٹھہرے رہنے کی مقدار تین مرتبہ "سبحان اللّٰہ" پڑھنے کے برابر ہے۔(۲)

## رکن مکرر کردیا

اگر نماز کے دوران بھولے سے کسی رکن کو دو مرتبہ ادا کیا تو آخر میں سہو سجدہ کرنا

---

(۱) ویجب بتکرار الرکن . نحو ان یرکع مرتین او یسجد ثلاث مرات. اما التقدیم والتاخیر فلان مراعاۃ الترتیب واجبۃ عندنا وتکریر الرکن یوجب تاخیر الرکن الذی بعدہ واداء الرکن من غیر تاخیر واجب وعلیہ المحققون من اصحابنا ، حلبی کبیر، ص: ۴۵۶۔۴۵۷، فصل فی سجود السھو، ط: سھیل اکیڈمی لاھور، شامی: ۸۰/۲، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو، ط: سعید ، ھندیۃ: ۱۲۶/۱ ، کتاب الصلاۃ، الباب الثانی عشر فی سجود السھو، ط: رشیدیۃ کوئٹہ.

(۲) قولہ ما فی الذخیرۃ الخ، اقول ما فی الذخیرۃ لا یخالف الاول لان المراد بمقدار اداء الرکن القصر رکن من ارکان الصلاۃ وذلک قدر تسبیحۃ ، ثم رأیت فی شرح المنیۃ قال والصحیح ان قدر زیادۃ الحرف ونحوہ غیر معتبر فی جنس ما یجب بہ سجود السھو، وانما المعتبر مقدار مایؤدی فیہ رکن کما فی الجھر فیما یخافت وکما فی التفکر حال الشک ونحوہ علی ما عرف فی باب السھو، منحۃ الخالق علی البحر الرائق: ۳۲۵/۱، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاۃ، ط: رشیدیۃ کوئٹہ. قولہ وقرأ تشھد ابن مسعود رضی اللہ عنہ ط: سعید کراچی حلبی کبیر، ص: ۳۳۱، صفۃ الصلاۃ، ط: سھیل اکیڈمی لاھور.

مکث مقدار ما ای زمن یودی فیہ رکنا بسنتہ، وذلک مقدار ثلاث تسبیحات ، حلبی کبیر، ص: ۲۱۵ ، الشرط الثالث الستر، ط: سھیل اکیڈمی لاھور، شامی: ۶۲۶/۱، باب ما یفسد الصلاۃ، ومایکرہ فیھا، ط: سعید کراچی.

واجب ہوگا، اور اگر قصداً ایسا کیا ہے تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

## رکوع

☆ . رکوع کا معنیٰ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکنا، اور یہ عمل آسمان وزمین کے خالق اور مالک الملک کی تعظیم کا نشان ہے، لیکن نماز پڑھنے والا جو اپنے رب کے حضور جھکتا ہے، اس کے لئے صرف یہ کافی نہیں ہے کہ خاص کیفیت کے ساتھ اپنی پیٹھ دوہری کرلے، بلکہ یہ بھی ضروری ہے کہ اس کا دل اس امر سے بھی باخبر ہو کہ وہ ایک ادنیٰ بندہ ہے، اپنے خدائے بزرگ وبرتر کے آگے جھکتا ہے، جس کی قدرتوں کا کچھ شمار نہیں اور اس کی عظمتوں کی کوئی انتہا نہیں۔

جب نمازی کے دل میں یہ تصور دن رات کے اندر متعدد بار پیدا ہوگا تو اس کا قلب ہمیشہ اپنے پروردگار کے عذاب سے ڈرتا رہے گا، اور کوئی ایسا کام جو اللہ کی رضاء کے خلاف ہوگا اس سے سرزد نہ ہوگا۔(۲)

---

(۱) وظاهر كلام الجم الغفير انه لا يجب السجود في العمد، وانما تجب الاعادة جبرا لنقصانه، ولا يجب السجود الا بترك واجب او تاخيره او تاخير ركن او تقديمه او تكراره، الخ، هندية: ۱/۱۲۶، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئته. حلبي كبير، ص: ۴۵۶۔۴۵۷، فصل في سجود السهو، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، شامي: ۲/۸۰، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. البحر: ۲/۹۱، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

(۲) رابعا الركوع والسجود، وهما من امارات التعظيم لمالك الملوك، خالق السموٰت والارض وما بينهما، فالمصلي الذي يركع بين يدي ربه لا يكفيه ان يحني ظهره بالكيفية المخصوصة، بل لا بد ان يشعر قلبه بانه عبد ذليل، ينحني امام عظمة الله، عزيز كبير، لاحد لقدرته، ولانهاية لعظمته، فاذا انطبع ذلك المعنى في قلب المصلي مرات كثيرة في اليوم والليلة، كان قلبه دائما خائفا من ربه فلا يعمل الا ما يرضيه، كتاب الفقه على المذاهب الاربعة. ۱/۱۷۴، كتاب الصلاة، حكمة مشروعيتها، ط: دار الفكر.

☆... ہر رکعت میں ایک مرتبہ رکوع کرنا فرض ہے، رکوع کی حد یہ ہے کہ نمازی اس قدر جھک جائے جس میں ہاتھ دونوں گھٹنوں تک پہنچ سکیں، اور صرف جھک جانا ہی فرض ہے کچھ دیر تک جھکا ہوا رہنا فرض نہیں۔(۱)

☆... اگر کسی کی کمر بڑھاپے وغیرہ کی وجہ سے جھک گئی ہو، اور ہر وقت اس کی حالت رکوع کے مشابہ رہتی ہو تو اس کو رکوع میں صرف سر جھکا دینا کافی ہے۔(۲)

☆... رکوع میں جاتے وقت "اللّٰـہ اکبر" کہنا، اس طرح کہ تکبیر اور رکوع کی ابتدا ساتھ ہی ہو، اور رکوع میں پہنچتے ہی ختم ہو جائے۔(۳)

---

(۱) والرابعة من الفرائض: الركوع وهو اى الركوع المفروض طأطأة الرأس اى خفضه لكن مع انحناء الظهر لانه هو المفهوم من موضوع اللغة فيصدق عليه قوله تعالىٰ "اركعوا" وركنية الركوع متعلقة بادنىٰ ما يطلق عليه اسم الركوع لغة عند ابى حنيفة و محمد خلافا لمن شرط الطمانينة على ما بيناه وسيأتى ان شاء الله تعالىٰ، حلبى كبير، ص: ۲۷۹ ـ ۲۸۱، فرائض الصلوة، الرابع: الركوع، ط: سهيل اكيڈمى لاهور. خلاصة الفتاوىٰ: ۵۳/۱، كتاب الصلاة، الركوع والسجود، ط: رشيدية كوئٹه. شامى: ۴۹۳/۱، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچى.

(۲) رجل احدب بلغت حدوبته الركوع يخفض رأسه فى الركوع تحقيقا للانتقال من القيام الى الركوع وليس عليه غير ذلك كذا قالوا، حلبى كبير، ص: ۲۸۰، فرائض الصلوة، الرابع الركوع، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، هندية: ۷۰/۱، كتاب الصلاة، الفصل الثالث فى سنن الصلاة، وآدابها وكيفيتها، ط: رشيدية كوئٹه. خلاصة الفتاوىٰ: ۵۳/۱، كتاب الصلاة، الركوع والسجود، ط: رشيدية كوئٹه.

(۳) (ثم) كما فرغ (يكبر) مع الانحطاط (للركوع) الدر المختار. (قوله مع الانحطاط) افاد ان السنة كون ابتداء التكبير عن الخرور وانتهائه عند استواء الظهر، وقيل انه يكبر قائما والاول هو الصحيح كما فى المضمرات وتمامه فى القهستانى، شامى: ۴۹۳/۱، فصل فى بيان تاليف الصلاة، مطلب قراءة البسملة بين الفاتحة والسورة حسن، ط: سعيد كراچى. حلبى كبير، ص: ۳۱۴، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، خلاصة الفتاوىٰ: ۵۲/۱، الفصل الثانى فى فرائض الصلاة وواجباتها، ط: رشيديه كوئٹه. هندية: ۷۴/۱، الفصل الثالث فى سنن الصلاة وآدابها، ط: رشيديه كوئٹه.

(ثم كبر) كل مصل (راكعا) فيبتدئ بالتكبير مع ابتداء الانحناء ويختمه بختمه ليشرع فى التسبيح فلا تخلو حالة من حالات الصلاة عن ذكر مطمتنا، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۲۸۲، فصل فى كيفية ترتيب افعال الصلاة، ط: قديمى كراچى.

☆..... مردوں کے لئے رکوع میں دائیں گھٹنے کو دائیں ہاتھ سے اور بائیں گھٹنے کو بائیں ہاتھ سے پکڑنا سنت ہے،(۱) اور عورتوں کے لئے رکوع میں صرف گھٹنوں پر ہاتھ رکھ لینا کافی ہے۔(۲)

☆..... مردوں کے لئے انگلیاں کشادہ کر کے گھٹنوں کو پکڑنا سنت ہے،(۳) اور عورتوں کے لئے انگلیوں کو ملا کر گھٹنوں پر رکھنا کافی ہے۔(۴)

---

(۱) (ثم) كما فرغ (يكبر) مع الانحطاط للركوع) ويضع يديه معتمدا بهما (على ركبتيه ويفرج اصابعه) للتمكن، ويسن ان يلصق كعبيه، وينصب ساقيه (ويبسط ظهره) ويسوى ظهره بعجزه (غير رافع ولا منكس رأسه ويسبح فيه) واقله ثلاثا فلو تركه او نقصه كره تنزيها، الدر المختار مع الرد: ۱/۴۹۳-۴۹۴، فصل في بيان تاليف الصلاة، مطلب قراءة البسملة بين الفاتحة والسورة حسن، ط: سعيد كراچي. وكان ينبغي ان يذكر لفظ يسن عند قوله ويضع يديه ليعلم ان الوضع والاعتماد والتفريج والالصاق والنصب والبسط والتسوية كلها سنن كما في القهستاني، قال: وينبغي ان يزاد مجافيا عضديه مستقبلا اصابعه فانهما سنة، شامي: ۱/۴۹۳، ط: سعيد كراچي و: ۱/۴۴۷، باب صفة الصلاة، بحث الركوع والسجود، ط: سعيد كراچي، حلبي كبير، ص: ۳۱۵، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، خلاصة الفتاوى: ۱/۵۲، الفصل الثاني في فرائض الصلاة وواجباتها، ط: رشيديه كوئٹه، هداية: ۱/۴۷، الفصل الثاني في سنن الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه، حاشية الطحطاوى على المراقي، ص: ۲۸۲، فصل في كيفية ترتيب افعال الصلاة، ط: قديمي كراچي.

(۲) (قوله ويسن ان يلصق كعبيه) هذا كله في حق الرجل، اما المرأة فتنحني في الركوع يسيرا ولا تفرج ولكن تضم وتضع يديها على ركبتيها وضعا وتحني ركبتيها ولا تجافي عضديها لان ذلك استر لها، وفي شرح الوجيز: الخنثى كالمرأة، شامي: ۱/۴۹۳-۴۹۴، فصل في بيان تاليف الصلاة، مطلب قراءة البسملة بين الفاتحة والسورة حسن، ط: سعيد كراچي

فاما المرأة فتنحني في الركوع قليلا ولا تعتمد ولا تفرج اصابعها بل تضمها وتضع يديها على ركبتيها وضعا ولا تحني ركبتيها ولا تجافي عضديها لان ذلك استر لها، كذا ذكره الزاهدي في شرح القدوري، حلبي كبير، ص: ۳۱۵-۳۱۶، صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور

(۳) انظر الى الحاشية السابقة رقم ۱.

(۴) انظر الى الحاشية السابقة رقم ۲.

☆......رکوع کی حالت میں پنڈلیوں کو سیدھا رکھنا چاہئے۔(۱)

☆......مردوں کو رکوع کی حالت میں اس طرح جھکنا چاہئے کہ پیٹھ، کمر اور سرین سب برابر ہو کر ایک سطح پر آجائیں۔(۲) اور عورتوں کے لئے صرف اس قدر جھکنا کافی ہے کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں۔(۳)

☆......رکوع کی حالت میں گردن کو اتنا جھکانا کہ ٹھوڑی سینے سے ملنے لگے درست نہیں، اسی طرح گردن کو اتنا اوپر رکھنا کہ گردن کمر سے بلند ہو جائے یہ بھی درست نہیں بلکہ گردن اور کمر ایک سطح پر ہونی چاہئیں۔(۴)

☆......رکوع کی حالت میں کلائیاں اور بازو سیدھے تنے ہوئے رہنے چاہئیں، ان میں خم نہیں آنا چاہئے۔(۵)

☆......کم از کم اتنی دیر تک رکوع میں رہنا چاہئے کہ اطمینان سے تین مرتبہ "سبحان ربی العظیم" کہا جا سکے۔(۶)

---

(۱) انظر الی الحاشیة رقم ۱ فی الصفحة السابقة.

(۲) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۳) انظر الی الحاشیة رقم ۲ فی الصفحة السابقة.

(۴) انظر الی الحاشیة السابقة رقم ۱.

(۵) انظر الی الحاشیة السابقة رقم ۱.

(۶) (قوله واقله ثلاثا) ای اقله یکون ثلاثا او اقله تسبیحه ثلاثا وهذا اولی من جعل ثلاثا خبرا عن اقله بنزع الخافض ای فی ثلاث الخ، شامی: ۱/۴۹۴، فصل فی بیان تالیف الصلاة، قبل مطلب فی اطالة الرکوع للجائی، ط: سعید کراچی. هندیة: ۱/۷۴، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط: رشیدیه کوئٹه. خلاصة الفتاوی: ۱/۵۴، الفصل الثانی فی فرائض الصلاة، ط: رشیدیة کوئٹه.

[تنبیه] السنة فی تسبیح الرکوع سبحان ربی العظیم الخ، شامی: ۱/۴۹۴، ط: سعید کراچی، حلبی کبیر ص ۳۱۲، صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، حاشیة الطحطاوی علی المراقی ص ۲۸۲، فصل فی کیفیة ترتیب افعال الصلاة، ط: قدیمی کراچی.

☆......رکوع کی حالت میں نظریں پاؤں کی طرف ہونی چاہئیں۔(۱)

☆......دونوں پاؤں پر زور برابر رہنا چاہئے، اور دونوں پاؤں کے ٹخنے ایک دوسرے کے بالمقابل رہنے چاہئیں۔(۲)

## رکوع اطمینان سے کرے

رکوع کو ٹھیک طریقہ اور اطمینان کے ساتھ ادا کرنا چاہئے (۳)

## رکوع امام کے پیچھے چھوٹ گیا

☆......کبھی کبھار جماعت کی نماز میں ایسا ہوتا ہے کہ امام نے رکوع کر لیا ہے، اور مقتدی کو معلوم نہیں ہوتا مثلاً بجلی چلی گئی اور لاؤڈ اسپیکر بند ہونے کی وجہ سے آواز نہیں آئی، یا خود نماز کی حالت میں سو گیا، یا جماعت بہت زیادہ بڑی ہونے کی وجہ سے پیچھے کے مقتدیوں کو پتہ نہیں چلا، تو ان تمام صورتوں میں مقتدی کو پتہ چلتے ہی خود رکوع کر لے پھر اس کے بعد امام کے ساتھ سجدہ میں شامل ہو جائے، نماز ہو جائے گی اور آخر میں سجدہ سہو

---

(۱) (نظره الى موضع سجوده حال قيامه والى ظهر قدميه حال ركوعه، الدر مع الرد: ۱/۴۷۷، باب صفة الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) ويكره القيام على احد القدمين في الصلاة بلاعذر شامي: ۱/۴۴۴، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي. هندية. ۱/۶۹، باب صفة الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه.

(۳)(و) يجب (الاطمينان) وهو التعديل (في الاركان) بتسكين الجوارح في الركوع والسجود حتى تطمئن مفاصله في الصحيح، لانه لتكميل الركن. قوله (وهو التعديل) اى التتميم والتكميل، وهو في اللغة التسوية (قوله تطمئن مفاصله) ويستقر كل عضو في محله بقدر تسبيحة كما في القهستاني هذا قول ابي حنيفة ومحمد على تخريج الكرخي وعلى تخريج الجرجاني سنة كتعديل القومة والجلسة والاول هو الصحيح، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص ۲۴۹، فصل في بيان واجب الصلاة، ط: قديمي كراچي.

کرنا بھی لازم نہیں ہوگا۔(۱)

## رکوع اور سائنس

ایک مرتبہ پنڈی میڈیکل کالج کے پرنسپل ڈاکٹر محمد نواز صاحب نے فرمایا کہ میرے پاس ایک سرجن ڈاکٹر آیا جس کی بیوی بھی سرجن تھی، کہنے لگا: ڈاکٹر صاحب گھٹنوں اور کمر کا درد بہت زیادہ ہے علاج بہت کئے ہیں لیکن افاقہ نہیں ہوا''ڈاکٹر نواز صاحب فرمانے لگے میں نے ڈاکٹر (سرجن) سے پوچھا کہ آپ نماز پڑھتے ہیں؟ سرجن صاحب کہنے لگے ہاں پانچ وقت کی! تو پھر ڈاکٹر نواز صاحب فرمانے لگے آپ رکوع اور سجدہ اچھی طرح نہیں کرتے اور انہیں رکوع اور سجدہ اچھی طرح سنت کے مطابق کرنے کا بتایا۔ کچھ ہی عرصہ کے بعد ڈاکٹر صاحب صحت مند ہو گئے۔

رکوع سے حرام مغز (Spinal Cord) کی کارکردگی میں اضافہ ہوتا ہے اور وہ مریض جن کے اعضاء سن ہو جاتے ہیں وہ اس مرض سے بہت جلد افاقہ حاصل کر سکتے ہیں۔

---

(۱) واعلم ان المدرک من صلاها کاملة مع الامام واللاحق من فاته الرکعات (کلها او بعضها) لکن بعد اقتدائه بعذر کغفلة وزحمة وسبق حدث وصلاة خوف، ومقیم ائتم بمسافر وکذا بلاعذر بأن سبق امامه فی رکوعه وسجد فانه یقضی رکعة. الدرمع الرد: ۱/۵۹۴. وفی الشامیة:(قوله ان امکنه ادراکه) .....وحکمه انه یقضی مافاته اولا ثم یتابع الامام ان لم یکن قد فرغ فلو نام فی الثالثة واستیقظ فی الرابعة فانه یأتی بالثالثة بلاقراءة، فاذا فرغ منها صلی مع الامام الرابعة، الخ.. (قوله ما سبق به بهاالخ)....بأن اقتدی فی اثناء صلاة الامام ثم نام مثلا، وهذا بیان للقسم الرابع وهو المسبوق اللاحق: وحکمه انه یصلی اذا استیقظ مثلا مانام فیه ثم یتابع الامام فیما ادرک ثم یقضی مافاته الخ. شامی: ۱/۵۹۵، باب الامامة، مطلب فیما لواتی بالرکوع اوالسجود اوبهما مع الامام اوقبله اوبعده، ط:سعید، هندیة: ۱/۹۲، الفصل السابع فی المسبوق واللاحق ط:رشیدیة کوئٹه.

رکوع سے کمر کے درد کے مریض یا ایسے مریض جن کو حرام مغزورم (Inflammation Of Spinal Cord) ہوگیا، بہت جلد صحت یاب ہو جاتے ہیں۔

رکوع سے گردوں میں پتھری بننے کا عمل سست پڑ جاتا ہے اور پتھری کا مریض جس کے گردوں میں پتھری بن گئی ہو، رکوع کی حرکت سے بہت جلد نکل جاتی ہے۔

رکوع سے ٹانگوں کے فالج زدہ مریض چلنے پھرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔

رکوع سے آنکھوں کی طرف دوران خون کے بہاؤ (Circulation Of Blood) کی وجہ سے دماغ ونگاہ کی کارکردگی میں اضافہ ہوتا ہے۔

(سنت نبوی صلی اللہ علی وسلم اور جدید سائنس: ۶۶/۱۔۶۷)

## رکوع اور سجدے میں سجدۂ تلاوت کی نیت کرنا

اگر نماز میں آیت سجدہ پڑھ کر فوراً نماز کا رکوع کرے، یا دو تین چھوٹی آیتیں پڑھ کر نماز کا رکوع کرے، اس میں سجدۂ تلاوت کی نیت کر لے، تو سجدہ تلاوت ادا ہو جاتا ہے۔(۱)

اگر رکوع میں سجدۂ تلاوت ادا کرنے کی نیت نہیں کی، تو نماز کے سجدہ میں سجدۂ تلاوت ادا ہو جائے گا، خواہ سجدۂ تلاوت کی نیت کی ہو یا نہ کی ہو،(۲) لیکن اگر امام نے رکوع

---

(۱) وتؤدی برکوع صلاة اذا کان الرکوع علی الفور من قراءة آیة او آیتین وکذا الثلاث علی الظاهر کما فی البحر ان نواه ای کون الرکوع بسجود التلاوة علی الراجح وتؤدی بسجودها کذالک ای علی الفور وان لم ینوبالاجماع. الدرمع الرد: ۱۱۱/۲۔۱۱۲، باب سجود التلاوة، ط-سعید، هدیة ۱۳۳/۱، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة، ط: رشیدیة کوئٹه

(۲) (قوله سعم لورکع وسجدلها) ای للصلاة فورا ناب ای سجود المقتدی عن سجود التلاوة بلانیة تبعا لسجود امامه لما مر آنفا انها تؤدی بسجود الصلوة فورا وان لم ینو شامی: ۱۱۲/۲، باب سجود التلاوة، ط:سعید.

میں سجدہ تلاوت کی نیت کی اور مقتدیوں نے نہیں کی تو مقتدیوں کا سجدہ تلاوت ادا نہیں ہوگا۔ اس لئے امام کو رکوع میں سجدۂ تلاوت کی نیت نہیں کرنی چاہئے تاکہ نماز کے سجدہ میں سب کا سجدۂ تلاوت ادا ہو جائے۔(۱)

## رکوع بیٹھ کر کرنے کا طریقہ

اگر عذر کی بنا پر بیٹھ کر نماز پڑھی جائے تو رکوع کا صحیح طریقہ یہ ہے کہ پیٹھ اتنی جھکائی جائے کہ پیشانی گھٹنوں کے مقابل ہو جائے، سرین (کولھے) اٹھانے کی ضرورت نہیں ہے۔(۲)

## رکوع چھوٹ گیا

☆......اگر بھولے سے رکوع چھوٹ گیا تو یاد آتے ہی نماز کے اندر اندر فوت شدہ رکوع ادا کرلے، اور پھر آخر میں سہو سجدہ کرلے، تو نماز ہو جائے گی۔(۳)

---

(۱) والظاهر ان المقصود بهذا الاستدراک التنبیه علی انه ینبغی للامام ان لا ینویها فی الرکوع لانه اذا لم ینوها فیه ونواها فی السجود اولم ینوها اصلا لاشئ علی المؤتم لان السجود هو الاصل فیها بخلاف الرکوع فاذا نواها الامام فیه ولم ینوها المؤتم لم یجزه الخ. شامی: ۱۱۲/۲، باب سجود التلاوة ط:سعید، هندیة: ۱۳۳/۱، الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة ط:رشیدیه.

(۲) (قوله بحیث لو مدیدیه الخ)......ولو کان یصلی قاعدا ینبغی ان یحاذی جبهته قدام رکبتیه لیحصل الرکوع قلت:ولعله محمول علی تمام الرکوع، والافقد علمت حصوله باصل طأطأة الرأس ای مع انحناء الظهر .شامی: ۳۴۷/۱، باب صفة الصلوة ، بحث الرکوع والسجود، ط:سعید کراچی.

(۳) ومنها رعایة الترتیب فی فعل مکرر فلوترک سجدة من رکعة فتذکرها فی آخر الصلاة سجدها وسجدللسهو لترک الترتیب فیه ولیس علیه اعادة ماقبلها ولو قدم الرکوع علی القراءة لزمه السجود لکن لایعتد بالرکوع فیفرض اعادته بعدالقراءة ، هندیة : ۱۲۷/۱، الباب الثانی عشرفی سجود السهو ط:رشیدیه. فتح القدیر: ۲۳۱/۱، باب صفة الصلاة ط:رشیدیه

☆ .....اگر نماز کے اندر اندر یہ رکوع نہیں کیا تو نماز نہیں ہوگی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

## رکوع دو مرتبہ کرلیا

اگر ایک رکعت میں دو مرتبہ رکوع کرلیا تو سجدہ میں تاخیر کرنے کی وجہ سے آخر میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا، اگر آخر میں سہو سجدہ نہیں کیا تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا لیکن اگر ایسا واقعہ عید کی نماز میں ہوا، تو سہو سجدہ کرنا لازم نہیں ہوگا کیونکہ عیدین کی نماز میں سہو سجدہ معاف ہے۔(۲)

## رکوع رہ گیا امام کے پیچھے

''امام کے ساتھ رکوع رہ گیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## رکوع سجدہ پر قادر نہیں قیام پر قادر ہے

''قیام پر قادر ہے رکوع سجدہ پر قادر نہیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) کمالو رکع امامہ فرکع معہ مقارنا اومعاقبا وشارکہ فیہ اوبعدمارفع منہ ، فلو لم یرکع اصلا اورکع ورفع قبل ان یرکع امامہ ولم یعدہ معہ اوبعدہ بطلت صلاتہ،ردالمحتار: ۱/ ۴۷۱، باب صفۃ الصلوۃ، مطلب مہم فی تحقیق متابعۃ الامام ط:سعید.

(۲) (وذکر فی الذخیرۃ) ان سجودالسھو (یجب بستۃ اشیاء).......(و)یجب(بتکرار الرکن) ھذا الثالث من الستۃ نحوان یرکع مرتین ، حلبی کبیر، ص: ۴۵۶ فصل فی سجود السھو ط:سھیل. ولوزاد فی صلاتہ رکوعا او سجودا لاتفسد صلاتہ ویلزمہ السھو، فتاوی قاضیخان علی ھامش الھندیۃ: ۱/ ۱۲۱ ،فصل فیما یوجب السھو ومالایوجب السھو ط:رشیدیہ، تاتارخانیۃ ۱/۵۹۸، کتاب الصلاۃ، مایفسدالصلاۃ ومالایفسد، ط:ادارۃ القرآن الدرمع الرد ۱/ ۸۰، باب سجود السھو ط: سعید.

(والسھو فی صلاۃ العید والجمعۃ والمکتوبۃ والتطوع سواء) والمختارعندالمتأخرین عدمہ فی الاولیین لدفع الفتنۃ کمافی جمعۃ البحر، الدرمع الرد : ۲/ ۹۲،باب سجودالسھو ط سعید

## رکوع سجود سے عاجز امام

رکوع اور سجود کرنے والے کی اقتداء ان دونوں سے عاجز امام کے پیچھے درست نہیں، اسی طرح صرف سجدہ سے عاجز امام کے پیچھے رکوع اور سجود کرنے والے مقتدی کی اقتداء درست نہیں۔(۱)

## رکوع سے اٹھتے وقت

نوافل میں رکوع سے اٹھتے وقت "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ" کے بعد "اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيْهِ" پڑھنا بہتر ہے اور یہ دعا فرائض میں بھی پڑھی جا سکتی ہے، البتہ امام کے لئے تخفیف کرنا زیادہ مناسب ہے اس لئے امام اتنی لمبی دعا نہ پڑھے۔(۲)

---

(۱) ویصح اقتداء القائم بالقاعد الذی یرکع ویسجد لا اقتداء الراکع والساجد بالمؤمی هکذا فی فتاویٰ قاضیخان، هندیة: ۸۵/۱، الفصل الثالث فی بیان من یصلح اماما لغیره، ط: رشیدیه کوئٹه. الدر مع الرد: ۱/ ۵۷۹، باب الامامة، مطلب الواجب کفایة هل یسقط بفعل الصبی وحده، ط: سعید کراچی. خلاصة الفتاوی: ۱۴۶/۱، کتاب الصلاة، جنس آخر فی صحة الاقتداء، ط: رشیدیه کوئٹه

(۲) عن رفاعة بن رافع الزرقی رضی الله عنه قال کنا یوما نصلی وراء النبی صلی الله علیه وسلم فلما رفع رأسه من الرکعة (ای الرکوع) قال سمع الله لمن حمده فقال رجل وراءه ربنا ولک الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیه، فلما انصرف قال من المتکلم آنفا قال انا، قال: رأیت بضعة وثلاثین ملکا یبتدرونها ایهم یکتبها اول. بخاری: ۱۱۰/۱، قبل باب الطمانیة حین یرفع رأسه من الرکوع، ط. قدیمی کراچی. ابوداؤد: ۱۱۲/۱، باب ما یستفتح به الصلاة من الدعاء، ط: میر محمد کتب خانه کراچی.

ولیس بینهما ذکر مسنون، وکذا لیس بعد رفعه من الرکوع دعاء، وکذا لا یأتی فی رکوعه وسجوده بغیر التسبیح علی المذهب وما ورد محمول علی النفل الدر المختار، وفی الشامیة (قوله محمول علی النفل) وصرح به فی الحلیة فی الوارد فی القومة والجلسة وقال علی انه ان ثبت فی المکتوبة فلیکن فی حالة الانفراد او الجماعة والمأمومون محصورون لا یتثقلون بذالک کما نص علیه الشافعیة شامی: ۵۰۶/۱، فصل فی بیان تالیف الصلاة ط: سعید، حلبی کبیر، ص ۳۱۸ صفة الصلاة ط: سهیل.

## رکوع سے پہلے سوچتا رہا

''سوچتا رہا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## رکوع سے جگر کے امراض کا خاتمہ

جھک کر رکوع میں دونوں ہاتھ اس طرح گھٹنوں پر رکھے جائیں کہ کمر بالکل سیدھی رہے اور گھٹنے جھکے ہوئے نہ ہوں اس عمل سے معدے کو قوت پہنچتی ہے، نظام انہضام درست ہوتا ہے، قبض دور ہوتی ہے، معدے کی دوسری خرابیاں نیز آنتوں اور پیٹ کے عضلات کا ڈھیلا پن ختم ہو جاتا ہے۔ رکوع کا عمل جگر اور گردوں کے افعال کو درست کرتا ہے اس عمل سے کمر اور پیٹ کی چربی کم ہو جاتی ہے، خون کا دوران تیز ہو جاتا ہے چونکہ دل اور سر ایک سیدھ میں ہو جاتے ہیں اس سے دل کے لئے خون کو سر کی طرف پمپ (Pump) کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ اس طرح دل کا کام کم ہو جاتا ہے اور اسے آرام ملتا ہے جس سے دماغی صلاحیتیں اجاگر ہونے لگتی ہیں۔ دوران رکوع چونکہ ہاتھ نیچے کی طرف جاتے ہیں اس لئے کندھوں سے لیکر ہاتھ کی انگلیوں تک پورے حصے کی ورزش ہو جاتی ہے۔ اس سے بازو کے پٹھے (Muscles) طاقتور ہو جاتے ہیں اور جو فاسد مادے بڑھاپے کی وجہ سے جوڑوں میں جمع ہو جاتے ہیں وہ از خود خارج ہو جاتے ہیں۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/ ۷۳)

## رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا

پورے اطمینان کے ساتھ رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا واجب ہے، اس کو ''قومہ''

کہتے ہیں۔(۱)

## رکوع سے سیدھا کھڑا ہونا واجب ہے

رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا ہونا واجب ہے، اگر رکوع سے اٹھ کر سیدھا کھڑا نہیں ہوگا تو واجب ترک ہونے کی وجہ سے وقت کے اندر اندر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

## رکوع سے کم پڑھنا

نماز کے دوران رکعتوں میں پوری پوری سورت پڑھنا بہتر ہے، تاہم اگر ایک ایک رکوع سے کم پڑھی تو بھی نماز بلا کراہت صحیح ہو جائے گی، سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا، نماز دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۳)

---

(۱) واما واجبات الصلاة ....انها ستة احداها تعديل الاركان ....والمراد بتعديل اركان الصلاة تسكين الجوارح في الركوع والسجود والقومة بينهما . التاتارخانية: ۱/ ۵۱۰ كتاب الصلاة ، واجبات الصلاة ط:ادارة القرآن. هندية: ۱/ ۷۱، كتاب الصلاة ، الفصل الثاني في واجبات الصلاة ط:رشيديه، الدر المختار مع رد المحتار: ۱/ ۴۶۳، باب صفة الصلاة، مطلب كل شفع من النفل صلاة ط:سعيد.

(۲) (وتعديل الاركان) اى تسكين الجوارح قدرتسبيحة في الركوع والسجود ، وكذا في الرفع منهما على ما اختاره الكمال (الدر المختار) وفي الشامية (قوله وكذا في الرفع منهما) اى يجب التعديل ايضا في القومة من الركوع والجلسة بين السجدتين وتضمن كلامه وجوب نفس القومة والجلسة ايضا لانه يلزم من وجوب التعديل فيهما وجوبهما.... (وقال بعدعشرة اسطر) حتى لو تركها اوشيئا منها ساهيا يلزمه السهو ولو عمدا يكره اشدالكراهة ، ويلزمه ان يعيد الصلاة الخ شامي: ۱/ ۴۶۴، باب صفة الصلاة مطلب قد يشار الى المثنى باسم الاشارة الموضوع للمفرد ط:سعيد كراچي.

(۳) کیونکہ اس میں کوئی واجب ترک نہیں ہوا اور تقدیم وتاخیر بھی لازم نہیں آئی۔

## رکوع سے کھڑے ہوتے وقت کیا کہے

"سمع اللہ لمن حمدہ" کے عنوان کو دیکھیں۔

## رکوع عورت کا

☆.....رکوع میں جاتے وقت "اللّٰہ اکبر" کہے اس طرح کہ تکبیر اور رکوع کی ابتداء ساتھ ہی ہو، اور رکوع میں پہنچتے ہی تکبیر ختم ہو جائے۔(۱)

☆.....رکوع میں عورتوں کے لئے مردوں کی طرح کمر کو بالکل سیدھا کرنا، اور مردوں کی طرح جھکنا ضروری نہیں، بلکہ عورتوں کو مردوں کے مقابلے میں کم جھکنا چاہئے، اور عورتیں صرف اس قدر جھکیں کہ داہنا ہاتھ دائیں گھٹنے تک اور بایاں ہاتھ بائیں گھٹنے تک پہنچ جائے۔(۲)

☆.....عورتیں رکوع میں انگلیاں ملا کر (یعنی انگلیوں کے درمیان فاصلہ کئے بغیر) صرف گھٹنے پر رکھیں، پکڑیں نہیں۔(۳)

☆.....عورتیں رکوع میں اپنے ٹانگیں بالکل سیدھی نہ رکھیں بلکہ گھٹنوں کو آگے کی طرف ذرا سا خم دے کر کھڑی ہوں۔(۴)

---

(۱) فیکون ابتداء تکبیرۃ عند اول الخرور والفراغ عند الاستواء للرکوع کذا فی المحیط. ہندیۃ: ۱/۷۴، کتاب الصلاۃ الفصل الثالث فی سنن الصلاۃ وآدابها وکیفیتها ط. رشیدیہ، المحیط البرهانی: ۲/۱۱۴، کتاب الصلاۃ، الفصل الثالث فی مایفعله بعد الشروع فی الصلاۃ ط. ادارۃ القرآن.

(۲) اما المرأۃ فتنحنی فی الرکوع یسیرا ولا تفرج ولکن تضم وتضع یدیها علی رکبتیها وضعا وتحنی رکبتیها ولا تجافی عضدیها لان ذالک استر لها. ردالمحتار ۱/۴۹۴، باب صفۃ الصلاۃ مطلب قراءۃ البسملۃ بین الفاتحۃ والسورۃ حسن، ط: سعید، ہندیۃ: ۱/۷۴ کتاب الصلوۃ، الفصل الثالث فی سنن الصلوۃ وآدابها ط: رشیدیۃ کوئٹہ.

(۳،۴) انظر الی الحاشیۃ السابقۃ.

☆ ...رکوع کی حالت میں عورتوں کے بازو پہلوؤں سے ملے ہوئے ہوں، مردوں کی طرح بازو پہلوؤں سے جدا اور الگ نہ ہوں۔(۱)

☆ ...رکوع کی حالت میں عورتوں کے دونوں پاؤں ملے ہوئے ہوں، درمیان میں فاصلہ نہ ہو، خاص طور پر دونوں ٹخنے مل جانے چاہئیں۔(۲)

☆ ...رکوع کی حالت میں نظر پاؤں پر ہو۔(۳)

☆ ...کم از کم اتنی دیر تک رکوع میں رہیں کہ اطمینان سے تین مرتبہ **"سبحان ربی العظیم"** کہا جا سکے۔(۴)

## رکوع کرنا بھول گیا

اگر مقتدی جماعت کی نماز میں شروع سے شریک ہوا، لیکن کسی وجہ سے رکوع کرنا بھول گیا، پھر امام کے ساتھ سجدہ میں شریک ہو گیا، تو اس مقتدی پر ضروری ہے کہ نماز کے

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) والسنة ایضا فی الرکوع الصاق الکعبین واستقبال الاصابع القبلة وهذا کله فی حق الرجال فاما المرأة فتنحنی فی الرکوع قلیلا ولا تعتمد ولا تفرج اصابعها بل تضمها وتضع یدیها علی رکبتیها وضعا ولا تحنی رکبتیها ولا تجافی عضدیها لان ذالک استر لها. حلبی کبیر، ص:۳۱۵-۳۱۶، صفة الصلوة ط:سهیل، شامی: ۱/۴۹۳، فصل فی بیان تالیف الصلاة الی انتهائها ط:سعید، هندیة: ۱/۷۴، الفصل الثالث فی سنن الصلاة ط:رشیدیة کوئٹه.

(۳) نظره الی موضع سجوده حال قیامه والی ظهر قدمیه حال رکوعه. الدر مع الرد: ۱/۴۷۷، باب صفة الصلاة آداب الصلاة ط:سعید، البحر الرائق: ۱/۴۷۷ ط:سعید، تاتارخانیة ۱/۵۵۱، کتاب الصلاة، کیفیة الصلاة. ط:ادارة القرآن.

(۴) ویسبح فیه واقله ثلاثا فلو ترکه او نقصه کره تنزیها الدر المختار (قوله واقله ثلاثا) ویسبح فیه ثلاثا وهو اقله: ای والحال ان الثلاث اقله. شامی: ۱/۴۹۴، فصل فی بیان تالیف الصلاة ط:سعید، هندیة: ۱/۷۴، الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها وکیفیتها، ط رشیدیة

اندر وہ رکوع کرلے، اگر اس نے نماز کے اندر وہ رکوع نہیں کیا تو اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھے۔(۱)

## رکوع کی تکبیرات کا مسنون طریقہ

''تکبیرات کہنے کا صحیح طریقہ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## رکوع کی تکبیر بھول گیا

اگر رکوع میں جاتے ہوئے ''اللّٰہ اکبر'' کہنا بھول گیا، تو نماز ہو جائے گی، سہو سجدہ لازم نہیں ہوگا، کیونکہ یہ تکبیر واجب نہیں بلکہ سنت ہے، اور سنت ترک ہو جانے کی صورت میں سہو سجدہ واجب نہیں ہوتا۔(۲)

## رکوع کے بجائے سجدہ میں چلا گیا

''رکوع نہیں کیا اور سجدہ میں چلا گیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## رکوع مرد کا

☆......رکوع میں جاتے وقت ''اللّٰہ اکبر'' کہے، اس طرح کہ تکبیر اور رکوع

---

(۱) فلو لم یرکع اصلا او رکع ورفع قبل ان یرکع امامہ ولم یعدہ معہ او بعدہ بطلت صلاتہ شامی: ۱/۴۷۱، باب صفة الصلوة، مطلب مهم فی متابعة الامام ط:سعید.
(قولہ ثم ماسبق بہ بها الخ) بأن اقتدی فی اثناء صلاة الامام ثم نام مثلا......وحکمه انه يصلی اذا استيقظ مثلا مانام فيه ثم يتابع الامام فيما ادرک ثم يقضی مافاته الخ. شامی: ۱/۵۹۵، باب الامامة، مطلب فيما لو اتى بالركوع او السجود او بهما مع الامام او قبله او بعده، ط سعيد

(۲) ولا يجب بترک التعوذ والبسملة فی الاولى والثناء وتكبيرات الانتقال الخ. هندية ۱/۱۲۵، الباب الثانی عشر فی سجود السهو. ط:رشيديه، فتح القدير: ۱/۴۳۸، باب سجود السهو ط:رشيديه، المحيط البرهانی: ۲/۳۰۲، الفصل السابع عشر سجود السهو ط ادارة القرآن.

کی ابتداء ساتھ ہی ہو، اور رکوع میں پہنچتے ہی تکبیر ختم ہو جائے۔(۱)

☆...... اور رکوع میں اپنے اوپر کے دھڑ کو اس حد تک جھکائے کہ گردن، کمر اور پشت تقریباً برابر ہو کر ایک سطح پر آجائیں، گردن کو اتنا نہ جھکائے کہ ٹھوڑی سینے سے ملنے لگے، اور نہ گردن کو اتنا اوپر رکھے کہ گردن کمر سے بلند ہو جائے۔(۲)

☆......رکوع کی حالت میں پاؤں اور پنڈلی کو سیدھا رکھے، گھٹنوں میں خم آنے نہ دے۔(۳)

☆......دائیں ہاتھ سے دائیں گھٹنے کو اور بائیں ہاتھ سے بائیں گھٹنے کو اس طرح پکڑے کہ ہاتھ کی انگلیاں کھلی ہوئی ہوں یعنی ہر دو انگلیوں کے درمیان فاصلہ ہو، اور گھٹنا پانچوں انگلیوں کے اندر رہو۔(۴)

☆......رکوع کی حالت میں کلائیاں اور بازو سیدھے تنے ہوئے ہوں، ان میں کسی قسم کا خم نہ ہو۔(۵)

---

(۱، ۲، ۳) (ثم ... يكبر مع الانحطاط للركوع ... ويضع يديه) معتمدا بهما على ركبتيه ويفرج اصابعه للتمكن ويسن ان يلصق كعبيه وينصب ساقيه (ويبسط ظهره) ويسوى ظهره بعجزه (غير رافع ولامنكس رأسه الخ). الدرالمختار: ۱/۴۹۳، باب صفة الصلاة، مطلب قراءة البسملة بين الفاتحة والسورة ط: سعيد، خلاصة الفتاوى: ۱/۵۲، الفصل الثاني في فرائض الصلاة وواجباتها ط:رشيديه، هندية: ۱/۷۴، الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها الخ ط: رشيديه، وفي الشامية (قوله مع الانحطاط) افاد ان السنة كون ابتداء التكبير عن الخرور وانتهائه عنداستواء الظهر الخ شامي: ۱/۴۹۳، باب صفة الصلوة ط:سعيد.

(۴، ۵) (قوله ويسن ان يلصق كعبيه) ... ويضع يديه ليعلم ان الوضع والاعتماد والتفريج والالصاق والنصب والبسط والتسوية كلها سنن ... وينبغي ان يزاد محافيا عضديه مستقبلا اصابعه فانهما سنة ... هذا كله في حق الرجل الخ. ردالمحتار: ۱/۴۹۳-۴۹۴، باب صفة الصلاة، مطلب قراءة البسملة بين الفاتحة والسورة ط:سعيد. خلاصة الفتاوى: ۱/۵۲، كتاب الصلاة، الفصل الثاني في فرائض الصلاة وواجباتها ط:رشيديه. هندية: ۱/۷۴ الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها الخ ط:رشيدية.

☆......رکوع کی حالت میں دونوں ہاتھ پہلو سے جدا اور الگ ہوں۔(۱)

☆......دونوں پاؤں پر زور برابر ہو، اور دونوں پاؤں کے ٹخنے ایک دوسرے کے بالمقابل ہوں اور آگے پیچھے نہ ہوں۔(۲)

☆......رکوع کی حالت میں نظر پاؤں پر ہو۔(۳)

☆......اور رکوع میں کم سے کم اتنی دیر تک رہے کہ اطمینان سے تین مرتبہ **"سبحان ربی العظیم"** کہا جا سکے۔(۴)

## رکوع مکرر پڑھنا

ایک ہی رکوع کو مکرر دونوں رکعتوں میں پڑھنے سے نماز ہو جائے گی، اور سجدہ سہو واجب نہیں ہوگا، البتہ بلا ضرورت ایسا کرنا بہتر نہیں۔(۵)

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) ویکره القیام علی احدالقدمین فی الصلاة بلاعذر، شامی : ۱/۴۴۴، باب صفة الصلاة ط: سعید، هندیة : ۱/۶۹، باب صفة الصلاة ط: رشیدیه.

(۳) نظره الی موضع سجوده حال قیامه والی ظهرقدمیه حال رکوعه. الدرالمختارمع الرد: ۱/۴۷۷، صفة الصلوة، آداب الصلوة ط:سعید.البحر: ۱/۳۰۴، باب صفة الصلاة ،ط: سعید، تاتارخانیة: ۱/۵۵۱، کیفیة الصلاة،ط: ادارة القرآن کراچی.

(۴) ویسبح فیه واقله ثلاثا فلو ترکه اونقصه کره تنزیها، الدرالمختار (قوله واقله ثلاثا)..... ویسبح فیه ثلاثا وهو اقله: ای والحال ان الثلاث اقله. شامی : ۱/۴۹۴، فصل فی بیان تالیف الصلاة ط:سعید، هندیة : ۱/۷۴، الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها وکیفیتها ط. رشیدیه، خلاصة الفتاوی : ۱/۵۴، الفصل الثانی فی فرائض الصلاة ط: رشیدیة کوئٹه

(۵) لاباس ان یقرأ سورة ویعیدها فی الثانیة، الدرالمختار، وفی الشامیة (قوله لاباس ان یقرأ سورة) افاد انه یکره تنزیها وعلیه یحمل جزم القنیة بالکراهة، ویحمل فعله علیه الصلاة والسلام لذلک علی بیان الجواز هذا اذالم یضطر الخ. شامی: ۱/۵۴۶، باب صفة الصلاة، مطلب الاستماع للقرآن فرض کفایة ط:سعید.

## رکوع مل جائے

اگر کسی رکعت کا رکوع امام کے ساتھ مل گیا تو وہ رکعت مل گئی، اور اگر رکوع نہیں ملا تو رکعت نہیں ملی، اس رکعت کو امام کے سلام کے بعد پڑھنا لازم ہے۔(۱)

## رکوع میں التحیات پڑھ لی

''التحیات رکوع میں پڑھ لی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## رکوع میں ایک تسبیح کی مقدار رہنا واجب ہے

رکوع میں اتنی دیر ٹھہرنا کہ ہر عضو اپنے موقع پر برقرار ہو جائے، اور ایک مرتبہ ''سبحان ربی العظیم'' کہا جا سکے واجب ہے، اگر بھول کر اس کو چھوڑ دیا تو سہو سجدہ واجب ہوگا، اور اگر قصداً ایسا کیا تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہوگا۔(۲)

---

(۱) وعن ابی ہریرة رضی الله عنه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: اذاجئتم الی الصلاة ونحن سجود فاسجدوا ولاتعدوها شیئا ومن ادرک الرکعة (ای الرکوع) فقدادرک الصلوة. سنن ابی داؤد: ۱/۱۳۶، باب الرجل یدرک الامام ساجدا کیف یصنع، ط: حقانیه و: ۱/۱۲۹، ط: سعید کراچی. مشکوة: ۱/۱۰۲، باب ما علی الماموم من المتابعة . الفصل الثانی، ط: قدیمی کراچی. البحر الرائق: ۲/۷۶، باب ادراک الفریضة، ط: سعید کراچی. (قوله لان المشارکة) ای ان الاقتداء متابعة علی وجه المشارکة ولم یتحقق من هذا مشارکة لافی حقیقة القیام ولافی الرکوع فلم یدرک معه الرکعة اذلم یتحقق مه مسمی الاقتداء بعد. شامی. ۲/۶۰، باب ادراک الفریضة ط: سعید.

(وان سوی ظهره فی الرکوع) یعنی حال کون الامام راکعا (صارمدرکا) ای لتلک الرکعة. حلبی کبیر، ص: ۳۰۵ صفة الصلاة ط: سهیل.

(۲) من ترک الاعتدال تلزمه الاعادة.....ولااشکال فی وجوب الاعادة اذهو الحکم فی کل صلاة ادیت مع کراهة التحریم ویکون جابرا للاول الخ. البحر الرائق: ۱/۵۲۳، کتاب الصلوة، باب صفة الصلوة ط: رشیدیة کوئته. هندیة: ۱/۷۱ کتاب الصلوة، الفصل الثانی فی واجبات الصلوة ط: رشیدیه.

واضح رہے کہ رکوع میں تسبیح کہنا تو سنت ہے،(۱) لیکن ایک مرتبہ "سبحان ربی العظیم" کہنے کی مقدار رکوع میں ٹھہرنا، تاکہ ہر عضو اپنی اپنی جگہ برقرار ہوجائے واجب ہے۔(۲)

## رکوع میں بسم اللہ پڑھ لیا

اگر کسی نے رکوع میں جاکر "سبحان ربی العظیم" کی جگہ "بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم" پڑھ لیا تو سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا، نماز ہوجائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، کیونکہ رکوع میں "سبحان ربی العظیم" پڑھنا واجب نہیں بلکہ سنت ہے، اور سنت کے خلاف ہونے کی صورت میں سہو سجدہ واجب نہیں ہوتا باقی جان بوجھ کر ایسا کرنا صحیح نہیں ہے۔(۳)

## رکوع میں جاتے ہوئے تکبیر تحریمہ کہی

"تکبیر تحریمہ جھکتے ہوئے کہی" کے عنوان کو دیکھیں۔

## رکوع میں زیادہ دیر رہنا

۱۔۔۔امام کے لئے دیر تک رکوع میں رہنا مکروہ ہے، کیونکہ اس میں لوگوں کو حرج

---

(۱) انظر إلى الحاشية رقم ۴ فى الصفحة السابقة.

(۲) (وتعديل الاركان) وهو تسكين الجوارح فى الركوع والسجود حتى تطمئن مفاصله وادناه مقدار تسبيحة وهو واجب ... وهو الصحيح . البحر الرائق : ۱/۵۲۲، كتاب الصلوة باب صفة الصلوة، ط: رشيديه، هندية: ۱/۷۱ الفصل الثانى فى واجبات الصلاة ط: رشيديه.

(۳) (قوله بترك واجب) اى من واجبات الصلوة الاصلية........ واحترز بالواجب عن السنة كالثناء والتعوذ ونحوهما عن الفرض . شامى : ۲/۸۰، باب سجود السهو ط: سعيد
الاصل فى هذا ان المتروك ثلاثة انواع فرض وسنة وواجب ففى الاول ان امكنه التدارك بالقضاء يقضى والا فسدت صلاته وفى الثانى لاتفسد لان قيامها باركانها وقد وجدت ولايجبر بسجدتى السهو الخ. هندية: ۱/۱۲۶، الباب الثانى عشر فى سجود السهو ط: رشيدية، وانظر الحاشية رقم ۲ ايضا فى الصفحة السابقة.

ہوتا ہے، اور یہ جماعت میں لوگوں کے کم ہونے کا سبب بنتا ہے۔(۱)

۲......انفرادی طور پر نماز پڑھنے والے کے لئے رکوع میں دیر کرنا مکروہ نہیں۔(۲)

## رکوع میں سجدہ کی تسبیح پڑھ لی

اگر کسی نے رکوع میں سجدہ کی تسبیح پڑھ لی، تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں ہے، نماز ہو جائے گی، البتہ نماز مکروہ تنزیہی ہوگی، اس لئے یاد آنے کی صورت میں رکوع میں رکوع کی تسبیح پڑھ لے تاکہ سنت کے مطابق ہو جائے۔(۳)

## رکوع میں شامل ہوا

جو شخص جماعت کی نماز میں امام کے ساتھ رکوع میں شریک ہوتا ہے، اس سے ثناء "سبحانک اللّٰھم... الخ" ساقط ہو جاتی ہے، اب اس کو ثناء پڑھنے کی ضرورت

---

(۱،۲) ویکرہ تحریما (تطویل الصلاۃ) علی القوم زائدا علی قدر السنۃ فی قراء ۃ واذکار رضی القوم اولا لاطلاق الامر بالتخفیف، الدرالمختار، وفی الشامیۃ: (قولہ لاطلاق الامر بالتخفیف) وھو مافی الصحیحین "اذا صلی احدکم للناس فلیخفف فان فیھم الضعیف والسقیم والکبیر، واذا صلی لنفسہ فلیطول ماشاء. شامی: ۱/۵۶۴، باب الامامۃ، مطلب اذا صلی الشافعی قبل الحنفی ھل الافضل الصلاۃ مع الشافعی ام لا؟ ط: سعید، البحر: ۱/۳۵۱، باب الامامۃ، قولہ وتطویل الصلاۃ، ط: سعید۔ وکرہ للامام (تطویل الصلاۃ) لما فیہ من تنفیر الجماعۃ لقولہ علیہ السلام: من ام فلیخفف. قولہ (تطویل الصلاۃ) بقراء ۃ، اوتسبیح اوغیرھما رضی القوم ام لا لاطلاق الامر بالتخفیف حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، ص: ۳۰۳-۳۰۴ فصل فی بیان الاحق بالامامۃ ط قدیمی

(۳) ویسبح فیہ واقلہ ثلاثا فلوترکہ اونقصہ کرہ تنزیھا. الدرالمختار: ۱/۴۹۴ باب صفۃ الصلاۃ مطلب قراء ۃ البسملۃ بین الفاتحۃ والسورۃ حسن ط: سعید، خلاصۃ الفتاوی ۱/۵۴، کتاب الصلاۃ، الفصل الثانی فی فرائض الصلاۃ وواجباتھا ط: رشیدیہ

اور یہاں تو تسبیح چھوڑی بھی نہیں ہے بلکہ الفاظ بدل گئے ہیں اس لیے کوئی حرج نہیں۔

نہیں۔(۱)

## رکوع میں شامل ہونے کا طریقہ

اگر امام رکوع میں ہے، اور اس وقت کوئی شخص امام کے ساتھ رکوع میں شامل ہونا چاہتا ہے تو اس کا مسنون طریقہ یہ ہے کہ نیت کر کے تکبیر تحریمہ کہنے کے بعد دوسری تکبیر کہہ کر رکوع میں چلا جائے، اور اگر کھڑا ہو کر صرف تکبیر تحریمہ کہہ کر رکوع میں چلا گیا اور رکوع میں جانے کے لئے دوسری تکبیر نہیں کہی تب بھی نماز صحیح ہو جائے گی۔(۲)

## رکوع میں قراءت پوری کرنا

قرأت ختم ہونے سے پہلے رکوع کے لئے جھک جانا، اور جھکنے کی حالت میں قرأت تمام کرنا مکروہ تحریمی ہے، ایسی نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۳)

---

(۱) وان ادرک الامام فی الرکوع او السجود یتحری ان کان اکبر رأیه انه لو اتی به ادرکه فی شیٔ من الرکوع او السجود یاتی به قائما والا یتابع الامام ولایاتی به. هندیة: ۱/۹۱، الفصل السابع فی المسبوق واللاحق ط: رشیدیه، الدرمع الرد: ۱/۴۸۸، فصل فی بیان تالیف الصلاة، مطلب فی بیان المتواتر والشاذ ط:سعید، حلبی کبیر، ص:۳۰۵ صفة الصلاة ط:سهیل اکیڈمی

(۲) فلو کبر قائما فرکع ولم یقف صح، لان مأتی به القیام الی ان یبلغ الرکوع یکفیه. الدرالمختار (قوله فرکع) ای وقرأفی هویه قدر الفرض او کان اخرس اومقتدیا اواخر القراءة. شامی: ۱/۴۴۵، باب صفة الصلاة بحث القیام ط:سعید.

(والقیام)..... فلو ادرک الامام راکعا فکبر منحنیا لم تصح تحریمته. شامی: ۱/۴۵۲، باب صفة الصلاة ط:سعید، ولو ادرک الامام راکعا فکبر قائما وهو یرید لتکبیرة الرکوع جازت صلاته لان نیته لغت فبقیت التکبیر حالة القیام، البحر: ۱/۲۹۱، باب صفة الصلوة ط.سعید، هندیة ۱/۶۹، الفصل الاول فی فرائض الصلاة ط:رشیدیه.

(۳) ویکره الجهر بالتسمیة والتأمین واتمام القراءة فی الرکوع والاذکار بعد تمام الانتقال الخ. عالمگیری: ۱/۱۰۵، الفصل الثانی فیما یکره فی الصلاة ومالایکره ط رشیدیه. ردالمحتار. ۱/۴۵۴، باب صفة الصلوة، مطلب فی بیان السنة والمستحب الخ ط.سعید. حلبی کبیر، ص.۳۰۲، مکروهات فی الصلاة، ط: نعمانیة کوئٹه.وص: ۳۵۲،ط:سهیل.

## رکوع میں مرد وعورت کے درمیان فرق

مرد اور عورت کے درمیان چند باتوں میں فرق ہے:

۱... مرد رکوع میں اتنا جھکے کہ سر، پیٹھ اور سرین برابر ہو جائیں، اور عورت تھوڑی مقدار میں جھکے، یعنی صرف اس قدر جھکے کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں، پیٹھ سیدھی نہ کرے۔(۱)

۲......مرد رکوع میں گھٹنے پر انگلیاں کھول کر رکھے اور ہاتھ پر زور دیتے ہوئے مضبوطی کے ساتھ گھٹنوں کو پکڑے، اور عورت انگلیاں ملا کر ہاتھ گھٹنوں پر رکھ دے اور ہاتھ پر زور نہ دے اور گھٹنے جھکے ہوئے رکھے، مردوں کی طرح خوب سیدھے نہ کرے۔(۲)

۳......مرد رکوع میں اپنے بازوؤں کو پہلو سے بالکل الگ رکھے، اور کھل کر رکوع کرے اور عورت اپنے بازوؤں کو پہلو سے خوب ملائے اور جتنا ہو سکے سکڑ کر رکوع کرے۔(۳)

## رکوع نہیں کرسکتا

اگر کوئی شخص کھڑے ہونے اور سجدہ کرنے کی طاقت رکھتا ہے، صرف رکوع

---

(۱، ۲، ۳) (ثم)......(یکبر)....للرکوع... (ویضع یدیه) معتمدا بهما (علی رکبتیه ویفرج اصابعه) للتمکن ویسن ان یلصق کعبیه وینصب ساقیه (ویبسط ظهره) ویسوی ظهره بعجزه (غیر رافع ولا منکس رأسه الخ. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۴۹۱، ۴۹۳، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید، قال فی المعراج وفی المجتبی هذا کله فی حق الرجال. اما المرأة فتنحنی فی الرکوع یسیرا ولا تفرج ولکن تضم وتضع یدیها علی رکبتیها وضعا وتحنی رکبتیها ولا تجافی عضدیها لان ذالک استرلها، شامی: ۱/ ۴۹۳، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید کراچی. هندیة ۱/ ۷۴، الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها الخ ط: رشیدیه، خلاصة الفتاوی: ۱/ ۵۴، الفصل الثانی فی فرائض الصلاة وواجباتها ط: رشیدیة.

نہیں کر سکتا، تو اس آدمی پر کھڑا ہو کر نیت باندھنا اور قراءت کرنا واجب ہے، البتہ رکوع صرف اشارہ سے کرے، پھر سجدہ زمین پر کرے، نماز ہو جائے گی۔(۱)

## رکوع نہیں کیا اور سجدہ میں چلا گیا

کوئی شخص سورۂ فاتحہ اور سورت پڑھنے کے بعد رکوع میں جانے کے بجائے بھول کر سجدہ میں چلا گیا، اور دوسری رکعت سے پہلے پہلے یاد آیا تو اس کو چاہیے کہ اسی وقت اٹھ کر رکوع کرلے، پھر دوبارہ سجدہ کرے اور آخر میں سہو سجدہ کرے۔(۲)

اور اگر دوسری رکعت سے پہلے یاد نہیں آیا، تو دوسری رکعت کا رکوع پہلی رکعت کا رکوع شمار کیا جائے گا اور یہ دوسری رکعت بھی پہلی رکعت شمار کی جائے گی، اور یہ دوسری رکعت کالعدم ہو جائے گی، اس کے عوض میں اس کو ایک اور رکعت پڑھنا ہوگی، اور اس

---

(۱) قوله بل تعذر السجود كاف.....قال في البحر ولم أرما اذا تعذر الركوع دون السجود غيرواقع آه اى لانه متى عجز عن الركوع عجز عن السجود"نهر" قال ح: القول على فرض تصوره ينبغى ان لايسقط لان الركوع وسيلة اليه، ولايسقط المقصود عندتعذرالوسيلة ، كما لم يسقط الركوع والسجود عندتعذرالقيام ، شامي: ۹۷/۲، باب صلاة المريض ، ط:سعيد، البحر: ۱۱۳/۲ ، قبيل (قوله وجعل سجوده اخفض) باب صلاة المريض ط:سعيد.

(۲) اذا سجد فى موضع الركوع او ركع فى موضع السجود او كرر ركنا او قدم الركن او اخره ففى هذه الفصول كلها يجب سجود السهو. عالمگيرى: ۱۲۷/۱ ، الباب الثانى عشرفى سجودالسهو ط:رشيديه. حلبى كبير،ص:۴۵۶، فصل فى سجود السهو ط سهيل اكيڈمى، تاتارخانية: ۷۱۲/۱، الفصل السابع عشرفى سجود السهو ط:ادارة القرآن والعلوم الاسلامية، بدائع الصنائع : ۱۶۳/۱ ، فصل فى بيان سبب الوجوب ط:سعيد.

ولايجب السجود الابترک واجب اوتاخيره اوتاخير ركن اوتقديمه، هداية : ۱۲۶/۱ ، الباب الثانى عشر فى سجودالسهو ط:رشيدية.

صورت میں بھی سہو سجدہ کرنا واجب ہے۔(۱)

## رکوع وسجود کی حقیقت

☆ ...جب قیام کی حالت میں احکم الحاکمین، رب العالمین کا حکم نامہ قرآن کریم پڑھا گیا تو اس کے حکم کو ماننے کے لئے جھکنا اور سجدہ کرنا اطاعت اور فرمانبرداری پر دلالت کرتے ہیں، جب حکام کی طرف سے عوام کو حکمنامہ آتا ہے اور ان کو پڑھ کر سنایا جاتا ہے، تو اس حکم نامہ کی اطلاع یابی اور اطاعت کا ایک نمونہ ظاہر ہوا کرتا ہے، تو رکوع اور سجود اس حکم الٰہی کی اطاعت پر دلالت کرتے ہیں جو ان کو پڑھ کر سنایا جاتا ہے۔

☆......اللہ کی عظمت کے خیال کرنے کے بعد جو اپنے نفس کی تحقیر کی کیفیت اپنے دل پر طاری ہونی چاہیئے، عالم اجسام میں اس کیفیت کے قائم مقام اور اس کے مقابلہ میں اگر کوئی چیز ہے تو وہ جھک جانا ہے، جس کو اسلام کی اصطلاح میں ''رکوع'' کہتے ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ کے غیر متناہی بلند مراتب کے اعتقاد کے بعد جو اپنی پستی کے خیال کی کیفیت دل میں پیدا ہوتی ہے، اس کے مقابلہ میں اور اس کے قائم مقام اس بدن کے احوال وافعال میں اگر کچھ ہے تو یہ ہے کہ اپنا سر اور منہ جو کہ عزت کے محل سمجھے جاتے ہیں زمین پر رکھے، اور ناک اس کے آستانہ کے خاک پر رگڑے، اس کو اسلام میں ''سجدہ'' کہتے ہیں۔

---

(۱) ولو کان المتروک رکوعا فلایتصور فیہ القضاء.....فلو قرأ وسجد ولم یرکع ثم قام فقرأ ورکع وسجد فهذا قد صلی رکعة ولایکون هذا الرکوع قضاء عن الاول . البحر الرائق : ۹۸/۲ باب سجود السهو ،ط:سعید،حلبی کبیر،ص:۴۵٦، فصل فی سجود السهو ط:سهیل اکیڈمی، بدائع الصنائع ۱٦۸/۱ فصل فی بیان المتروک ساهیا هل یقضی ام لا؟ ط:سعید.

☆..... نماز میں انسان کو اللہ تعالیٰ کے روبرو کھڑا ہونا پڑتا ہے، اور کھڑا ہونا خدمت گاروں کے آداب میں سے ہے، یہ نماز کا پہلا حصہ ہے، پھر رکوع جو دوسرا حصہ ہے، یہ بتلاتا ہے کہ وہ اللہ کے حکم کی تعمیل کے لئے کس قدر گردن جھکاتا ہے، اور سجدہ جو تیسرا حصہ ہے وہ عبادت کا مقصود، کمال ادب اور کمال تذلل اور نیستی کو ظاہر کرتا ہے۔ (احکام اسلام ص ۶۱ مع تغییر) (۱)

## رکوع وسجود کی طاقت نہیں

اگر مرض کی وجہ سے رکوع اور سجدہ کرنے کی طاقت نہیں تو پھر اشارے سے رکوع اور سجدہ کر کے نماز پڑھے، اور رکوع کی نسبت سے سجدہ کا اشارہ ذرا پست کرے، لیکن تکیہ وغیرہ کوئی چیز اٹھا کر پیشانی کے سامنے کر کے اس پر سجدہ نہ کرے۔ (۲)

## رمضان کے اخیر عشرے کی رات

رمضان المبارک کے اخیر عشرے کی راتوں میں کثرت سے نفل پڑھنے کی بہت زیادہ فضیلتیں ہیں، اور بہت زیادہ ثواب ہے، اس لئے ان راتوں کو عبادت کے لئے غنیمت سمجھنا چاہئے، پھر اگلے سال رمضان المبارک کا مہینہ ملے یا نہ ملے یہ نصیب اور

---

(۱) ومن الافعال التعظيمية ان يقوم بين يديه مناجيا ويقبل عليه مواجها اشدمن ذالک ان يستشعر ذله وعزة ربه فيكس رأسه..... واشدمن ذالک ان يعفر وجهه الذى هو اشرف اعضائه ومجمع حواسه بين يديه فتلک التعظيمات الثلاث الفعلية شائعة فى طوائف البشر لايزالون يفعلونها فى صلواتهم وعملو كهم وامرآئهم. حجة الله البالغة، باب اسرار الصلوة : ۱/ ۷۳، ط: صديقيه كتب خانه اكوڑه خٹک.

(۲) وان عجز عن القيام والركوع والسجود وقدر على القعود يصلى قاعدا بايماء ويجعل السجود اخفض من الركوع ....ويكره للمؤمى ان يرفع اليه عودا اووسادة يسجدعليه. عالمگيرى: ۱/ ۱۳۶، الباب الرابع عشر فى صلاة المريض ط: رشيديه كوئٹه. الدرالمختار: ۱/ ۹۷ ـ ۹۸ باب صلوة المريض، ط: سعيد، حلبى كبير، ص: ۲۶۲، الثانى القيام، ط: سهيل اكيڈمى.

قسمت کی بات ہے۔(۱)

# رمضان میں مغرب کی جماعت میں تاخیر کرنا

رمضان میں افطار کی وجہ سے مغرب کی نماز کی جماعت میں کچھ دیر کرنا جائز ہے،اس میں کچھ حرج نہیں،اطمینان سے روزہ افطار کر کے جماعت شروع کر سکتے ہیں، اورتاخیر کی مقدار اذان کے بعد پانچ سات منٹ ہے اس سے زیادہ نہ کرے۔(۲)

# رموز واوقاف

آیت"لا" کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) قالت عائشة رضی الله عنها كان رسول الله صلی الله علیه وسلم یجتهدفی العشر الاواخر مالایجتهد فی غیره. مسلم: ۱/۳۷۲، كتاب الاعتكاف، باب الاجتهاد فی العشر الاواخر من شهررمضان ط:قديمي، مشكوة : ۱/۱۸۲ ، كتاب الصوم، باب ليلة القدر، ط:قديمي، ترمذی: ۱/۱۶۴ ، كتاب الصوم، باب ماجاء فی ليلة القدر، ط:الميزان.

(۲) وكره ای التاخير لاالفعل لأنه مأمور به تحريما الابعذر كسفر وكونه علی اكل. قال الشامی تحته: ای لكراهة الصلاة مع حضور طعام تميل اليه نفسه ولحديث اذا اقيمت الصلاة وحضر العشاء فابدء وا بالعشاء. شامی: ۱/۳۶۹، كتاب الصلوة ط:سعيد. البحرالرائق: ۱/۲۴۸، كتاب الصلوة، ط:سعيد. التاتارخانية : ۱/۴۰۶، كتاب الصلوة ، الفصل الاول فی المواقيت ، نوع اخر فی بيان فضيلة الاوقات ، ط:ادارة القرآن .

ويستحب تعجيل صلاة المغرب صيفاوشتاء ..... وقال عليه الصلاة والسلام: "ان امتی لن يزالوا بخير مالم يؤخروا المغرب الی اشتباك النجوم" مضاهاة لليهود فكان تأخيرها مكروها (الافی يوم غيم) والامن عذر سفراومرض وحضورمائدة ، والتاخيرقليلا لايكره، مراقی الفلاح، (قوله والتاخيرقليلالايكره) ای تحريما بل يكره تنزيها والی اشتباك النجوم يكره تحريما وفی قول لايكره مالم يغب الشفق والاصح الاول، حاشية الطحطاوی علی المراقی، ص: ۱۸۳ كتاب الصلاة، ط.قديمی وص:۷۳، ط: مكتبه غوثيه، ويستحب تعجيل الافطارقبل طلوع النجم ....ويعجل الافطارولايصلی المغرب قبل الافطار لانه سنة. فتاوی جامع الفوائد،ص: ۷۶، ط میرمحمدكتب خانه، فتاوی رحيمية: ۶/۲۴۴، ط:دارالاشاعت.

## رنج وغم کی خبر سن کر......

نماز کے دوران رنج وغم کی بری خبر سن کر " اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ " کہنے سے نماز فاسد ہوجاتی ہے، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۱)

## روپیہ

اگر روپیہ میں جاندار کی تصویر ہے تو اس کو جیب میں رکھ کر نماز پڑھنا درست ہے(۲) اور روپیہ میں جاندار کی تصویر چھاپنے کی وجہ سے حکومت کے لوگ گنہگار ہوں گے، روپیہ جیب میں رکھنے والا نہیں کیونکہ یہ مجبور ہے۔(۳)

## روزہ نہیں رکھا تب بھی تراویح پڑھے

☆......تراویح کی نماز روزہ کے تابع نہیں، اس لئے جو لوگ کسی وجہ سے دن کو روزہ نہ رکھ سکیں ان کے لئے بھی رات کو تراویح کی نماز پڑھنا سنت ہے، اگر تراویح بھی

---

(۱) واذا اخبر المصلي بخبر يسوؤه فقال انا لله وانا اليه راجعون واراد به جوابه فهذا يقطع الصلوة التاتارخانية: ۱/۵۷۳، الفصل الخامس في بيان مايفسد الصلوة ومالايفسد، ط: ادارة القرآن، هندية: ۱/۹۹، الباب السابع فيمايفسد الصلوة ومايكره فيها. ط: رشيديه، شامي: ۱/۶۲۰، باب مايفسد الصلوة ومايكره فيها، ط: سعيد.

(۲) لايكره ان يصلي ومعه صرة او كيس فيه دنانير او دراهم فيها صور صغار لاستتارها. البحر الرائق: ۲/۲۷، باب مايفسد الصلوة ومايكره فيها، ط: سعيد، شامي ۱/۶۴۸، باب مايفسد الصلوة ومايكره فيها ط: سعيد.

(۳) عن مسلم قال كنا مع مسروق ..... فقال سمعت عبدالله قال سمعت النبي صلى الله عليه وسلم يقول ان اشد الناس عذابا عند الله المصورون، بخاري: ۲/۸۸۰، كتاب اللباس، باب التصاوير، ط. قديمي، مسلم: ۲/۲۰۱، كتاب اللباس والزينة، باب تحريم تصوير صورة الحيوان الخ ط قديمي، نسائي: ۲/۳۰۰، كتاب الزينة من السنن المطرة، ذكر اشد الناس عذابا ط. قديمي

نہیں پڑھیں گے تو سنت ترک کرنے کی وجہ سے گنہگار ہونگے۔(۱)

☆ مسافر اور وہ مریض جو روزہ نہیں رکھ سکتا، اسی طرح حیض ونفاس والی عورتیں اگر تراویح کے وقت پاک ہو جائیں، اسی طرح وہ کافر جو اس وقت مسلمان ہوا ہو ان سب کے لئے تراویح کی نماز پڑھنا سنت ہے، اگر چہ ان لوگوں نے روزہ نہیں رکھا۔(۲)

## روضۂ مبارک کی تصویر

اگر روضۂ مبارک کا نقشہ یا تصویر نمازی کے سامنے ہوگی، تو نماز مکروہ نہیں ہوگی، کیونکہ قبر کے نقشہ کی کوئی پرستش نہیں کرتا، البتہ اگر کسی قوم کی یہ عادت ہے کہ وہ قبر کی تصویر یا نقشہ کی پرستش کرتی ہے تو اس صورت میں قبر کی تصویر یا نقشہ سامنے رکھ کر نماز پڑھنا مکروہ

---

(۱) التراويح سنة مؤكدة لمواظبة الخلفاء الراشدين للرجال والنساء اجماعا. الدرمع الرد: ۲/۴۳، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح. ط:سعيد.

(۲) والتراويح سنة مؤكدة لمواظبة الخلفاء الراشدين (للرجال والنساء) (قوله لمواظبة الخلفاء الراشدين) اى اكثرهم، لان المواظبة عليها وقعت في اثناء خلافة عمر رضي الله عنه، ووافقه على ذالك عامة الصحابة ومن بعدهم الى يومنا هذا بلانكير، وكيف لا وقد ثبت عنه صلى الله عليه وسلم "عليكم بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين عضوا عليها بالنواجذ" كما رواه ابو داؤد، شامي: ۲/۴۳ - ۴۴، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، ط:سعيد، البحر: ۲/۶۶، باب الوتر والنوافل ط:سعيد كراچی.

(منفردا ولا بجماعة) وهي سنة الوقت لا سنة الصوم في الاصح فمن صار أهلا للصلاة في آخر اليوم يسن له التراويح كالحائض اذا طهرت والمسافر والمريض المفطر، حاشية الطحطاوى على المراقي، ص: ۴۱۲، فصل في صلاة التراويح، قبل " باب الصلاة في الكعبة" ط. قديمى كراچی.

ہوگا۔(۱)

## رومال

رومال کو ٹوپی پر عمامہ کے طور پر باندھ کر نماز پڑھنا اور پڑھانا جائز ہے، ایسے آدمی کو عمامہ باندھنے کا ثواب ملے گا۔(۲)

## رومال باندھنا

نماز میں سر پر اس طرح رومال باندھنا کہ کھوپڑی کھلی رہے مکروہ ہے۔(۳)

## رومال کا سترہ

اگر کوئی شخص نمازی کے سامنے سے گذرنے کے لئے اپنا رومال لٹکا کر یا اپنی

---

(۱) او لمهر دی روح لایکره لانها لاتعبد، قال الشامی تحته: لقول ابن عباس للسائل فان کنت لابد فاعلا فاصنع الشجر ومالانفس له، شامی: ۱/۶۴۹، باب مایفسد الصلوة ومایکره فیها ط: سعید. هندیة: ۱/۱۰۷، باب مایفسد الصلوة ومایکره فیها، الفصل الثانی فیما یکره فی الصلاة ومالایکره، ط: رشیدیه، البحر الرائق: ۲/۲۷، باب مایفسد الصلوة ومایکره فیها ط: سعید، تتمة: وفی القهستانی: لاتکره الصلاة فی جهة قبر الااذا کان بین یدیه بحیث لو صلی صلاة الخاشعین وقع بصره علیه، شامی: ۱/۶۵۴، باب مایفسد الصلاة ومایکره فیها، مطلب فی بیان السنة والمستحب والمندوب والمکروه ط: سعید، و: ۱/۳۸۰، کتاب الصلوة، مطلب فی اعراب کاننا ماکان، ط: سعید. کتاب الفقه علی المذاهب الاربعة: ۱/۲۷۹، الصلاة فی المقبرة، ط: دار احیاء التراث العربی بیروت.

(۲) فان لم تکن عمامته بالکبیرة التی تؤذی حملها...... ولا بالصغیرة التی تقصر عن وقایة الرأس الحر والبرد بل وسط بین ذالک. شرح الزرقانی علی مواهب اللدنیة، النوع الثانی فی لباسه وفراشه: ۶/۲۵۷، ط: دار الکتب العلمیة بیروت.

(۳) ویکره الاعتجار وهو ان یکور عمامته ویترک وسط رأسه مکشوفا کذا فی التبیین عالمگیری. ۱/۱۰۶، الباب السابع فیما یفسد الصلوة ومایکره فیها، الفصل الثانی فیما یکره فی الصلاة ومالایکره ط: رشیدیه، حلبی کبیر، ص: ۳۴۵، ط: سهیل اکیڈمی، خلاصة الفتاوی: ۱/۵۷، الجنس فیما یکره فی الصلوة، ط: رشیدیة.

چھڑی کھڑی کر کے اس کے پیچھے سے گذرنا چاہے تو ضرورت کے وقت گذر سکتا ہے، گنہگار نہیں ہوگا۔(۱)

## رونا

نماز کے دوران مصیبت یا درد کی وجہ سے قصداً رونا یا آہ یا اف وغیرہ کہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۲)

اور اللہ کے ڈر یا جنت ودوزخ کی یاد سے رونے یا آہ یا اف وغیرہ کہنے کی صورت میں نماز فاسد نہیں ہوگی، اسی طرح نماز کے دوران بلا اختیار رونے یا آہ یا اف کہنے سے بھی نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۳)

## ریاح

☆......اگر ''ریاح'' کا مریض شرعی اعتبار سے معذور ہو چکا ہے، یعنی ریح

---

(۱) تنبیه: لم یذکر وا ما اذا لم یکن معه سترة ومعه ثوب او کتاب مثلا هل یکفی وضعه بین یدیه؟ والظاهر نعم کما یؤخذ من تعلیل ابن همام المار آنفا. شامی: ۶۳۷/۱، کتاب الصلوة، باب مایفسد الصلوة ومایکره فیها، ط:سعید. (قوله ولو کان فرجة الخ) ......اقول واذا کان معه عصا لاتقف علی الارض بنفسها فامسکها بیده ومر من خلفها هل یکفی ذالک؟ لم اره. شامی: ۶۳۶/۱، باب مایفسد الصلوة ومایکره فیها، ط:سعید.

(۲) والانین هو قوله "آه" بالقصر والتأوه هو قوله "آه" بالمد والتأفیف اُف اوتُف والبکاء بصوت یحصل به حروف لوجع اومصیبة. الدر مع الرد: ۶۱۹/۱، باب مایفسد الصلوة ومایکره فیها ط.سعید. حلبی کبیر، ص: ۴۳۶، مفسدات الصلوة، ط:سهیل اکیڈمی، هندیة: ۱۰۰/۱، الباب السابع فیما یفسد الصلوة ومایکره فیها، ط:رشیدیه.

(۳)ان کان ذلک الانین او التاوه اوالبکاء من ذکر الجنةای بسبب تذکر الجنةاو النار او نحو ذلک مماهو من الامور الاخرویةلم یقطعهاای لم یفسد صلوته لانه بمنزلة الدعاء بالرحمة والعفو، حلبی کبیر، ص: ۴۳۶، مفسدات الصلاة،ط:سهیل اکیڈمی. شامی: ۶۱۹/۱، باب مایفسد الصلاة ومایکره فیها،ط:سعید، هندیة: ۱۰۱/۱، الباب السابع فیمایفسد الصلاة ومایکره فیها،ط:رشیدیة.

خارج ہونے کی بیماری اس قدر زیادہ ہے کہ پورے وقت میں پاکی کے ساتھ صرف فرض نماز پڑھنے کا وقت بھی نہیں ملتا کہ اس میں بھی ریح خارج ہوتی رہتی ہے، تو وہ معذور ہے،(۱) ایسا معذور ہر نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد نیا وضو کر کے فرض، واجب، سنت اور نفل جو بھی چاہے پڑھ سکتا ہے، جب تک اس نماز کا وقت باقی رہے گا ریح خارج ہونے کی وجہ سے وضو نہیں ٹوٹے گا، بلکہ نماز میں ریح خارج ہونے سے بھی وضو نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ وہ معذور ہے، ہاں ریح کے علاوہ دوسری وضو توڑنے والی چیزوں سے وضو ٹوٹ جائے گا۔

پھر جب دوسری نماز کا وقت داخل ہوگا تو پھر نیا وضو کرنا پڑے گا۔(۲)

☆......ایک وقت پورا ایسا گذر جانے کے بعد کہ نماز ادا کرنے کا موقع نہ ملے، اور شرعی اعتبار سے معذور ہونے کا حکم لگ جائے، اس کے بعد دوسری نمازوں کے اوقات میں پورا وقت ریح خارج ہوتے رہنا شرط نہیں بھی بھی ریح خارج ہوتے رہنا معذور بنے

---

(۱) وصاحب عذر انفلات ریح... ان استوعب عذره تمام وقت صلاة مفروضة بأن لا يجد في جميع وقتها زمنا يتوضأ ويصلي فيه خاليا عن الحدث ولو حكما لان الانقطاع اليسير ملحق بالعدم وهذا شرط العذر في حق الابتداء. الدر مع الرد: ۱/۳۰۵، باب الحيض، مطلب في احكام المعذور، ط: سعيد هنديه: ۱/۴۰، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس والاستحاضة، ومما يتصل بذلك احكام، ط: رشيديه، فتح القدير: ۱/۱۶۳، باب الحيض والاستحاضة، فصل في الاستحاضة، ط: رشيديه.
حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۱۴۹، باب الحيض والنفاس والاستحاضة، ط: قديمي

(۲) وحكمه الوضوء لا غسل ثوبه ونحوه لكل فرض .... ثم يصلي به فيه فرضا ونفلا فدخل الواجب بالاولى فاذا خرج الوقت بطل اى ظهر حدثه السابق حتى لو توضأ على الانقطاع ودام الى خروجه لم يبطل بالخروج مالم يطرأ حدث آخر او يسيل كمسألة مسح خفه، الدر مع الرد ۱/۳۰۵، ۳۰۶، باب الحيض، مطلب في احكام المعذور، ط: سعيد، هندية: ۱/۴۱، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس والاستحاضة، ومما يتصل بذلك احكام المعذور، ط: رشيديه. فتح القدير: ۱/۱۵۹، باب الحيض والاستحاضة، فصل في الاستحاضة، ط: رشيدية.

رہنے کے لئے کافی ہے۔(۱)

ہاں اگر نماز کا ایک پورا وقت ایسا گذر جائے کہ ایک دفع بھی ریح خارج نہ ہو تو اب وہ معذور نہیں رہے گا۔(۲)

☆ اگر وضو نہیں کر سکتا تو نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد تازہ تیمّم کرے۔(۳)

## ریاح روک کر نماز پڑھنا

ریاح روک کر نماز ادا کرنا مکروہ ہے، اگر دل اس میں زیادہ مشغول ہو جاتا ہے تو مکروہ تحریمی ہے، ورنہ مکروہ تنزیہی ہے، باقی دونوں صورتوں میں نماز ادا کرنے سے نماز

---

(۱)وشرط بقائه ان لايمضي عليه وقت فرض الا والحدث الذي ابتلي به يوجد فيه هكذا في التبيين، عالمگیری ۱/۴۱، الباب السادس في الدماء المختصة بالنساء، الفصل الرابع في احكام الحيض والنفاس والاستحاضة، ومما يتصل بذلك احكام المعذور، ط رشيدية، الدر مع الرد ۱/۳۰۵، باب الحيض، مطلب في احكام المعذور، ط سعيد فتح القدير ۱/۱۶۳، باب الحيض والاستحاضة، فصل في الاستحاضة، ط: رشيدية.

(وشرط دوامه) اي العذر (وجوده) اي العذر (في كل وقت بعد ذلك) الاستيعاب الحقيقي، او الحكمي (ولو) كان وجوده (مرة) واحدة ليعلم بهابقاؤه (وشرط انقطاعه) وخروج صاحبه عن كونه معذورا (خلو وقت كامل عنه) بانقطاعه حقيقة، فهذه الثلاث شروط الثبوت والدوام، والانقطاع نسأل الله العفو والعافية بمنه وكرمه، مراقي الفلاح حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ۱۵۰-۱۵۱ قبيل باب الانجاس والطهارة عنها، ط. قديمي.

(۲)وفي حق الزوال يشترط استيعاب الانقطاع تمام الوقت حقيقة لانه انقطاع الكامل الدر مع الرد ۱/۳۰۵، باب الحيض، مطلب في احكام المعذور، ط سعيد، فتح القدير ۱/۱۶۳، باب الحيض والاستحاضة، فصل في الاستحاضة، ط رشيديه، حلبي كبير، ص ۳۵، فصل في نواقض الوضوء، ط سهيل اكيدمي، وحكمه الوضوء، قال الشامي تحته قوله الوضوء اي مع القدرة عليه والا فالتيمم شامي ۱/۳۰۵، باب الحيض، مطلب في احكام المعذور، ط سعيد

(۳)وحكمه الوضوء، الدر المختار وفي الشامية (قوله الوضوء) اي مع القدرة عليه والا فالتيمم، شامي: ۱/۳۰۵، باب الحيض، مطلب في احكام المعذور، ط: سعيد

ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

## ریح

اگر نماز شروع کرنے کے بعد ریح خارج ہونا چاہتی ہے، تو نماز توڑ دے اور فراغت کے بعد وضو کر کے اطمینان کے ساتھ نماز پڑھے، خواہ نفل نماز ہو یا فرض نماز، تنہا نماز پڑھ رہا ہو، یا جماعت کے ساتھ، بعد میں جماعت ملنے کی امید ہو یا نہ ہو، ہر حال میں نماز توڑ کر فراغت کے بعد وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھے، ورنہ اسی حالت میں نماز پڑھنے کی صورت میں نماز مکروہ ہوگی، یعنی نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، باقی ثواب پورا نہیں ملے گا۔

ہاں اگر فراغت کے بعد دوبارہ وضو کر کے نماز پڑھنے کی صورت میں وقت نکلنے کا ڈر ہو، یا جنازہ کی نماز ہے ختم ہونے کا ڈر ہو تو اسی حالت میں پڑھ لیا کرے۔(۲)

---

(۱) قوله : وصلاته مع مدافعة الاخبثين الخ ای البول والغائط. قال فی الخزائن سواء كان بعد شروعه او قبله، فان شغله قطعها ان لم يخف فوت الوقت .. وقيل مدافع الريح وما ذكره من الاثم صرح به فی شرح المنية وقال لأدائها مع الكراهة التحريمية .شامی : ۱/ ۶۴۱ .باب مايفسد الصلوة وما يكره فيها، مطلب فی الخشوع .ط:سعيد. حلبی كبير :ص: ۳۶۲. كراهية الصلوة ، فروع فی الخلاصة .ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

(۲)يكره ان يدخل فی الصلوٰة وقد اخذه غائط او بول ... وان كان الاهتمام بالبول والغائط يشغله ای يشغل قلبه عن الصلوة ويذهب خشوعه يقطعها ای يقطع الصلوة ليؤديها علی وجه الكمال هذا اذا كان فی الوقت سعة فان خاف ان قطعها ان يخرج الوقت فلا يقطعها وان كان يحل تفوته الجماعة فان كان بحال يجد جماعة اخری يقطع الصلوة ويغسل وان كان لا يجد او فی آخر الوقت يمضی علی صلاته .حلبی كبير ص: ۳۶۶ . كراهية الصلوة، فروع فی الخلاصة ط سهيل اكيڈمی لاهور .شامی : ۱/ ۶۴۱ .باب مايفسد الصلوة وما يكره فيها ،مطلب فی الخشوع .ط: سعيد كراچی. وانظر الی الحاشية السابقة أيضاً.

## ریح خارج ہو جاتی ہے

اگر کسی کو رکوع اور سجدہ میں جانے کی صورت میں پیٹ پر دباؤ پڑنے کی وجہ سے ریح خارج ہو جاتی ہے اور وضو ٹوٹ جاتا ہے، تو ایسا آدمی اس طرح نماز ادا کرے کہ پیٹ پر دباؤ نہ پڑے اور وضو کی حفاظت ہو سکے، اگر رکوع اور سجدہ کرنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے، تو بیٹھ کر اشارہ سے رکوع سجدہ کر کے نماز ادا کرے سجدہ کا اشارہ رکوع کی نسبت سے زیادہ جھکا ہوا ہو۔(۱)

## ریڈیو سے اذان دینا

شریعت میں اذان دینے والا عاقل ہونا ضروری ہے، اس لئے بے عقل ناسمجھ بچے کی اذان کا اعتبار نہیں ہے، چونکہ ریڈیو، ٹیپ ریکارڈ اور ٹی وی میں عاقل ہونے کی شرط موجود نہیں، اس لئے ریڈیو، ٹیپ اور ٹی وی کی اذان شرعی اذان نہیں، اس سے اذان کی سنت ادا نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) رجل بحلقه جراح لا يقدر على السجود ويقدر على غيره من الافعال يصلي قاعدا بالإيماء. ولو قام وقرأ وركع ثم قعد، وأ وما للسجود جاز والاول اولى. حاشية الطحطاوى على مراقي الفلاح: ۲/ ۲۱، باب صلاة المريض، ط: المكتبة العوثية. وص: ۴۳۲، ط: قديمي. الدر مع الرد: ۱/ ۴۴۵، باب صفة الصلوة، ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۲۶۷ فرائض الصلاة، الثاني القيام، ط: سهيل اكيڈمي. وكذا من يسيل جرحه لو سجد وقد يتحتم القعود كمن يسيل جرحه إذا قام أو يسلسل بوله الخ. الدر مع الرد: ۱/ ۴۴۵، باب صفة الصلاة، بحث القيام ط سعيد كراچي.

(۲) واما الثاني فأن يكون رجلا عاقلا ثقة عالما بالسنة. البحر الرائق: ۱/ ۲۵۴، باب الاذان، ط. سعيد كراچي هندية: ۱/ ۵۳، الباب الثاني في الاذان، الفصل الاول في صفته واحوال المؤذن، ط رشيديه كوئته فتح القدير: ۱/ ۲۱۶، باب الاذان، ط: رشيدية كوئته.

## ریشمی کپڑے

۱۔ مردوں کے لئے ریشمی کپڑے پہننا ناجائز اور حرام ہے،(۱) اگر کسی مرد نے ریشمی کپڑے پہن کر نماز پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، البتہ ریشمی کپڑے پہننے کی وجہ سے سخت گنہگار ہوگا۔(۲)

۲۔ عورتوں کے لئے ریشمی کپڑے منع نہیں ہیں۔(۳)

## ریشمی لباس

مردوں کے لئے ریشمی لباس پہن کر نماز پڑھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۴)

## ریل گاڑی

☆ ... ریل گاڑی سے سفر کے دوران نماز کا وقت آتا ہے تو نماز پڑھنا فرض

---

(۱) یحرم لبس الحریر ولو بحائل علی الرجل. شامی. ۶/ ۳۵۱. کتاب الحظر والاباحة فصل فی اللبس. ط: سعید کراچی. ہندیة ۵/ ۳۳۰، کتاب الکراھیة، الباب التاسع فی اللبس، ط: رشیدیة کوئٹہ بحر ۸/ ۱۸۹، کتاب الکراھیة، فصل فی اللبس، ط: سعید کراچی.

(۲) والثوب الحریر، والمغصوب وارض الغیر تصح فیھا الصلاۃ مع الکراھة. حاشیة الطحطاوی علی مراقی الفلاح: ۱/ ۲۹۴. باب شروط الصلاۃ وارکانھا. ط. المکتبة الغوثیة. وص: ۲۱۱. ط: قدیمی کراچی شامی: ۱/ ۴۰۴ باب شروط الصلوۃ مطلب فی ستر العورۃ. ط سعید البحر الرائق: ۱/ ۲۶۸. باب شروط الصلاۃ ط: سعید.

(۳) حرم للرجل لا للمراۃ لبس الحریر البحر الرائق: ۸/ ۱۸۹ کتاب الکراھیة، فصل فی اللبس ط سعید کراچی. شامی ۶/ ۳۵۱. کتاب الحظر والاباحة، فصل فی اللبس ط سعید کراچی فتح القدیر: ۸/ ۴۵۳. کتاب الکراھیة، فصل فی اللبس ط: رشیدیة کوئٹہ.

(۴) انظر الی الحاشیة السابقة رقم ۱

ہے۔(۱)

☆ .. اور ریل گاڑی میں قبلہ رخ کھڑے ہو کر نماز پڑھنا ممکن ہے اس لئے نماز کے شروع سے اختتام تک قبلہ رخ ہو کر نماز پڑھنا ضروری ہے، اگر ابتدا میں قبلہ رخ ہو کر نماز شروع کی اور درمیان میں ریل گاڑی قبلہ رخ سے ہٹ گئی تو نمازی نماز کے دوران اپنا رخ قبلہ کی طرف پھیر لے،(۲) تاہم ریل گاڑی میں ہجوم اتنا زیادہ ہو کہ رخ پھیرنا ممکن نہ ہو تو مجبوری کی وجہ سے نماز ہو جائے گی، اس کی مثال لنگر انداز کشتی جیسی ہے۔(۳)

---

(۱) (موقوتا) محدودا لأوقات لا يجوز اخراجها عن اوقاتها في شيء من الاحوال فلا بد من اقامتها سفرا ايضا. روح المعاني في تفسير القرآن العظيم والسبع المثاني: ۱۳۸/۳، النساء:۱۰۳، ط: مكتبه امداديه ملتان. معالم التنزيل للبغوى: ۴۷۲/۱، النساء:۱۰۳، ط: دار المعرفة بيروت.

(۲) من اراد ان يصلي في سفينة تطوعا او فريضة فعليه ان يستقبل القبلة ولا يجوز له ان يصلي حيثما كان وجهه كذا في الخلاصة حتى لو دارت السفينة وهو يصلي توجه الى القبلة حيث دارت. هندية: ۶۳/۱، الباب الثالث في شروط الصلاة، الفصل الثالث في استقبال القبلة ط: رشيديه كوئٹه. شامي: ۱۰۲/۲، باب صلاة المريض ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱۱۷/۲، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي.

(۳) والمربوطة بلجة البحر ان كان الريح يحركها شديدا فكالسائرة والا فكالواقفة ويلزم استقبال القبلة عند الافتتاح وكلما دارت، قال الشامي تحته: قوله ويلزم استقبال القبلة الخ. اى في قولهم جميعا "بحر" وان عجز عنه يمسك عن الصلاة ولعله يمسك مالم يخف خروج الوقت لما تقرر من ان قبلة العاجز جهة قدرته وهذا كذالك والا فما الفرق فليتأمل. شامي ۱۰۱/۲-۱۰۲ كتاب الصلاة، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. حاشية الطحطاوى على مراقي الفلاح: ۵۵۹/۱. كتاب الصلاة، باب في الصلاة في السفينة، المكتبة الغوثية كراچي. وص: ۴۱۰. ط: قديمي كراچي. فتاوىٰ دار العلوم ديوبند: ۱۴۲/۲. كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة، فصل ثالث استقبال قبله. ط: دار الاشاعت كراچي. ۱۹۸۶ء.

☆ نماز میں قیام فرض ہے، شرعی عذر کے بغیر اس کو ترک کرنا جائز نہیں ہے اس لئے ریل گاڑی میں اگر ازدحام ہے تو نماز پڑھنے سے پہلے اپنے ہمسفر لوگوں سے نماز پڑھنے کے لئے جگہ مانگی جائے، اگر مل جائے تو بہتر ورنہ بیٹھ کر نماز ادا کرلی جائے اور بعد میں اس کا اعادہ کرلے، البتہ اگر سر چکرانے یا گر جانے کے خطرہ ہونے کی وجہ سے بیٹھ کر نماز ادا کی تو پھر اعادہ کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۱)

---

(۱) الاسیر في ید العدو اذا منعه الكافر عن الوضوء والصلاة يتيمم ويصلي بالايماء ثم يعيد اذا خرج لان هذا عذر جاء من قبل العباد فلا يسقط فرض الوضوء عنه آه فعلم منه ان العذر ان كان من قبل الله تعالى لا تجب الاعادة وان كان من قبل العبد وجبت الاعادة، البحر الرائق ۱/۱۴۲ كتاب الطهارة، باب التيمم (قوله او خوف عدو او سبع او عطش او فقد آلة) ط سعيد كراچي. شامي ۱/۲۳۵ كتاب الطهارة، باب التيمم، ط سعيد كراچي. هندية ۱/۲۸ كتاب الطهارة، الباب الرابع في التيمم، الفصل الاول في امور لا بد منها في التيمم ط رشيديه كوئته. فتاوى حقانيه ۳/۹۹ كتاب الصلاة، باب شروط الصلوة واركانها، ریل گاڑی میں نماز کے لئے قیام فرض ہے، ط جامعہ دار العلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک. فتاوى دار العلوم ديوبند ۲/۱۳۶ كتاب الصلوة، الباب الثالث في شروط الصلوة، فصل ثالث استقبال قبلہ، ریل میں نماز کے اندر استقبال قبلہ کی بحث، ط دار الاشاعت کراچی۔

## زبان سے دل کی نیت کے خلاف لفظ نکلا

مثلاً دل میں عصر کی نماز پڑھنے کی نیت تھی، اور زبان سے ظہر کا لفظ نکل گیا تو کوئی بات نہیں، نماز ہوگئی، کیونکہ دل کی نیت کا اعتبار ہے زبان کے الفاظ کا اعتبار نہیں۔ (۱)

## زخم بھر جانے کی وجہ سے پٹی اتر گئی

اگر نماز کے دوران زخم بھرنے کی وجہ سے پٹی اتر گئی تو نماز فاسد ہو جائے گی، وضو کر کے دوبارہ نماز پڑھنا لازم ہوگا۔ (۲)

موجودہ دور میں پٹی جب تک اتارتے نہیں اترتی نہیں اس لئے نماز کے دوران پٹی اترنے کی بات تقریباً ختم ہو چکی ہے۔

## زکوۃ سے صف خریدی گئی

اگر زکوۃ کی رقم سے صف خرید کر مسجد میں دی گئی، تو زکوۃ دینے والے کی زکوۃ ادا نہیں ہوگی، کیونکہ زکوۃ ادا ہونے کے لئے زکوۃ کی رقم کسی غریب مستحق آدمی کو مالک بنا کر

---

(۱) والشرط ان یعلم بقلبه ای صلاة یصلی ولا عبرة للذکر باللسان عزم علی الظهر وجری علی لسانه العصر یجزیه هندیة ۱/۶۵،۶۶ کتاب الصلوة، الباب الثالث فی شروط الصلوة، الفصل الرابع فی النیة ط رشیدیة کوئٹه شامی ۱/۴۱۵ کتاب الصلوة، باب شروط الصلوة، بحث النیة ط سعید کراچی البحر الرائق ۱/۲۷۷ کتاب الصلوة، باب شروط الصلوة ط: سعید کراچی.

(۲) والمسح یبطله سقوطها عن برء والا لا، فان سقطت فی الصلوة استأنفها الدر مع الرد ۱/۲۸۱ کتاب الطهارة، باب المسح علی الخفین ط سعید کراچی هندیه ۱/۹۷ کتاب الصلوة، الباب السادس فی الحدث فی الصلوة، فصل فی الاستخلاف ط رشیدیه کوئٹه حلبی کبیر، ص ۱۱۶ شرائط الصلوة، فصل فی المسح علی الخفین ط سهیل اکیدمی لاهور.

دینا ضروری ہے، اور مسجد انسان نہیں، اور اس میں مالک بننے کی صلاحیت نہیں۔ (۱) البتہ ایسی صفوں میں نماز پڑھتے وہاں کی نماز ادا ہوجائے گی، پڑھی ہوئی نماز دوبارہ لوٹانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

## زلزلہ

''مصیبت'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## زمین

زمین خشک ہونے کے بعد پاک ہوجاتی ہے، اس پر نماز پڑھنا جائز ہوتا ہے۔ (۲)

## زمین پر نماز پڑھنا

خالی زمین پر کوئی چیز بچھائے بغیر بھی نماز پڑھنا جائز ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے لیلۃ القدر کی حدیث میں خالی زمین پر نماز پڑھنا ثابت ہے، اسی طرح زمین پر کوئی چیز بچھا کر نماز پڑھنا بھی جائز ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بھی ثابت

---

(۱) ولا يجوز ان يبنى بالزكاة المسجد وكذا القناطر والسقايات واصلاح الطرقات وكرى الانهار والحج والجهاد، وكل ما لا تمليك فيه. هداية ۱۹۰ كتاب الزكوة، باب المصرف. ط: رشيديه كوئته

(يصرف) المزكى (الى كلهم او الى بعضهم) تمليكا) لا اباحة. الدر مع الرد: ۲/ ۳۴۴، كتاب الزكاة، باب المصرف ط: سعيد كراچى.

(۲) واذا ذهب اثر النجاسة عن الارض وقد جفت ولو بغير الشمس على الصحيح طهرت وجازت الصلاة عليها مراقى الفلاح مع حاشية الطحطاوى، ص ۱۲۴، كتاب الطهارة، باب الانجاس والطهارة عنها ط قديمى و ۱/ ۲۳۱ ط المكتبة العوثية البحر الرائق ۱/ ۲۲۵ كتاب الطهارة، باب الانجاس، ط سعيد فتح باب العناية بشرح النقاية ۱/ ۱۵۲، ۱۵۷، كتاب الطهارة، باب الحيض، احكام النفاس. ط: سعيد.

ہے۔(۱)

## زمین فخر کرتی ہے

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جس زمین پر نماز پڑھی جاتی ہے زمین کا وہ حصہ اپنی چاروں طرف والی زمین پر فخر کرتا ہے، اور نہایت خوش ہو ہو کر اس نماز کی وجہ سے پھولے نہیں سماتا ہے، پھر اس کی خوشی کی انتہا ساتویں زمین تک ہوتی چلی جاتی ہے۔(۲)

## زوال آفتاب

زوال آفتاب کا معنی سورج کا ڈھل جانا جسے ہمارے عرف میں دوپہر ڈھلنا کہتے ہیں۔(۳)

## زوال جمعہ کے دن ہوتا ہے؟

''جمعہ کے دن زوال کا وقت ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) أريت ليلة القدر ثم انسيتها وأراني صبحها أسجد في ماء وطين، هـ عن عبد الله بن أنيس، كنز العمال ۵۳۳/۸ الفصل السابع في الاعتكاف وليلة القدر، ليلة القدر، ۲۴۰۲۲، ط موسسة الرسالة. اخرجه مسلم في كتاب الصيام، باب فضل ليلة القدر ۳۷۰/۱،ط قديمي
اني رأيت ليلة القدر ثم انسيتها فالتمسوها في العشر الاواخر في الوتر، واني رأيت اني اسجد في ماء وطين في صبيحتها، (مالك حم، ق،ن،ه عن ابي سعيد، كنز العمال ۵۳۳/۸ رقم الحديث ۲۴۰۲۳، ليلة القدر، ط: موسسة الرسالة.

(۲) ما من بقعة يذكر الله فيها بصلاة إلا فخرت على ما حولها من البقاع، واستبشرت لذكر الله منتهاها الى سبع ارضين، (طب عن ابن عباس) كنز العمال ۳۰۰/۷ رقم الحديث ۱۸۹۷۲ فضائل الصلاة من الاكمال. ط: مؤسسة الرسالة.

(۳) ووقت الظهر من زواله اى ميل ذكاء عن كبد السماء، الدر المختار مع رد المحتار ۳۵۹/۱ كتاب الصلاة ط سعيد الفتاوى التاتارخانية ۳۰۲/۱ كتاب الصلوة، الفصل الاول في المواقيت ط ادارة القرآن والعلوم الاسلامية حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح ۲۴۵/۱ كتاب الصلوة ط المكتبة العوثيه و ص. ۱۷۵ ط قديمي كراچى

# زوال کا وقت

عین زوال کے وقت کوئی بھی نماز پڑھنا اور سجدہ کرنا جائز نہیں ہے،(۱) البتہ نماز کے علاوہ باقی تمام عبادتیں جائز ہیں، مثلاً قرآن مجید کی تلاوت کرنا، ذکر و اذکار، درود شریف اور استغفار وغیرہ سب جائز ہیں۔(۲)

# زوال کے وقت نماز پڑھنا منع ہونے کی وجہ

''مکروہ اوقات میں نماز منع ہونے کی وجہ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

# زور سے پڑھنا

نماز میں ثناء، رکوع اور سجود کی تسبیحات وغیرہ، یا قرآن کریم کی تلاوت ذکر واوراد اور وظیفہ وغیرہ اس قدر زور سے پڑھنا کہ دوسروں کی توجہ ہٹ جائے، نماز پڑھنے والے کو نماز میں خلل ہو، یا وہ بھول جائے، یا اس کے خشوع وخضوع میں یا اعتکاف کرنے والوں

---

(۱) ثلاث ساعات لا تجوز فيها المكتوبة ولا صلاة الجنازة ولا سجدة التلاوة ... وعند الانتصاف الى ان تزول. هندية ۱/ ۵۲، كتاب الصلوة، الباب الاول في المواقيت، الفصل الثالث في بيان الاوقات التي لا تجوز فيها الصلوة وتكره فيها، ط: رشيدية كوئته. فتاوى التتارخانية ۱/ ۴۰۸،۴۰۹، كتاب الصلوة، الفصل الاول في المواقيت، نوع آخر في بيان الاوقات التي يكره فيها الصلوة، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامية كراچی. البحر الرائق ۱/ ۲۴۹، كتاب الصلاة، ط: سعيد كراچی

(۲) الصلاة فيها على النبي صلى الله عليه وسلم افضل من قراءة القرآن وكأنه لانها من اركان الصلوة (قال الشامي تحته) (قوله الصلاة فيها) اى في الاوقات الثلاثة وكالصلوة الدعاء والتسبيح كما هو في البحر عن البغية. شامي ۱/ ۳۷۳، كتاب الصلاة، مطلب يشترط العلم بدخول الوقت، ط: سعيد كراچی. البحر الرائق ۱/ ۲۵۱، كتاب الصلوة، ط: سعيد

و(كره) تحريما وكل مالايجوز مكروه (صلاة) مطلقا (ولو) قضاء او واجبة او نفلا الخ. الدر مع الرد ۱/ ۳۷۰، كتاب الصلاة، مطلب يشترط العلم بدخول الوقت، ط: سعيد كراچی

کی یکسوئی میں فرق آئے، یا سونے والوں کی نیند میں خلل آئے، تو اس طرح پڑھنا درست نہیں، گناہ ہوگا۔(۱)

## زیادتی

نماز میں ایسے زائد کام کرنے سے جو نماز کے اعمال میں سے نہیں ہیں، نماز باطل ہو جاتی ہے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے، اور زائد کام کرنے سے مراد یہ ہے کہ دیکھنے والے کو یہ معلوم ہو کہ یہ نماز میں نہیں ہے، یا شک نہ کرے کہ یہ شخص نماز میں نہیں ہے۔(۲)

## زیادہ اہتمام

قرآن وحدیث نماز کی فضیلتوں سے لبریز اور پُر ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے اوقات کی تعیین اور اس کے شروط وارکان اور آداب کے بیان کرنے میں سب عبادتوں سے زیادہ اہتمام کیا ہے۔(۳)

---

(۱) (قوله ورفع صوت بذكر الخ) وهناک احادیث اقتضت طلب الاسرار والجمع بينهما بان ذلک یختلف باختلاف الاشخاص والاحوال كما جمع بذالک بين احاديث الجهر والاخفاء بالقراء ة ولا يعارض ذلک حدیث " خير الذكر الخفي" لانه حيف الرياء او تأذى المصلين او النيام، فان خلا مما ذكر. ..... الا ان يشوش جهرهم على نائم او مصل او قارئ .الخ. شامي: ۱/ ۶۶۰. باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها. مطلب في رفع الصوت بالذكر .ط. سعيد كراچی.

(۲) تبطل الصلاة بالعمل الكثير الذى ليس من جنس الصلاة ،وهو ما يخيل للناظر اليه ان فاعله ليس في الصلاة ،وهذا حد العمل الكثير عند المالكية والحنابلة، اما الشافعية والحنفية فانظر مذهبهم تحت الخط. ... الحنفية. قالوا : العمل الكثير مالا يشك الناظر اليه ان فاعله ليس في الصلاة، فان اشتبه الناظر فهو قليل على الاصح. الفقه على المذاهب الاربعة: ۱/ ۳۰۵ كتاب الصلاة " العمل الكثير في الصلاة ،وهو ليس من جنسها." ط: دار الفكر بيروت.

(۳) مروا اولادكم بالصلاة وهم ابناء سبع سنين واضربوهم عليها وهم ابناء عشر و فرقوا بينهم في المضاجع ،ابو داؤد. ۱/ ۸۲. كتاب الصلاة ، باب متى يؤمر الغلام بالصلاة ،ط: مكتبه رحمانيه

# زیر ناف

☆ زیر ناف سے مراد وہ بال ہیں جو مرد اور عورت کے ناف کے نیچے سے آگے اور پیچھے کی شرم گاہوں کے ارد گرد اگتے ہیں، ران کے بال اس میں داخل نہیں ہیں۔(۱)

☆ مرد حضرات کے لئے افضل یہ ہے کہ زیر ناف بالوں کو استرہ یا بلیڈ (Blade) یا ریزر مشین یا لوہے کی بنی ہوئی چیز سے صاف کریں، کیونکہ مرد حضرات کے لئے لوہا استعمال کرنا مقوی باہ ہے۔(۲)

☆ عورتوں کے لئے بلیڈ وغیرہ لوہے کی چیز استعمال کرنا بہتر نہیں ہے، بلکہ اگر آسانی سے ممکن ہے تو اکھاڑنے کی کوشش کریں، ورنہ نورہ، کریم، صابن، ویٹ وغیرہ استعمال کریں، باقی استرہ وغیرہ سے مونڈنا بھی جائز ہے۔(۳)

---

(۱) العانة الشعر القريب من فرج الرجل والمرأة، ومثلها شعر الدبر بل هو الأولى بالإزالة لئلا يتعلق به شيء من الخارج عند الاستنجاء بالحجر. شامی ۲/۴۸۱ کتاب الحج، فصل فی الاحرام، ط: سعید کراچی.

(۲) ويستحب حلق عانته وتنظيف بدنه بالاغتسال في كل أسبوع مرة، والأفضل يوم الجمعة، وجاز في كل خمسة عشرة، وكره تركه وراء الأربعين. الدر المختار (وقوله وكره تركه) أي تحريما لقول المجتبى، ولا عذر فيما وراء الأربعين، ويستحق الوعيد. شامی ۶/۴۰۶ ـ ۴۰۷ کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، ط: سعید کراچی

هندیه ۵/۳۵۷ الباب التاسع عشر في الختان والخصاء وقلم الأظفار وقص الشارب وحلق الرأس الخ، ط: رشيدية كوئته. أما العانة ففي البحر عن الهداية إن السنة فيها الحلق، لما جاء في الحديث "عشر من السنة منها الاستحداد" وتفسيره حلق العانة بالحديد. شامی ۲/۵۵۰، کتاب الحج، باب الجنایات، ط: سعید کراچی.

(۳) (وقوله ويستحب حلق عانته) قال في الهندية، ويبتدئ من تحت السرة ولو عالج بالنورة يجوز كذا في الغرائب، وفي الأشباه، والسنة في عانة المرأة النتف. شامی ۶/۴۰۶ کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، ط: سعید.

☆ .. مستحب یہ ہے کہ ہفتہ میں ایک بار صاف کریں، جمعہ کے دن صاف کرنا افضل ہے، اگر ہفتہ وار نہیں کرسکتا تو پندرہ بیس دن میں کر لے، چالیس دن سے زائد صفائی نہ کرنا مکروہ تحریمی ہے، وہ آدمی گنہگار ہوگا۔(۱)

## زیرِ ناف نہ مونڈنے والے کا حکم

زیر ناف کے بالوں کو چالیس دن کے اندر اندر صاف کرنا ضروری ہے، چالیس دن سے زائد رکھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۲)

## زیورات

۱ ...مردوں کے لئے سونا چاندی کے بنے ہوئے زیورات استعمال کرنا جائز نہیں ہے، البتہ سونا چاندی کے بنے ہوئے زیورات اور روپے، سکّے جیب میں رکھ کر نماز پڑھنے میں کوئی حرج نہیں، جائز ہے، اور اگر گھڑی میں ایک دو پرزے چاندی کے ہوں اور بقیہ دوسری دھات کے ہوں تو کوئی حرج نہیں۔(۳)

۲......عورتوں کے لئے ہر قسم کے زیورات استعمال کرنا جائز ہے لہذا نماز کے دوران بھی زیورات پہنے رہنے میں کوئی حرج نہیں۔

---

(۱، ۲) انظر الی الحاشیة رقم ۳، ۴ فی الصفحة السابقة.

(۳)( ولا یتحلی ) الرجل ( بذهب و فضة ) مطلقا ( الا بخاتم ومنطقة وحلیة سیف منها )ای الفضة اذا لم یرد به التزین ، الدر مع الرد :۵/ ۳۵۸. فصل فی اللبس، ط: سعید

## حرف س

## سات اعضاء کو زمین پر ٹکائے

سجدہ کرتے وقت سات اعضاء کو زمین پر ٹکائے ،یعنی دونوں گھٹنے، دونوں ہاتھ، دونوں پاؤں، اور پیشانی کو ناک کے ساتھ۔(۱)

## سات سال سے بچوں کو نماز کا حکم دیا جائے

جب بچوں اور بچیوں کی عمر سات سال ہو جائے تو والدین پر ضروری ہے کہ ان کو نماز کا حکم دیں، یعنی باپ بچوں کو اپنے ساتھ مسجد میں لائے اور ماں بچی کو اپنے ساتھ نماز پڑھائے۔(۲)

## ساڑھی

عورتوں کے لئے ساڑھی پہننا اور ساڑھی پہن کر نماز پڑھنا درست ہے اگر اس سے مکمل پردہ ہوتا ہے ورنہ نہیں۔ اور جس کپڑے سے بھی بدن چھپ جائے اس سے

---

(۱)(والخامسة) من الفرائض (السجدة وهي فريضة تتأدى) .. .بوضع الجبهة والانف والقدمين واليدين والركبتين لما في الصحيحين من قوله عليه الصلاة والسلام امرت ان اسجد على سبعة اعظم على الجبهة واليدين الركبتين واطراف القدمين والانف داخل في الجبهة لان عظمهما واحد وهذه الصفة المذكورة هي الكمال.حلبی کبیر ص: ۲۸۲ . فرائض الصلاة، الخامس السجدة. ط: سہیل اکیڈمی لاهور.

(۲) مروا اولادكم بالصلاة وهم ابناء سبع سنين واضربوهم عليها وهم ابناء عشر سنين، مشكوة، ص: ۵۸،ط قديمي.

(قوله وان وجب الخ) هذا مبالغة على مفهوم قوله كل مكلف كانه قال ولا يفترض على غير المكلف وان وجب اى على الولي ضرب ابن عشر وذلك ليتخلق بفعلها ويعتاده لا افتراضها الخ (قوله قلت الخ) مراده من هذين النقلين بيان ان الصبي ينبغي ان يؤمر بجميع المامورات وينهى عن جميع المنهيات. اقول: وقد صرح في احكام الصغار، بانه يؤمر بالغسل اذا جامع، وباعادة ما صلاه بلا وضوء الخ.شامي: ۱/ ۳۵۲. كتاب الصلاة ط: سعيد، و. ۲/ ۴۰۹، باب ما يفسد الصوم وما لا يفسد .ط: سعيد كراچی.

نماز پڑھنا جائز ہے۔(۱)

لہٰذا اگر ساڑھی پہننے کے بعد پورا بدن ڈھکا ہوا ہو تو اس سے نماز پڑھنا جائز ہوگا اور اگر ساڑھی پہننے کے بعد پیٹ یا پیٹھ وغیرہ کھلے ہوئے ہوں تو نماز نہیں ہوگی۔

واضح رہے کہ ساڑھی کو اس طرح پہننا کہ پیٹ یا پیٹھ کا کچھ حصہ نظر آئے ناجائز اور حرام ہے، عورتوں کا پیٹ اور پیٹھ دونوں ستر میں داخل ہیں، اور ستر چھپانا فرض ہے، اور اس کی خلاف ورزی حرام ہے۔(۲)

## سانپ مارنا

اگر نمازی نے نماز کے دوران سانپ مار دیا، اور اس میں عمل کثیر کیا، یعنی دو سے زیادہ ضربیں لگائیں، یا قبلہ کی طرف اتنا چلا کہ سجدہ کی جگہ سے آگے بڑھ گیا یا سینہ قبلہ سے پھر گیا تو نماز فاسد ہوگئی، ورنہ نماز فاسد نہیں ہوگی۔ اگر سانپ سے کاٹنے کا ڈر ہو تو نماز میں عمل قلیل سے مارنا بلا کراہت جائز ہے ورنہ مکروہ ہے، اگر کاٹنے کے خوف کی حالت میں عمل قلیل سے مارنا ممکن نہ ہو تو نماز توڑنا جائز ہے، سجدہ کی جگہ سے تجاوز کرنے کی صورت میں نماز فاسد ہونے کا حکم منفرد کے لئے ہے، اگر مقتدی سامنے کی دو صفوں تک جائے گا تو نماز فاسد ہوگی، اور امام کی نماز اس صورت میں فاسد ہوگی جب اس کے اور اس

---

(۱، ۲) (و) الرابع (ستر عورته) ووجوبه عام ولو في الخلوة على الصحيح... ... وهي ... ...(وللحرة) ولو خنثىٰ (جميع بدنها) حتىٰ شعرها النازل في الاصح (خلا الوجه والكفين) والقدمين، الدر مع الرد: ۱/۴۰۴،۴۰۵ ،باب شروط الصلاة، مطلب في ستر العورة ط: سعيد كراچی.

ستر خواہ پاجامے سے چھپایا جائے یا ساڑھی سے، دونوں کا حکم برابر ہے، ساڑھی کو ہندوانہ لباس سمجھنا صحیح نہیں ہے، کیونکہ بعض ممالک میں مسلمان عورتوں کا لباس ساڑھی ہے، جس طرح بعض علاقے میں ہندو عورتیں بھی پاجامہ پہنتی ہیں اس لئے ساڑھی اور پاجامہ مسلم اور غیر مسلم عورتوں کا مشترک لباس ہے۔

سے پچھلی صف کے درمیانی فاصلہ سے زیادہ آگے بڑھ جائے۔(۱)

## سایہ اصلی

۱... ''سایہ اصلی'' وہ سایہ جو زوال کے وقت باقی رہتا ہے، یہ ہر شہر کے اعتبار سے مختلف ہوتا ہے، کسی میں بڑا ہوتا ہے کسی میں چھوٹا اور کہیں بالکل نہیں ہوتا جیسے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں بالکل نہیں ہوتا۔(۲)

۲... سایہ اصلی پہچاننے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ ایک سیدھی لکڑی ہموار زمین پر گاڑ دیں تو جب تک سایہ کم ہوتا رہے اس وقت تک آفتاب بلندی پر ہے، کچھ کچھ وقفہ کے بعد مثلاً پانچ پانچ منٹ کے بعد نشان لگاتے رہیں، جب سایہ گھٹنا رک جائے، اور

---

(۱)(لا) یکره (قتل حیة او عقرب) ان خاف الاذی ....(مطلقا) ولو بعمل کثیر علی الاظهر لکن صحح الحلبی الفساد وفی الشامیة (قوله لکن صحح الحلبی الفساد) حیث قال تبعا لابن الهمام فالحق فیما یظهر هو الفساد والامر بالقتل لا یستلزم صحة الصلاة مع وجوده کما فی صلاة الخوف بل الامر فی مثله لإباحة مباشرته وان کان مفسد الصلاة آه ونقل کلام ابن الهمام فی الحلیة والبحر والنهر وأقروه علیه وقالوا، ان ماذکره السرخسی رده فی النهایة بأنه مخالف لما علیه عامة رواة شروح الجامع الصغیر ومبسوط شیخ الاسلام من ان الکثیر لا یباح شامی. ۱/۶۵۱. باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب الکلام علی اتخاذ المسبحة، ط سعید کراچی، ولا بأس بقتل الحیة والعقرب) فی الصلاة . (اذا لم یحتج الی المشی) الکثیر کثلاث خطوات متوالیات (ولا الی المعالجة الکثیرة کثلاث ضربات متوالیات (فاما اذا احتاج) الی ذلک (المشی وعالج تفسد) صلاته کما لو قاتل انسانا فی صلاته لانه عمل کثیر الخ حلبی کبیر ص ۳۵۳. کراهیة الصلاة ط سهیل اکیڈمی لاهور، قاضی خان علی هامش الهندیه ۱/۱۴۸. فصل فیما یفسد ط رشیدیة کوئٹه.

(۲)(سوی فیء) یکون للاشیاء قبیل (الزوال) ویختلف باختلاف الزمان والمکان. الدر المختار، وفی الشامیة (قوله ویختلف باختلاف الزمان والمکان) ای طولا و قصرا وانعداما بالکلیة کما وصححه، شامی: ۱/۳۶۰. کتاب الصلاة، مطلب فی تعبده علیه الصلاة والسلام قبل البعثة ط سعید کراچی

ابھی بڑھنا شروع نہ ہو تو یہ ٹھیک دوپہر کا وقت ہے، اس وقت اس سایہ کے سرے پر ایک نشانی بنادیں، اس نشانی سے گاڑی ہوئی لکڑی کی جڑ تک جس قدر سایہ ہے وہ ''سایہ اصلی'' ہے اس کو ''استواء'' بھی کہتے ہیں اور جب سایہ بڑھنا شروع ہو جائے تو معلوم ہوا کہ اب سورج کا زوال ہو گیا پھر اس کے بعد جب سایہ بڑھنے لگے، اور بڑھتے بڑھتے سایہ اصلی کے علاوہ اس لکڑی کی لمبائی کے برابر ہو جائے تو ایک مثل ہو گیا، اور جب لکڑی کی لمبائی سے دوگنا ہو جائے تو دو مثل ہو گیا، مثلاً لکڑی کی لمبائی ایک ہاتھ ہے اور ٹھیک زوال کے وقت چار انچ باقی رہ گیا تھا، تو چار انچ سایہ اصلی ہے اور جب سایہ کی لمبائی ایک ہاتھ چار انچ ہو جائے تو یہ ایک مثل ہے اور جب دو ہاتھ چار انچ ہو جائے تو یہ دو مثل ہے۔(۱)

## سایہ میں

''اللہ کے سایہ میں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## سبب

نماز فرض ہونے کا حقیقی سبب اللہ تعالیٰ کے انعامات اور مہربانی کا مسلسل نازل ہونا ہے، ان کا شکر ادا کرنا شریعت اور عقل کے اعتبار سے بندہ پر واجب ہے اللہ تعالیٰ کا حکم ہے، "اقیموا الصلاۃ" (نماز قائم کرو)۔

اور ظاہری سبب وقت ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ان الصلاۃ کانت علی

---

(۱)(قوله ولو لم يجد ما يغرز) اشار الى انه ان وجد خشبة يغرزها في الارض قبل الزوال، وينتظر الظل ما دام متراجعا الى الخشبة ،فاذا اخذ في الزيادة حفظ الظل الذى قبلها فهو ظل الزوال ...... (قوله اعتبر بقامته) اى بأن يقف معتد لا في ارض مستوية حاسرا عن راسه خالعا نعليه مستقبلا للشمس او لظله ويحفظ ظل الزوال كما مر ثم يقف في آخر الوقت ويأمر من يعلم له على منتهى ظله علامة ،فاذا بلغ الظل طول القامة مرتين او مرة سوى ظل الزوال فقد خرج وقت الظهر ودخل وقت العصر .شامي : ۱/ ۳۶۰. كتاب الصلاة ،مطلب في تعبده عليه الصلاة والسلام قبل البعثة ط: سعيد كراچي.

**المؤمنین کتابا موقوتا.** (بے شک نماز مومنوں پر اپنے وقتوں میں فرض کی گئی ہے)۔

اور وقت کے سبب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جب کسی نماز کا وقت داخل ہوتا ہے اس وقت وہ نماز ہر عاقل بالغ مرد اور عورت پر فرض ہوتی ہے، وقت داخل ہونے سے پہلے فرض نہیں ہوتی۔

اور وقت کے بار بار آنے سے بار بار فرض ہوتی ہے، اور یہ سبب ہونے کی علامت ہے۔

اگر وقت داخل ہوتے ہی پہلے جزء میں نماز ادا کر لی تو وقت کا پہلا جزء نماز فرض ہونے کا سبب ہوگا اور اگر پہلے جزء میں نماز ادا نہیں کی گئی تو وقت کے اندر اندر جس جزء میں نماز ادا کی جائے گی وہی جزء نماز کا سبب ہوگا، اور کسی بھی جزء میں ادا کرنے سے ادا ہو جائے گی، اور نماز ادا کرنے والا گنہگار نہیں ہوگا۔

اگر کسی کو اتنا وقت ملا کہ صرف نیت کے ساتھ تکبیر تحریمہ کہہ سکتا ہے تو وہ نماز اس پر فرض ہوگی، مثلاً کافر یا مرتد مسلمان ہوا، یا لڑکا بالغ ہوا یا مجنون ٹھیک ہوا یا بے ہوش آدمی ہوش میں آیا، یا عورت حیض اور نفاس سے پاک ہوئی، تو اگر نیت باندھنے کی مقدار وقت باقی ہے تو وہ نماز اس پر واجب ہو جائے گی اور اگر نیت یعنی تکبیر تحریمہ کہنے کی مقدار بھی وقت نہیں تھا تو وہ نماز واجب نہیں ہوگی۔(۱)

---

(۱)(سببها) ترادف النعم ثم الخطاب ثم الوقت ای (الجزء) الاول منه ان (اتصل به الاداء والا فما) ای جزء من الوقت (يتصل به) الاداء (والا)يتصل الاداء بجزء (فالسبب) هو الجزء الاخير ولو ناقصا حتى تجب على مجنون و مغمى عليه افاقا، وحائض ونفساء طهرتا وصبي بلغ، ومرتد اسلم وان صليا في اول الوقت .الدر المختار. (قوله سببها ترادف النعم) يعني ان سبب الصلاة الحقيقي هو ترادف النعم على العبد ،لان شكر المنعم واجب شرعا وعقلا ولما كانت النعم واقعة في الوقت جعل الوقت سببا بجعل الله تعالیٰ و خطابه حيث جعله سببا للوجوب كقوله تعالى .اقم الصلاة لدلوك الشمس .فكان الوقت هو السبب المتاخر ، وتمام تحقيق هذه المسئلة في المطولات الاصولية .الدر مع الرد : ۱/۳۵۶.كتاب الصلاة.ط. سعيد كراجي حلبی کبیر ص: ۲۳۰۔ فروع فی شرح الطحاوی ،.الشرط الخامس.ط:سهيل اكيڈمی

## "سبحان اللہ" کہنا

نماز کے دوران کسی بات پر تعجب کی خبر سن کر "سبحان اللہ" کہنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہے۔(۱)

## "سبحان ربی العظیم" ادا نہیں ہوتا

جو شخص "سبحان ربی العظیم" کے الفاظ کو زبان سے ادا نہیں کر سکتا وہ تلفظ صحیح ہونے تک "سبحان ربی الکریم" پڑھ سکتا ہے۔(۲)

## ستر

بدن کا وہ حصہ جو مرد اور عورت کے لئے چھپانا ضروری ہے اس کو "ستر" کہتے ہیں۔ مرد کا ستر ناف سے گھٹنوں تک ہے، یعنی ناف گھٹنے اور ان دونوں کے درمیان کے حصے کو چھپانا ضروری ہے۔(۳) عورت کا چہرہ، دونوں ہتھیلی اور دونوں قدموں کے علاوہ باقی

---

(۱)(ولو اجاب) المصلی من قال مع اللّٰہ الہ (بلا الہ الا اللّٰہ او اخبر)المصلی (بما یسرہ او ) بما (یسوءہ او ) بما( یعجبہ فقال ) جوابا للخبر بما یعجبہ (سبحان اللّٰہ)۔۔۔۔ (تفسد )صلاتہ ، حلبی کبیر.ص:۴۳۸. مفسدات الصلاۃ ط: سہیل اکیڈمی لاہور،شامی :۱/ ۶۲۱. باب ما یفسد الصلاۃ وما یکرہ فیہا .ط: سعید . البحر :۲/۷باب ما یفسد الصلوۃ وما یکرہ فیہا .ط: سعید کراچی.

(۲)(تنبیہ) السنۃ فی تسبیح الرکوع "سبحان ربی العظیم "الا ان کان لا یحسن الظاء فیبدل بہ "الکریم" لئلا یجری علی لسانہ "العزیم " فتفسد بہ الصلاۃ، کذا فی شرح درر البحار ،فلیحفظ فان العامۃ عنہ غافلون حیث یأتون بدل الظاء بزای مفخمۃ .شامی: ۱/ ۴۹۳ ،فصل فی بیان تالیف الصلاۃ، قبیل "مطلب فی اطالۃ الرکوع للجائی .ط: سعید کراچی.

(۳)العورۃ للرجل من تحت السرۃ حتیٰ تجاوز رکبتیہ .عالمگیری: ۱/ ۵۸، الباب الثالث فی شروط الصلاۃ ، الفصل الاول فی الطہارۃ وستر العورۃ.ط: رشیدیۃ کوئٹہ.

شامی: ۱/ ۴۰۴، باب شروط الصلوۃ ،مطلب فی ستر العورۃ ط: سعید، البحر : ۱/ ۲۶۹ باب شروط الصلوۃ، ط: سعید.

پورا جسم ستر ہے۔(۱)

## ستر بچوں کا

''کم عمر'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## ستر پر نظر پڑ جائے

اگر نماز کے دوران کسی شخص کے جسم کے ستر پر نظر پڑ جائے ،تو نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۲)

## ستر خود دیکھ لیا

اگر کسی نے نماز کے دوران اپنا ستر (یعنی جسم کا وہ حصہ جس کو دوسروں سے چھپانا ضروری ہے )خود دیکھ لیا تو نماز فاسد نہیں ہوگی ،لیکن نماز کے دوران اپنا ستر خود دیکھنا مکروہ ہے،اس لئے اس سے بچنا ضروری ہے۔(۳)

---

(۱) بدن الحرة عورة الا وجهها وكفيها وقدميها ،عالمگیری: ۱/۵۸، الباب الثالث في شروط الصلاة الفصل الاول في الطهارة وستر العورة ط: رشيديه كوئته. شامي: ۱/۴۰۴، باب شروط الصلوة ، مطلب في ستر العورة ،ط:سعيد كراچي.

(۲)ولو نظر الى فرج المطلقة طلاقا رجعيا عن شهوة يصير مراجعا ولا تفسد صلاته في رواية هو المختار كذا في الخلاصة ،هندية : ۱/۱۰۴، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها ط: رشيديه كوئته.

(۳) فاذا صلى في قميص بغير ازار وكان لو نظر رأى عورته من زيقه فعند عامة المشائخ لا تفسد وهو الصحيح هندية : ۱/۵۸، الباب الثالث في شروط الصلاة ،الفصل الاول في الطهارة وستر العورة،ط: رشيدية كوئته.

ويراد بسترها الستر عن غيره لاعن نفسه حتىٰ لو رأى فرجه من زيقه او كان بحيث يراه لو نظر اليه فانها صحيحة عند العامة وهو الصحيح كما في المحيط وغيره الخ. البحر : ۱/۲۶۸ باب شروط الصلاة ط. سعيد كراچي ولا اجماع فيما اذا كان المصلي هو الذي بحيث لو نظر لراى عورة نفسه لقول ابي حنيفة وابي يوسف بعدم الفساد فالذي ينبغي الكراهة دون الفساد لترك الواجب دون الشرط وقولهما لا تفسد صلاته لا ينافي الكراهة ،فكان هذا هو المختار ،منحة الخالق على هامش البحر : ۱/۲۶۹، باب شروط الصلاة ط: سعيد كراچي.

## ستر دیکھنا

نماز کے دوران اپنا ستر دیکھنا مکروہ ہے، البتہ اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔(۱)

## ستر کھل گیا

☆......بدن کا وہ حصہ جس کو مرد اور عورت کے لئے چھپانا ضروری ہے، اس کو "ستر" کہتے ہیں۔(۲)

☆......اگر نماز شروع کرنے سے پہلے ہی ستر کا حصہ کھلا ہوا ہو، اور اس حالت میں نماز شروع کر دی تو نماز کی نیت اور نماز صحیح نہیں ہوگی، ستر کے حصے کو چھپا کر دوبارہ نیت باندھ کر نماز پڑھنا لازم ہوگا، ورنہ فرض ادا نہ ہوگا۔(۳)

☆......نماز کے دوران ستر یعنی بدن کا وہ حصہ جس کو چھپانا ضروری ہے، ذاتی عمل کے بغیر کسی وجہ سے خود بخود ایک چوتھائی کی مقدار کھل جائے، اور نماز کا ایک رکن ادا کرنے کی مقدار (تین مرتبہ "سبحان اللّٰہ" کہنے کی مقدار) کھلا رہے تو نماز فاسد ہو جائے گی، مثلاً ہوا کے جھونکے سے کپڑا ہٹ گیا اور ستر کھل گیا اور نماز کا ایک رکن ادا کرنے کی مقدار کھلا رہا تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) قال اهل اللغة : سمیت العورة عورة لقبح ظهورها ولغض الابصار عنها ماخوذة من العور وهو النقص والعیب والقبح ومنه عور العین والکلمة العوراء القبیحة ،اطلق فیما یستر به، البحر: ۲۶۸/۱ ، باب شروط الصلاة ،ط:سعید کراچی.

(۳) واعلم ان هذا التفصیل فی الانکشاف الحادث فی اثناء الصلاة اما المقارن لابتدائها فانه یمنع انعقادها مطلقا اتفاقا بعد ان یکون المکشوف ربع العضو .رد المحتار : ۴۰۸/۱ کتاب الصلاة باب شروط الصلوة ، مطلب فی النظر الی وجه الامرد .ط: سعید کراچی.

ہوگا۔(۱)

☆…اگر نماز کے دوران ستر کا ایک چوتھائی حصہ یا اس سے کم نماز پڑھنے والے کے اپنے عمل سے کھل گیا تو نماز فوراً فاسد ہو جائے گی، اس صورت میں نماز فاسد ہونے کے لئے ایک رکن کی مقدار کھلا رہنا ضروری نہیں، کھولتے ہی نماز فاسد ہو جائے گی۔(۲)

☆ اگر نماز میں ستر کھل جائے، بلا تاخیر فوراً چھپالے تو نماز فاسد نہیں ہوتی۔(۳)

☆ کم عمر بچوں کے لئے کوئی ستر نہیں ہے، چاہے لڑکا ہو یا لڑکی اس میں کوئی فرق نہیں اور کم عمر بچے سے مراد چار سال یا اس سے کم عمر کا بچہ ہے، ایسے بچے کے جسم کو دیکھنا اور ہاتھ لگانا جائز ہے۔ چار سال کے بعد جب تک دیکھنے سے برا خیال پیدا نہ ہو،

---

(۱)وان ادی رکنا مع الانکشاف فسدت اجماعا وان لم یؤده لکن مکث قدر ما یمکن الاداء تفسد. هندية: ۵۸/۱. كتاب الصلاة، الباب الثالث في شروط الصلاة. ط: رشيديه كوئته.

انظر الحاشية الآتية رقم ۳.

(۲)وانكشف عورته فيما اذا تعمد ذلك فسدت صلاته قل ذلك او كثر. خانيه على هامش الهندية: ۱۳۱/۱. كتاب الصلاة، فصل فيما يفسد الصلاة. ط: رشيديه كوئته. شامي: ۵۸/۱. كتاب الصلاة مطلب في النظر الى وجه الامرد، كتاب الصلاة. باب شروط الصلاة. ط: سعيد كراچي. انظر الى الحاشية التالية.

(۳)(وان انكشف عضو) هو عورة في الصلاة (فستر من غير لبث لا يضره) ذلك الانكشاف، ولا يفسد صلاته لان الانكشاف الكثير في الزمان القليل عفو كالانكشاف القليل في الزمن الكثير (وان ادى معه) أي مع الانكشاف (ركنا) كالقيام ان كان فيه او الركوع او غيرهما (يفسد) ذلك الانكشاف صلاته وان لم يؤد مع الانكشاف ركنا (ولكن مكث مقدار ما) اى زمن (يؤدى فيه ركنا بسنة) وذلك مقدار ثلاثة تسبيحات (فلم يستر ذلك العضو فسدت صلاته عند ابى يوسف خلافا لمحمد...... وان المختار قول ابى يوسف في الجميع للاحتياط وهذا كله اذا كان بغير صنعه كما ذكر، اما اذا حصل شيء من ذلك بصنعه فان الصلاة تفسد في الحال، فان في القنية: انكشف عورته في الصلاة بفعله تفسد في الحال عندهم. حلبى كبير ص ۲۱۵-۲۱۶، الشرط الثالث، قبيل فروع في الستر، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

تب تک بچے کا ستر صرف اس کے آگے اور پیچھے کی شرمگاہ ہے، لیکن اگر وہ اس حال کو پہنچ جائے کہ اس کے دیکھنے سے برا خیال پیدا ہوتا ہے، تو اس کا ستر نماز میں اور نماز سے باہر بالغ مرد یا عورت کی مانند ہے۔(۱)

## سترہ

☆ ''سترہ'' اس چیز کو کہتے ہیں جو نمازی آڑ کرنے کے لئے اپنے سامنے لگالے یا آگے کھڑا کرلے، خواہ وہ لکڑی ہو، یا کوئی ستون ہو، یا دیوار اور پردہ وغیرہ ہو۔(۲)

☆......سترہ کھڑا کرنا سنت ہے۔(۳)

---

(۱) واما حد العورة من الصغر ففصلة فی المذهب وفی الحنفیة الحنفیة قالوا لا عورة للصغیر ذکرا کان او انثی وحددوا ذلک باربع سنین فما دونها فیباح النظر الی بدنه ومسه، ثم مادام لم یشتهی فعورته القبل والدبر فان بلغ حد الشهوة فعورته کعورة البالغ، ذکرا او انثی فی الصلاة وخارجها الفقه علی المذاهب الاربعة ۱/۱۹۳ کتاب الصلاة، سترة العورة خارج الصلوة، ط دار الفکر بیروت وفی الظهیریة الصغیرة جدا لا تکون عورة ولا بأس بالنظر الیها ومسها، وفی السراج الوهاج واما عورة الصبی والصبیة فما دام لم یشتهیا فالقبل والدبر ثم یتغلظ بعد ذلک الی عشر سنین ثم یکون کعورة البالغین لان ذلک زمان یمکن بلوغ المرأة فیه، البحر: ۱/۲۷۰، باب شروط الصلاة ط: سعید کراچی.

واعلم انه لا ملازمة بین کونه لیس بعورة وجواز النظر الیه فحل النظر منوط بعدم خشیة الشهوة مع انتفاء العورة ولذا حرم النظر الی وجهها ووجه الامرد اذا شک فی الشهوة ولا عورة البحر ۱/۲۷۰، باب شروط الصلاة. ط: سعید کراچی.

(۲) السترة هی ما یغرز وینصب امام المصلی من سوط او عکازة او غیر ذلک بقدر ذراع وغلظ اصبع، مجموعه قواعد الفقه، ص ۳۱۹ ط میر محمد کتب خانه

(۳) (ویغرز) ندبا بدائع (الامام) وکذا المنفرد (فی الصحراء) ونحوها (سترة بقدر ذراع) طولا (وغلظ اصبع) الخ الدر المختار. وفی الشامیة (قوله ندبا) لحدیث "اذا صلی احدکم فلیصل الی سترة، ولا یدع احدا یمر بین یدیه" رواه الحاکم واحمد وغیرهما، وصرح فی المنیة بکراهة ترکها، وهی تنزیهیة الخ شامی ۱/۶۳۲ باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب اذا قرأ "تعالٰی جد" بدون الف لا تفسد. ط: سعید کراچی.

☆..... اگر نمازی کے آگے "سترہ" کی جگہ پر چادر یا چھتری کھڑی ہے تو وہ بھی کافی ہے، لکڑی کی خصوصیت نہیں۔(۱)

## سترہ کا راز

نماز میں سترہ رکھنے کا راز یہ ہے کہ نماز شعائر الٰہی میں سے ہے۔ اور اس کی تعظیم واجب ہے، چونکہ نماز کی اس حالت کے ساتھ تشبیہ مراد ہے جو غلام کی اپنے مولا کے سامنے سکون اور خاموشی کے ساتھ خدمت کے لئے کھڑے ہوتے وقت ہوا کرتی ہے، اس واسطے نماز کی ایک تعظیم یہ مقرر کی گئی ہے کہ گذرنے والا نمازی کے سامنے ہو کر نہ گذرے کیونکہ آقا اور اس کے غلاموں کے درمیان سے جو اس کے سامنے کھڑے ہوئے ہیں گذرنا سخت بے ادبی ہے چنانچہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: **ان احدکم اذا قام فی الصلاۃ فانما یناجی ربه بینه وبین القبلة** (ترجمہ:۔ تم میں سے کوئی نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے رب سے عرض معروض کرتا ہے جو اسکے اور قبلہ کے درمیان ہوتا ہے۔)

نیز نمازی کے سامنے گذرنے سے اس کا دل اکثر ہٹ جاتا ہے، اسی واسطے نمازی کو حق ہے کہ آگے گذرنے والے کو ہٹا دے، پس ان دونوں حکمتوں کی وجہ سے "سترہ" مقرر کیا گیا ہے تاکہ "سترہ" کے باہر سے گذرنے میں ان دونوں خرابیوں سے حفاظت میں رہے، اسی کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: **اذا وضع احدکم بین یدیه مثل مؤخرة الرحل فلیصل ولا یبال بمن مرّوراء ذالک** (ترجمہ:۔ تم میں سے جب کوئی اپنے سامنے کجاوے کے پشتے کے برابر کوئی چیز رکھ لے تو پھر وہ نماز

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

پڑھتا رہے اور اس کے آگے سے کوئی گذرے تو اس کی کچھ پرواہ نہ کرے)۔

اس میں راز یہ ہے کہ مطلق گذرنے سے منع کرنے میں بہت بڑا حرج ہوتا ہے اس واسطے آپ نے ''سترہ'' کھڑا کرنے کا حکم دیا تا کہ ظاہری طور پر نمازی کی زمین دوسری زمین سے الگ ہو جائے۔ اور اس کے الگ ہونے کے سبب سے ''سترہ'' کے پاس سے گذرنا بھی طبعًا ایسا ہی سمجھا جائے گا جیسے دور سے گذرنا (احکام اسلام ص ۴۷)(۱)

## سترہ کھڑا کرنے کا مقصد

''سترہ'' کھڑا کرنے کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس کے ذریعہ سجدہ کی جگہ الگ تھلگ اور ممتاز ہو جائے، اور جس شخص کو نمازی کے سامنے سے گذرنا ہو اس کو نمازی کے آگے

---

(۱)(اقول) السر فی ذلک ان الصلاۃ من شعائر اللّٰہ یجب تعظیمھا، ولما کان المنظور فی الصلاۃ التشبہ بقیام العبید بخدمۃ موالیھم ومثولھم بین ایدیھم کان من تعظیمھا ان لا یمر المار بین یدی المصلی، فان المرور بین السید وعبیدہ القائمین الیہ سوء ادب، وھو قولہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم " ان احدکم اذا قام فی الصلاۃ فانما یناجی ربہ وان ربہ بینہ وبین القبلۃ" الحدیث، وضم مع ذلک ان مرورہ ربما یؤدی الی تشویش قلب المصلی ولذلک کان لہ حق فی درئہ وھو قولہ صلی اللہ علیہ وسلم " فلیقاتلہ فانہ شیطان " وقولہ صلی اللہ علیہ وسلم تقطع الصلاۃ المرأۃ، والحمار، والکلب الاسود" . اقول مفھوم ھذا الحدیث ان من شروط صحۃ الصلاۃ خلوص ساحتھا عن المرأۃ والحمار والکلب، والسر فیہ ان المقصود من الصلاۃ ھو المناجاۃ والمواجھۃ مع رب العالمین واختلاط النساء، والتقرب منھن، والصحبۃ معھن مظنۃ الالتفات الی ما ھو ضد ھذہ الحالۃ والکلب شیطان لما ذکرنا لا سیما الاسود فانہ اقرب الی فساد المزاج وداء الکلب، والحمار ایضاً بمنزلۃ الشیطان لانہ کثیر ما یسافد بین ظھر انی بنی آدم وینتشر ذکرہ فتکون رؤیۃ ذلک مخلۃ بما ھو بصددہ.....وقولہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم "اذا وضع احدکم بین یدیہ مثل مؤخرۃ الرحل فلیصل ولا یبال بمن وراء ذلک " (اقول) لما کان فی ترک المرور حرج ظاھر امر بنصب السترۃ لتتمیز ساحۃ الصلاۃ بادی الرأی فیلحق بالمرور من بعد.

حجۃ اللّٰہ البالغۃ ۲/۳۰، السترۃ. ط: کتب خانہ رشیدیۃ دھلی.و: ۲/۱۰۵، ط. قدیمی.

سے گذرنے کا گناہ نہ ہو۔(۱)

## سترہ کی ضرورت

سترہ کی ضرورت وہاں پیش آتی ہے جہاں نماز کھلی اور بے آڑ جگہ پڑھی جائے۔ اگر مسجد میں نماز پڑھنی ہے یا ایسے مقام میں نماز پڑھنی ہے جہاں لوگوں کو نمازیوں کے سامنے سے گذرنے کی ضرورت نہ ہو، تو وہاں سترہ کھڑا کرنے کی ضرورت نہیں۔(۲)

## سترہ کی کیفیت

''سترہ'' کی لمبائی ایک ہاتھ سے کم نہیں ہونی چاہئے، اور اس کی موٹائی کم سے کم ایک انگلی کے برابر ہونی چاہئے۔(۳)

---

(۱) ویکرہ المرور بین یدی المصلی) اذا لم یکن عنده) ای عند المصلی (حائل) یحول بینه وبین المار (نحو السترة) ای العصا المرکوزة امامه (او الاسطوانة) بضم الهمزة والطاء وهی العمود معرب استون (او نحوهما) من شجرة او آدمی او دابة او غیر ذلک فانه لا یکره المرور بین یدی المصلی اذا کان من وراء الحائل، ثم انما یکره المرور بین یدیه عند عدم الحائل اذا کان فی موضع سجوده فی الاصح قاله فی الکافی لان من قدمه الی موضع سجوده هو موضع صلوته ومنهم من قدره بثلاثة اذرع ومنهم بخمسة ومنهم باربعین ومنهم بمقدار صفین او ثلاثة وفی النهایة الاصح انه ان کان بحال لو صلی صلوة الخاشعین بان یکون بصره حال قیامه الی موضع سجوده لا یقع بصره علی المار لا یکره. حلبی کبیر ص ۳۶۶، ۳۶۷ کراهیة الصلاة، فروع فی الخلاصة. ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

(۲) ولو عدم المرور والطریق جاز ترکها، لکن الاولی ان یتخذ. وفی الشامیة (قوله ولو عدم المرور الخ) ای لو صلی فی مکان لا یمر فیه احد ولم تواجه الطریق لا یکره ترکها لان اتخاذها للحجاب عن المار قال فی البحر عن الحلیة ویظهر ان الاولی اتخاذها فی هذا الحال وان لم یکره الترک لمقصود آخر، وهو کف بصره عما وراءها وجمع خاطره بربط الخیال. شامی ۱/۶۳۸، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها، مطلب مکروهات الصلاة. ط: سعید کراچی.

(۳) سترة بقدر ذراع طولا وغلظ اصبع... الدر مع الرد ۱/۶۳۷، باب ما یفسد الصلاة وما یکره فیها. ط: سعید کراچی.

## ستونوں کے درمیان کھڑا ہونا

بلاضرورت ستونوں کے درمیان کھڑے ہوکر جماعت کی نماز پڑھنا مکروہ ہے مگر نماز پڑھنے سے نماز ہوجاتی ہے ، اور جماعت کا ثواب بھی مل جاتا ہے اور اگر دوستونوں کے درمیان ایک سے زائد افراد کے کھڑے ہوکر نماز پڑھنے کی گنجائش ہے تو پھر (مسجد کے بقیہ حصہ میں ) جگہ کی تنگی کی صورت میں چند افراد کے (ستونوں کے درمیان ) کھڑے ہوکر جماعت کی نماز پڑھنے سے نماز مکروہ نہیں ہوگی ۔(۱)

## سجدوں کے درمیان جلسہ میں ہاتھوں کو زانوؤں پر نہ رکھنا

''ہاتھوں کو زانوؤں پر نہ رکھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## سجدوں کے درمیان سیدھا ہوکر بیٹھے

پہلے سجدے سے اٹھ کر دوسرے سجدے سے پہلے سیدھا ہوکر بیٹھ جانا ضروری ہے

---

(۱) والاصح ما روی عن ابی حنیفة انه قال اکره ان یقوم بین الساریتین او فی زاویة او فی ناحیة المسجد او الی ساریة لانه خلاف عمل الامة قال علیه الصلاة والسلام " توسطوا الامام وسدوا الخلل " ومتی استوی جانباه یقوم عن یمین الامام ان امکنه ، وان وجد فی الصف فرجة سدها والا انتظر حتی یجیء آخر فیقفان خلفه ، (الخ شامی ۱/ ۵۶۸ ، (قوله ویقف وسطا) باب الامامة ، مطلب هل الاساءة دون الکراهة او افحش منها؟ والاصطفاف بین الاسطوانتین غیر مکروه لانه صف فی حق کل فریق ، مبسوط ۲/ ۳۵ باب صلاة الجمعة ، ط دار المعرفة ، بیروت.

ورنہ نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

## سجدہ

☆......اللہ کے آگے سجدہ کرنا یہ بھی آسمان وزمین کے خالق مالک الملک کی تعظیم کا نشان ہے اور جو نمازی اپنے خالق کے آگے سربسجود ہو کر اپنی پیشانی کو زمین پر رکھتا ہے وہ اپنے پروردگار کی بندگی کا اظہار کرتا ہے، لہٰذا اس کا دل بندگی کی بے چارگی اور خالق اور پروردگار عالم کی عظمت سے آگاہ ہوتا ہے، اور اس سے اس کے دل میں اللہ کا ڈر، خوف اور خشیت پیدا ہوتی ہے، اور اس کے نفس کی اصلاح ہوتی ہے اور وہ گناہ اور ناپسندیدہ باتوں سے باز رہتا ہے۔(۲)

---

( ) (وتعديل الاركان) اى تسكين الجوارح قدر تسبيحة فى الركوع والسجود ،وكذا فى الرفع منهما على ما اختاره الكمال. الدر المختار. وفى الشامية :(قوله على ما اختاره الكمال) قال فى البحر : ومقتضى الدليل وجوب الطمانينة فى الاربعة اى فى الركوع والسجود وفى القومة والجلسة، ووجوب نفس الرفع من الركوع والجلوس بين السجدتين للمواظبة على ذلك كله وللامر فى حديث المسئى صلاته ،ولما ذكره قاضيخان من لزوم سجود السهو بترك الرفع من الركوع ساهيا وكذا فى المحيط ،فيكون حكم الجلسة بين السجدتين كذلك ،لان الكلام فيهما واحد، والقول بوجوب الكل هو مختار المحقق ابن الهمام وتلميذه ابن امير حاج، حتى قال انه الصواب ،والله الموفق للصواب، آه. شامى: ۱/۴۶۴، باب صفة الصلاة ،مطلب قد يشار الى المثنى باسم الاشارة الموضوع للمفرد. ط: سعيد كراچى.

(۲)وان فى وضع الوجه على الارض حكمة بالغة لانه اشرف اعضاء الانسان وهو مشتق من المواجهة ، وبوضعه على الارض يظهر المرء ذله وخضوعه الى مولاه ويصرف قلبه عن الوجاهة الدنيوية ليكون عند الله وجيها اذ التذلل اليه عزة والخضوع له شرف و فخار وفيه معنى لارغام الانف التى هى مقر الكبر والعظمة بوضعها على الرغام اذ لا لا لها ، لان الرغام وهو التراب اخس شئى فكان الانسان يقول انى يا رب وضعت اشرف عضو من جسمى وهو الوجه على اخس شئى وانا واقف بين يديك لعلمى انك رب الارباب وكل ما سواك عبد لك دليل لعزتك طالب لرحمتك خاضع لسلطانك . وان فى السجود حكمة بالغة، وهى ان الانسان اذا داوم على السجود فى الصلوات الخمس كان دائما قريبا من ربه الذى يقول ( واسجد واقترب) واذا كان الانسان باقترابه من العظماء واصحاب الجاه يكتسب رفعة شأن وعظم جاه فكيف يكون جاهه ورفعة قدره لو اقترب من خالقه ورازقه؟ وبهذا تكون النفس عالية نزيهة عن ان تأتى الصغائر من الذنوب فضلا عن الكبائر ولا تدنس الذنوب لان تدنيسها يسبب بعدها من الله جل جلاله وعظم سلطانه ، الخ، حكمة التشريع وفلسفته: ۱/۱۱۶ ، حكمة هيئة الـ [illegible] ط. انصارى كتب خانه بازار كتاب فروشى كابل.

☆......نماز کی ہر رکعت میں دو سجدے فرض ہیں، ایک سجدہ قرآن کریم سے اور دوسرا سجدہ احادیث اور اجماع سے ثابت ہے۔(۱)

☆......سجدہ میں ایک گھٹنا، اور ایک پیر کی انگلی اور پیشانی کا زمین پر رکھنا، اور اگر کسی تکلیف کی وجہ سے پیشانی رکھنا مشکل ہو تو ناک رکھ دینا کافی ہے، اور اگر ناک بھی نہیں رکھ سکتا ہے تو اشارے سے سجدہ کرے۔(۲)

☆...... سجدہ میں پورے دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پیر اور پیشانی اور ناک کو زمین پر رکھنا سنت ہے۔(۳)

☆......دونوں سجدے یکے بعد دیگرے ترتیب سے کرنا واجب ہیں، اگر صرف

---

(۱) والمراد من السجود السجدتان فأصله ثابت بالكتاب والسنة والاجماع، البحر: ۱/۲۹۳، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراجي. شامي: ۱/۴۴۷، باب صفة الصلاة، بحث الركوع والسجود، ط: سعيد، حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۲۲۹، باب شروط الصلاة، واركانها، ط: قديمى كراجي.

(۲) (والخامسة) من الفرائض (السجدة وهي فريضة تتأدى) بوضع الجبهة على الارض او ما يتصل بها .. (بوضع الجبهة والانف والقدمين واليدين والركبتين) لما في الصحيحين، من قوله عليه الصلاة والسلام امرت ان اسجد على سبعة اعظم على الجبهة واليدين والركبتين واطراف القدمين والانف داخل في الجبهة لان عظمها واحد وهذه الصفة المذكورة هي الكمال (وان وضع جبهته دون انفه جاز) سجوده (بالاجماع) ولكن (ان كان ذلك من غير عذر) يلزم منه الحرج في موضع الانف يكره). (بل) اذا عرض العذر المانع من لزوم السجود على الجبهة او على الانف) يؤمى) الخ، حلبى كبير، ص: ۲۸۲-۲۸۶، الخامس السجدة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، الهندية: ۱/۷۰، الباب الرابع في صفة الصلاة، ط: رشيديه كوئته. ومن شرط صحة السجود وضع احدى اليدين واحدى الركبتين في الصحيح، حاشية الطحطاوى على المراقي، ص: ۲۳۲، باب شروط الصلاة، واركانها، ط: قديمي كراجي. الدر مع الرد ۱/۴۹۸-۵۰۰، فصل في بيان تاليف الصلاة مطلب في اطالة الركوع للجائي، ط: سعيد كراجي.

(۳) السنة في السجود ان يسجد على الجبهة والانف واليدين والركبتين والقدمين، تاتارخانية: ۱/۵۰۶، فصل في السجود، ط: ادارة القرآن.

ایک سجدہ کیا اور کھڑا ہو گیا پھر واپس آ کر دوسرا سجدہ کیا یا بعد والی رکعت میں دو سجدوں کے بجائے تین سجدے کیے تو واجب ادا نہیں ہوگا، اور سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا۔(۱)

☆ سجدہ میں ایک مرتبہ "سبحان ربی الاعلیٰ" کہنے کی مقدار ٹھہرنا واجب ہے۔(۲)

## سجدہ اطمینان سے کرنا

سجدہ سنت طریقہ کے مطابق اطمینان سے کرنا چاہئے۔(۳)

## سجدہ امام کے پیچھے چھوٹ گیا

اگر جماعت کی نماز میں امام نے سجدہ کرلیا، اور مقتدی نے سجدہ نہیں کیا مثلاً امام کی آواز نہیں آئی، بجلی منقطع ہوگئی وغیرہ، تو معلوم ہوتے ہی مقتدی خود سجدہ کرلے، پھر امام

---

(۱) (قوله كالسجدة) والمراد بها السجدة الثانية من كل ركعة، فالترتيب بينها وبين ما بعدها واجب، قال في شرح المنية: حتى لو ترك سجدة من ركعة ثم تذكرها فيما بعدها من قيام او ركوع او سجود فانه يقضيها ولا يقضي ما فعله قبل قضائها مماهو بعد ركعتها من قيام او ركوع او سجود، بل يلزمه سجود السهو، فقط الخ، شامي: ۴۶۲/۱، باب صفة الصلاة، مطلب كل شفع من النفل صلاة، ط: سعيد كراچي. ومنها رعاية الترتيب في فعل مكرر فلو ترك سجدةمن ركعة فتذكرها في آخر الصلاة سجدها وسجد للسهو لترك الترتيب وليس عليه اعادة ما قبلها، الخ، هندية: ۸۱/۱، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئته، البحر : ۲۹۹/۱، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲،۳) ويسبح فيه ثلاثا كما مر (قوله كما مر) اى نظير ما مر في تسبيح الركوع من اقله ثلاث، وانه لو تركه او نقصه كره تنزيها، شامي: ۵۰۴/۱،فصل في بيان تاليف الصلاة، ط. سعيد كراچي. و: ۴۷۹/۱، مطلب سنن الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(وتعديل الاركان) اى تسكين الجوارح قدر تسبيحة في الركوع والسجود، الدر مع الرد ۴۶۴/۱، باب صفة الصلاة، مطلب كل شفع من النفل صلاة، ط- سعيد كراچي

کے ساتھ شامل ہو جائے، نماز ہو جائے گی، آخر میں سجدہ سہو کرنا لازم نہیں ہوگا۔(۱)

اور اگر مقتدی نے خود سجدہ نہیں کیا تو فرض ترک ہونے کی وجہ سے نماز نہیں ہوگی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

## سجدہ اور ٹیلی پیتھی

روشنی ایک لاکھ چھیاسی ہزار دو سو بیاسی (186282) میل فی سیکنڈ کی رفتار سے سفر کرتی ہے اور زمین کے گرد ایک سیکنڈ میں آٹھ دفعہ گھوم جاتی ہے جب نمازی سجدے کی حالت میں زمین پر سر رکھتا ہے تو اس کے دماغ کے اندر کی روشنیوں کا تعلق زمین سے مل جاتا ہے اور ذہن کی رفتار روشنی کی رفتار ہو جاتی ہے۔

دوسری صورت یہ واقع ہوتی ہے کہ دماغ کے اندر زائد خیال پیدا کرنے والی بجلی براہ راست زمین (Earth) میں جذب ہو جاتی ہے اور بندہ لاشعوری طور پر کشش ثقل (Force Of Gravity) سے آزاد ہو جاتا ہے۔ اس کا براہ راست تعلق خالق کائنات سے ہو جاتا ہے۔ روحانی قوتیں اس حد تک بحال ہو جاتی ہیں کہ آنکھوں کے سامنے سے پردہ ہٹ کر اس کے سامنے غیب کی دنیا آ جاتی ہے۔

جب نمازی فضا اور ہوا کے اندر سے روشنیاں لیتا ہوا سر، ناک، گھٹنوں، ہاتھوں

---

(۱) ویبدأ بقضاء ما فاته عکس المسبوق ثم یتابع امامه ان امکنه ادراکه والا تابعه ثم صلی مانام فیه بلا قراءة ،الدر مع الرد: ۵۹۵/۱، (قوله ثم ما سبق به بها،) ای ثم صلی اللاحق ما سبق به بقراءة ان کان مسبوقا ایضا بأن اقتدی فی اثناء صلاة الامام ثم نام مثلا ، وهذا بیان للقسم الرابع وهو المسبوق اللاحق وحکمه انه یصلی اذا استیقظ مثلا ما نام فیه ثم یتابع الامام فیما ادرک ثم یقضی ما فاته، الخ، شامی: ۵۹۵/۱، باب الامامة،مطلب فیما لو اتی بالرکوع او السجود، او بهما مع الامام او قبله او بعده ،ط: سعید کراچی.

(۲) لو ترکها عامدا یکره اشد الکراهة ویلزمه ان یعید الصلاة .حلبی کبیر ص: ۲۹۵. واجبات الصلاة ،ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

اور پیروں کی بیس انگلیاں قبلہ رخ زمین سے ملاتا ہوا سجدے میں چلا جاتا ہے تو جسم اعلیٰ کا خون دماغ میں آ جاتا ہے اور دماغ کو تغذیہ فراہم کرتا ہے۔ کیمیائی تبدیلیاں پیدا ہو کر انتقال خیال (Telepathy) کی صلاحیتیں اجاگر ہو جاتی ہیں۔ (بحوالہ نماز خواجہ عظیمی صاحب)

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۶۸)

## سجدہ اور سائنس

جب نمازی سجدہ کرتا ہے تو اس کے دماغ کی شریانوں (Artries) کی طرف خون زیادہ ہو جاتا ہے۔ جسم کی کسی بھی پوزیشن میں خون دماغ کی طرف زیادہ نہیں جاتا صرف سجدہ کی حالت میں دماغ (Brain)، دماغی اعصاب (Brain Nerves) آنکھوں (Eyes) اور سر کے دیگر حصوں کی طرف خون کا دورانیہ اور بہاؤ (Blood-circulation) متوازن ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے دماغ اور نگاہ بہت تیز ہو جاتی ہے۔

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۶۷)

## سجدہ اونچی چیز پر کرنا

اگر کوئی شخص بیماری یا عذر کی وجہ سے زمین پر سجدہ نہیں کر سکتا ہے تو اس صورت میں کسی چیز کو پیشانی کے برابر اٹھا کر اس پر سجدہ کرنا مکروہ تحریمی ہے، ہاں کوئی اونچی چیز پیشانی کے برابر رکھ دی جائے اور اس پر سجدہ کیا جائے تو اس کی اجازت ہے۔(۱)

---

(۱) (ولو کان موضع السجود ارفع ای اعلیٰ (من موضع القدمین) ان کان ارتفاعه (مقدار) ارتفاع (لبنتین منصوبتین جاز) السجود علیه (والا) ای وان لم یکن ارتفاعه مقدار لبتین بل کان ازید (فلا) یجوز السجود (واراد باللبنة) فی قوله مقدار لبنتین (لبنة بخاری وهی ربع ذراع) عرض ست اصابع فمقدار ارتفاع اللبنتین المنصوبتین نصف ذراع طول اثنی عشرة اصبعاً الخ حلبی کبیر، ص: ۲۸۶. الخامس السجدة، ط: سهیل اکیلمی لاهور، الدر مع الرد ۱/ ۵۰۳. فصل فی بیان تالیف الصلوة الی انتهائها مطلب فی اطالة الرکوع للجائی. ط. سعید کراچی

## سجدہ ایک کیا دوسرا بھول گیا

☆.....اگر کسی نے کسی رکعت میں ایک سجدہ کیا، اور دوسرا سجدہ بھول گیا، اور دوسری رکعت میں یا دوسری رکعت کے بعد یا قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھنے سے پہلے یاد آ گیا، تو اس سجدہ کو فوراً ادا کرے، پھر بیٹھ کر التحیات پڑھ کر دائیں طرف ایک سلام پھیر کر دو سجدے کرے، پھر اس کے بعد بیٹھ کر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر کر نماز مکمل کرے، نماز ہو جائے گی دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

☆......اور اگر قعدۂ اخیرہ میں التحیات پڑھنے کے بعد یاد آیا تو یاد آتے ہی اس سجدہ کو ادا کر کے پھر التحیات پڑھے اور سجدہ سہو کرے نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔(۲)

☆..... اور اگر نماز میں سجدہ کے بارے میں یاد نہیں آیا اور سلام پھیر دیا، اور

---

(۱)(قوله ورعاية الترتيب في فعل مكرر) اطلقه هنا وقيده في الكافي بالمتكرر في كل ركعة كالسجدة حتى لو ترك السجدة الثانية، وقام الى الركعة الثانيه لا تفسد صلاته الخ. البحر: ۱/۲۹۶. باب صفة الصلاة. ط: سعيد كراچي.

(قوله كالسجدة)......والمراد بها السجدة الثانية من كل ركعة، فالترتيب بينها وبين ما بعدها واجب قال في شرح المنية: حتى لو ترك سجدة من ركعة ثم تذكرها فيما بعدها من قيام او ركوع او سجود فانه يقضيها ولا يقضي ما فعله قبل قضائها مما هو بعد ركعتها من قيام او ركوع او سجود، بل يلزمه سجود السهو فقط. شامي: ۱/۴۶۲. باب صفة الصلاة، مطلب كل شفع من النفل صلاة. ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۸۱. كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) ايضا

سلام کے بعد یاد آیا تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

## سجدہ پشت پر کرنا

عیدین، جمعہ وغیرہ کے موقع پر ہجوم اور بھیڑ میں جگہ کی تنگی کی وجہ سے پچھلی صف والے اگلی صف والوں کی پشت پر بھی سجدہ کر سکتے ہیں، اور اگر جگہ ہے تو ایسا کرنا جائز نہیں ہوگا کیونکہ اس سے عام آدمی پریشانی میں مبتلا ہو جائیں گے۔(۲)

## سجدہ تکیہ پر کرنا

''تکیہ پر سجدہ کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## سجدۂ تلاوت کا اعلان کرنا

تراویح وغیرہ میں سجدہ تلاوت کا اعلان کرنا ضروری نہیں ہے، اگر اعلان کرے تو منع بھی نہیں، لیکن اعلان کرنے کو لازم نہ سمجھے کیونکہ خیر القرون اور سلف صالحین سے

( )(قوله والركوع والسجود) لقوله تعالىٰ " اركعوا واسجدوا وللاجماع على فرضيتهما وركنيتهما ....... والمرادمن السجود السجدتان، فأصله ثابت بالكتاب والسنة والاجماع وكونه مثنى في كل ركعة بالسنة والاجماع وهو امر تعبدى لم يعقل له معنى على قول اكثر مشائخنا تحقيقا للابتلاء ،البحر ۲۹۳/۱. باب صفة الصلاة .شامي : ۴۴۷/۱. باب صفة الصلاة، بحث الركوع والسجود ،ط: سعيد كراچي حاشية الطحطاوى على المراقي ص: ۲۲۹ باب شروط الصلاة واركانها .ط. قديمي كراچي. وفي الولوالجية : الاصل في هذا ان المتروك ثلاثة انواع فرض وسنة وواجب ،ففي الاول ان امكنه التدارك بالقضاء يقضي والا فسدت صلاته هندية ۱۲۶/۱ الباب الثاني عشر في سجود السهو ط رشيديه كوئٹه شامي ۷۰/۲.باب سجود السهو ط سعيد كراچي.

(۲) (وان سجد للزحام على ظهر ) هل هو قيد احترازى لم اره ( مصل صلوته ) التى هو فيها (جاز) للضرورة ( وان لم يصلها) بل صلى غيرها او لم يصل اصلا لو كان فرجة ( لا ) يصح الدر مع الرد ۵۰۲/ . كتاب الصلوة باب اذا اراد الشروع في الصلوة ط: سعيد فتح القدير كتاب الصلوة باب صفة الصلوة. ۲۶۳/۱ . ط:رشيدية كوئٹه. حلبي كبير ص: ۲۸۶ ط سهيل اكيڈمي لاهور، الخامس السجدة. و،ص: ۲۴۹، ط: نعمانية كوئٹه.

اعلان کرنا ثابت نہیں۔(۱)

## سجدۂ تلاوت کب کرے

”آیت سجدہ کی تلاوت کے بعد فوراً سجدہ کرنا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

## سجدۂ تلاوت کرنا بھول گیا

جس رکعت میں آیت سجدہ پڑھی ہے، اس رکعت میں سجدۂ تلاوت کرنا بھول گیا تو دوسری اور تیسری رکعت میں جب بھی یاد آجائے سجدہ کرلے، اور آخر میں سہو سجدہ بھی کرے۔(۲)

## سجدۂ تلاوت کے بجائے فدیہ دینا

اگر کسی آدمی کے ذمہ میں بہت سارے سجدۂ تلاوت باقی رہ گئے، اور اب بیماری کی وجہ سے زمین پر سجدہ کرنے پر قادر نہیں تو اب وہ جس طرح نماز کا سجدہ اشارہ سے کرتا ہے، سجدۂ تلاوت کا سجدہ بھی اسی طرح اشارہ سے کرے، ادا ہو جائے گا، اس کے بجائے فدیہ دینا کافی نہیں اور تاخیر کی وجہ سے توبہ استغفار بھی کرے۔(۳)

## سجدۂ تلاوت کے بعد دوبارہ آیت سجدہ پڑھ لے

امام صاحب نے سجدۂ تلاوت ادا کرنے کے بعد کھڑے ہو کر اگلی آیت کی جگہ

---

(۱) الضرورات تبیح المحظورات. فتاوی رحیمیہ: ۱۹۹/۵ ”تراویح میں سجدۂ تلاوت کا اعلان کرے یا نہیں“ ط دارالاشاعت کراچی۔ الاشباہ والنظائر، ص: ۸۷، القاعدة الخامسة، ط: قدیمی کراچی

(۲) والمصلی اذا نسی سجدة التلاوة فی موضعها ثم ذکرها فی الرکوع او السجود او فی القعود فانه یخر لها ساجدا ثم یعود الی ما کان فیه ویعیده استحسانا وان لم یعد جازت صلاته کذا فی الظهیریة فی فصل السهو هندیة: ۱۳۴/۱. الباب الثالث عشر فی سجود التلاوة ط: رشیدیة کوئٹه. تاتارخانیة: ۷۷۷/۱.

(۳) فتاوی رحیمیہ. ۲۰۴/۵. ط: دار الاشاعت کراچی.

پروہی آیت سجدہ دوبارہ پڑھ لی، تو دوبارہ سجدہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی، پہلا سجدہ کافی ہوگا، اور سہو سجدہ بھی لازم نہیں ہوگا۔(۱)

## سجدہ تلاوت کے بعد رکوع کرلیا

اگر آیت سجدہ کی تلاوت کے فوراً بعد یا دو تین آیت پڑھ کر رکوع کیا اور اس میں سجدہ تلاوت کی نیت کرلی، تو سجدۂ تلاوت ادا ہوجائے گا(۲) اور مقتدیوں کی طرف سے سجدۂ تلاوت ادا ہونے کے لئے مقتدیوں کو بھی نیت کرنے کی ضرورت ہوگی، نیت کے بغیر ان کے ذمہ سے سجدہ تلاوت ادا نہ ہوگا،(۳) اور آیت سجدہ کی تلاوت کے بعد مزید تین آیات پڑھنے سے فوریت ختم ہوجاتی ہے اور فوریت ختم ہونے کی صورت میں رکوع

---

(۱) لو تلاها في ركعة فسجدها ثم اعادها في تلك الركعة لا تجب ثانيا ،عالمگيری ۱/ ۱۳۵ . الباب الثالث عشر في سجدة التلاوة وفيه ايضا ،المصلي اذا قرأ آية السجدة في الاولى ثم أعادها في الركعة الثانية والثالثة وسجد للاولى ليس عليه ان يسجدها وهو الاصح" عالمگيری: ۱/ ۱۳۵ .الباب الثالث عشر في سجدة التلاوة،ط: رشيدية كوئٹه.

(۲)وتؤدى (بركوع صلاة) اذا كان الركوع (على الفور من قراءة آية او آيتين وكذا الثلاث على الظاهر كما في البحر (ان نواه ) اى كون الركوع (لسجود ) التلاوة على الراجح، الدر المختار. وفي الشامية (قوله على الظاهر كما في البحر).. وفي الامداد الاحتياط قول شيخ الاسلام خواهرزاده بانقطاع الفور بالثلاث وقال شمس الائمة الحلوانى لا ينقطع مالم يقرأ اكثر من ثلاث وقال الكمال بن الهمام: قول الحلوانى هو الرواية .شامی: ۲/ ۱۱۱ باب سجود التلاوة .ط: سعيد كراچی.

(۳)ولو نواها في ركوعه ولم ينوها المؤتم لم تجزه، الدر المختار ( قوله لم تجزه) اى لم تجزئه الاماه المؤتم ولا تندرج في سجوده وان نواها المؤتم فيه لانه لما نواها الامام في ركوعه تعين لها، افاده، ح، هذا وفي القهستاني: واختلفوا في ان نية الامام كافية كما في الكافي ،فلو لم ينو المقتدى لا ينوب على رأى فيسجد بعد سلام الامام ويعيد القعدة الاخيرة كما في المنية شامی: ۲/ ۱۱۲ .باب سجود التلاوة. ط: سعيد كراچی

میں سجدۂ تلاوت ادا ہونے کے لئے نیت کی ضرورت ہوتی ہے۔(۱)

## سجدۂ تلاوت مکروہ اوقات میں

☆ اگر مکروہ اوقات یعنی طلوع، غروب اور زوال کے وقت آیت سجدہ کی تلاوت کی گئی تو ان اوقات میں سجدۂ تلاوت کرنا جائز ہے مگر مکروہ تنزیہی ہے، افضل اور بہتر یہ ہے کہ مکروہ اوقات نکل جانے کے بعد سجدہ کرے۔(۲)

☆ اور اگر آیت سجدہ کی تلاوت ان تین وقتوں کے علاوہ کسی اور وقت میں کی گئی تو اس کا سجدہ ان تین مکروہ وقتوں میں کرنا بالکل جائز نہیں بلکہ مکروہ وقت سے پہلے یا بعد میں کیا جائے۔(۳)

## سجدۂ تلاوت میں تاخیر ہوگئی

اگر کوئی شخص نماز میں سجدہ والی آیت پڑھتا ہے، تو فوراً سجدۂ تلاوت کرنا واجب ہے اگر چھوٹی تین آیت یا ایک لمبی آیت کے بعد سجدہ کیا تو سجدۂ تلاوت کر کے اخیر میں سہو سجدہ کرنا واجب ہے اور اگر تین آیتوں سے کم پڑھ کر ہی سجدۂ تلاوت کر لیا ہے،

---

(۱) وقال شمس الائمة الحلوانی: لا ینقطع مالم یقرأ اکثر من ثلاث. شامی ۲/۱۱۱ باب سجود التلاوة. ط: سعید کراچی.

(۲) لو تلاها فی اوقات مکروهة فسجد فی الاوقات جاز. عالمگیری ۱/۱۳۵ الباب الثالث عشر فی سجدة التلاوة ط: رشیدیة.

(واذا تلا فیها) ای ان تلا فی وقت من الاوقات الثلاثة آیة السجدة فالافضل ان لا یسجدها" حلبی کبیر ص ۲۳۷ الشرط الخامس فروع فی شرح الطحاوی ط: سہیل اکیڈمی لاہور

(۳) لو تلاها فی وقت مباح فسجدها فی اوقات مکروهة لم تجز. عالمگیری ۱/۱۳۵ الباب الثالث عشر فی سجدة التلاوة ط: رشیدیه کوئٹه. تاتارخانیة ۱/[illegible] الفصل الحادی والعشرون فی سجدة التلاوة

تو پھر سجدۂ سہو واجب نہیں ہے۔(۱)

## سجدہ چھوٹ گیا

اگر نماز میں صرف ایک ہی سجدہ کیا اور ایک سجدہ رہ گیا، تو نماز کے اندر اندر فوت شدہ سجدہ ادا کرے اور پھر آخر میں سجدہ سہو ادا کر لے نماز ہو جائے گی۔ اور اگر نماز کے اندر اندر سجدہ نہیں کیا تو نماز نہیں ہوئی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

## سجدہ رہ گیا امام کے پیچھے

"امام کے ساتھ سجدہ رہ گیا" کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) (قوله فعلى الفور) فان كانت صلوية فعلى الفور، ثم تفسير الفور عدم طول المدة بين التلاوة والسجدة بقراءة اكثر من آيتين او ثلاث (قوله وبالتاخير يأثم الخ) لانها وجبت بما هو من افعال الصلاة، وهو القراءة وصارت من اجزائها فوجب اداؤها مضيقا كما في البدائع، ولذا كان المختار وجوب سجود السهو لو تذكرها بعد محلها الخ الدر مع الرد ۲/ ۱۰۹، ۱۱۰ باب سجود التلاوة ط سعيد كراجي البحر ۲/ ۱۱۹ باب صفة الصلوة ط سعيد كراجي بدائع ۱/ ۱۹۲، كتاب الصلاة، فصل بيان وقت ادائها، ط سعيد كراجي اما لو سهوا وتذكرها ولو بعد السلام قبل ان يفعل منافيا ياتي بها ويسجد للسهو شامي ۲/ ۱۰۵، ۱۱، باب سجود التلاوة ط سعيد كراجي و ۲/ ۹۰ باب سجود السهو ط سعيد

(۲) ان المتروك الذي يتعلق به سجود السهو من الفرائض والواجبات لا يخلو اما ان كان من الافعال او من الاذكار، ومن اي القسمين كان وجب ان يقضي ان امكن التدارك بالقضاء وان لم يمكن فان كان المتروك فرضا تفسد الصلوة، وان كان واجبا لا تفسد ولكن تنقص وتدخل في حد الكراهة، وبيان هذه الجملة اما الافعال فاذا ترك سجدة صلبية من ركعة ثم تذكرها آخر الصلاة قضاها وتمت صلاته الخ بدائع الصنائع ۱/ ۱۶۷ فصل في بيان المتروك ساهيا هل يقضي ام لا ط سعيد كراجي الرابع رعاية الترتيب في فعل مكرر، فلو ترك سجدة من ركعة فتذكرها في آخر صلاة سجدها وسجد للسهو لترك الترتيب فيه الخ البحر ۲/ ۹۳ باب سجود السهو، ط سعيد كراجي شامي ۱/ ۴۶۲ و ۱/ ۴۶۳ باب سجود السهو ط سعيد كراجي.

## سجدۂ سہو

☆ اگر نماز میں سنت یا مستحبات ترک ہو جائیں تو نماز ہو جاتی ہے اور اگر نماز کے فرائض میں سے کوئی فرض بھولے سے یا قصداً چھوٹ جائے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے اس نماز کو شروع سے نیت باندھ کر دوبارہ پڑھنا لازم ہوتا ہے۔(۱)

☆ اگر نماز کے واجبات میں سے کوئی واجب عمداً (قصداً) چھوڑ دیا جائے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے، اور اس نماز کو از سرِ نو دوبارہ پڑھنا لازم ہوتا ہے۔(۲)

☆ اور اگر نماز کے واجبات میں سے کوئی واجب قصداً نہیں بلکہ بھولے سے چھوٹ جائے، تو نماز فاسد نہیں ہوتی، البتہ اس کی تلافی کرنا ضروری ہے اور تلافی کی صورت یہ ہے کہ قعدۂ اخیرہ میں پوری التحیات پڑھنے کے بعد دائیں طرف ایک مرتبہ سلام پھیر کر دو سجدے کرے جائیں، اور ہر سجدہ میں تین تین دفعہ "سبحان ربی الاعلی" کہے اور سجدوں کے بعد پھر بیٹھ کر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر دائیں، اور بائیں سلام

(۱) ترک السنة لا یوجب فساداً ولا سهواً بل اساءة لو عمداً غیر مستخف قوله لا یوجب فساداً ولا سهواً ای بخلاف ترک الفرض فانه یوجب الفساد وترک الواجب فانه یوجب سجود السهو شامی ۱/۴۷۴ باب صفة الصلاة، مطلب سنن الصلاة، ط سعید کراچی
انه لا یجب الا بترک الواجب من واجبات الصلاة فلا یجب بترک السنن والمستحبات کالتعوذ والتسمیة والثناء والتامین وتکبیرات الانتقالات وتسبیحات ولا بترک الفرائض لان ترکها لا ینجبر بسجود السهو بل هو مفسد ان لم یتدارک فیها حلبی کبیر، ص ۴۵۵ فصل فی سجود السهو، ط سهیل اکیڈمی لاهور البحر الرائق ۹۸/۲ باب سجود السهو ط: سعید کراچی.

(۲) (ولها واجبات) لا تفسد بترکها وتعاد وجوباً فی العمد والسهو ان لم یسجد له وان لم یعدها یکون فاسقاً، تنویر الابصار مع الدر المختار ۱/۴۵۶ باب صفة الصلاة، ط سعید کراچی انه لا یجب السجود فی العمد وانما تجب الاعادة اذا ترک واجباً عمداً جبراً لنقصانه، البحر الرائق ۹۱/۲ باب سجود السهو ط سعید کراچی علمگیری ۱/۱۲۶، ط ماجدیه کوئٹه

پھیر دیا جائے، ان سجدوں کو سجدہ سہو کہتے ہیں۔(۱) اگر سلام سے پہلے سجدہ سہو کرنا بھول گیا تو اس نماز کو وقت کے اندر اندر دوبارہ پڑھنا واجب ہوگا، وقت نکلنے کے بعد نہیں۔(۲)

## سجدۂ سہو امام نے دونوں طرف سلام پھیر کر کیا تو مسبوق کیا کرے

''امام نے سلام کے بعد سہو سجدہ کیا تو مسبوق کیا کرے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## سجدہ سہو تنہا نماز پڑھنے والے پر

اگر تنہا نماز پڑھنے والے سے کوئی واجب بھولے سے چھوٹ جائے تو آخر میں سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) ومحله بعد السلام سواء كان من زيادة أو نقصان ... ويكتفى بتسليمة واحدة وعليه الجمهور ... ويسلم عن يمينه كذا في الزاهدي، وكيفيته أن يكبر بعد سلامه الأول ويخر ساجداً ويسبح في سجوده ثم يفعل ثانياً كذلك ثم يتشهد ثانياً ثم يسلم كذا في المحيط، ويأتي بالصلوة على النبي صلى الله عليه وسلم والدعاء في قعدة السهو هو الصحيح. عالمگیری ۱/۱۲۵، ط ماجدیه. بدائع الصنائع ۱/۴۳۰، باب سجود السهو، فصل بيان محل السجود للسهو، ط سعيد كراچی. البحر الرائق ۲/۹۳، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط سعيد كراچی.

(۲) (و) عند (ترك) الواجب (تركه عمداً) أي ما دام الوقت باقياً وكذا في السهو إن لم يسجد له وإن لم يعده حتى خرج الوقت تسقط مع النقصان. حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح ص ۲۴۷، فصل في بيان واجب الصلوة، ط قديمي كراچی. فظاهر كلامهم أنه إذا لم يسجد له فإنه يأثم بترك الواجب وبترك سجود السهو، ثم اعلم أن الوجوب مقيد بما إذا كان الوقت صالحاً حتى أن من عليه السهو في صلاة الفجر إذا لم يسجد حتى طلعت الشمس بعد السلام الأول سقط عنه السجود. البحر ۲/۹۲، باب سجود السهو، ط سعيد كراچی. شامی ۱/۴۵۶، مطلب واجب الصلوة ۲/۴۵۶، باب قضاء الفوائت ط سعيد كراچی، هندية ۱/۱۲۵، الباب الثاني عشر في سجود السهو.

(۳) والمنفرد يجب أن يسجد لأجل سهوه. حلبي كبير ص ۴۶۶، ط سهيل اكيدمی لاهور. فسجود السهو يجب على الامام وعلى المنفرد مقصوداً لتحقق سبب الوجوب منهما وهو السهو. بدائع الصنائع ۱/۴۱۵، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط سعيد كراچی، هندية ۱/۱۲۶، باب سجود السهو، ط: ماجدية كوئٹه.

## سجدۂ سہو دونوں طرف سلام پھیرنے کے بعد کیا

نماز میں سجدۂ سہو واجب ہوا، وہ یاد نہ رہا، اور دونوں جانب سلام پھیرنے کے بعد یاد آیا تو اسی وقت سجدہ سہو کر کے التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام کر کے نماز ختم کی تو نماز صحیح ہوگئی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ (۱)

## سجدۂ سہو سے ایک سجدہ ملا

''امام کے ساتھ سہو سجدہ ایک ملا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## سجدۂ سہو سے خرابی دور ہو جاتی ہے

''سہو سجدہ سے خرابی دور ہو جاتی ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## سجدۂ سہو شک کی وجہ سے کرنا

''شک کی وجہ سے سجدۂ سہو کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## سجدۂ سہو کا حکم مسبوق پر

''مسبوق پر سہو سجدہ کا حکم'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) ولو نسي السهو او سجدة صلبية او تلاوية يلزمه ذلك ما دام في المسجد (قوله ما دام في المسجد) اي وان تحول عن القبلة استحسانا لان المسجد كله في حكم مكان واحد ولذا صح الاقتداء فيه وان كان بينهما فرجة.. (تنبيه) قال هنا ما دام في المسجد وفيما قبله ما لم يتحول عن القبلة ولعل وجه الفرق ان السلام هنا لما كان سهوا لم يجعل مجرد الانحراف عن القبلة مانعا ولما كان فيما قبله عمدا جعل مانعا، على احد القولين وهو ما مشى عليه المصنف لما في البدائع من ان السجود لا يسقط بالسلام ولو عمدا الا اذا فعل فعلا يمنعه من البناء. فتاوى شامي ۹۱/۲ باب سجود السهو ط سعيد كراچي. البحر الرائق ۹۲/۲، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط سعيد كراچي. بدائع الصنائع ۱۷۵/۱، كتاب الصلوة باب سجود السهو، فصل واما عمل سلام السهو هل يبطل التحريمة ام لا؟ ط سعيد كراچي

## سجدۂ سہو کرنا امام کو یاد نہ رہا

اگر امام پر سہو سجدہ واجب ہوا، اور امام کو سہو سجدہ کرنا یاد نہ رہا تو مقتدیوں پر سہو سجدہ کرنا واجب نہیں ہوگا۔(۱)

## سجدۂ سہو کرنا بھول گیا

''سہو سجدہ کرنا بھول گیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## سجدۂ سہو کرنا یاد نہ رہا

اگر کسی شخص سے بھول ہونے کی وجہ سے سہو سجدہ واجب ہوا، اور اس کو نماز کے آخر میں سہو سجدہ کرنا یاد نہ رہا، یہاں تک کہ اس نے نماز ختم کرنے کی غرض سے سلام پھیر دیا، اس کے بعد اس کو سہو سجدہ کا خیال آیا، تو اگر اب تک قبلہ کے رخ سے پھرا نہیں اور کسی سے بات چیت نہیں کی تو فوراً دو سجدے کرے اور بیٹھ کر تشہد، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر کر نماز کو مکمل کرے، نماز ہو جائے گی دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۲)

---

(۱) ولو ترك الإمام سجود السهو فلا سهو على المأموم كذا في المحيط. هندية ١/١٢٩، الباب الثاني عشر في سجود السهو، فصل، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) ولو نسي السهو أو سجدة صلبية أو تلاوية يلزمه ذلك ما دام في المسجد قوله ما دام في المسجد أي وإن تحول عن القبلة استحسانا لأن المسجد كله في حكم مكان واحد ولذا صح الاقتداء فيه وإن كان بينهما فرجة، وأما إذا كان في الصحراء فإن تذكر قبل أن يجاوز الصفوف من خلفه أو يمينه أو يساره عاد إلى قضاء ما عليه، لأن ذلك الموضع ملحق بالمسجد (تنبيه) قال هنا ما دام في المسجد وفيما قبله ما لم يتحول عن القبلة، ولعل وجه الفرق أن السلام هنا لما كان سهوا لم يجعل مجرد الانحراف عن القبلة مانعا ولما كان فيما قبله عمدا جعل مانعا على أحد القولين، وهو ما مشى عليه المصنف لما في البدائع من أن السجود لا يسقط بالسلام ولو عمدا إلا إذا فعل فعلا يمنعه من البناء بأن تكلم أو قهقه أو أحدث عمدا أو خرج من المسجد أو صرف وجهه عن القبلة وهو ذاكر له لأنه فات محله وهو تحريمة الصلوة فسقط ضرورة لفوات محله. فتاوى شامي ٢/٩١، كتاب الصلوة باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق ٢/٩٢، كتاب الصلوة باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي. بدائع الصنائع ١/١٧٥، كتاب الصلوة، باب سجود السهو، فصل وأما عمل سلام السهو أنه هل يبطل التحريمة أو لا؟ ط: سعيد كراچي.

اور اگر قبلہ سے رخ پھیر لیا، یا کسی سے بات چیت کی تو اس صورت میں سہو سجدہ کرنا درست نہیں ہوگا، اور اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

## سجدۂ سہو کے بعد تشہد پڑھنا

سجدۂ سہو کے بعد تشہد پڑھنا ضروری ہے، اگر تشہد نہیں پڑھا تو نماز صحیح ہو جائے گی مگر واجب ترک کرنے والا ہوگا، اس لئے وقت کے اندر اندر اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، اور اگر وقت گذر گیا تو اعادہ کرنا لازم نہیں ہوگا۔(۲)

## سجدۂ سہو کے بعد جماعت میں شامل ہوا

اگر امام نے سجدۂ سہو کیا، اور اس کے بعد کوئی شخص نماز میں آکر شامل ہوا، تو اس کی اقتداء صحیح ہو جائے گی، اور وہ بیٹھ کر التحیات پڑھے، پھر امام کے سلام کے بعد اسی نیت اور اسی تحریمہ سے اپنی نماز پوری کرلے۔(۳)

## سجدۂ سہو کے بعد فاتحہ پڑھ لی

اگر نماز میں کسی پر سہو سجدہ واجب ہوا، اس نے سہو سجدہ کرنے کے بعد التحیات

---

(۱) انظر الی الحاشیة السابقة.

(۲) (ویجب) (سجدتان و) یجب ایضا (تشهد و سلام) لان سجود السهو یرفع التشهد دون القعدة لقوتها (قوله یرفع التشهد) ای قراءته، حتی لو سلم بمجرد رفعه من سجدتی السهو صحت صلاته ویکون تارکا للواجب. شامی: ۷۸/۲. کتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی. بدائع الصنائع: ۱۷۹/۱. کتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط. سعید کراچی عالمگیری ۱۲۵/۱ کتاب الصلوة باب سجود السهو، ط: ماجدیه کوئٹه

(۳) واجمعوا علی انه لو عاد الی سجود السهو ثم اقتدیٰ به رجل یصح اقتداءه به، بدائع الصنائع ۱۷۳/۱ کتاب الصلوة، باب سجود السهو، فصل واما عمل سلام السهو، انه هل یبطل التحریمة ام لا؟ ط. سعید کراچی. تاتارخانیة: ۷۳۱/۱. کتاب الصلوة، باب سجود السهو، ط ادارة القرآن کراچی. عالمگیری: ۱۲۸/۱. کتاب الصلاة باب سجود السهو، فصل سهو الامام، یوجب علیه وعلی من خلفه. ط: رشیدیة کوئٹه.

پڑھنے کے بجائے سورہ فاتحہ پڑھ لی، تو اس پر دوبارہ سہو سجدہ واجب نہیں ہے، سورہ فاتحہ کے بعد پھر تشہد وغیرہ پڑھ کر نماز پوری کرے، اس کی نماز صحیح اور درست ہے۔(۱)

## سجدۂ سہو لاحق پر

''لاحق پر سجدۂ سہو کا حکم'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## سجدۂ سہو لازم ہے یا نہیں علم نہیں

اگر کسی کو نماز میں بھول ہوگئی، لیکن اس بھول سے سجدہ سہو واجب ہے یا نہیں اس کا علم نہیں، تو ایسی صورت میں احتیاط کے طور پر سہو سجدہ کر لینا بہتر ہے۔(۲)

## سجدۂ سہو مقتدی پر لازم نہیں

''مقتدی پر سہو سجدہ کا حکم'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## سجدۂ سہو مقیم مقتدی کب کرے

''سہو سجدہ مسافر امام پر لازم ہوا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) (وان قرأ القرآن بعد) قراءة التشهد في القعدة الاخيرة لا سهو عليه) لانه محل الثناء والدعاء والقرآن يشتمل عليهما حلبي كبير، ص ۴۶۰ فصل في سجود السهو ط سهيل اكيدمي لاهور، وكذا في حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح ص ۲۵ ط قديمي كراچي

واذا فرغ من التشهد وقرأ الفاتحة سهوا فلا سهو عليه هندية ۱۲۸/۱ باب الثاني عشر في سجود السهو. ط: رشيديه كوئته.

(۲) فتاوى دار العلوم ديوبند ۳۷۹/۴ الباب الحادي عشر في سجود السهو، ط دار الاشاعت كراچي [illegible] لو شك في سجود السهو فانه يتحرى ولا يسجد لهذا السهو البحر ۹۲/۲ باب سجود السهو ط سعيد كراچي

## سجدۂ سہو میں تمام نمازیں برابر ہیں

نماز فرض ہو یا واجب، سنت ہو یا نفل، تمام نمازوں میں سجدہ سہو کا حکم ایک جیسا ہے البتہ عیدین کی نماز اور جمعہ کی نماز میں مجمع زیادہ ہونے کی وجہ سے سجدہ سہو کرنے سے نمازیوں میں انتشار پیدا ہونے، یا نماز کو خراب کرنے کے احتمال کی وجہ سے سہو سجدہ معاف ہو جاتا ہے، اسی طرح اگر کسی جگہ پر تراویح کی نماز میں مجمع زیادہ ہے اور سہو کرنے کی صورت میں نمازیوں میں انتشار ہونے یا نماز کے خراب کرنے کا قوی اندیشہ ہو تو سہو سجدہ معاف ہو جائے گا، اور نماز کو لوٹانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

## سجدۂ سہو میں شک ہو گیا

اگر کسی پر سہو سجدہ واجب تھا، لیکن آخری قعدہ میں اس کو سہو سجدہ کے بارے میں شک ہو گیا کہ میں نے سہو سجدہ کیا ہے یا نہیں، تو ایسی صورت میں گمان غالب پر عمل کرے (۲) اگر کسی جانب رجحان نہ ہوتا ہو تو ایسی صورت میں سہو سجدہ کرے۔(۳)

---

(۱) (والسهو في صلاة العيد والجمعة والمكتوبة والتطوع سواء) والمختار عند المتاخرين عدمه في الاولين لدفع الفتنة كما في الجمعة. البحر (قوله عدمه في الاولين) الظاهر ان الجمع الكثير فيما سواهما كذالك ....وقال خصوصا في زماننا ..... بل الاولیٰ تركه لئلا يقع الناس في فتنة. شامي: ۹۲/۲، باب سجود السهو. ط: سعيد كراچي عالمگيري: ۱۲۸/۱. كتاب الصلاة، باب سجود السهو. ط: ماجدية كوئٹه. و حكم السهو في الفرض والنفل سواء، هندية: ۱۲۶/۱. الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) لان غلبة الظن بمنزلة اليقين، فاذا تحرى وغلب على ظنه شئي لزمه الاخذ به، ولا يظهر وجه لا يجاب السجود عليه الا اذا طال تفكره الخ. شامي: ۹۴/۲. باب سجود السهو. ط. سعيد كراچي ولو سها في سجود السهو، عمل بالتحرى. هندية: ۱۳۰/۱. باب سجود السهو ط ماجدية كوئٹه

(۳) اليقين لا يزول بالشک. الدر مع الرد: ۹۵/۲. قبيل باب صلاة المريض. ط. سعيد كراچي. يجب السجود في جميع صور الشک سواء عمل بالتحرى او بنى على الاقل، البحر ۱۱۱/۲. باب سجود السهو، ط: سعيد. الدر مع الرد: ۹۴/۲. قبيل باب صلاة المريض ط. سعيد كراچي

## سجدۂ سہو میں مسبوق سلام نہ پھیرے

''مسبوق سجدہ سہو میں امام کے ساتھ سلام نہ پھیرے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## سجدۂ سہو واجب تھا نہیں کیا

اگر کسی پر سجدہ سہو واجب ہوا، اور اس نے نماز کے آخر میں سجدہ سہو نہیں کیا تو اس نماز کو دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔(۱)

## سجدہ سے اٹھنا

سجدہ سے اٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے سر کو اٹھائے، پھر ہاتھوں کو، پھر گھٹنوں کو، اور ہاتھوں کو زمین پر لگائے بغیر سیدھا کھڑا ہو جائے، بیماری اور عذر کے بغیر زمین کا سہارا نہیں لینا چاہئے۔(۲)

## سجدہ سے معذور ہے

اگر کوئی شخص قیام اور رکوع پر قادر ہے، سجدہ پر قادر نہیں، تو ایسے آدمی کے لئے بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھنا زیادہ افضل ہے اور اگر کھڑے ہو کر قیام اور رکوع کرنے

---

(۱)(ولها واجبات) لا تفسد بتركها وتعاد وجوبا في العمد والسهو ان لم يسجد له ، وان لم يعدها يكون فاسقا آثما الدر مع الرد: ۱/۴۵۶. مطلب واجبات الصلاة ط سعيد كراچى. حاشية الطحطاوى على مراقى الفلاح، ص: ۲۴۷. فصل في بيان واجب الصلاة ط قديمى كراچى. البحر : ۱/۲۹۵. باب صفة الصلاة ط: سعيد كراچى.

(۲) واذا اراد الرفع يرفع اولا جبهته ثم انفه ثم يديه ثم ركبتيه.هندية: ۱/۷۵. الفصل الثالث في سنن الصلوة وآدابها.ط: رشيديه . تاتارخانية: ۱/۵۴۱. ط: ادارة القرآن كراچى حلبى كبير، ص ۳۲۱،صفة الصلاة ط:سهيل اكيڈمى لاهور. الدر مع الرد : ۱/۴۹۸. فصل واذا اراد الشروع في الصلاة .ط: سعيد كراچى. عن علي انه قال: من السنة في الصلاة المكتوبة ان لا يعتمد بيديه على الارض الا ان يكون شيخا كبيراً ،بدائع : ۱/۲۱۱. فصل في سنن الصلاة ط سعيد كراچى

کے بعد بیٹھ کر اشارے سے سجدہ کر کے نماز پڑھے گا تو بھی نماز ہو جائے گی۔(۱)

## سجدۂ شکر

نعمت کے حاصل ہونے کے بعد سجدۂ شکر ادا کرنا مستحب ہے۔(۲)

## سجدہ کا فرق

مرد سجدہ کی حالت میں پیٹ کو رانوں سے، بازو کو بغل سے جدا رکھے اور کہنیاں اور کلائی زمین سے علیحدہ رکھے، اور عورتیں پیٹ کو رانوں سے اور بازوؤں کو بغل سے ملا کر رکھیں، اور کہنیاں اور کلائیاں زمین پر بچھا کر سجدہ کریں، نیز مرد سجدہ میں دونوں پاؤں کھڑے رکھ کر انگلیاں قبلہ رخ رکھے، عورتیں پاؤں کھڑے نہ کریں بلکہ دونوں پاؤں دائیں طرف

---

(۱) (قوله بل تعذر السجود كاف)... رجل بحلقه خراج ان سجد سال وهو قادر على الركوع والقيام والقراءة يصلي قاعدا يومي، ولو صلى قائما بركوع وقعد وأوما بالسجود اجزاه، والاول افضل، لان القيام والركوع لم يشرعا قربة بنفسهما، بل ليكونا وسيلتين الى السجود، شامي: ۹۷/۲، باب صلاة المريض. ط: سعيد كرجي. البحر: ۱۱۲/۲-۱۱۲ باب صلاة المريض، ط: سعيد كراجي. هندية: ۱۳۶/۱. الباب الرابع عشر في صلاة المريض. ط: رشيدية، شامي: ۴۴۵/۱. باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراجي.

(۲) قال ابو يوسف و محمد رحمهما الله هي قربة يثاب عليها وصورتها عندهما ان من تجددت نعمة ظاهرة او رزقه الله تعالىٰ ولدا او مالا او وجد ضالة او اندفعت عنه نقمة او شفي مريض له او قدم له غائب يستحب له ان يسجد شكراً لله تعالى مستقبل القبلة يحمد الله فيها ويسجد ثم يكبر اخرى فيرفع رأسه كما في سجدة التلاوة. فتاوىٰ عالمگيرى: ۱۳۶/۱. باب سجود السهو ط رشيديه كوئته. فتح القدير: ۴۵۷/۱. كتاب الصلوة، باب سجود السهو. ط رشيديه كوئته وسجدة الشكر مستحبة به يفتىٰ لكنها تكره بعد الصلاة لان الجهلة يعتقدونها سنة او واجبة. الخ. قوله وسجدة الشكر.... وهي لمن تجددت عنده نعمة ظاهرة او رزقه الله تعالىٰ مالا أو ولدا او اندفعت عنه نقمة ونحو ذلك يستحب له ان يسجد لله تعالى شكرا مستقبل القبلة يحمد الله تعالى فيها ويسبحه ثم يكبر فيرفع راسه كما في سجدة التلاوة. سراج. فتاوىٰ شامي: ۱۱۹/۲ باب سجود التلاوة، مطلب في سجدة الشكر. ط: سعيد كراجي.

نکال دیں، اور خوب سمٹ کر سجدہ کریں، اور دونوں ہاتھ کی انگلیاں ملا کر قبلہ رخ رکھیں۔( )

## سجدہ کرنے سے خوبصورتی میں اضافہ ہوتا ہے

سجدہ سے آخرت کا فائدہ تو ہے ہی دنیا میں بھی بہت سارے فائدے ہیں ان میں سے ایک نقد فائدہ انسان کا چہرہ خوبصورت ہو جاتا ہے، اس کی ایک ظاہری وجہ یہ ہے کہ اگر انسان کے جسم کو مادی نظر سے دیکھا جائے تو انسان کا دل پمپ کی مانند ہے اس کا In Put بھی ہے اور Out Put بھی ہے، سارے جسم میں تازہ خون جا رہا ہوتا ہے اور دوسرا واپس آ رہا ہوتا ہے، انسان جب بیٹھا ہوتا ہے یا کھڑا ہوتا ہے تو جسم کے جو حصے نیچے ہوتے ہیں ان میں پریشر زیادہ ہوتا ہے اور جو حصے اوپر ہوتے ہیں ان میں پریشر نسبتاً

---

(۱)ومنها ان یوجه اصابعه نحو القبلة لما روی عن النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم انه اذا سجد العبد سجد کل عضو منه فلیوجه من اعضائه الی القبلة ....ومنها ان یبدی ضبعیه لقوله صلی اللّٰہ علیه وسلم لابن عمر و ابدضبعیک ای اظهر الضبع وهو وسط العضد بلحمه وروی جابر رضی اللّٰہ عنه ان النبی صلی اللّٰہ علیه وسلم کان اذا سجد جافی عضدیه عن جنبیه حتی یری بیاض ابطیه بدائع الصنائع: ۱/ ۲۱۰. کتاب الصلوٰة،فصل فی سنن الصلوة .ط: سعید کراچی.فتاوی هندیة: ۱/ ۷۵. باب فی صفة الصلوة ،فصل فی سنن الصلوة وآدابها ط:رشیدیة کوئٹه. (ویبدی ) فی سجوده ای یظهر (ضبعیه ) ای عضدیه لما فی مسلم عن البراء بن عازب قال قال رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم اذا سجدت فضع کفیک وارفع مرفقیک ( ویجافی) ای یباعد (بطنه عن فخذیه) وفی مسلم وغیره عن عبد اللّٰہ بن بحینة کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم اذا سجد فرج بین یدیه حتی یبدو بیاض ابطیه... وهذه کیفیة السجود المسنونة فی حق الرجل حلبی کبیر،ص ۳۲۱ ۳۲۲ فصل فی صفة الصلوة .ط: سهیل اکیڈمی لاهور.

فاما المرأة فینبغی أن یفترش ذراعیها وتنخفض ولا تنتصب کانتصاب الرجل وتلزق بطنها بفخذیها لان ذلک استر لها...بدائع الصنائع: ۲/ ۲۱۰، فصل فی سنن الصلاة، ط: سعید کراچی. (والمرأة تنخفض وتلزق بطنها بفخذیها ) لانه استر لها ،فانها عورة مستورة ویدل علیه ما رواه ابو داؤد فی مراسیله انه علیه الصلاة والسلام مر علی امرأتین تصلیان فقال اذا سجدتما فضما بعض اللحم الی الارض فان المرأة لیست فی ذلک کالرجل ... انها لا تنصب اصابع القدمین البحر. ۱/ ۳۲۱. فصل اذا اراد الدخول فی الصلاة. ط: سعید کراچی.

کم ہوتا ہے، مثلاً تین منزلہ بلڈنگ ہو اور نیچے پمپ لگا ہوا ہو تو نیچے پانی زیادہ ہوگا، اور دوسری منزل میں بھی کچھ پانی پہنچ جائے گا جبکہ تیسری منزل پر بالکل نہیں پہنچے گا، حالانکہ وہی پمپ ہے لیکن نیچے پورا پانی دے رہا ہے اس سے اوپر والی منزل میں کچھ پانی دے رہا ہے اور سب سے اوپر والی منزل میں بالکل پانی نہیں جا رہا، اس مثال کو اگر سامنے رکھتے ہوئے سوچیں تو انسان کا دل خون پمپ کر رہا ہوتا ہے اور یہ خون نیچے کے اعضاء میں تو بالکل پہنچ رہا ہوتا ہے لیکن اوپر کے اعضاء میں اتنا نہیں پہنچ رہا ہوتا ہے جب کوئی ایسی صورت پیش آتی ہے جیسا کہ انسان کا سر نیچے ہوتا ہے اور خون پمپ کرنے والا دل اوپر ہوتا ہے تو خون سر کے اندر بھی اچھی طرح ہو کر پہنچتا ہے مثلاً جب انسان نماز کے سجدے میں جاتا ہے تو محسوس ہوتا ہے کہ جیسے پورے چہرے میں خون بھر گیا ہے، آدمی سجدہ تھوڑا سا لمبا کرے تو محسوس ہوتا ہے کہ چہرے کی جو باریک شریانیں ہیں ان میں بھی خون پہنچ گیا عام طور پر انسان بیٹھا ہوتا ہے یا کھڑا ہوتا ہے یا لیٹا ہوتا ہے، بیٹھے، کھڑے، لیٹے میں انسان کا دل نیچے ہی ہوتا ہے اور سر اوپر ہوتا ہے، ایک ہی ایسی صورت ہے کہ جب انسان نماز میں سجدے میں جاتا ہے تو اس کا دل اوپر ہوتا ہے اور سر نیچے ہوتا ہے، لہٰذا خون اچھی طرح چہرے کی جلد میں پہنچ جاتا ہے اور چہرہ خون سے بھرا ہوا خوبصورت ہو جاتا ہے، اسی لئے عبادت گذار مرد تو مرد خواتین بھی ''میک اپ'' کے بغیر خوبصورت لگتی ہیں۔

(ماخوذ از ''خطبات فقیر'' جلد اول ص ۱۹۹)

## سجدہ کرنے سے خون بہہ پڑتا ہے

ایسا زخمی کہ سجدہ کرنے سے جس کا خون بہہ پڑتا ہے، اور بیٹھ کر نماز پڑھنے سے

خون نہیں بہتا، تو اس صورت میں اس کے لئے اچھی شکل یہ ہے کہ بیٹھ کر سر کے اشارے سے نماز ادا کرے اس لئے کہ اس صورت میں وضو باقی رہتا ہے صرف سجدہ رہ جاتا ہے، اور عذر کی ۔ سجدہ کے بغیر بھی نماز ہو جاتی ہے، مثلاً سواری پر نماز پڑھتے ہوئے اگر کوئی عذر پیش آجائے تو سجدہ ترک کر دینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔(۱)

## سجدہ کرنے میں شک ہو گیا

اگر کسی نمازی کو یہ شک ہو گیا کہ اس نے ایک سجدہ کیا یا دو، اگر ایسی صورت میں کسی ایک طرف گمانِ غالب ہے، تو اس پر عمل کرے۔

اور اگر کسی ایک طرف گمان غالب نہیں ہے، تو ایک سجدہ اور کرے اور اخیر میں سہو سجدہ کرے۔(۲)

---

( )(رجل فی حلقه جراحة تسیل اذا صلی بالرکوع والسجود ) لا یصلی بهما بل (یصلی قاعدا بالایماء) وهو الافضل او قائما کما مر آنفا ،والاصل فی هذا ما قاله قاضی خان وغیره : من ابتلی بین ان یؤدی بعض الارکان مع الحدث او بدون القراء ة وبین ان یصلی بالایماء تعین علیه الصلوة بالایماء. لان الصلوة بالایماء اهون من الصلوة مع الحدث او بدون القراء ة ،لان الاول یجوز حالة الاختیار، وهو الصلوة علی الدابة تطوعا والصلوة مع الحدث او بدون القراء ة لاتجوز الا بعذر، والمبتلی بأحد الشرین یتعین علیه اختیار ایسرهما . حلبی کبیر،ص:۲۶۷ فروع فی شرح الطحاوی .الثانی القیام، ط: سهیل اکیڈمی لاهور ،ص:۲۳۳، ط: نعمانیة کوئته. الدر مع الرد: ۱/ ۴۴۵ باب صفة الصلوة،بحث القیام .ط. سعید کراچی. ۲/ ۹۷. باب صلاة المریض، ط: سعید کراچی.البحر :۲/ ۱۱۲. باب صلاة المریض .ط: سعید کراچی.

(۲) (وجب علیه سجود السهو فی ) جمیع (صور الشک ) سواء عمل بالتحری او بنی علی الاقل "فتح" لتأخیر الرکن، لکن فی السراج انه یسجد للسهو فی اخذ الاقل مطلقا، وفی غلبة الظن ان تفکر قدر رکن .الدر المختار مع الشامی: ۲/ ۹۳. قبیل باب صلاة المریض، ط سعید کراچی البحر : ۲/ ۱۱۱. باب سجود السهو، ط: سعید کراچی. ۲/ ۱۰۸ باب سجود السهو ، ط: سعید کراچی. فتح القدیر : ۱/ ۴۵۳. باب سجود السهو ،.ط.المکتبة النوریة الرضویة، سکهر.

## سجدہ کرنے میں قطرہ آتا ہے

اگر کسی مرد یا عورت کو بیماری یا عمر زیادہ ہونے کی وجہ سے نماز کے دوران سجدہ میں پیشاب کے قطرے آجاتے ہیں، اور اگر بیٹھ کر نماز پڑھے تو قطرہ نہیں آتا، تو یہ شخص کھڑے ہو کر نماز شروع کرے اور رکوع بھی کرے، اور سجدہ کھڑے کھڑے اشارہ سے کرے، یا بیٹھ جائے اور اشارہ سے سجدہ کرے، اور یہ بھی جائز ہے کہ بیٹھ کر پوری نماز اشارے سے ادا کرے، بلکہ ایسی حالت میں کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے بیٹھ کر اشارے سے نماز پڑھنا افضل ہے۔(۱)

## سجدہ کی آیت بھول گیا

امام قرأت کے دوران سجدہ کی آیت بھول گیا، اور مقتدی نے پڑھ کر لقمہ دیا ہے، اور امام صاحب نے وہ آیت پڑھ کر سجدۂ تلاوت کیا، تو یہ ایک سجدہ امام اور مقتدی دونوں کی طرف سے کافی ہو جائے گا دو سجدے واجب نہیں ہوں گے۔(۲)

---

(۱) لو كان بحيث (لو سجد سال بوله او انفلت ريحه) فانه (يصلي قاعدا بالايماء) ويترك الركوع والسجود لما قلنا (و) اما (لو كان بحال لو صلى قاعدا يسيل) بوله او جرحه او ينفلت ريحه (ولو صلى مستلقيا لا يسيل) شيء فانه (يصلي قائما بركوع وسجود). حلبي كبير، ص:۲۶۷. فروع في شرح الطحاوي، الثاني القيام. ط: سهيل اكيڈمي لاهور. و، ص: ۲۳۳، ط: نعمانية كوئٹه. فتاوىٰ شامي: ۹۶/۲. باب صلوة المريض، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱۱۲/۲. كتاب الصلوٰة، باب صلوة المريض ط: سعيد كراچي.

(۲) وان تلا المأموم لم يلزم الامام ولا المؤتم السجود لا في الصلوٰة ولا بعد الفراغ منها. هندية: ۱۳۳/۱. الباب الثالث عشر في سجود التلاوة. والاصل ان مبناها على التداخل دفعا للحرج بشرط اتحاد الآية والمجلس وهو تداخل في السبب بأن يجعل الكل كتلاوة واحدة، وقال في الشامية واشار الى انه متى اتحدت الآية والمجلس لا يتكرر الوجوب وان اجتمع التلاوة والسماع بأن تلاها ثم سمعها او بالعكس او تكرر احدهما. آه. شامي: ۱۱۵/۲. باب سجود التلاوة ط: سعيد كراچي. بدائع الصنائع: ۱۸۱/۱. فصل في سبب وجوب السجدة، ط: سعيد كراچي. تاتارخانية: ۷۷۵/۱، فصل في سجود السهو، ط: ادارة القرآن كراچي.

## سجدہ کی تکبیر بھول گیا

اگر سجدہ میں جاتے ہوئے یا اٹھتے وقت "اللّٰہ اکبر" کہنا بھول گیا، تو نماز ہو جائے گی، سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا، کیونکہ یہ تکبیرات سنت ہیں اور سنت ترک ہو جانے کی صورت میں سہو سجدہ واجب نہیں ہوتا۔(۱)

## سجدہ کی حقیقت

"رکوع و سجود کی حقیقت" کے عنوان کو دیکھیں۔

## سجدہ میں التحیات پڑھ لی

"التحیات سجدہ میں پڑھ لی" کے عنوان کو دیکھیں۔

## سجدہ میں "بسم اللّٰہ" پڑھ لی

اگر کوئی شخص سجدہ کی تسبیح پڑھنے کی بجائے "بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم" پڑھ لے تو اس پر سجدہ سہو واجب نہیں ہے۔(۲)

## سجدہ میں جاتے وقت

اگر کوئی عذر یا بیماری نہیں ہے تو سجدہ میں جاتے وقت پہلے دونوں گھٹنے رکھے

---

(۱) فلا یجب بترک السنن والمستحبات کالتعوذ والتسمیة والثناء والتامین و تکبیرات الانتقالات والتسبیحات ولا بترک الفرائض لان ترکها لا ینجبر بسجود السهو، بل هو مفسد ان لم یتدارک فیعاد ،حلبی کبیر ،ص:۴۵۵. باب سجود السهو. ط: سهیل اکیڈمی لاهور، تاتارخانیة ۱/۷۱۵. کتاب الصلوٰة،باب سجود السهو، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلامیة کراچی بدائع الصنائع ۱/۱۶۷، باب سجود السهو ،ط:سعید کراچی.

(۲)فلا یجب بترک السنن والمستحبات کالتعوذ والتسمیة والثناء والتامین وتکبیرات الانتقالات والـ ـبحات ،حلبی کبیر ،ص:۴۵۵، باب سجود السهو، ط: سهیل اکیڈمی لاهور ،تاتارخانیة: ۱/۷۱۵. باب سجود السهو، ط: ادارة القرآن کراچی.بدائع: ۱/۱۶۷ باب سجود السهو.ط: سعید کراچی.

پھر دونوں ہاتھ، پھر ناک، پھر پیشانی رکھے، اور اچھی طرح رکھے، یہ سنت طریقہ ہے بلا عذر اس کے خلاف کرنا مکروہ ہے۔ اگر بڑھاپا، بیماری یا بدن کے بھاری ہونے کی وجہ سے پہلے گھٹنے نہیں رکھ سکتا تو عذر کی بنا پر دونوں ہاتھوں کو گھٹنوں سے پہلے رکھ سکتا ہے، اور اگر عذر کی وجہ سے دونوں ہاتھ ایک ساتھ زمین پر نہیں رکھ سکتا تو دائیں ہاتھ اور گھٹنے کو پہلے رکھے اور بائیں ہاتھ اور گھٹنے کو بعد میں، تاکہ دائیں جانب بائیں جانب سے مقدم ہو۔(۱)

## سجدہ میں رکوع کی تسبیح پڑھ لی

اگر کسی نے سجدہ میں رکوع کی تسبیح پڑھ لی تو اس پر سہو سجدہ واجب نہیں ہے نماز ہو جائے گی، البتہ مکروہ تنزیہی ہے، یاد آجائے تو پھر سجدہ کی تسبیح پڑھ لے تاکہ سنت

---

(۱) قالوا اذا اراد السجود يضع اولا ما كان اقرب الى الارض فيضع ركبتيه اولا ثم يديه ثم انفه ثم جبهته واذا اراد الرفع يرفع اولا جبهته ثم انفه ثم يديه ثم ركبتيه، قالوا هذا اذا كان حافيا اما اذا كان متخففا فلا يمكنه وضع الركبتين اولا فيضع اليدين قبل الركبتين ويقدم اليمنى على اليسرى هندية ۱/۷۵، الفصل الثالث فى سنن الصلاة وآدابها، ط رشيدية كوئته، حلبى كبير، ص ۳۲۱، باب صفة الصلوة، ط سهيل اكيڈمى لاهور، بدائع ۱/۲۱۰ فصل فى سنن الصلاة، ط سعيد كراچى البحر /۳۲۲، باب صفة الصلاة، ط سعيد كراچى فتح القدير ۱/۲۶۸، باب صفة الصلاة، ط رشيدية كوئته تاتارخانية ۱/۵۳۱، ط ادارة القرآن كراچى الدر مع الرد ۱/۴۹۸، فصل واذا اراد الشروع فى الصلاة ط سعيد كراچى عن على انه قال من السنة فى الصلاة المكتوبة ان لا يعتمد بيديه على الارض الا ان يكون شيخا كبيرا بدائع ۱/۲۱۱ فصل فى سنن الصلاة، ط سعيد كراچى حاشية الطحطاوى على المراقى ،ص: ۲۸۴ فصل فى كيفية ترتيب ط: قديمى كراچى۔

کے مطابق ہو جائے۔(۱)

## سجدے تین کر لئے

اگر کسی رکعت میں بھول کر دو سجدوں کے بجائے تین سجدے کر لئے تو اس پر سہو سجدہ واجب ہوگا۔ اگر سہو سجدہ کر لیا تو بہتر ورنہ اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

## سجدے دو مقرر ہونے کی وجہ

پہلا سجدہ انسان کو اس بات پر متنبہ کرنے کے لئے ہے کہ میں اس مٹی سے پیدا ہوا ہوں، اور دوسرا سجدہ اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ میں اسی مٹی میں دوبارہ لوٹ

---

(۱) فلا یجب بترک السنن والمستحبات کالتعوذ والتسمیة والثناء والتامین وتکبیرات الانتقالات، حلبی کبیر، ص ۴۵۵، باب سجود السهو، ط سهیل اکیڈمی لاهور، تاتارخانیة ۵۱۵/۱، باب سجود السهو، ط ادارة القرآن کراچی بدائع ۱۶۷/۱، باب سجود السهو، ط سعید کراچی (وان اقتصر) فی التسبیح (علی مرة) واحدة (او ترک) التسبیح (بالکلیة جاز صلوته لعدم رکنیته (و) لکن (یکره) ذلک وهو الترک والاقتصار علی مرة وکذا الاقتصار علی مرتین للاخلال بالسنة، حلبی کبیر، ص ۳۱۶، صفة الصلاة، ط سهیل اکیڈمی لاهور لو ترک التسبیحات اصلا او نقص عن الثلاث فهو مکروه کراهة التنزیه لانها فی مقابلة المستحب، البحر ۳۲۲/۱، فصل اذا اراد الدخول فی الصلاة ط سعید کراچی (یہاں چھوڑ بھی نہیں بلکہ الفاظ بدل گئے اس سے کچھ حرج نہیں، حاشیہ دار العلوم دیو بند، ۳۸۵/۴۔ ط دار الاشاعت کراچی۔ شامی ۴۷۴/۱ سنن الصلاة، ط سعید کراچی الدر مع الرد ۴۹۴/۱ فوق مطلب فی اطالة الرکوع للجائی، ط: سعید کراچی.

(۲) ویجب بتکرار الرکن (نحو ان یرکع مرتین او یسجد ثلاث مرات حلبی کبیر ص ۴۵۶، فصل فی سجود السهو، ط سهیل اکیڈمی لاهور، بدائع الصنائع ۱۶۴/۱ فصل فی بیان سبب الوجوب ط سعید کراچی (ویلزمه السهو اذا زاد فی صلاته فعلا من جنسها لیس منها) کسجدة او رکع رکوعین ساهیا، فتح القدیر ۴۳۷/۱، باب سجود السهو، ط رشیدیة کوئٹه

جاؤں گا۔ (احکام اسلام ص ۶۲)(۱)

## سجدے سے اٹھنا

سجدے سے اٹھتے ہوئے "اللہ اکبر" کہتے ہوئے پہلے ناک کو، پھر پیشانی کو، پھر دونوں ہاتھوں کو اور پھر دونوں گھٹنوں کو اٹھائے۔(۲)

## سجدے کی تکبیرات کا مسنون طریقہ

"تکبیرات کہنے کا صحیح طریقہ" کے عنوان کو دیکھیں۔

## سجدے میں

مرد سجدے میں منہ کو دونوں ہاتھوں کے درمیان اس طرح رکھے کہ دونوں انگوٹھوں کے سرے کانوں کی لو کے سامنے ہو جائیں، اور دونوں ہاتھوں کی انگلیاں بالکل ملی ملی ہوئی ہوں، اور ان کے درمیان فاصلہ نہ ہو، اور انگلیوں کا رخ قبلے کی طرف ہو اور کہنیاں زمین سے اٹھی ہوئی ہوں، زمین پر ٹکی ہوئی نہ ہوں، دونوں بازو پہلوؤں سے الگ ہٹے

---

(۱) وكونه مثنى في كل ركعة ثابت بالسنة والاجماع وهو امر تعبدي لم يعقل له معنى على قول اكثر مشائخنا تحقيقا للابتلاء، ومن مشائخنا من يذكر له حكمة، فقيل انما كان مثنى ترغيما للشيطان حيث لم يسجد فانه امر بسجدة فلم يفعل فنحن نسجد مرتين ترغيما له، وقيل الاولى لامتثال الامر، والثانية ترغيما له حيث لم يسجد استكباراً، وقيل الاولى لشكر الايمان والثانية لبقائه، وقيل في الاولى اشارة الى انه خلق من الارض وفي الثانية الى انه يعاد اليها، وقيل لما أخذ الميثاق على ذرية آدم امرهم بالسجود تصديقا لما قالوا فسجد المسلمون كلهم وبقي الكفار، فلما رفع المسلمون رؤسهم رأوا الكفار لم يسجدوا فسجدوا ثانيا شكرا للتوفيق كما ذكره شيخ الاسلام، البحر ۲۹۳/۱ باب صفة الصلاة، ط سعيد كراچی. حلبی كبير، ص ۳۲۲، باب صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور، شامی: ۴۴۷/۱، باب صفة الصلاة، ط سعيد كراچی

(۲) (ثم يرفع راسه ويكبر) واذا اراد الرفع يرفع اولا جبهته ثم انفه ثم يديه، ثم ركبتيه. هندية ۷۵/۱، الفصل في سنن الصلاة وآدابها وكيفيتها، ط رشيدية كوئٹه تاتارخانية: ۵۴۱/۱، ط: ادارة القرآن والعلوم الاسلاميه كراچی. حلبی كبير، ص ۳۲۱، باب صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمی لاهور.

ہوئے ہوں، پہلوؤں سے بالکل ملے ہوئے نہ ہوں، اور رانیں پیٹ سے الگ ہوں ملی ہوئی نہ ہوں، اور دونوں رانیں ایک دوسرے کے ساتھ ملی ہوئی ہوں، پورے سجدے کے دوران پیشانی کے ساتھ ساتھ ناک بھی زمین پر ٹکی رہے، زمین سے الگ نہ ہو، دونوں پاؤں اس طرح کھڑے رکھے کہ ایڑھیاں اوپر ہوں، اور تمام انگلیاں اچھی طرح مڑ کر قبلہ رخ ہوئی ہوں، اگر پاؤں کی بناوٹ کی وجہ سے تمام انگلیاں قبلے کی طرف موڑنے پر قادر نہ ہو تو اس صورت میں جتنی موڑ سکے اتنی موڑنے کا اہتمام کرے، بلاوجہ انگلیوں کو سیدھا زمین پر نہ رکھے بلکہ قبلہ کی طرف موڑ کر رکھے، اور سجدہ کے دوران پاؤں زمین سے نہ اٹھے، اور سجدے میں کم از کم تین مرتبہ "سبحان ربی الاعلی" کہے (سجدے کی یہ کیفیت مردوں کے لئے ہے عورتوں کے لئے نہیں)۔(۱)

---

(۱) ان يضع يديه في السجود حذاء اذنيه لما روي ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا سجد وضع يديه حذاء اذنيه ومنها ان يوجه اصابعه نحو القبلة لما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال اذا سجد العبد سجد كل عضو منه فليوجه من اعضائه الى القبلة ما استطاع ومنها ان يعتمد على راحتيه لقوله صلى الله عليه وسلم لعبد الله بن عمر اذا سجدت فاعتمد على راحتيك ومنها ان يبدي ضبعيه لقوله صلى الله عليه وسلم لابن عمر وابد ضبعيك اي اظهر الضبع وهو وسط العضد بلحمه وروى جابر رضي الله عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا سجد جافى عضديه عن جنبيه حتى يرى بياض ابطيه ومنها ان يعتدل في سجوده ولا يفترش ذراعيه لما روي عن النبي صلى الله عليه وسلم انه قال اعتدلوا في السجود ولا يفترش احدكم ذراعيه افتراش الكلب ومنها ان يقول في سجوده سبحان ربي الاعلى ثلاثا (بدائع الصنائع ١/٢١٠ كتاب الصلوة، فصل في سنن الصلوة ط سعيد كراچي عالمگيري ١/٧٥، باب صفة الصلوة، فصل في سنن الصلوة وآدابها، ط رشيديه كوئته الدر مع الرد ١/٤٩٧-٤٩٨ فصل واذا اراد الشروع في الصلاة فصل في بيان تأليف الصلاة، ط سعيد كراچي واما كون وضع الوجه بين الكفين فيما في مسلم من حديث وائل ايضا انه عليه الصلوة والسلام سجد ووضع وجهه بين كفيه، (وبدى) في سجوده اي يظهر (ضبعيه) اي عضديه لما في مسلم عن البراء بن عازب قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سجدت فضع كفيك وارفع مرفقيك (ويجافي) اي يباعد (بطنه عن فخذيه) وفي مسلم وغيره عن عبد الله بن بحينة كان رسول الله صلى الله عليه وسلم اذا سجد فرج بين يديه حتى يبدو بياض ابطيه وهذه كيفية السجود المسنونة في حق الرجل حلبي كبير، ص ٣٢١، ٣٢٢، فصل في صفة الصلوة، ط. سهيل اكيڈمي لاهور

عورت سجدے میں جاتے وقت شروع ہی سے سینہ جھکا کر سجدے میں جائے اور پیٹ کو رانوں سے اور بازو کو پہلو سے ملا کے رکھے اور کہنیوں سمیت پورے ہاتھ کی بانہوں کو زمین پر بچھا کر رکھے، اور پاؤں کو کھڑا کرنے کے بجائے انہیں دائیں طرف نکال کر بچھادے۔(۱)

## سجدے میں انگلیوں کا رخ

☆......سجدہ کی حالت میں دونوں پاؤں کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف کرنا سنت ہے(۲) اور دونوں پاؤں زمین سے لگانا واجب ہے، عذر کے بغیر ایک بھی پیر کو اٹھائے رکھنا مکروہ تحریمی ہے۔(۳)

☆......انگلی زمین سے لگانے کا مطلب یہ ہے کہ انگلی کے سرے کا گوشت زمین

---

(۱) فاما المرأة فينبغي ان تفترش ذراعيها وتنخفض ولا تنتصب كانتصاب الرجل وتلزق بطنها بفخذيها لان ذلك استر لها .. فانها تقعد كأستر ما يكون لها فتجلس متوركة لان مراعاة فرض الستر اولىٰ من مراعاة سنة القعدة. بدائع الصنائع: ۱/ ۲۱۰، ۲۱۱، كتاب الصلوة، فصل في سنن الصلوة، ط: سعيد كراچي. فتح القدير: ۱/ ۲۶۷. باب صفة الصلاة، ط: رشيديه كوئٹه. فتاوى عالمگيرية: ۱/ ۷۵، كتاب الصلوة، باب في صفة الصلوة ط: رشيديه كوئٹه. شامي: ۱/ ۵۰۴. فصل واذا اراد الشروع في الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲) ويوجه اصابعه نحو القبلة وكذا اصابع رجليه، هندية: ۱/ ۷۵. الباب الرابع، الفصل الخامس في سنن الصلوة. ط: رشيديه كوئٹه. قال في زاد الفقير: منها اى من سنن الصلاة توجيه اصابع رجليه الى القبلة، شامي: ۱/ ۵۰۴. كتاب الصلوة، آداب الصلوة، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/ ۳۲۱. ط: سعيد كراچي.

(۳) ولو سجد ولم يضع قدميه على الارض لا يجوز ولو وضع احداهما جاز مع الكراهة ان كان بغير عذر كذا في شرح منية المصلي لابن امير الحاج. هندية: ۱/ ۷۰. كتاب الصلاة، الباب الرابع، الفصل الاول، ط: ماجديه. كذا في الشامية: ۱/ ۴۹۹. آداب الصلوة، ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/ ۳۱۸. ط: سعيد كراچي.

سے لگے یعنی انگلی زمین پر مڑ جائے، صرف ناخن کا زمین سے چھونا کافی نہیں ہے۔(۱)

☆.... سجدہ میں صرف انگوٹھا زمین پر رکھنے پر اکتفاء کرنا، اور دوسری انگلیوں کو اٹھائے رکھنا سنت کے خلاف ہونے کی وجہ سے مکروہ ہے، سنت یہ ہے کہ دونوں پاؤں کی انگلیاں زمین پر لگی رہیں، اور انگلیوں کا رخ قبلہ کی جانب ہو۔(۲)

## سجدے میں پاؤں زمین پر رکھے

☆.... سجدہ کے دوران دونوں پیروں کو زمین پر رکھنا ضروری ہے، اگر پورے سجدے میں دونوں پیروں کو زمین سے بالکل اٹھائے رکھا تو سجدہ نہیں ہوگا، جب سجدہ نہیں ہوگا تو نماز بھی نہیں ہوگی، کم از کم ایک انگلی کسی وقت سجدہ میں زمین پر ٹھہر جائے گی تو سجدہ ہو جائے گا اور نماز صحیح ہو جائے گی۔(۳)

☆...... سجدہ کی حالت میں دونوں پاؤں زمین سے لگانا واجب ہے، عذر کے

---

(۱) ثم المراد من وضع القدم وضع اصابعها قال الزاهدي ووضع رؤس القدمين حالة السجود فرض ، حلبي كبير. ص: ۲۸۵ ، فرائض الصلاة . ط: سهيل اكيڈمي لاهور ، و ، ص: ۲۴۹ ، ط: نعمانية كوئٹه. وفي خلاصة الفتاوى . ، ووضع القدم بوضع اصابعه. كتاب الصلوة ، الفصل الثاني: ۱/ ۵۵. ط: رشيدية كوئٹه.

(۲) ويكفيه وضع اصبع واحدة فلو لم يضع الاصابع اصلا ووضع ظهر القدم فانه لا يجوز لان وضع القدم بوضع الاصبع. البحر. ۳۱۸/۱ ، كتاب الصلوة ، باب صفة الصلاة ، ط. سعيد كراچي. ويوجه اصابعه ، نحو القبلة ، وكذا اصابع رجليه ، هندية: ۷۵/۱ . سنن الصلاة ، ط: رشيدية كوئٹه. ويكره ان يحرف اصابع رجليه او يديه عن القبلة في السجود . قاضيخان على هامش الهنديه : ۱۱۹/۱ .

(۳) في الدر. ومنها السجود بجبهته وقدميه ، ووضع اصبع واحدة منهما شرط ، وتحته في الشامية افاد انه لو لم يضع شيئا من القدمين لم يصح السجود ، شامي : ۴۴۷/۱ ، بحث الركوع والسجود . ط سعيد كراچي. ولو سجد ولم يضع قدميه على الارض لا يجوز ، هندية ۷۰/۱ الباب الرابع في صفة الصلاة. ط: ماجدية ، حلبي كبير ، ص: ۲۴۸ . فرائض الصلوة ، الخامسة ط: نعمانيه ، و ص: ۲۸۴ . ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

بغیر ایک بھی پیر کو اٹھائے رکھنا مکروہ تحریمی ہے، دونوں پاؤں میں سے ایک کا کچھ حصہ بھی زمین سے لگانا فرض ہے، خواہ صرف ایک ہی انگلی لگائی جائے، تو فرض ادا ہو جائے گا۔(۱)

## سجدے میں جاتے ہوئے کیا کہے

سجدے میں جاتے ہوئے "اللّٰہ اکبر" کہے، اور یہ حکم امام، مقتدی اور تنہا نماز پڑھنے والے سب کے لئے ہے۔(۲)

## سجدے میں جانے کی کیفیت

سجدے میں جاتے وقت سب سے پہلے گھٹنوں کو خم دے کر زمین پر اس طرح رکھے کہ سینہ آگے کو نہ جھکے، جب گھٹنے زمین پر ٹک جائیں تو اس کے بعد سینے کو جھکائے، پھر دونوں ہاتھوں کو پھر ناک کو پھر پیشانی رکھے، اور سجدے میں جاتے ہوئے "اللّٰہ اکبر" کہے۔(۳)

---

(۱) ویکفیه وضع اصبع واحدة فلو لم یضع الاصابع اصلا ووضع ظهر القدم فانه لا یجوز لان وضع القدم بوضع الاصبع واذا وضع قدما ورفع آخر جاز مع الكراهة من غير عذر كما افاده قاضیخان، وذهب شيخ الاسلام الى ان وضعها سنة فتكون الكراهة تنزيهة والاوجه على منوال ما سبق، هو الوجوب فتكون الكراهة تحريمية ، الخ.البحر الرائق ۱/۳۱۸. باب صفة الصلوة .ط: سعيد كراچي شامی: ۱/۴۹۹، ط: سعيد كراچي.هندية. ۱/۷۰. ط ماجديه

(۲) فی الدر ثم یکبر مع الخرور ویسجد " وتحته فی الشامیة: بان یکون ابتداء التکبیر عند ابتداء الخرور وانتهاءه عند انتهائه ،شامی : ۱/۴۹۷. باب صفة الصلوة ،ط: سهيل اکیڈمی لاهور، حلبي كبير ،ص: ۳۲۰، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، هندية : ۱/۷۵ ط: ماجدية

(۳) ویکبر فی حالة الخرور ... قالوا اذا اراد السجود یضع اولا ماکان اقرب الی الارض فیضع رکبتیه اولا ثم یدیه ثم انفه ثم جبهته هندية: ۱/۷۵، كتاب الصلاة ،الباب الرابع ،الفصل الثالث، ط ماجدية، حلبي كبير، ص: ۲۷۹ فصل فی صفة الصلاة ،ط: نعمانية و ،ص: ۳۲۱، ط سهيل اكيڈمی لاهور، الدر المختار مع الرد: ۱/۴۹۷ ،فصل فی بیان تالیف الصلاة، مطلب فی اطالة الركوع للجائي، ط: سعيد كراچي، البحر : ۱/۳۱۵. فصل واذا اراد الدخول،ط سعيد

## سجدے میں دیر تک رہنا

امام کو سجدے میں زیادہ دیر تک رہنا مکروہ ہے، امام کو چاہئے کہ اپنے مقتدیوں کی حاجت ،ضرورت اور ضعف وغیرہ کا خیال رکھے، تاکہ لوگوں کا حرج نہ ہو اور جماعت میں لوگ کم ہونے کا سبب نہ ہو۔(۱)

## سجدے میں سات اعضاء کو زمین پر ٹکائے

سجدہ کرتے وقت سات اعضاء کو زمین پر ٹکائے ،دونوں گھٹنے ،دونوں ہاتھ، دونوں پاؤں ،اور پیشانی کو ناک کے ساتھ زمین پر ٹکائے۔(۲)

## سجدے میں سجدۂ تلاوت کی نیت کرنا

''رکوع اور سجدے میں سجدۂ تلاوت کی نیت کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) عن ابی هريرة قال ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال اذا صلى احدكم للناس فليخفف، فان فيهم الضعيف والسقيم والكبير، الحديث رواه البخاري في كتاب الصلاة ،باب تخفيف الامام القيام واتمام الركوع والسجود ۱/۹۷ ط قديمي كراچي ،ولا ينبغي للامام ان يطيل على وجه يمل القوم لانه سبب للتنفير وانه مكروه ،البحر الرائق ۱/۳۱۲ ،صفة الصلاة ط سعيد كراچي حلبي كبير،ص ۳۲۶، فصل في مكروهات الصلاة، ط نعمانيه كوئٹه، و ص ۳۶۳، ط سهيل اكيدمي لاهور، البحر الرائق ۱/۳۱۲ فصل واذا اراد الدخول في الصلاة، ط: سعيد كراچي

(۲) لقول النبي صلى الله عليه وسلم امرت ان اسجد على سبعة اعظم على الجبهة واشار بيده الى انفه واليدين والركبتين واطراف القدمين ، بخاري ۱/۱۱۲ ،كتاب الاذان، باب السجود على الانف ط قديمي كراچي وكمال السنة في السجود وضع الجبهة والانف جميعا، هندية ۱/۷۰، كتاب الصلوة ،الباب الرابع الفصل الاول، ط ماجديه ، حلبي كبير،ص ۲۸۷، فرائض الصلوة ط نعمانية و ص ۲۸۲ ط سهيل اكيدمي لاهور، البحر الرائق ۱/۳۱۷، فصل واذا اراد الدخول في الصلاة، ط: سعيد كراچي

## سجدے میں عورت کیسے جائے

عورتوں کے لئے مسنون طریقہ کے مطابق سجدہ کرنے کے لئے مناسب صورت یہ ہے کہ رکوع سے سجدہ میں جاتے ہوئے زمین کا سہارا لیکر اپنے دونوں پاؤں دائیں طرف نکال دیں اور فوراً سجدہ کریں۔(۱)

## سدل

سر پر رومال ڈال کر اگر اس پر عقال باندھ دیا جائے، جیسا کہ اہل عرب کا طریقہ ہے تو یہ سدل میں شامل نہیں ہے۔(۲)

## سر

☆.... مردوں کے لئے ننگے سر نماز پڑھنا مکروہ ہے، اس لئے مردوں کو چاہئے کہ ٹوپی یا ٹوپی اور پگڑی پہن کر نماز پڑھیں،(۳) عورتوں کیلئے ننگے سر نماز پڑھنا جائز نہیں،

---

(۱) واما المرأة فانها تنخفض اي تتطأ من وتتسعل في السجود وتلزق بطها بفخذيها وتضم ضبعيها ،حلبي كبير ،صفة الصلاة ص: ۲۸۰، ط: نعمانية كوئٹه.و،ص: ۳۲۲، ط: سهيل اكيلمي لاهور، الدر مع الرد: ۵۰۴/۱،اداب الصلوة ط: سعيد كراچي. البحر الرائق: ۱/ ۳۲۱. فصل اذا اراد الدخول في الصلاة، ط: سعيد كراچي.

(۲)(سدله) ...قيل هو ان يلقيه على رأسه ويرخيه على منكبيه ،البحر الرائق: ۲۴/۲. باب مايفسد الصلاة وما يكره فيها. ط:سعيد كراچي. ويكره السدل في الصلاة. واختلف في تفسيره ،ذكر الكرخي ان سدل الثوب هو ان يجعل ثوبه على راسه او على كتفيه ويرسل اطرافه من جوانبه اذا لم يكن عليه سراويل، بدائع الصنائع: ۲۱۸/۱. كتاب الصلاة، فصل واما بيان ما يستحب في الصلاة و ما يكره ،ط: سعيد كراچي..احسن الفتاوى: ۴۰۸/۳. باب مفسدات الصلاة .ط. سعيد ،طبع يازدهم (رومال وعقال سدل میں داخل نہیں)

(۳) " وتكره الصلاة حاسرا راسه اذا كان يجد العمامة وقد فعل ذلک تكاسلا او تهاونا بالصلاة، ولا بأس به اذا فعله تذللا و خشوعا بل هو حسن،" كذا في الذخيرة هندية. ۱۰۶/۱. كتاب الصلاة، الباب السابع ،الفصل الثاني .ط: ماجدية، قاضيخان على هامش الهندية ۱۳۵/۱، ط: ماجدية.

اور اگر نماز کے دوران عورت کا سر کھل گیا اور تین مرتبہ "سبحان اللّٰہ" کہنے کی مقدار تک کھلا رہا تو نماز ٹوٹ جائے گی، اور اس نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، اور اگر نماز کے دوران سر کھلتے ہی فوراً ڈھک لیا تو نماز ہو جائے گی دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

☆......اگر نماز کے دوران مرد کا سر کھلا رہے گا تو کراہت کے ساتھ نماز ہو جائے گی اور ثواب کم ملے گا اس لئے مردوں کو ننگے سر نماز پڑھنے کی عادت نہیں بنانی چاہئے۔(۲)

☆......اور اگر نماز کے دوران عورت کا پورا سر یا سر کا چوتھائی حصہ کھلا رہے تو نماز نہیں ہوگی، ایسی صورت میں سر کو ڈھانک کر نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۳)

---

(۱) والحکم في الشعر المسترسل من المرأة الحرة والرأس منها ... کالحکم في الساق فأی عضو من هذه الاعضاء انکشفت ربعه قدر اداء رکن لا تجوز الصلاة عندهما خلافا لابی یوسف رحمه اللّٰه تعالی ...وان انکشف عضو هو عورة في الصلاة فستر من غیر لبث لا یضره ذلک الانکشاف ولا تفسد صلاته ... وان ادیٰ معه ای مع الانکشاف رکنا کالقیام ان کان له او الرکوع او غیرهما یفسد ذلک الانکشاف صلاته وان لم یؤد مع الانکشاف رکنا ولکن مکث مقدار ما یؤدی ای زمن یؤدی فیه رکنا بسنته وذلک مقدار ثلاث تسبیحات فلم یستر ذلک العضو فسدت صلاته عند ابی یوسف : خلافا لمحمد رحمه اللّٰه تعالیٰ ، حلبی کبیر، ص: ۱۸۷، ۱۸۹ شرائط الصلاة، الشرط الثالث. ط: نعمانیة کوئٹه. و، ص: ۲۱۳-۲۱۵ ، ط سهیل اکیڈمی لاهور، هندیة: ۱/۵۸. ط: ماجدیة کوئٹه.

(۲) انظر الحاشیة رقم : ۱.

(۳) انظر الحاشیة رقم: ۲.

## سر پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا پڑھے

فرض نماز کے بعد سر پر ہاتھ رکھ کر یہ دعا بھی پڑھ سکتے ہیں: بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَااِلٰہَ اِلَّاھُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ عَنِی الْھَمَّ وَالْحُزْنَ.

(امداد الاحکام:۱/۴۸۷) (۱)

## سر سے اشارہ کرنے پر قادر نہیں

اگر مریض کو مرض کی وجہ سے رکوع اور سجدہ کے لئے سر سے اشارہ کرنے کی طاقت بھی نہ رہی، تو ایسی حالت میں نماز نہ پڑھے بلکہ نماز کو مؤخر کردے، آنکھ اور ابرو کے اشارے سے رکوع اور سجدہ کرنا معتبر نہیں، اگر اس حالت میں پانچ وقتوں سے زیادہ نمازیں فوت ہوگئی ہیں تو تندرست ہونے کے بعد ان نمازوں کی قضاء لازم نہیں ہوگی، اور اگر اس حالت میں پانچ وقت تک کی نمازیں فوت ہوئیں اور وہ تندرست ہوگیا تو ان

---

(۱) عن انس بن مالک " ان النبی صلی اللّٰہ علیہ وسلم کان اذا صلی وفرغ من صلاتہ مسح بیمینہ علی رأسہ وقال بسم اللّٰہ الذی لا الہ الا ھو الرحمٰن الرحیم ،اللّٰھم اذھب عنی الھم والحزن " رواہ الطبرانی فی المعجم الاوسط :۱۲۶/۴ . رقم الحدیث: ۳۲۰۲. ط: مکتبۃ المعارف ریاض. وفی عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی :عن انس بن مالک رضی اللّٰہ عنہ ،قال: کان رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم اذا قضی صلاتہ مسح جبھتہ بیدہ الیمنیٰ ثم قال : اشھد ان لاالہ الا اللّٰہ الرحمن الرحیم اللّٰھم اذھب عنی الھم والحزن" .باب مایقول فی دبر صلاۃ الصبح ط: ۵۹، رقم الحدیث: ۱۱۲ ،ط: مکتبۃ المؤید ریاض. حصن حصین لابن الجزری، ص: ۱۰۷، ادعیۃ دبر الصلاۃ، المنزل الثالث ،ط: نجم العلوم لکھنو. تاریخ بغداد للخطیب: ۴۸۰/۱۲، باب الکاف، ترجمۃ کثیر بن سلیم المدائنی، ط: دار الکتاب العربی، بیروت، مجمع الزوائد ومنبع الفوائد للھیثمی: ۱۱۰/۱۰، کتاب الاذکار، باب الدعاء فی الصلاۃ، وبعدھا ط: دار الفکر بیروت، سنۃ ۱۴۰۸ھ، کشف الاستار عن زوائد البزار علی الکتب الستۃ لنور الدین الھیثمی: ۲۲/۴، رقم الحدیث ۳۱۰۰، کتاب الاذکار، باب ما یقول اذا اصبح واذا امسیٰ، ط: موسسۃ الرسالۃ، بیروت

نمازوں کی قضاء لازم ہوگی۔(۱)

## بسر کرنا

''آہستہ آواز سے قرأت کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## سر کھلا رکھنا

سر چھپانا، ٹوپی پہننا اسلامی لباس میں داخل ہے، اس کی خاص اہمیت اور فضیلت آئی ہے، کھلے سر لوگوں کے سامنے آنا جانا، بے ادبی اور بے حیائی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرامؓ، تابعین، تبع تابعین، سلف صالحین، مشائخ ومحدثین اور ائمہ دین کی یہ عادت نہ تھی، بلکہ یہ دین کے دشمن یہود ونصاریٰ، اور غیروں کی پیروی ہے۔ حضرت غوث الاعظم شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے: **ویکرہ کشف رأسه بين الناس** لوگوں کے سامنے کھلے سر پھرنا مکروہ ہے۔(غنیۃ الطالبین: ۱/۱۳)

امام ابن جوزیؒ نے فرمایا: **ولا يخفى على عاقل ان كشف الرأس مستقبح وفيه اسقاط مروة وترك ادب وانما يقع في المناسك تعبدًا لله دلالة** (تلبیس ابلیس ۳۷۳) عقلمند پر یہ بات پوشیدہ نہیں کہ کھلے سر لوگوں کے سامنے پھرنا بری بات ہے اور اس میں مروت کو ساقط کرنا اور ادب کو ترک کرنا ہے صرف احرام کی حالت میں عبدیت اور غلامیت کے اظہار اور عاجزی کو مدنظر رکھتے ہوئے سر کو کھلا رکھنے

---

(۱) في الدر. وإن تعذر الايماء برأسه وكثرت الفوائت بأن زادت على يوم وليلة سقط القضاء عنه وإن كان يفهم في ظاهر الرواية وعليه الفتوى... ولم يوم بعينه وقلبه وحاجبه " وفي الشامية تحتها اما لو كانت يوما وليلة او اقل وهو يعقل، فلا تسقط بل تقضى اتفاقا وهذا اذا صح فالفوائت ولم يقدر على الصلاة لم يلزمه القضاء حتى لا يلزمه الايصاء بها." الدر مع الرد ۲/۹۹۔۱۰۰. كتاب الصلاة باب صلاة المريض، ط: سعيد كراجي. هندية. ۱/۱۳۷ ط رشيدية كوئته. بدائع: ۱/۲۸۷،۲۸۸، ط: رشيدية كوئته.

کا حکم ہے، فیشن کے طور پر نہیں۔

جب کھلے سر لوگوں کے سامنے آنا اور پھرنا مکروہ اور بے ادبی سمجھا جاتا ہے تو پھر نماز جیسی عظیم الشان عبادت کھلے سر پڑھنے میں کس قدر خرابی اور بے ادبی لازم آئے گی؟ بڑوں کو کھلے سر گھومتے اور نماز پڑھتے ہوئے چھوٹے بچے دیکھ کر وہ بھی ان کی نقالی کریں گے، اور اس برائی کا سبب ہونے کی وجہ سے بڑے بھی گنہگار ہوں گے۔(۱)

## سِر کی تشریح

اگر نماز میں قرأت اتنی آواز سے ہو کہ قریبی ایک دو آدمی کو بھن بھن کی آواز سنائی دے، تو اس سے نماز میں کوئی خرابی نہیں ہوگی اور یہ ''سِر'' ہی ہے۔

اور اگر لاؤڈ اسپیکر سے ہلکی ہلکی آواز سنائی دے تو یہ بھی ''سِر'' کے حکم میں ہوگا۔(۲)

---

(۱) ومن سن في الاسلام سنة سيئة كان عليه وزرها ووزر من عمل بها من بعد من غير ان ينقص من اوزارهم شئي، مشكوة المصابيح،ص:۳۳، كتاب العلم، ط: قديمي كراچي.

(۲) الامام اذا قرأ في صلاة المخافتة بحيث سمع رجل او رجلان لا يكون جهرا والجهر ان يسمع الكل ،خلاصة: ۱/ ۹۵ . كتاب الصلاة. الفصل الحادي عشر في القراءة ،ط: رشيدية كوئته.

وفي الفتاوى الخيرية على هامش التنقيح: قال في التبيين : اختلفوا في حد الجهر والاخفاء فقال الهندواني الجهر ان يسمع غيره والمخافتة ان يسمع نفسه ،وقال الكرخي الجهر ان يسمع نفسه والمخافتة تصحيح الحروف ... والاعتماد على قول الهندواني كتاب الصلاة، مطلب في الاخفاء والجهر في الصلاة: ۱/ ۲۲، ۲۳،ط: حقانيه پشاور. وفي حاشية الطحطاوي على مراقي الفلاح :" (وقال الهندواني الخ) ظاهر ما هنا ان الهندواني لم يقل بقوله اكثر المشائخ، والذي في كبيره ان ما عليه اكثر المشائخ هو قول الهندواني . الا انه قال: وزاد في المجتبى في النقل ان الاصح هذا آه قلت الظاهر ان مازاده في المجتبىٰ يرجع الى ماقبله لان الغالب انه اذا اسمع اذنيه ان يسمع من بقربه ممن يكون ملاصقا له ولا يكاد ينفك ذلك.حاشية الطحطاوي على المراقي،ص ۱۱۹ ،كتاب الصلاة ،باب شروط الصلاة. ط: قديمي كراچي.

## سر میں جہر کرلیا

''آہستہ والی نماز میں بلند آواز سے قرأت کرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## سر میں چکر آجاتا ہے

''کھڑے ہونے سے سر میں چکر آجاتا ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## سرولیم کرکس کی تحقیق

مشہور یورپی ماہر روحانیات نے ایک کتاب Research In the Phenomenon Of Spiritualism میں لکھتا ہے: حرص، طمع، لالچ، دروغ گوئی، بخل، کینہ، حسد، انتقام وہ ذلیل امراض ہیں جن سے انسان ایسے نفسیاتی امراض میں مبتلا ہوتا ہے جہاں سے نکلنا اس کے بس کا روگ نہیں صرف موت نکالتی ہے لیکن اگر یہی آدمی مسلمانوں کی نماز انتہائی خشوع وخضوع اور دھیان سے پڑھنا شروع کردے تو بہت جلد ان امراض سے نجات حاصل کرسکتا ہے۔

مشہور مغربی مستشرق وائس ایڈمرل نے اپنی کتاب Usborne Moor The Voice میں دھیان اور توجہ کو نماز کا حصہ نہیں بلکہ سکون کا حصہ قرار دیا ہے بلکہ اس نے کہا ہے کہ اگر روحانی مقام تک پہنچنا چاہتے ہو تو نماز پڑھو، نماز پڑھو، نماز پڑھو!!!

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۸۱/۱)

## سری قرأت کی وجہ

ظہر اور عصر کی نمازوں میں آہستہ پڑھنے کی حکمت یہ ہے کہ دن میں بازار اور گھروں میں شور شرابہ ہوتا ہی رہتا ہے، اور ان اوقات میں مشغولیت حرکات، آواز اور

مختلف امور وافکار سے دلوں کو فراغت کم ہوتی ہے اور بات پر اچھی طرح توجہ نہیں جمتی، اس لئے ان اوقات میں جہر مقرر نہیں ہوا، چنانچہ قرآن کریم میں بھی اس بات کی طرف اشارہ فرمایا: ان لک فی النھار سبحا طویلا دن میں تجھ کو دور دراز شغل رہتا ہے۔

اور اس وقت پوری توجہ نہیں ہوتی اور رات میں دل کو زبان سے اور زبان کو کان سے پوری موافقت ہوتی ہے۔ (احکام اسلام ص ۶۴) (۱)

## سری نماز

ہلکی آواز میں نماز کو ''سری نماز'' کہتے ہیں۔

## سری نماز کی قرأت کی مقدار

سری نماز والی قرأت اس طرح پڑھے کہ اپنی آواز خود سن سکے۔(۲)

## سری نماز میں جہر کرنا شروع کر دیا

اگر امام نے سری نماز یعنی ظہر اور عصر میں چھوٹی تین آیتیں یا ایک لمبی آیت

---

(۱) وفي البدائع : وثمـــــرة الجهر تفوت في صلاة النهار لان الناس في الاغلب يحضرون الجماعات في خلال الكسب والتصرف والانتشار في الارض فكانت، قلوبهم متعلقة بذلک فيشغلهم ذلک عن حقيقة التامل فلا يكون الجهر مفيدا بل يقع تسببا الى الاثم بترک التامل وهذا لا يجوز ...الخ، بدائع: ۱/۳۹۵. كتاب الصلاة، واجبات الصلاة ط: رشيدية . و: ۱/۱۶۰ . ط: سعيد كراچي.

(۲) ومنها (اى الواجبات الاصلية في الصلاة ) الجهر بالقراء ة فيما يجهر وهو الفجر والمغرب والعشاء في الاولين ،والمخافتة فيما يخافت وهو الظهر والعصر اذا كان اماما وان كان منفردا فان كانت صلاة يخافت فيها بالقراء ة خافت لا محالة.بدائع: ۱/۳۹۵،۳۹۶ كتاب الصلاة.واجبات الصلوة. ط: رشيدية كوئٹه. " وادنى المخافتة ان يسمع نفسه وهذا هو المختار" . حلبى كبير،ص: ۳۹۵، فصل في سجود السهو ، ط: نعمانية كوئٹه و ص: ۴۵۸. ط سهيل اكيڈمى لاهور، هندية: ۱/۷۲. ط: رشيدية كوئٹه.

بلند آواز سے پڑھ لی اور اس کے بعد یاد آیا کہ یہ آہستہ قرأت والی نماز ہے تو جس قدر پڑھا ہے اس کے بعد آہستہ آواز سے پڑھے، شروع سے آواز کے ساتھ قرأت دہرانے کی ضرورت نہیں، البتہ آخر میں سجدہ سہو کرنا لازم ہوگا، اور اگر ایک چھوٹی آیت یا کسی لمبی آیت سے صرف ایک دو کلمے پڑھے تو اس سے سجدہ سہو لازم نہیں ہوگا۔(۱)

## سزا

''نماز میں سستی کی پندرہ سزائیں مقرر ہیں'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## سستا امام

بعض مساجد میں امام ایسے ہوتے ہیں کہ لوگوں کی نماز مکروہ یا فاسد ہو جاتی ہے اور اس میں مسجد کی کمیٹی یا نمازی ہی اس خرابی کا سبب ہوتے ہیں، یعنی امام کا تقرر کرتے وقت اس کی صلاحیت اور اہلیت کو نہیں دیکھتے بلکہ جو سب سے زیادہ نکما ہوتا ہے اور کم تنخواہ پر امامت کے لئے راضی ہوتا ہے اس کو امامت کے لئے تجویز کیا جاتا ہے، حالانکہ اس کو قرآن مجید بھی صحیح پڑھنا نہیں آتا اور ضروری مسائل بھی صحیح طور پر نہیں جانتا مگر چونکہ سستا امام ہے اس لئے امام بنا لیتے ہیں،(۲) ایسے لوگ آخرت کو تباہ اور برباد کرتے ہیں۔

عجیب بات ہے کہ دنیا کے ہر کام کے لئے ماہر سے ماہر آدمی تلاش کیا جاتا ہے تاکہ کام کو صحیح طور پر انجام دے سکے لیکن نماز میں اللہ کے سامنے جو شخص سب کی طرف سے ضامن اور وکیل بن کر کھڑا ہوتا ہے وہ چھانٹ کر ایسا نکما اور سستا رکھا جاتا ہے جس

(۱) ولو جهر الامام فيما يخافت او خافت فيما يجهر قدر ما تجوز به الصلاة يجب سجود السهو، عليه وهو اى التقدير بمقدار ما تجوز به الصلاة، هو الاصح والا اى وان لم يكن ذالك مقدار ما تجوز به الصلاة، فلا اى فلا يجب عليه سجود السهو، حلبى كبير. ص: ۳۹۵ فصل فى سجود السهو، ط: نعمانية. وص: ۴۵۷. ط: سهيل اكيڈمى لاهور، هندية: ۱۲۸/۱ ط رشيديه كوئٹه. شامى: ۸۱/۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچى.

(۲) اغلاط العوام۔ ص ۷۷۔ جماعت وامامت کی اغلاط، اضافہ۔ ط: زمزم پبلیشرز کراچی۔

میں نہ کمال اور جمال ہوتا ہے اور نہ علم اور عمل ہوتا ہے، تو ایسے لوگ اور انتظامیہ قیامت کے دن اللہ کے سامنے کیا جواب دیں گے؟!

## سستی کی پندرہ سزائیں

"نماز میں سستی کی پندرہ سزائیں مقرر ہیں" کے عنوان کو دیکھیں۔

## سفر کی نماز

☆..... جب کوئی شخص سفر کرنے لگے تو اس کے لئے مستحب ہے کہ دو رکعت نماز پڑھ کر سفر کے لئے نکلے، اور جب سفر سے واپس آئے تو مستحب ہے کہ پہلے مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھ لے اس کے بعد اپنے گھر جائے۔(۱)

☆..... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی اپنے گھر میں ان دو رکعتوں سے بہتر کوئی چیز نہیں چھوڑتا جو سفر کرتے وقت پڑھی جاتی ہیں۔(۲)

☆..... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب سفر سے واپس تشریف لاتے تو پہلے

---

(۱) ومن المندوبات ركعتا السفر والقدوم منه. الدر، تحتها في الشامية:" ومفاده (اى الحديث الذى سياتي ذكره) اختصاص صلاة ركعتي السفر بالبيت. وركعتي القدوم منه بالمسجد " الدر مع الرد: ۲/۲۳، باب الوتر والنوافل. ط: سعيد كراچي. حلبي كبير، ص: ۳۷۳. صلاة الاوابين ط: نعمانية كوئٹه. و ص ۱ ۳۳، ط: سهيل. وروى الطبراني عن ابن عباس ان النبي صلى الله عليه وسلم كان اذا سافر صلى ركعتين حتى يرجع" المعجم الاوسط: ۱/ ۳۳۹. رقم الحديث. ۸۱۱. ط: مكتبة المعارف.

(۲) عن المطعم بن المقدام قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ما خلف احد عند اهله افضل من ركعتين يركعهما عندهم حين يريد سفرا. رواه ابن ابي شيبة في المصنف، كتاب الصلاة، الرجل يريد السفر، من كان يستحب له ان يصلي قبل خروجه: ۳/ ۵۵۲. رقم الحديث: ۳۹۱۳. ط: ادارة القرآن كراچي. شامي: ۲/۲۳. باب الوتر والنوافل مطلب في ركعتي السفر. ط: سعيد كراچي.

مسجد میں جا کر دو رکعت نماز پڑھ لیتے تھے۔(۱)

## سفر کی نماز کی قضاء

اگر سفر کے دوران نماز قضاء ہوگئی، اور اقامت کی حالت میں اس کو ادا کر رہا ہے تو قصر کرے گا کیونکہ نماز جس طرح واجب ہوتی ہے، وقت گذرنے کے بعد اس طرح ادا کرنا ضروری ہے اس میں ردوبدل کرنا جائز نہیں۔(۲) البتہ وقت کے اندر نیت بدلنے سے نماز بدل جاتی ہے مثلاً مسافر تھا، وقت کے اندر پندرہ دن یا اس سے زیادہ دن ٹھہرنے کی نیت کی، تو اب پوری نماز پڑھے گا، اسی طرح مقیم تھا اور وقت کے اندر سفر کی نیت کر لی اور اپنی آبادی سے باہر نکل گیا تو قصر پڑھے گا، یا مسافر تھا اس نے کسی مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھی تو اب پوری نماز پڑھے گا۔(۳)

## سفر میں نماز قضاء ہوگئی

اگر کسی کی نمازیں سفر کی حالت میں قضاء ہوئی ہیں، اور اقامت کی حالت میں ان قضاء نمازوں کو ادا کر رہا ہے، تو قصر کے ساتھ قضاء کرے یعنی چار رکعت والی فرض

---

(۱) "عن كعب بن مالك ان رسول الله صلى الله عليه وسلم كان لا يقدم من سفر الا نهارا في الضحیٰ فاذا قدم بدأ بالمسجد فصلى فيه ركعتين ثم جلس فيه.(رواه مسلم في صحيحه، كتاب صلاة المسافرين، باب استحباب ركعتين في المسجد لمن قدم من سفر اول قدومه: ۱/۲۴۸، ط: قديمي، شامي: ۲/۲۴، باب الوتر و النوافل مطلب في ركعتي السفر ،ط:سعيد كراچي.

(۲) الاصل ان كل صلاة ثبت وجوبها في الوقت وفاتت عن وقتها انه يعتبر في كيفية قضائها وقت الوجوب ،وتقضى على الصفة التي فاتت عن وقتها... وكذا المقيم اذا كان عليه فوائت السفر يقضيها ركعتين لانها فاتته بعد وجوبها كذلك." بدائع الصنائع : ۱/۵۲۲، ۵۲۳ كتاب الصلاة، بيان كيفية القضاء، ط: رشيدية كوئٹه.و ۱/۲۴۷، ط: سعيد. شامي ،۲/۱۳۵ باب صلاة المسافر .ط: سعيد كراچي.

(۳) (وان اقتدى مسافر بمقيم) يصلي رباعية ولو في التشهد الاخير ( في الوقت صح ) اقتداؤه (واتمها اربعا ) تبعا لامامه واتصال المغير بالسبب الذى هو الوقت ، ولو خرج الوقت قبل اتمامه او ترك الامام القعود الاول صح (وبعده ) اى بعد خروج الوقت (لا يصح) اقتداء المسافر

نمازوں کو دو رکعت پڑھے کیونکہ سفر کی حالت میں چار رکعت والی فرض دو رکعت ہو کر فرض ہوئی ہے اور ادائیگی بھی اسی طریقہ سے ہوگی۔(۱)

## سگریٹ

سگریٹ بدبودار چیز ہے، اس کو پی کر منہ صاف کئے بغیر مسجد میں آنا یا اس کو مسجد میں لانا یا نماز کی حالت میں جیب میں رکھنا جائز نہیں، البتہ نماز صحیح ہو جائے گی۔(۲)

## سلام امام سے پہلے پھیرنا

☆.....مقتدی کو امام کے ساتھ سلام پھیرنا چاہیئے امام سے پہلے نہیں۔(۳)

☆......اگر کسی مقتدی نے تشہد کی مقدار بیٹھنے کے بعد امام سے پہلے سلام پھیر دیا تو نماز ہو جائے گی، لیکن مکروہ ہوگی، ایسے آدمی کو چاہیئے کہ امام کے ساتھ نماز پوری کرے اور امام

= بالمقيم .....( والمعتبر فيه ) اى لزوم الاربع بالحضر والركعتين (آخر الوقت فان كان فى آخره مسافر صلى ركعتين وان كان مقيما صلى اربعا. مراقى الفلاح على هامش حاشية الطحطاوى، ص: ۲۳۳. كتاب الصلوٰة ،باب صلاة المسافر ،ط: قديمى ،بدائع : ۵۲۲/۱،۵۲۳،ط: رشيدية كوئته. (قوله لانه بعد ماتقرر) اى بخروج الوقت ،فان الفرض بعد خروج وقته لا يتغير عما وجب، اما قبله فانه قابل للتغير بنية الاقامة ،او انشاء السفر وبالاقتداء المسافر المقيم .شامى:۱۳۵/۲ . باب صلاة المسافر، ط: سعيد كراچى.

(۱) فى الدر: والقضاء يحكي اى يشابه الاداء سفرا وحضرا لانه بعد ما تقرر لا يتغير. وتحته فى الشامية: فلو فاته صلاة السفر وقضاها فى الحضر يقضيها مقصورة كما لو اداها." الدر مع الرد: ۱۳۵/۲ . كتاب الصلوة، باب قضاء الفوائت.ط: سعيد كراچى . بدائع: ۵۲۲/۱ .ط: رشيدية.

(۲) يجب ان نصان (المساجد) عن ادخال الرائحة الكريهة لقوله عليه السلام : من اكل الثوم والبصل والكراث فلا يقربن مسجدنا فان الملائكة تتاذى مما يتاذى منه بنو آدم .متفق عليه . حلبى كبير .ص. ۵۲۲. فصل فى احكام المساجد ط: نعمانية كوئته و ص ۶۱۰، ط: سهيل. شامى: ۶۶۱/۱ ،باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها مطلب فى الغرس فى المسجد، وفيه: ويلحق بما نص عليه فى الحديث كل ماله رائحة كريهة ماكولا او غيره...الخ .ط:سعيد كراچى.

(۳)(قوله مع الامام) بيان للافضل يعنى الافضل للماموم المقارنة فى التحريمة والسلام عند ابى حنيفة وعندهما عدمهما للاحتياط الخ . البحر ۳۳۲/۱ كتاب الصلاة بفصل واذا اراد الدخول فى الصلاة.ط: سعيد كراچى. خلاصة الفتاوى: ۵۶/۱. كتاب الصلاة ،الفصل الثانى، سنن الصلاة،

کے ساتھ دوبارہ سلام پھیرے۔(۱)

☆ .... اگر امام نے ابھی تک سلام نہیں پھیرا، اور مقتدی نے تشہد کی مقدار بیٹھنے سے پہلے قصداً امام سے پہلے سلام پھیر دیا تو مقتدی کی نماز باطل ہو جائے گی، اس مقتدی کے لئے اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔ (۲)

## سلام اور سائنس

نمازی کو سلام پھیرنے کے لئے سر دائیں بائیں کرنا پڑتا ہے اور ایسا کئی بار ایک نماز میں کرنا پڑتا ہے تو ایسا کرنے والا امراض قلب (Heart Diseases) اور اس کی اندرونی پیچیدگیوں سے ہمیشہ بچا رہتا ہے اور بہت کم ان امراض میں مبتلا ہوتا ہے۔

(ریسرچ ڈاکٹر قاضی عبدالواحد نشتر میڈیکل کالج ملتان)

(سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم اور جدید سائنس: ۱/۶۹)

## سلام ایک طرف پھیرا

نماز کے اختتام پر دونوں طرف سلام پھیرنا واجب ہے، اگر امام یا اکیلے نماز پڑھنے والے نے ایک طرف سلام پھیرا اور دوسری طرف نہیں پھیرا اور نماذ کے منافی کوئی

---

= ط: رشیدیۃ کوئٹہ. وفی مراقی الفلاح: ویسن مقارنتہ ای سلام المقتدی لسلام الامام عند الامام موافقۃ لہ. مراقی الفلاح، ص: ۱۵۰ . کتاب الصلاۃ. فصل فی سننھا. ط: قدیمی، ومقارنتہ السلام الامام. شامی: ۱/۴۷۷. قبیل" آداب الصلاۃ. ط: سعید.

(۱، ۲) فی مراقی الفلاح: (وکرہ سلام المقتدی بعد تشھد الامام) لوجود فرض القعود (قبل سلامہ لترکہ المتابعۃ، وصحت صلاتہ" وفی حاشیۃ الطحطاوی علیہ "(وکرہ سلام المقتدی الخ) ای تحریما للنھی عن الاختلاف علی الامام الا ان یکون القیام لضرورۃ صون صلاتہ عن الفساد کخوف حدث لو انتظر السلام فلا یکرہ حینئذ ان یقوم بعد القعود قدر التشھد قبل السلام (لوجود فرض القعود) الاولیٰ تاخیرہ بعد قولہ وصحت صلاتہ (لترکہ المتابعۃ) علۃ لقولہ وکرہ افاد ان الکراھۃ تحریمیۃ، مراقی الفلاح، ص: ۱۶۹، ۱۷۰. کتاب الصلاۃ، باب الامامۃ، فصل فیما یفعلہ المقتدی بعد فراغ امامہ ،ط: قدیمی ~ چی. شامی : ۱/۵۲۵. فصل واذا اراد الشروع فی الصلاۃ ط: سعید کراچی، اللوامع الرد: ۱/۵۹۸. قبیل باب الاستخلاف، ط: سعید کراچی

کام کیا ہے تو اس نماز کو وقت کے اندر اندر دوبارہ پڑھنا واجب ہوگا، وقت گذرنے کے بعد نہیں، لیکن توبہ استغفار کرنا لازم ہوگا۔(۱)

## سلام بائیں جانب پھیر دیا

اگر کسی نے نماز کے آخر میں دائیں جانب سلام پھیرنے کی بجائے بائیں جانب سلام پھیر دیا تو اس کے بعد صرف دائیں جانب سلام پھیر دے، نماز ہو جائے گی دوبارہ بائیں جانب سلام پھیرنے کی ضرورت نہیں ہوگی، اور سجدہ سہو کرنے کی بھی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۲)

(۱) ولفظ السلام مرتين فالثاني واجب ،الدر مع الرد: ۱/ ۴۶۸، باب شروط الصلاة، مطلب لاينبغى ان يعدل عن الدراية. ط: سعيد. ( او اعادتها بتركه عمدا ) وسقوط الفرض ناقصا ان لم يسجدو لم يعد قوله ( واعادتها بتركه عمدا اى مادام الوقت باقيا وكذا في السهو ان لم يسجد له وان لم يعدها حتى خرج الوقت تسقط مع النقصان وكراهة التحريم ،ويكون فاسقا آثما ،وكذا الحكم في كل صلوة اديت مع كراهة التحريم ،والمختار ان المعادة لترك واجب نفل جابر، والفرض سقط بالاولى لان الفرض لا يتكرر كما في الدر وغيره ،ويندب اعادتها لترك السنة. الطحطاوى على المراقي ،ص: ۲۴۷. فصل في بيان واجب الصلاة ط: قديمى .ص: ۱۳۴، قديمى جديد. بدائع: ۱/ ۱۹۴. فصل واما الذى هو عند الخروج من الصلاة. ط: سعيد كراچى .شامى ۱/ ۴۵۹، باب صفة الصلاة مطلب واجبات الصلاة، ط: سعيد.

ويجب لفظ السلام مرتين في اليمين واليسار للمواظبة عليه. "كذا في امدا د الفتاح، فصل واجبات الصلاة، ص: ۲۷۷. ط: صديقى پبلشرز، وفى الهندية: وان سلم عن يمينه فقام فان لم يتكلم او لم يخرج من المسجد يقعد ويسلم، كذا في التاتارخانية، ناقلا، عن الحجة، والصحيح انه اذا استدبر القبلة لا يأتى بها كذا فى القنية، باب الصلاة، الباب الرابع، الفصل الثالث: ۱/ ۷۷، ط: رشيدية وفى مراقى الفلاح: ولونسى يساره وقام يعود مالم يخرج من المسجد او يتكلم فيجلس ويسلم. مراقى الفلاح، ص: ۱۴۹. كتاب الصلاة، فصل في بيان سننها، ط: قديمى كراچى. امداد الفتاح: ۲۰۳. ط. صديقى پبلشرز

(۲) ولو سلّم او لا عن يساره فانه يسلم عن يمينه مالم يتكلم لا يعيد السلام عن يساره، ولو سلم تلقاء وجهه يسلم عن يساره "هندية: ۱/ ۷۷. كتاب الصلاة، الباب الرابع ،الفصل الثالث، ط: رشيدية كوئته. ثم يسلم عن يمينه ويساره حتىٰ يرىٰ بياض خده ،ولو عكس سلم عن يمينه فقط (قوله ولو عكس) بان سلم عن يساره اولا عامداً أو ناسيا (قوله فقط) اى فلا يعيد التسليم عن يساره ،شامى ۱/ ۵۲۴. فصل اذا اراد الشروع فى الصلاة، ط: سعيد كراچى. ولو بدأ باليسار عامدا او ناسيا فانه يسلم عن يمينه ولا يعيده على يساره ولا شئ عليه. البحر: ۱/ ۳۳۲. فصل واذا اراد الدخول فى الصلاة، ط: سعيد كراچى.

ہاں اگر منہ کو سامنے رکھتے ہوئے سلام پھیرا تو اب صرف بائیں جانب مڑ کر سلام پھیرے۔(۱)

## سلام بائیں طرف کر کے سہو سجدہ کیا

اگر کسی پر سہو سجدہ واجب تھا اور اس نے بھول سے بائیں طرف سلام پھیر کر سہو سجدہ کیا تو ہو جائے گا دوبارہ سہو سجدہ کرنا واجب نہیں ہوگا۔(۲)

## سلام پھیرتے وقت

☆......دونوں طرف سلام پھیرتے وقت "السلام علیکم ورحمة اللّٰہ" کہے اور گردن کو اتنا موڑے کہ پیچھے بیٹھے آدمی کو سلام پھیرنے والے آدمی کے رخسار نظر آجائیں۔(۳) سلام پھیرتے وقت نظریں کندھے کی طرف ہوں،(۴) جب

---

(۱) ایضاً.

(۲) ویأتی بتسلیمتین هو الصحیح کذا فی الهدایة والصواب ان یسلم تسلیمة واحدة وعلیه الجمهور والیه اشار فی الاصل کذا فی الکافی .هندیة: ۱۲۵/۱ .الباب الثانی عشر فی سجود السهو ط:رشیدیة.حلبی کبیر.ص:۴۷۳.فصل فی سجود السهو. ط:سهیل اکیدمی لاهور، ص:۳۰۸. ط: نعمانیة کوئٹه، فتح القدیر والکفایة: ۱/۴۳۶.باب سجود السهو.ط:داراحیاء التراث العربی بیروت.

(۳)ومنها ان یبالغ فی تحویل الوجه فی التسلیمتین ویسلم عن یمینه حتیٰ یریٰ بیاض خده الایمن وعن یساره حتیٰ یریٰ بیاض خده الایسر لما روي عن ابن مسعود ان رسول اللّٰه صلی الله علیه وسلم کان یحول وجهه فی التسلیمة الاولیٰ حتیٰ یریٰ بیاض خده الایمن أو قال خده الایسر ولایکون ذلک الا عند شدة الالتفات، بدائع الصنائع: ۱/۲۱۳. فصل فی سنن الصلاة.ط:سعید کراچی. شامی: ۱/۵۲۴، فصل واذا اراد الشروع فی الصلاة. ط:سعید.هندیة: ۱/۷۶. الفصل الثالث فی سنن الصلاة وآدابها وکیفیاتها ط رشیدیة.حلبی کبیر.ص:۲۹۳. ط: نعمانیة کوئٹه. بدائع ۱/ ۲۱۳، ط: سعید.

(۴) "ولها آداب نظره الی منکبه الایمن والایسر عند التسلیمة الاولیٰ والثانیة لتحصیل الخشوع" الدر المختار: ۱/۴۷۷، ۴۷۸. فصل فی آداب الصلاة. ط: سعید کراچی. بدائع الصنائع: ۱/۲۱۵، فصل بیان مایستحب فیها ومایکره .ط: سعید ،التاتارخانیة ۱/ ۵۵۱. کتاب الصلاة، الفصل الثالث ، ط: ادارة القرآن کراچی.

دائیں طرف گردن پھیر کر "السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ" کہے تو یہ نیت کرے کہ دائیں طرف جو انسان اور فرشتے ہیں، ان سب کو سلام کر رہا ہے، اور بائیں طرف سلام پھیرتے وقت بائیں طرف موجود انسانوں اور فرشتوں کو سلام کرنے کی نیت کرے۔(۱)

☆.....امام کے لئے بلند آواز سے "السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ" کہنا سنت ہے اور امام کے لئے دوسرے سلام کی آواز پہلے سلام کی آواز کی نسبت سے پست اور ہلکا کہنا سنت ہے۔(۲)

## سلام پھیر دیا سہو سجدہ نہیں کیا

"سہو سجدہ کرنا تھا بھول گیا اور سلام پھیر دیا" کے عنوان کو دیکھیں۔

## سلام پھیر دیا قعدۂ اُولیٰ میں

"قعدۂ اُولیٰ میں سلام پھیر دیا" کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱) " وينوى بالتسليمة الاولىٰ فى خطابه بعليكم من هو عن يمينه من الملائكة والمؤمنين المشاركين له فى صلاته دون غيرهم ويفعل فى السلام عن يساره مثل ذلك اى يقول السلام عليكم ورحمة اللّٰه وينوى به من هو عن يساره من الملائكة والمؤمنين ."حلبى كبير،ص:۲۹۳. فصل فى صفة الصلاة، ط: نعمانية كوئته،وص:۳۳۷. ط: سهيل اكيڈمى لاهور، بدائع الصنائع: ۲۱۳/۱. فصل فى سنن الصلاة .ط: سعيد كراچى، الدر المختار مع الرد: ۵۲۶/۱، ۵۲۷، فصل واذا اراد الشروع فى الصلاة ،ط: سعيد كراچى. التاتار خانية : ۵۵۳/۱. كتاب الصلاة، الفصل الثالث ،ط: ادارة القرآن كراچى.

(۲)( ومن جعل الثانى اخفض من الاول) ( قوله اخفض من الاول) افاد انه يخفض صوته بالاول ايضا اى عن الزائد عن قدر الحاجة فى الاعلام فهو خفض نسبى والا فهو فى الحقيقة جهر ،فالمراد انه يجهر بهما الا انه يجهر بالثانى دون الاول.... وفى البدائع : ومنها اى السنن ان يجهر بالتسليم لو اماما لانه للخروج عن الصلاة فلا بد من الاعلام .شامى: ۵۲۶/۱. فصل واذا اراد الشروع فى الصلاة. ط: سعيد ،حلبى كبير.ص: ۲۹۵. باب صفة الصلاة، ط: نعمانية ، وص: ۳۳۹. ط:سهيل اكيڈمى لاهور، هندية: ۷۶/۱، الفصل الثالث فى سنن الصلاة ط: رشيدية، بدائع : ۲۱۳/۱. فصل فى سنن الصلاة،ط: سعيد كراچى.

## سلام پھیرنے کا بہتر طریقہ

☆... اگر اکیلا نماز پڑھنے والا ہے تو تشہد، درود شریف اور دعا کے بعد سلام پھیرے گا، (۱) اور اگر جماعت کے ساتھ نماز پڑھ رہا ہے تو مقتدی کے لئے امام کی پیروی میں سلام پھیرنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ مقتدی امام کے ساتھ ساتھ سلام پھیرے، نہ امام سے پہلے اور نہ امام کے بعد۔ (۲)

☆... اگر کسی نے امام کے سلام پھیرنے کے بعد سلام پھیرا، تو افضل اور بہتر طریقہ کو نظر انداز کر دیا اس لئے امام کے ساتھ ساتھ سلام پھیرنا چاہئے۔ (۳)

## سلام پھیرنے کا طریقہ

سلام پھیرنے کا سنت طریقہ یہ ہے کہ پہلے دائیں جانب پھر بائیں جانب سلام پھیرا جائے اور سلام پھیرتے وقت اتنا مڑا جائے کہ دائیں اور بائیں رخسار پیچھے والے لوگوں کو واضح طور پر نظر آئیں۔ اور سلام پھیرتے وقت "السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ" کہے اور دوسرے سلام کی آواز پہلے سلام کی نسبت ہلکی ہو۔

اگر سلام پھیرنے والا امام ہے تو السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ کہتے وقت نماز پڑھنے والے مقتدی، جن اور فرشتوں کو سلام کرنے کی نیت کرے۔ (۴)

---

(۱) فاذا فرغ من الادعية بعد التشهد يسلم عن يمينه ويقول السلام عليكم ورحمة اللّٰه "حلبى كبير، ص. ۲۹۳ صفة الصلاة، ط: نعمانية كوئٹه. الدر المختار: ۱/۵۲۴. كتاب الصلاة، آداب الصلاة، ط: سعيد كراچى.

(۳،۲) فى البحر: (قوله مع الامام) بيان للافضل يعنى الافضل للماموم المقارنة فى التحريمة والسلام عند ابى حنيفة وعندهما عدمها للاحتياط. الخ: ۱/۳۳۲. كتاب الصلاة فصل واذا اراد الدخول فى الصلاة.ط: سعيد كراچى. .ويسلم بعد الامام عندهما وعن ابى حنيفة روايتان والاصح عنده انه يسلم مع الامام .خلاصة الفتاوى: ۱/۵۶. كتاب الصلاة، الفصل الثانى فى المقدمة ، سنن الصلاة.ط: رشيدية كوئٹه.

(۴) ثم يسلم تسليمتين .تسليمة عن يمينه وتسليمة عن يساره ويحول فى التسليمة الاولى وجهه عن يمينه حتىٰ يرىٰ بياض خده الايمن وفى التسليمة الثانية عن يساره حتىٰ يرىٰ بياض خده

اور اگر مقتدی ہے تو اپنے امام اور نمازیوں کو سلام کرنے کی نیت کرے اور اگر تنہا نماز پڑھنے والا ہے تو حفاظت کرنے والے فرشتے اور کراماً کاتبین کو سلام کرنے کی نیت کرے۔(۱)

## سلام پھیرنے میں دیر کردی

☆..... اگر کسی نے قعدۂ اخیرہ میں التحیات، درود شریف اور دعا پڑھنے کے بعد سلام نہیں پھیرا بلکہ کسی سوچ میں دیر تک خاموش رہا، تو اس پر سجدہ سہو واجب ہے۔(۲)

☆..... نماز کے آخری قعدہ میں تشہد، درود اور دعا پڑھ کر سلام نہیں پھیرا، اس خیال سے بیٹھا رہا کہ سلام پھیر چکا ہے بعد میں یاد آیا کہ سلام نہیں پھیرا، تو یاد آتے ہی سہو سجدہ

= الایسر .. ویقول السلام علیکم ورحمة اللّٰه .. والسنة فی السلام ان تکون التسلیمة الثانیة اخفض من الاولیٰ وهو الاحسن. هندیة: ۱/۷۶. الباب الرابع فی صفة الصلاة. الفصل الثالث ط: رشیدیة کوئٹه. بدائع الصنائع: ۱/۲۱۴ فصل فی سنن الصلاة، ط: سعید کراچی.

(۱) ..... ثم لا یخلو اما ان کان اماما او منفردا او مقتدیا فان کان اماماً ینوی بالتسلیمة الاولی من علی یمینه من الحفظة والرجال والنساء وبالتسلیمة الثانیة من علی یساره منهم .. وان کان منفردا فعلی قول الاولین ینوی الحفظة لا غیر وعلی قول الحاکم ینوی الحفظة وجمیع البشر من اهل الایمان . واما المقتدی فینوی ما ینوی الامام وینوی الامام ایضا ان کان علی یمین الامام ینویه علی یساره وان کان علی یساره ینویه فی یمینه وان کان بحذائه فعند ابی یوسف ینویه فی یمینه.. . وروی الحسن عن ابی حنیفة انه ینویه فی الجانبین ... الخ. بدائع الصنائع: ۱/۲۱۴. فصل فی سنن الصلاة ط:سعید، هندیة: ۱/۷۷ ط: رشیدیة کوئٹه.

(۲) (وان طال تفکره) لتیقن المتروک (ولم یسلم حتیٰ استیقن) المتروک (ان کان زمن التفکر زائداً عن التشهد (قدر اداء رکن وجب علیه سجود السهو) لتاخیره واجب القیام للثالثة (والا) ای ان لم یکن تفکره قدر اداء رکن (لا) یسجد لکونه عفوا ،قوله (زائداً عن التشهد )ای الأول، اوالثانی سواء کان بعدالفراغ من الصلاة والادعیة اوقبلهما الخ. حاشیة الطحطاوی علی المراقی ص. ۴۷۴ قبیل فصل فی الشک. ط:قدیمی. حلبی کبیر، ص: ۴۶۱ ،فصل فی سجود السهو ط عثمانیة ص. ۴۶۵. ط: سهیل اکیڈمی لاهور، وقول البعض ودخل فی قوله أو عن اداء واجب ما لو شغله عن السلام لما فی الظهیریة لو شک بعد ما قعد قدر التشهد أصلی ثلاثا او اربعا حتی شغله ذلک عن السلام ،ثم استیقن واتم صلاته فعلیه السهواه،وعلله فی البدائع بانه اخر الواجب وهو السلام .شامی: ۲/۹۳. و: ۲/۸۱. باب سجود السهو ، ط: سعید کراچی.

کر کے نماز پوری کر لے، اگر سہو سجدہ کئے بغیر نماز پوری کر لی تو نماز دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۱)

## سلام سے نماز ختم کرنے کی وجہ

نماز کے آخر میں دائیں بائیں سلام پھیرنے میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ نمازی نماز کے وقت گویا اس عالم سے باہر چلا گیا تھا، اور اللہ کے علاوہ ساری کائنات سے الگ تھلگ ہو کر اللہ کے دربار میں پہنچ گیا تھا، اب اس کے بعد پھر اس عالم میں دوبارہ واپس آیا ہے اور آنے والا ہر کسی کو سلام کرتا ہے اس لئے نماز کے آخر میں دائیں بائیں کے آدمی اور فرشتوں کو اور آگے کے امام کو سلام کرتا ہے۔

؎ جان سفر رفت و بدن اندر قیام = وقت رجعت زاں سبب گوید سلام (۲)

(احکام اسلام ص ۶۷)

## سلام کا جواب

☆......نماز کے دوران زبان سے کسی کے سلام کا جواب دینے سے نماز فاسد

(۱) وان سها عن السلام يعني بالسهو عن السلام بانه اطال القعدة الاخيرة ساكنا قدر ركن او اكثر على ظن انه خرج من الصلاة ثم علم انه لم يخرج ولم يسلم فسلم يسجد للسهو لتاخير الواجب، حلبي كبير ص: ۴۰۱، فصل في سجود السهو، ط: نعمانية كوئته. وفي البحر عن الاسيجابي وصاحب التجنيس: اذا بقي قاعدا على ظن انه سلم ثم تبين انه لم يسلم فانه يسلم ويسجد للسهو. البحر الرائق. ۹۲/۲. باب سجود السهو. ط: سعيد كراجي. وكذا لو اخر السلام بان ظن انه سلم واستمر قاعدا ثم علم انه لم يسلم فسلم زاد الفقير. ص: ۶۴. بحواله فتاوىٰ رحيميه: ۱۱۲/۵. دار الاشاعت كراچي.

(۲) واعلم ان السلام لا يصح من المصلي الا ان يكون المصلي في حال صلاته مناجيا ربه غائبا عن كل ماسوى الله من الاكوان والحاضرين معه فاذا اراد الخروج من الصلاة والانتقال من تلك الحالة الى حالة مشاهدة الاكوان والجماعة سلم عليهم سلام القادم لغيبته عنهم في صلاته عند ربه، فان كان المصلي لم يزل مع الاكوان والجماعة ان كان في جماعة فكيف يسلم عليهم من هذه حالته فانه ما برح عندهم فهلا استحى هذه المصلي حيث يرى بسلامه من صلاته انه كان عند الله في تلك الحالة، فسلام العارف من الصلاة لانتقاله من حال الى حال فيسلم تسليمتين تسليمة على من ينتقل عنه و تسليمة على من قدم عليه الا ان يكون عند الله في صلاته فلا يسلم على من انتقل عنه لان الله هو السلام فلا يسلم عليه الفتوحات المكية: ۴۳۲/۱. فصل بل وصل في التسليم من الصلاة، ط: دار صادر بيروت

ہو جائے گی،(۱) اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔

☆۔ نماز کی حالت میں سر یا ہاتھ کے اشارے سے سلام کا جواب دینا مکروہ تنزیہی ہے۔(۲)

## سلام کا راز

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جس طرح نماز شروع کرنے کے لئے "اللّٰہ اکبر" کی تعلیم دی، اسی طرح اس کو ختم کرنے کے لئے "السلام علیکم ورحمۃاللّٰہ" کی تلقین کی، جس طرح نماز شروع کرنے کے لئے "اللّٰہ اکبر" سے بہتر کوئی لفظ نہیں ہے، اسی طرح نماز ختم کرنے کے لئے "السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ" سے بہتر کوئی لفظ نہیں۔

سب جانتے ہیں کہ سلام اس وقت کیا جاتا ہے جب ایک دوسرے سے الگ اور غائب رہنے کے بعد پہلی ملاقات ہو، اس لئے نماز ختم ہونے پر "السلام علیکم ورحمۃاللّٰہ" کی تعلیم میں واضح اشارہ ہے کہ جب بندہ "اللّٰہ اکبر" کہہ کر نماز میں شامل ہوا، اور اللہ تعالیٰ کے دربار میں عرض معروض اور درخواست شروع کر دی تو اس کو چاہئے کہ وہ اس وقت اس دنیا سے بلکہ اپنے ماحول اور دائیں بائیں والوں سے غائب

---

(۱) (یفسدها التکلم) .....( ورد السلام ) ولو سهوا (بلسانه) لا بيده بل يكره على المعتمد، الدر مع الرد . ۱/ ۶۱۳ـ۶۱۵ . باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها. ط: سعيد. وفي الشامية (قوله لا بيده. . وصرح في المنية : بانه مكروه اى تنزيها، ۱/ ۶۱۶. باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها. ط: سعيد كراچي. اذا سلم عليه رجل وهو يصلي فرد عليه السلام بلسانه بطلت صلاته ،اما اذا رد عليه بالاشارة فانها لا تبطل باتفاق. الفقه على المذاهب الاربعة ۱/ ۳۰۵. كتاب الصلاة، اذا رد السلام وهو يصلي .ط: دار الفكر بيروت.

(۲) (ولو رد ) المصلي ( السلام بيده او برأسه او طلب منه شئ فاومى برأسه ) او عينه او حاجبه اى قال نعم او لا فان صلاته( لا تفسد ) بذلک .... وفي احكام القرآن للحلوانى ولا باس للمصلي ان يجيبه برأسه ،حلبى كبير، ص:۴۴۵، فصل فيما يفسد الصلوة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور، وانظر الحاشية السابقة ايضا،البحر: ۲/ ۹.باب ما يفسد الصلاة ص: ۲۰۱.ط. سعيد.

اور الگ ہو جائے، اور اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی اس وقت اس کے دل کی نگاہ کے سامنے نہ رہے، پوری نماز میں اس کا یہی حال رہے۔

پھر جب آخری قعدہ میں تشہد، درود شریف اور آخری دعا اللہ تعالیٰ کے حضور میں عرض کر کے اپنی نماز پوری کر لے، تو اس کے باطن یعنی دل کی کیفیت یہ ہو کہ گویا اب وہ کسی دوسری دنیا سے اس دنیا اور اپنے ماحول میں واپس آیا ہے، اور دائیں بائیں والے انسان اور فرشتوں سے اب اس کی نئی ملاقات ہو رہی ہے، اس لئے اب وہ ان کی طرف رخ کر کے اور ان ہی سے مخاطب ہو کر کہے "السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ" یہ سلام کی حکمت اور راز ہے۔(۱)

## سلام کرنا

☆......اگر مسجد میں لوگ نماز، تلاوت یا وظائف وغیرہ میں مشغول نہ ہوں تو مسجد میں داخل ہوتے وقت سلام کرنا بہتر ہے، اور اگر لوگ نماز اور وظائف وغیرہ میں مشغول ہیں یا مسجد میں کوئی نہ ہو تو مسجد میں داخل ہوتے وقت یہ کہے "اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ".(۲)

اور اگر بعض افراد فارغ بیٹھے ہیں اور وہ نماز وغیرہ میں مشغول لوگوں سے اتنے

---

(۱) "سلام سے نماز ختم کرنے کی وجہ" عنوان کے تحت تخریج کو دیکھیں، معارف الحدیث: ۳۰۸/۳، خاتمہ نماز کا سلام، ط دار الاشاعت کراچی۔

(۲) ولو دخل ولم یر احداً یقول: السلام علینا وعلی عباد اللہ الصالحین، الدر مع الرد ۶/۴۱۶، کتاب الحظر والاباحة، فصل فی البیع، ط: سعید کراچی. و ۹/۵۹۲، ط دار الکتب العلمیة بیروت، لبنان. ھندیة: ۳۲۵/۵، کتاب الکراھیة، الباب السابع فی السلام، ط. رشیدیة کوئٹة. البحر الرائق: ۲۰۷/۸، کتاب الکراھیة، فصل فی البیع، ط: رشیدیة کوئٹة

فاصلے پر ہیں کہ ان کو سلام کرنے سے یا ان کے سلام کے جواب سے نماز وغیرہ میں مشغول لوگوں کو حرج نہ ہوتا ہو تو سلام کی اجازت ہے ورنہ نہیں۔(۱)

☆ نماز کے دوران کسی کو سلام کرنے سے نماز فاسد ہو جائے گی، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

## سلام کے بعد سہو سجدہ کرنا یاد آیا

''سجدہ سہو یاد نہ رہا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## سلام کے دوران اقتداء کی

☆......اگر جماعت کی نماز میں بعد میں آنے والے آدمی نے تکبیر تحریمہ کہی، اس کے بعد امام نے سلام پھیر دیا تو یہ شخص جماعت میں شامل ہو گیا، اپنی نماز شروع کرے، قعدہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔(۳)

☆......اور اگر امام نے ''السلام'' کا لفظ کہا، ابھی تک ''علیکم'' کا لفظ نہیں کہا، اس دوران آنے والے نے تکبیر تحریمہ کہی، تو اس کی اقتداء صحیح نہیں ہوئی کیونکہ

---

(۱) (قوله واذا اتى دار انسان الخ) ... وان دخل مسجداً وبعض القوم في الصلاة، وبعضهم لم يكونوا فيها، يسلم وان لم يسلم لم يكن تاركا للسنة، رد المحتار على الدر المختار: ۶/۴۱۳، كتاب الحظر والاباحة، فصل في البيع، ط: سعيد كراچي.

(۲) (بخلاف السلام على انسان) للتحية، او على ظن انها ترويحة مثلا او سلم قائما في غير جنازة (فانه يفسدها) مطلقا، وان لم يقل عليكم (ولو ساهيا فسلام التحية مفسد مطلقا. الدر مع الرد: ۱/۶۱۵، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، ط: سعيد كراچي. هندية: ۱/۹۸، الباب السابع فيما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: رشيدية كوئٹه. البحر: ۲/۸، باب ما يفسد الصلاة، وما يكره فيها، قوله والسلام ورده. ط: سعيد كراچي حلبي كبير، ص: ۴۴۲، فصل فيما يفسد الصلاة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۳) (قوله وتنقضي قدوة بالاول اى بالسلام الاول قال في التجنيس الامام اذا فرغ من صلاته، فلما قال السلام جاء رجل واقتدى به قبل ان يقول "عليكم" لا يصير داخلا في صلاته لان هذا سلام، شامي: ۱/۴۶۸، باب صفة الصلاة، مطلب لاينبغي ان يعدل عن الدراية اذا وافقتها رواية، ط

سلام کے پہلے میم پر نماز ختم ہوجاتی ہے، اس لئے وہ شخص اپنی نماز علیحدہ پڑھے اور تکبیر تحریمہ علیحدہ کہہ کر نماز شروع کرے، اور اپنے آپ کو امام کا مقتدی نہ سمجھے۔(۱)

☆... اگر جماعت کی نماز میں بعد میں آنے والے آدمی نے تکبیر تحریمہ کہی، اور قعدہ میں بیٹھا تھا کہ امام نے سلام پھیر دیا، تو اس کو "التحیات" پڑھ کر کھڑا ہونا چاہیے اگر تشہد (التحیات) پڑھے بغیر ہی کھڑا ہو گیا تب بھی نماز ہو جائے گی، لیکن التحیات پڑھ کر اٹھنا بہتر ہے۔(۲)

☆......امام دائیں طرف سلام پھیرنے والا تھا کہ کوئی شخص آ کر امام کی نماز میں شامل ہو گیا، تو ایسی صورت میں امام کے سلام پھیرنے کے بعد تشہد پورا کر کے اٹھنا بہتر ہے اور اگر پورا تشہد نہیں پڑھا اور کھڑا ہو گیا تو یہ بھی جائز ہے۔(۳)

## سلام کے دوران سینہ نہ پھیرے

نماز کے ختم کے وقت دونوں طرف سلام پھیرتے وقت صرف منہ پھیرنا کافی ہے سینہ نہ پھیرے۔(۴)

---

= سعيد كراجي. وفيه أيضا(قوله فانه لا يتابعه الخ) .... وشمل باطلاقه ما لو اقتدى به في اثناء التشهد الاول او الآخير ، فحين قعد قام امامه او سلم ، ومقتضاه انه يتم التشهد ثم يقوم ولم اره صريحا، ثم رأيته في الذخيرة ناقلا عن ابي الليث المختار عندي انه يتم التشهد وان لم يفعل اجزاه ،ولله الحمد ، شامي: ۱/ ۴۹٦، باب صفة الصلاة،مطلب في اطالة الركوع للجائي، ط: سعيد هندية: ۱/ ۹۰، الفصل السادس فيما يتابع الامام وفيما لا يتابعه، ط: رشيدية كوئٹہ. حاشية الطحطاوي على المراقي،ص: ۳۰۹، فصل فيما يفعله المقتدي بعد فراغ امامه ، ط: قديمي و دار الكتب العلمية بيروت ، لبنان

(۱، ۲، ۳) أيضاً

(۴) ثم يسلم(تسليمتين) تسليمة عن يمينه وتسليمة عن يساره ويحول (في التسليمة الاولىٰ وجهه عن يمينه حتىٰ يرى بياض خده الايمن، وفي التسليمة الثانية عن يساره حتىٰ يرى بياض خده الايسر ،الخ، هندية ۱/ ۷٦،الفصل الثالث في سنن الصلاة،ط:رشيدية كوئٹہ.بدائع الصنائع: ۱/ ۲۱۳، كتاب الصلاة، فصل في سنن الصلاة، ط سعيد كراجي و :۲/ ۷۱، ط: دار الكتب العلمية بيروت.لبنان.ص: ۱۰۳، ص: ۱۰۴.حاشية الطحطاوي على المراقي، ص ۲۷۰، كتاب الصلاة ، فصل في بيان سننها، ط: دار الكتب العلمية بيروت، لبنان، وقديمي الدر مع الرد ۱/ ۵۲۴، باب صفة الصلاة ، فصل في بيان تاليف الصلاة ، الى انتهائها، مطلب في خلف الوعيد، ط سعيد

## سلام گردن جھکا کر پھیرنا

''گردن جھکا کر سلام پھیرنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## سلام میں مقتدی کا سانس امام سے پہلے ٹوٹ گیا

اگر'' السلام علیکم '' کہتے وقت مقتدی کا سانس امام سے پہلے ٹوٹ جائے تو مقتدی کی نماز صحیح ہو جائے گی، اور نماز میں کوئی خلل نہیں آئے گا۔(۱)

## سمع اللہ لمن حمدہ

رکوع سے قومہ میں آتے ہوئے امام کو صرف ''سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ '' کہنا اور مقتدی کو ''رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ '' کہنا اور اکیلا نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے دونوں کہنا سنت ہے۔(۲)

---

(۱) (قوله ولو اتمه الخ) ای لو اتم المؤتم به التشهد ، بان اسرع فيه وفرغ منه قبل اتمام امامه فاتى بما يخرجه من الصلاة كسلام او كلام او قيام جاز: ای صحت صلاته لحصوله بعد تمام الاركان، لان الامام وان لم يكن اتم التشهد لكنه قعد قدره لان المفروض من القعدة قدر اسرع ما يكون من قراءة التشهد وقد حصل، وانما كره للمؤتم ذلك لتركه متابعة الامام بلا عذر ، فلو به كخوف حدث او خروج وقت جمعة او مرور مار بين يديه فلا كراهة ، شامي: ۱/۵۲۵، باب صفة الصلاة، مطلب في خلف الوعيد وحكم الدعاء بالمغفرة للكافر ولجميع المؤمنين ، ط: سعيد و: ۲/۲۴۰ ، ط: دار الكتب العلمية بيروت. هندية: ۱/۷۱، الباب الرابع في صفة الصلاة، حاشية الطحطاوى ، ص: ۳۱۱ فصل فيما يفعله المقتدى ، ط: دار الكتب العلمية بيروت لبنان و قديمي.

(۲) فان كان اماما يقول سمع الله لمن حمده بالاجماع وان كان مقتديا يأتي بالتحميد ولا يأتي بالتسميع بلا خلاف وان كان منفردا الاصح انه يأتي بهما كذا في المحيط، وعليه الاعتماد كذا في التاتار خانية، هندية: ۱/۷۴، الفصل الثالث في سنن الصلاة، ط: رشيدية كوئٹه الدرمع الرد: ۱/۴۹۷، كتاب الصلاة، باب صفة الصلاة، ط: سعيد و : ۲/۲۰۰، ط: دار الكتب العلمية بيروت لبنان. البحر الرائق: ۱/۳۱۶، باب صفة الصلاة، ط: سعيد كراچى.

## "سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ" کو غلط پڑھنا

"سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ" کو "سَمِعَ اللّٰہُ لِیَمَنْ حَمِدَہٗ" پڑھنا غلط ہے، اس لئے اس کے تلفظ کو صحیح طور پر ادا کرنے کی کوشش کرنا لازم ہوگا، البتہ اس سے نماز فاسد نہیں ہوگی۔(۱)

## سنت اور فرض کے درمیان باتیں کرنا

سنت اور فرض کے درمیان دنیاوی باتیں کرنے سے ثواب میں کمی آجاتی ہے، البتہ فرض کے بعد جو سنتیں ادا کی گئی ہیں درمیان میں باتیں کرنے کی وجہ سے انہیں دوبارہ پڑھنا لازم نہیں ہوگا۔(۲)

## سنت پڑھنے کے لئے اذان کا انتظار کرنا

نماز کا وقت داخل ہونے کے بعد سنت پڑھنے کے لئے اذان کا انتظار کرنا ضروری نہیں وقت داخل ہونے کے بعد جمعہ، ظہر، عصر، عشاء اور فجر کی سنتیں اذان سے پہلے پڑھنا درست ہے۔(۳)

---

(۱) ولوزاد كلمة او نقص كلمة او نقص حرفا او قدمه او بدله آخر ، لم تفسد ما لم يتغير المعنى. رد المحتار على در المختار: ۱/۶۳۲، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد كراچى. و ۲/۳۹۶، ط: دار الكتب العلمية بيروت لبنان. هندية: ۱/۷۹، الفصل الخامس فى مسائل زلة القارى :ط: رشيدية كوئته. فتاوىٰ دار العلوم ديوبند: ۴/۸۸، ط: دار الاشاعت كراچى

(۲) (ولو تكلم بين السنة والفرض لا يسقطها ولكن ينقص ثوابها) وقيل تسقط الدر مع الرد. ۲/۱۹، كتاب الصلاة، باب الوتر والنوافل، مطلب فى تحية المسجد، ط: سعيد كراچى. و ۲/۴۶۱، ط دار الكتب العلمية بيروت لبنان. هندية: ۱/۱۱۳، الباب التاسع فى النوافل، ط: رشيدية كوئته.

(۳) عن ابى قتادة ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: اذا جاء احدكم المسجد فليصل سجدتين من قبل ان يجلس ، ابو داود : ۱/۷۴، باب ما جاء فى الصلاة عند دخول المسجد ، ط مكتبه امداديه ملتان.

## سنت ترک ہو جائے

اگر نماز میں سنت ترک ہو جائے تو نماز فاسد نہیں ہوتی، بلکہ نماز ہو جاتی ہے ،باقی جان بوجھ کر سنت ترک کرنا درست نہیں۔ کیونکہ اس سے قبولیت میں اثر پڑے گا ۔ہاں جن سنتوں کو چھوڑنے سے نماز مکروہ تحریمی ہوتی ہے، ان سنتوں کو چھوڑنے کی صورت میں نماز کو شروع سے دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا، کیونکہ جو نماز کراہت تحریمی کے ساتھ ادا کی جاتی ہے اس کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔(۱)

## سنت چھوٹ جائے

نماز کی سنت چھوٹ جانے سے نماز فاسد نہیں ہوتی، اور سہو سجدہ واجب نہیں ہوتا البتہ جان بوجھ کر چھوڑنا گناہ ہے۔(۲)

## سنت شروع کی جماعت شروع ہوگئی

اگر ظہر کی سنت ایک رکعت پڑھنے کے بعد ظہر کی فرض نماز کی جماعت شروع ہو گئی تو دوسری رکعت پوری کر کے سلام پھیر کر فرض نماز کی جماعت میں شریک ہو جائے ،اور فرض نماز سے فارغ ہونے کے بعد پوری چار رکعت سنت موکدہ دوبارہ پڑھے، اور

---

(۱، ۲) (وسننها) ترك السنة لا يوجب فساداً ولا سهواً بل إساءة لو عامداً غير مستخف، وقالوا الإساءة أدون من الكراهة، الدر المختار (قوله لو عامداً غير مستخف) فلو غير عامد فلا إساءة أيضاً بل تندب إعادة الصلاة، الخ، شامي ۱/ ۴۷۳ - ۴۷۴، باب صفة الصلاة، مطلب سنن الصلاة، ط: سعيد كراچي (قوله وكذا كل صلاة، الخ) أقول: وقد ذكر في الإمداد بحثاً أن كون الإعادة بترك الواجب واجبة لا يمنع أن تكون الإعادة مندوبة بترك سنة، اه، ونحوه في القهستاني، بل قال في فتح القدير: والحق التفصيل بين كون تلك الكراهة كراهة تحريم فتجب الإعادة أو تنزيه فتستحب، الخ، شامي ۱/ ۴۵۷، باب صفة الصلاة، مطلب كل صلاة أديت مع كراهة التحريم تجب إعادتها، ط: سعيد كراچي.

پہلے جو دو رکعتیں پڑھی تھیں وہ نفل ہو جائیں گی۔(۱)

اور ظہر کے فرض کے بعد جو دو رکعت سنت موکدہ ہیں، ان دونوں رکعتوں کو چاہے فرض کے بعد پڑھے پھر پہلے والی چار رکعت سنت موکدہ پڑھے یا پہلے چار رکعت والی سنت موکدہ پڑھے پھر اس کے بعد دو رکعت سنت موکدہ پڑھے، دونوں صورتیں صحیح ہیں اور نیت ظہر کی سنت کی کرے۔(۲)

## سنت فرض ایک جگہ پر پڑھنا

جس جگہ پر سنت نماز پڑھی ہے، فرض پڑھنے کے لئے اس جگہ سے ہٹنا ضروری نہیں، تاہم اگر فرض اور سنت الگ الگ جگہ پر پڑھنے کی جگہ ہے تو الگ الگ جگہ پر پڑھنا

---

(۱) والشارع في نفل لا يقطع مطلقا) ويتمه ركعتين (وكذا سنة الظهر و) سنة (الجمعة اذا اقيمت او خطب الامام) يتمها اربعا (على) القول (الراجح) لانها صلاة واحدة ،وليس القطع للاكمال بل للابطال خلافا لما رجحه الكمال ، الدر المختار (قوله خلاف لما رجحه الكمال) حيث قال: وقيل يقطع على رأس الركعتين، وهو الراجح ، لانه يتمكن من قضائه بعد الفرض، ولاابطال في التسليم على الركعتين، فلا يفوت فرض الاستماع والاداء على الوجه الاكمل بلا سبب، شامي: ۵۳/۲ ، باب ادراک الفريضة، مطلب صلاة ركعة واحدة باطلة لا صحيحة مكروهة، ط: سعيد كراچى.

(۲) (بخلاف سنة الظهر) وكذا الجمعة (فانه) ان خاف فوت ركعة (يتركها) ويقتدى (ثم ياتي بها) على انها سنة (في وقتها) اى الظهر (قبل شفعه) عند محمد ، وبه يفتیٰ جوهره، الدر المختار، وفي الشامية (قوله وبه يفتیٰ) اقول: وعليه المتون ، لكن رجح في الفتح تقديم الركعتين ، قال في الامداد: وفي فتاویٰ العتابي انه المختار وفي مبسوط شيخ الاسلام، انه الاصح ، لحديث عائشة "انه عليه الصلاة والسلام كان اذا فاتته الاربع قبل الظهر يصليهن بعد الركعتين وهو قول ابي حنيفة، وكذا في جامع قاضيخان آه والحديث قال الترمذي حسن غريب ، فتح، شامي: ۵۹/۲، ۵۸ باب ادراک الفريضة، مطلب هل الاساءة دون الكراهة او افحش ،ط: سعيد كراچى. البحر : ۷۵/۲، باب ادراک الفريضة، ط: سعيد ، حاشية الطحطاوى على المراقي ،ص ۴۵۳، باب ادراک الفريضة، ط: قديمي و دار الكتب العلمية بيروت لبنان.

بہتر ہے۔(۱)

## سنت کو چھوڑنا

سنت کو جان بوجھ کر یا سستی اور کاہلی کی وجہ سے چھوڑنا گناہ ہے اور سنت کو حقیر سمجھ کر چھوڑنا کفر ہے، ایسا آدمی کافر ہو جاتا ہے اور اگر بھولے سے سنت چھوٹ گئی تو نماز فاسد نہیں ہوگی اور سہو سجدہ واجب نہیں ہوگا۔(۲)

## سنت کی قضاء

اگر سنت موکدہ کی نماز اپنے وقت کے اندر ادا نہیں کی گئی تو وقت گذرنے کے بعد اس کی قضاء نہیں ہوسکتی۔ مثلاً ظہر کی فرض نماز سے پہلے چار رکعت سنت موکدہ ہے کسی نے پڑھی نہیں تو ظہر کی فرض نماز کے بعد ظہر کے وقت کے اندر اندر ادا کرسکتا ہے، لیکن ظہر کا وقت ختم ہونے کے بعد عصر یا مغرب کے وقت اس کی قضاء نہیں کرسکتا، اگر کوئی شخص تلافی کے طور پر چار رکعت نماز پڑھے گا تو وہ قضاء نہیں ہوگی بلکہ مستقل الگ نفل نماز ہوگی۔(۳)

---

(۱)ویکرہ للامام التنفل فی مکانہ لا المؤتم، (قولہ ویکرہ الخ) بل یتحول . . وکذا یکرہ مکثہ قاعدا فی مکانہ مستقبل القبلۃ فی صلاۃ لا تطوع بعدھا... والکراھۃ تنزیھیۃ، شامی: ۱/ ۵۳۱، فصل فی بیان تالیف الصلاۃ، مطلب فیما لو زادہ علی العدد الوارد فی التسبیح ، عقب الصلاۃ، ط: سعید کراچی. ھندیۃ: ۱/ ۷۷، الفصل الثالث، فی سنن الصلاۃ، ط: رشیدیہ کوئٹہ. النووی علی صحیح مسلم، : ۱/ ۲۸۸، کتاب الجمعۃ، باب الامر بالتحول للنافلۃ، من موضع الفریضۃ، ط: قدیمی کراچی.

(۲)( بخلاف سنۃ الظھر ) وکذا الجمعۃ ( فانہ) ان خاف فوت رکعۃ ( یترکھا) ویقتدی ( ثم یاتی بھا) علی انھا سنۃ (فی وقتھا) ای الظھر ( قبل شفعہ )، الدر المختار، وفی الشامیۃ: (قولہ فی وقتہ) فلا تقضی بعدہ لا تبعا ولا مقصودا بخلاف سنۃ الفجر، شامی: ۲/ ۵۸، باب ادراک الفریضۃ، مطلب ھل الاساءۃ دون الکراھۃ او افحش، ط: سعید کراچی.البحر : ۲/ ۷۴۔ ۷۵، باب ادراک الفریضہ، ط: سعید کراچی۔

(۳)(وسننھا)ترک السنۃ لا یوجب فسادا ولا سھوا بل اساءۃ لو عامدا غیر مستخف ،وقالوا الاساءۃ أدون من الکراھۃ .الدر المختار .وفی الشامیۃ (قولہ لو عامدا غیر مستخف )فلو غیر۔

## سنت کے بغیر جماعت پڑھانا

فرض سے پہلے کی سنت موکدہ پڑھے بغیر فرض نماز پڑھانا جائز ہے فرض نماز ہو جاتی ہے، البتہ اس کی عادت بنانا صحیح نہیں ہے۔(۱)

## سنت موکدہ کا قعدۂ اولیٰ

''وتر کے قعدۂ اولیٰ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## سنت مؤکدہ کی ہر رکعت میں سورت ملانا ضروری ہے

سنت موکدہ کی تمام رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورت ملانا ضروری ہے، اگر کسی ایک رکعت میں سورت نہیں ملائی گئی تو آخر میں سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔(۲)

## سنت مؤکدہ کے بعد نوافل پڑھنا

اگر سنت مؤکدہ پڑھنے کے بعد جماعت میں دیر ہے، تو مزید نوافل پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے، شرعاً کوئی قباحت نہیں بلکہ ثواب ملے گا، البتہ فجر کے وقت سنت مؤکدہ

---

عامدفلا اساءة ايضا بل تندب اعادة الصلاة كما قدمناه في اول بحث الواجبات ولو مستخفا كفر لما في النهر عن البزازية :لو لم ير السنة حقا كفر ؛ لأنه استخفاف ووجهه ان السنة احد الاحكام الشرعية المتفق على مشروعيتها عند علماء الدين ،فاذا انكر ذلك ولم يرها شيئا ثابتا ومعتبرا في الدين يكون قد استخف بها واستهانها وذلك كفر "تامل" شامى ۱/۴۷۳،۴۷۴،باب صفة الصلاة ،مطلب سنن الصلاة ،ط.سعيد ،البحر ۲/۴۹ باب الوتر والنوافل ،ط:سعيد ،هندية ۱/۱۱۲ ،الباب التاسع فى النوافل ،ط.رشيدية ، شامى ۱/۱۰۴ ، كتاب الطهارة ،مطلب فى السنة وتعريفها،ط:سعيد

(۱) عن عائشة ان النبى صلى الله عليه وسلم كان اذا لم يصل اربعا قبل الظهر صلاهن بعدها ، ترمذى: ۱/۵۷، باب ما جاء فى الركعتين قبل الظهر وركعتين بعدها، (نوٹ ظاہر ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی امام ہوا کرتے تھے۔

(۲) (وتفرض القراءة) عملا (فى ركعتى الفرض) مطلقا اما تعين الاولين على المشهور، (وكل النفل) للمنفرد لان كل شفع صلاة، الدر مع الرد: ۲/۲۸ - ۲۹، باب الوتر والنوافل، مطلب فى صلاة الحاجة، ط. سعيد كراچى. وهى قراءة فاتحة الكتاب وضم سورة (فى الاولين من الفرض)وهل يكره فى الاخريين ؟ المختار لا (و) فى (جميع) ركعات (النفل) لان كل شفع منه

پڑھنے کے بعد اگر جماعت میں دیر ہے تو مزید نوافل پڑھنا درست نہیں بلکہ انتظار کرے یا قرآن مجید کی تلاوت کرے یا تسبیح تہلیل، ذکر واذکار، استغفار اور درود شریف وغیرہ پڑھے یا قضاء نماز ہے تو لوگوں سے الگ ہو کر قضاء نماز پڑھے۔(۱)

## سنت نماز

دن رات میں پانچ وقت کی نمازیں فرض ہیں، گویا یہ اسلام کا سب سے بڑا اور مضبوط ستون ہے، اور ایمان کے لئے ضروری ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے علاوہ ان فرض نمازوں کے آگے پیچھے اور دوسرے اوقات میں بھی کچھ رکعتیں پڑھنے کی ترغیب دی، پھر ان میں سے جن نمازوں کے لئے آپ نے تاکیدی الفاظ فرمائے یا دوسروں کو ترغیب دینے کے ساتھ ساتھ آپ نے بھی عملی طور پر زیادہ اہتمام فرمایا ان کو عرف عام میں "سنت" کہا جاتا ہے اور ان کے علاوہ کو "نوافل" کہا جاتا ہے۔(۲)

## سنت نمازیں

(۱)...فجر کے وقت فرض سے پہلے دو رکعت (۲)...ظہر کے وقت چھ رکعت، چار رکعت سنت فرض سے پہلے اور دو رکعت سنت فرض کے بعد (۳)...مغرب کے وقت فرض کے بعد دو رکعت سنت (۴)...عشاء کے وقت فرض کے بعد دو رکعت سنت (۳)

---

صلاة، (و) كل (الوتر) احتياطا الخ، الدر مع الرد: ۱/ ۴۵۸-۴۵۹، باب صفة الصلاة، مطلب كل صلاة اديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها، ط: سعيد كراجي. (والقراءة فرض في جميع ركعات النفل) لمساوات الركعة الثانية للركعة الاولى في القراءة على ما سيأتي، وكل ركعتين من النفل صلوة على حدة، حلبي كبير، ص: ۲۷۵-۲۷۶، الثالث القراءة، ط: سهيل اكيڈمي لاهور.

(۱) وكذا الحكم من كراهة نفل وواجب لغيره لا فرض وواجب لعينه (بعد طلوع فجر سوى سنته) لشغل الوقت به تقديرا، الدر مع الرد: ۱/ ۳۷۵، كتاب الصلاة، مطلب يشترط العلم بدخول الوقت، ط: سعيد كراجي.

(۲) معارف الحديث: ۳/ ۳۱۹، كتاب الصلاة، سنتیں اور نوافل، ط: دار الاشاعت كراجي.

(۳) عن ام حبيبة قالت قال رسول الله صلى الله عليه وسلم من صلى في يوم وليلة ثنتي عشرة ركعة

(۵)...تراویح کی بیس رکعت (۱)(۶)...تہجد کی نماز (۲) (۷)...تحیۃ المسجد (۳)
(۸)...احرام باندھنے سے پہلے دو رکعت (۴) (۹)...کسوف کی دو رکعت نماز (۴)
(۱۰)...خسوف کی دو رکعت نماز۔ (۶)

## سنت و نفل پڑھنے کی جگہ

اگر مسجد میں جگہ ہے تو فرض نماز جہاں ادا کی ہے سنت اور نفل کو وہاں سے آگے پیچھے ہو کر کسی اور جگہ پڑھنا مستحب ہے، اسی طرح خواتین کے لئے بھی گھر میں یہی بہتر ہے، تاکہ قیامت کے دن ایک سے زائد جگہیں نماز پڑھنے پر گواہ بن جائیں اور اگر جگہ کی کمی ہے تو جہاں فرض نماز ادا کی ہے وہاں سنت اور نفل ادا کر سکتا ہے شرعاً اس میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ (۷)

---

بنى له بيت فى الجنة اربعا قبل الظهر ، وركعتين بعدها، وركعتين بعد المغرب وركعتين بعد العشاء وركعتين قبل صلاة الفجر، رواه الترمذى، الدر مع الرد: ۱۲/۲ ، باب الوتر والنوافل، ط: سعيد كراچى.

(۱) (التراويح سنة) مؤكدة لمواظبة الخلفاء الراشدين (للرجال والنساء) اجماعا الدر مع الرد: ۴۳/۲، باب الوتر والنوافل، مبحث صلاة التراويح، ط: سعيد كراچى. (فصل فى التراويح) وهى خمس ترويحات كل ترويحة اربع ركعات بتسليمتين كذا فى السراجية، هندية: ۱۱۵/۱ ، الباب التاسع فى النوافل ، فصل فى التراويح، ط: رشيدية كوئٹه. وهى عشرون ركعة، الدر مع الرد: ۴۵/۲، باب الوتر والنوافل ، مبحث صلاة التراويح، ط: سعيد كراچى.

(۲) ومن المندوبات ركعتا السفر والقدوم منه ، وصلاة الليل واقلها على ما فى الجوهرة ثمان الخ، الدر مع الرد: ۲۴/۲ ، باب الوتر والنوافل ، مطلب فى صلاة الليل، ط: سعيد كراچى.

(۳) (ويسن تحية) رب (المسجد) وهى ركعتان الدر مع الرد: ۱۸/۲ ، باب الوتر والنوافل مطلب فى تحية المسجد، ط: سعيد كراچى.

(۴) (وصلى ندبا) قوله ندبا وفى الغاية انها سنة نهر وبه جزم فى البحر والسراج شامى ۴۸۱/۲، كتاب الحج، فصل فى الاحرام وصفة المفرد بالحج، ط: سعيد كراچى.

(۵) وفى العينى. صلاة الكسوف سنة الخ، الدر مع الرد: ۱۸۳/۲ ، باب الكسوف، ط. سعيد كراچى

(۶) الدر مع الرد: ۱۸۳/۲ ، باب الكسوف ، ط: سعيد كراچى.

(۷) (ويستحب للامام بعد سلامه ان يتحول) الى يمين القبلة وهو الجانب المقابل (الى جهة جهة يساره) اى يسار المستقبل لان يمين المقابل جهة يسار المستقبل اليه (لتطوع بعد الفرض) لان

## سنت ونوافل کی حکمت

جن سنت یا نفل نمازوں کو فرض نمازوں سے پہلے پڑھنے کی تعلیم دی گئی ہے بظا ہران کی خاص حکمت اور مصلحت یہ ہے کہ فرض نماز جو اللہ تعالیٰ کے دربار عالی کی خاص الخاص حاضری ہے اس میں مشغول ہونے سے پہلے انفرادی طور پر دو چار رکعتیں پڑھ کر دل کو اس دربار سے آشنا اور مانوس کرے، اور ملأ اعلیٰ اور مقرب فرشتوں سے ایک قسم کا قرب اور مناسبت پیدا کرلی جائے۔

اور جن سنت یا نفل نمازوں کو فرض نماز کے بعد پڑھنے کی تعلیم دی گئی ہے، ان کی حکمت اور مصلحت بظاہر یہ معلوم ہوتی ہے کہ فرض نماز کی ادائیگی میں جو قصور رہ جاتا ہے اس کا تدارک بعد والی ان سنت اور نفلوں سے ہوجائے۔

فرضوں کے آگے یا پیچھے والی سنت اور نوافل کے علاوہ جن نوافل کی مستقل حیثیت ہے مثلاً ان میں اشراق، چاشت، اوابین، تحیۃ الوضو، تحیۃ المسجد اور رات میں تہجد یہ دراصل اللہ تعالیٰ کے قریب سے قریب تر ہونے کے لئے خاص کورس ہے، جو بندہ ترقی کرنا چاہے، اور اللہ سے زیادہ سے زیادہ قریب ہونا چاہے تو وہ یہ کورس ضرور کرے۔(۱)

=الیمین لصلا ولدفع الاشتباہ بظنہ فی الفرض فیقتدی بہ وکذلک للقوم ولتکثیر شہودہ لماروی ان مکان المصلی یشہد لہ یوم القیامۃ، مراقی الفلاح .قولہ :(لماروی ان مکان المصلی الخ )روی ابوھریرۃان رسول اللہ ﷺ تلا "یومئذتحدث اخبارھا"قال :اتدرون مااخبارھا؟قالوا:اللہ ورسولہ اعلم قال فان اخبارھاان تشہدعلی کل عبد وامۃبماعمل علی ظھرھاتقول عمل کذافی کذا"رواہ الترمذی وقال .حسن صحیح ونقل القرطبی فی تفسیرقولہ تعالی :فمابکت علیھم السماء والارض "عن علی وابن عباس رضی اللہ عنہما انہ یبکی علی المؤمن مصلاہ من الارض، ومصعدعملہ من السماء وتقدیرالآیۃعلی ھذافمابکت علیھم مصاعد اعمالھم من السماء ولامواضع عباداتھم من الارض آہ، ومن ھناقال عطاء الخراسانی مامن عبدیسجد للہ تعالی سجدۃ فی بقعۃ من بقاع الارض الاشہدت لہ یوم القیامۃوبکت علیہ یوم یموت آہ ، ابن امیرحاج ملخصا،حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی ص:۳۱۳-۳۱۴، فصل فی صفۃ الاذکار ،باب الامامۃ ط: قدیمی الدرمع الرد: ۱/ ۵۳۱، باب صفۃالصلاۃ، قبیل فصل فی القراءۃ ، ط:سعید، النووی علی صحیح مسلم: ۱/ ۲۸۸، کتاب الجمعۃباب الامر بالتحول للنافلۃمن موضع الفرضیۃ ، ط : قدیمی.

(۱)معارف الحدیث:۳/ ۳۱۹، کتاب الصلوۃ، سنتیں اور نوافل،ط:دارالاشاعت۔

## سنتوں کو فرضوں پر فضیلت حاصل ہے

فجر کی سنت کے متعلق یہ حکم ہے کہ جب تک آخری قعدہ ملنے کی امید ہے سنت نہ توڑے،(۱) اور چار رکعت سنت کے بارے میں یہ حکم ہے کہ اگر تیسری رکعت میں جماعت شروع ہوگئی تو چار رکعت پوری کر کے جماعت میں شریک ہو جائے۔(۲)

اور اگر کوئی شخص مغرب یا فجر کی نماز الگ پڑھ رہا ہے، اگر دوسری رکعت کے سجدہ سے پہلے جماعت قائم ہو جائے تو فرض نماز توڑ کر جماعت میں شامل ہو جائے۔

تو اس پر شبہ یہ ہے کہ سنتوں کو فرضوں پر فضیلت کیسے حاصل ہوئی کہ فرض نماز تو توڑ دی جائے اور سنت نہ توڑی جائے؟

---

(۱) (وإذا خاف فوت) ركعتي (الفجر لاشتغاله بسنتها تركها) لكون الجماعة أكمل (وإلا) بأن رجا إدراك ركعة في ظاهر المذهب وقيل التشهد واعتمده المصنف والشرنبلالي تبعا للبحر، لكن ضعفه في النهر (لا) يتركها بل يصليها عند باب المسجد إن وجد مكانا وإلا تركها لأن ترك المكروه مقدم على فعل السنة. الدر مع الرد ۵۶/۲، وفي الشامية (قوله لكن ضعفه في النهر) قلت: لكن قوله في فتح القدير بما سيأتي من أن من أدرك ركعة من الظهر مثلا فقد أدرك فضل الجماعة وأحرز ثوابها كما نص عليه محمد وفاقا لصاحبيه وكذا لو أدرك التشهد يكون مدركا لفضلها على قولهما. قال: وهذا يعكر على ما قيل إنه لو رجا إدراك التشهد لا يأتي بسنة الفجر على قول محمد والحق خلافه لنص محمد على ما يناقضه آه، أي لأن المدار هنا على إدراك فضل الجماعة، وقد اتفقوا على إدراكه بإدراك التشهد، فيأتي بالسنة اتفاقا كما أوضحه في الشرنبلالية أيضا، وأقره في شرح المنية وشرح نظم الكنز وحاشية الدرر لنوح آفندي، وشرحها للشيخ إسماعيل ونحوه في القهستاني، وجزم به الشارح في مواقيت الصلاة. شامي ۵۶/۲، باب إدراك الفريضة، مطلب هل الإساءة دون الكراهة أو أفحش، ط سعيد

(۲) (والشارع في نفل لا يقطع مطلقا) ويتمه ركعتين (وكذا سنة الظهر) وسنة (الجمعة إذا أقيمت أو خطب الإمام) يتمها أربعا (على) القول (الراجح) لأنها صلاة واحدة وليس القطع للإكمال بل للإبطال خلافا لما رجحه الكمال. الدر مع الرد ص ۵۳/۲ وفي الشامية ثم اعلم أن هذا كله حيث لم يقم إلى الثالثة، أما إن قام إليها وقيدها بسجدة، ففي رواية النوادر يضيف إليها رابعة ويسلم، وإن لم يقيدها بسجدة قال في الخانية لم يذكر في النوادر واختلف المشايخ فيه قيل يتمها أربعا ويخفف القراءة، وقيل يعود إلى القعدة ويسلم وهذا ... ـمية والأرجح أن

اس کا جواب یہ ہے تا کہ جماعت کا ثواب بھی مل جائے اور سنت بھی ادا ہو جائے۔

## سنتوں کی قرأت

"نفل کی قرأت" کے عنوان کو دیکھیں۔

## سنتوں کے بعد دعا

واضح رہے کہ فرض نماز جماعت کے ساتھ ادا کرنے کے بعد سنت اور نفل نماز الگ الگ ادا کی جاتی ہیں، اور الگ الگ سنت اور نفل پڑھنے کے بعد سب کا دوبارہ اکٹھا اور جمع ہونا، اور اکٹھے ہو کر دعا مانگنا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرامؓ، تابعین اور تبع تابعین، اور ائمہ دین یعنی امام اعظم ابوحنیفہؒ، امام مالکؒ، امام احمدؒ، اور امام شافعیؒ سے ثابت نہیں۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم، صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور سلف صالحین کا طریقہ یہ تھا کہ فرض نماز جماعت سے ادا کرنے کے بعد دعا بھی امام اور مقتدی سب مل کر جماعت کے ساتھ کرتے تھے، اور سنتیں اور نفلیں الگ الگ پڑھا کرتے تھے تو دعا بھی ہر ایک الگ الگ کیا کرتے تھا۔

یہ تو ہو نہیں سکتا کہ فرض نماز ادا کرنے کے بعد تمام حضرات سنت اور نوافل ادا کرنے کے لئے گھر چلے جاتے پھر سنت ونوافل ادا کرنے کے بعد دوبارہ گھر سے مسجد میں دعا کے لئے جمع ہوتے۔

---

= يتمها لانها ان كانت صلاة واحدة فظاهر، وان كانت كغيرها من النوافل كل شفع صلاة، فالقيام الى الثالثة كالتحريمة المبتدأة واذا كان اول ما تحرم يتم شفعاً فكذا هنا، شامي: ۲/ ۵۴، باب ادراک الفريضة، مطلب صلاة ركعة واحدة باطلة، ط: سعيد.

اگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کبھی کبھار کسی مصلحت یا ضرورت کی وجہ سے سنتیں مسجد میں پڑھنے کا اتفاق ہوا، تب بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتدیوں کے ساتھ ملکر دعا نہیں فرمائی، بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سنتوں میں مشغول رہتے اور مقتدی اپنی اپنی نمازوں سے فارغ ہونے کے بعد چلے جاتے اور دعا کے لئے انتظار نہ کرتے۔(۱)

## سنتیں مقرر ہونے کی وجہ

انسان دنیوی کاموں میں مشغول ہونے کی وجہ سے اللہ کی یاد سے غافل ہوجاتے ہیں اس سے دل میں کدورت اور میل جمع ہوجاتی ہے، لہذا فرض نماز شروع کرنے سے پہلے دل کے میل اور کدورت کو دور کرکے دل کو صاف اور شفاف کرلینا چاہئے، تاکہ دل تمام مشغلوں سے خالی ہوکر صرف اللہ ہی طرف متوجہ ہو، اس لئے فرض نماز سے پہلے اور بعد میں یا صرف پہلے یا صرف بعد میں سنت مقرر کی گئی۔

بسا اوقات آدمی اس طرح نماز پڑھتا ہے کہ آداب کی رعایت نہ کرنے کی وجہ سے اس کو نماز کا پوری طرح فائدہ حاصل نہیں ہوتا، اس لئے فرائض کے بعد بھی اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے کچھ نماز اور مقرر کی گئی تاکہ فرائض میں جو کمی اور قصور ہوجائے وہ بعد کی سنتوں کے ذریعہ پورا کیا جائے اور تلافی ہوجائے۔ احکام اسلام ص ۶۸ (۲)

(۱) فتاوی رحیمیہ ۶/۵۸، فرض نمازوں کے بعد سنن ونوافل سے فارغ ہوکر فاتحہ پڑھنا (دعا ثانی) متفرقات صلوۃ، ط دارالاشاعت 2003، فتاوی دارالعلوم دیوبند ۴/۲۱۲، فصل ثالث (مسائل سنن مؤکدہ) ط دارالاشاعت۔

(۲) فمنها رواتب الفرائض والاصل فيها ان الاشتغال الدنيوية لما كانت مسية ذكر الله صادة عن تدبر الاذكار وتحصيل ثمرة الطاعات فانها تورث اخلادا الى الهيئة البهيمية وقسوة ودهشا للملكية، وجب ان يشرع لهم مصقلة يستعملونها قبل الفرائض ليكون الدخول فيها على حين صفاء القلب وجمع الهمة . وكثيرا ما لا يصلي الانسان بحيث يستوفي فائدة الصلاة، وهو المشار اليه في قوله ﷺ : كم من مصل ليس له من صلاته الا نصفها الثها ربعها" فوجب ان يسن بعدها صلاة تكملة للمقصود الخ. حجة الله البالغة: ۲/۱۵ . النوافل، ط: مكتبه رشيدية، دهلي.

## سنتیں مکان پر پڑھنا

سنتیں مسجد میں پڑھنے سے گھر میں پڑھنے کی فضیلت زیادہ ہے اور یہ حکم فرض نماز سے پہلے اور بعد والی دونوں قسم کی سنتوں کے لئے ہے (۱) لیکن اگر فرض نماز پڑھنے کے بعد گھر جانے کی صورت میں دنیوی کام میں مشغول ہونے کی وجہ سے سنت فوت ہونے کا اندیشہ ہے تو پھر سنت مسجد ہی میں پڑھ کر نکلے تاکہ سنت فوت نہ ہو (اور سنت مسجد میں بھی پڑھنا ثابت ہے)۔(۲)

## سنتیں نماز کی

۱......تکبیر تحریمہ کہتے وقت سر کو نہ جھکانا۔(۳)

۲......تکبیر تحریمہ کہتے وقت دونوں ہاتھوں کا اٹھانا(۴)، مردوں کو کانوں تک (۵) اور عورتوں کو شانوں تک دونوں ہاتھوں کا اُٹھانا سنت ہے،(۶) عذر کی حالت میں جہاں

---

(۱) الافضل فی السنن والنوافل المنزل لقوله عليه السلام صلوة الرجل فی المنزل افضل الا المكتوبة الخ. عالمگیری : ۱/۱۱۳، الباب التاسع فی النوافل ،ط:ماجدية.

(۲) (قوله والافضل فی النفل الخ) صلاة المرء فی بيته . مالم يلزم منه خوف شغل عنها لوذهب لبيته، او كان فی بيته مايشغل باله ويقلل خشوعه فيصلها حينئذ فی المسجد لان اعتبار الخشوع ارجح، رد المحتار: ۲/۲۲، باب الوتر والنوافل ،ط:سعيد.

(۳) وان لايطاطئ راسه عند التكبير ای لايخفضه، شامی: ۱/۴۷۵، باب صفة الصلاة مطلب قولهم الاساءة دون الكراهة، ط:سعيد.

(۴) ويرفع يديه مع التكبير وهو سنة لان النبی ﷺ واظب عليه. حلبی كبير، ص:۲۹۸، صفة الصلاة، ط.سهيل اكيڈمی لاهور، وكذافی عالمگيری ص ۱/۷۲،ط:ماجدية شامی ۱/۴۷۴. باب صفة الصلاة،ط:سعيد.

(۵) اذا افتتح الصلوة كبر ثم رفع يديه حتی يحاذی بابهامی اذنيه حلبی كبير ص: ۲۹۹ ،صفة الصلاة،ط:سهيل اكيڈمی لاهور.

(۶) (و) اما (المرأة) فانها (ترفع) يديها عند التكبير (حذاء ثديها) بحيث تكون رؤوس اصابعها حذاء منكبيها (حلبی كبير ،ص: ۳۰۰، صفة الصلاة،ط:سهيل اكيڈمی لاهور).

تک اٹھا سکتے ہیں کافی ہے۔

۳..... تکبیر تحریمہ کہتے وقت ہاتھوں کی ہتھیلیاں اور انگلیوں کا رخ قبلے کی طرف کرنا سنت ہے۔(۱)

۴..... ہاتھ اٹھاتے وقت انگلیوں کو نہ بہت کشادہ کرے اور نہ بہت ملائے بلکہ نارمل حالت میں رکھنے کی کوشش کرے۔(۲)

۵..... تکبیر تحریمہ کے فوراً بعد ہاتھوں کو باندھ لینا سنت ہے، مردوں کے لئے ناف کے نیچے، اور عورتوں کے لئے سینے پر باندھنا سنت ہے۔(۳)

۶..... مردوں کو اس طرح ہاتھ باندھنا کہ داہنی ہتھیلی بائیں پر رکھ لیں، اور داہنے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں کلائی کو پکڑ لیں، اور تین انگلیاں بائیں کلائی پر بچھا دیں(۴) اور عورتوں کو اس طرح کہ دائیں ہتھیلی بائیں ہتھیلی پر رکھ لیں، انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بائیں کلائی کو پکڑنا ان کے لئے مسنون نہیں ہے۔(۵)

---

(۱)حتی تکون الاصابع مع الکف مستقبلة للقبلة، شامی: ۴۷۵/۱، باب صفة الصلاة، ط: سعید.

(۲)(فی السنن)...... نشر الاصابع عند التکبیر بدون تکلف ضم ولاتفریج (حلبی کبیر، ص: ۳۸۲ فصل فی السنن، ط: سهیل اکیڈمی لاهور. شامی: ۴۷۴/۱، باب صفة الصلاة، مطلب سنن الصلاة، ط: سعید.

(۳)من السنة فی الصلوة وضع الاکف علی الاکف تحت السرة واما المرأة فانها (تضعهما تحت ثدیيها) بالاتفاق. حلبی کبیر، ص: ۳۰۱، صفة الصلاة، ط: سهیل اکیڈمی) وضع الیمین من الیدین علی الشمال منها.... علی الصدر للمرأة، حلبی کبیر، ص: ۳۸۲، سنن الصلاة. شامی: ۴۸۶/۱، فصل فی بیان تألیف الصلاة، مطلب فی حکم القراءة بالشاذ، ط سعید

(۴)فکیفیة الجمع ان یضع کف الیمنی علی کف الیسری ویحلق الابهام والخنصر علی الرسغ ویبسط الاصابع الثلثة علی الذراع. حلبی کبیر، ص: ۳۰۱ صفة الصلوة، ط: سهیل اکیڈمی لاهور، حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۵۸، فصل فی بیان سننها، ط: قدیمی.

(۵)ویسن وضع المرأة یدیها علی صدرها من غیر تحلیق لانه استر لها. حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۵۹، فصل فی بیان سننها، ط: قدیمی.

۷ . ہاتھ باندھنے کے فوراً بعد "سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ" مکمل ثنا پڑھنا۔(۱)

۸ . امام اور منفرد کے لئے ثناء کے بعد "اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ" پڑھنا اور مسبوق کے لئے امام کے سلام کے بعد کھڑے ہو کر پہلی رکعت کے شروع میں "اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ" پڑھنا۔(۲)

۹ . ... ہر رکعت کے شروع میں سورہ فاتحہ یعنی "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" سے پہلے "بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ" پڑھنا سنت ہے اور یہ امام اور تنہا نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے ہے۔(۳)

۱۰ ..... امام اور تنہا نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے سورۂ فاتحہ کے ختم پر آمین کہنا سنت ہے اور اگر امام بلند آواز سے قرأت کرتا ہے تو تمام مقتدیوں کے لئے

---

(۱)(في السنن )...... (الثناء )اي قراء ةسبحانک اللهم الخ ـ حلبي كبير،ص:٣٨٢، فصل في السنن، ط: سهيل اكيڈمي لاهور، حاشية الطحطاوي على المراقي، ص: ٢٥٩ ،فصل في بيان سننها،ط:قديمي

(۲)ثم بعد الاستفتاح (يتعوذ)لقوله تعالى فاذاقرأت القرآن الآيةاي اذااردت قراء ة القرآن وهو سنةعند عامةالعلماء واماالمسبوق فلاياتي به عندهما الابعد مفارقةالامام) لانه محل قراء ته. حلبي كبير ص:٣٠٣ـ٣٠٤، صفةالصلاة،ط:سهيل اكيڈمي . ويسر التعوذفيقول اعوذبالله من الشيطن الرجيم ،وهوظاهرالمذهب .او استعيذالخ واختاره الهندواني للقراء ة فياتي به المسبوق كالامام والمنفرد لاالمقتدي لانه تبع للقراء ة عندهما.حاشيةالطحطاوي على المراقي ص: ٢٥٩ـ٢٦٠، فصل في بيان سننها،ط:قديمي .

(۳)(ثم ) . .. (يسمي )اي يقرأ بسم الله الرحمن الرحيم (فياتي بها)اي بالتسمية(في اول كل ركعة) حلبي كبير ص: ٣٠٦، صفةالصلاة، ط: سهيل اكيڈمي . حاشيةالطحطاوي على المراقي ص ٢٦٠ ، فصل في بيان سننها، ط: قديمي، هندية ١/٧٤ الفصل الثالث في سنن الصلاة وآدابها وكيفيتها. ط: رشيدية.

سورۂ فاتحہ کے ختم پر آہستہ آواز سے آمین کہنا سنت ہے۔(۱)

۱۱......آمین آہستہ کہنا سنت ہے۔(۲)

۱۲ قیام کی حالت میں دونوں قدموں کے درمیان چار انگل کے برابر فاصلہ رکھنا چاہئے۔(۳)

۱۳ فجر اور ظہر کے وقت فرض نمازوں کی پہلی دو رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد طوال مفصل کی سورتوں کا پڑھنا، عصر اور عشاء کے وقت اوساط مفصل کی سورتوں میں سے سورتیں پڑھنا اور مغرب میں قصار مفصل پڑھنا، بشرطیکہ سفر اور ضرورت کی حالت نہ ہو، سفر اور ضرورت کی حالت میں جو بھی سورت پڑھنا چاہے پڑھ سکتا ہے۔(۴)

---

(۱، ۲) (و) ثامنها (التامين و)..(الاخفاء بهن) اى بالاربع المذكورة من الثناء ومابعده). حلبى كبير، ص: ۳۸۲، سنن الصلوة، ط: سهيل اكيڈمى لاهور. (و) يسن (التامين للامام والماموم والمنفرد. حاشية الطحطاوى على المراقى، ص: ۲۶۰، فصل فى بيان سننها، ط: قديمى كراچى. التامين سنة لقوله عليه الصلاة والسلام ويخفى الامام والمقتدون آمين. حلبى كبير ص ۳۰۹ صفة الصلاة، ط: سهيل اكيڈمى.

(۳) ويسن (تفريج القدمين فى القيام قدر اربع اصابع) لانه اقرب الى الخشوع مراقى الفلاح، وفى حاشية الطحطاوى: قوله (ويسن تفريج القدمين فى القيام قدر اربع اصابع) نص عليه فى كتاب الاثر عن الامام، ولم يحك فيه خلافا. ص: ۲۶۲ فصل فى بيان سننها، ط: قديمى، شامى: ۱/ ۴۴۴، باب صفة الصلاة، بحث القيام، ط: سعيد.

(۴) (واى سورة شاء) وفى الضرورة بقدر الحال (و) يسن (فى الحضر) لامام ومفرد، ذكره الحلبى والناس عنه غافلون (طوال المفصل) من الحجرات الى آخر البروج (فى الفجر والظهر و) منها الى آخر لم يكن (اوساطه فى العصر والعشاء و) باقيه (قصاره فى المغرب) اى فى كل ركعة، واختار فى البدائع عدم التقدير، وانه يختلف بالوقت والقوم. الدر مع الرد: ۱/ ۵۳۹ـ ۵۴۱، فصل فى القراءة مطلب السنة تكون سنة عين وسنة كفاية، ط: سعيد (قوله وفى الضرورة بقدر الحال)....... فان كان فى السفر فى حالة الضرورة بان كان على عجلة من السير او خائفا من عدو او لص يقرأ الفاتحة واى سورة شاء الخ. شامى: ۱/ ۵۳۹، فصل فى القراءة، ط: سعيد

۱۴... فجر کی فرض نماز کی پہلی رکعت میں دوسری رکعت کی نسبت لمبی سورت پڑھنا۔(۱)

۱۵... رکوع میں جاتے وقت "اللّٰہ اکبر" کہنا سنت ہے، کہنے کا طریقہ یہ ہے کہ تکبیر اور رکوع کی ابتداء ساتھ ہی ہو، اور رکوع میں پہنچتے ہی تکبیر ختم ہو جائے۔(۲)

۱۶...... مردوں کے لئے رکوع میں دونوں گھٹنوں کو دونوں ہاتھوں سے پکڑنا، اور عورتوں کے لئے صرف دونوں گھٹنوں پر ہاتھ رکھ لینا سنت ہے۔(۳)

۱۷... مردوں کے لئے رکوع میں ہاتھ کی انگلیوں کو کشادہ کر کے گھٹنوں کو پکڑنا، اور عورتوں کے لئے ملا کر رکھنا۔(۴)

---

(۱) (وتطاول اولی الفجر علی ثانیتها) بقدر الثلث، وقیل النصف ندبا، فلو فحش لاباس به (فقط) الدر المختار (قوله وتطاول الخ) ای یطیلها الامام وهی مسنونة اجماعا اعانة علی ادراک الرکعة الاولی لان وقت الفجر وقت نوم وغفلة الخ. شامی: ۱/ ۵۴۱-۵۴۲، فصل فی القراءة، ط: سعید. ویسن (اطالة الاولی فی الفجر) اتفاقا للتوارث من لدن رسول اللّٰه ﷺ الی یومنا هذا الخ. حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۶۳ فصل فی بیان سننها، ط: قدیمی.

(۲) (ثم) کما فرغ (یکبر) مع الانحطاط (للرکوع) (قوله مع الانحطاط) افاد ان السنة کون ابتداء التکبیر عن الخرور وانتهائه عند استواء الظهر وقیل انه یکبر قائما، والاول هو الصحیح کما فی المضمرات وتمامه فی القهستانی. شامی: ۱/ ۴۹۳، فصل فی بیان تالیف الصلاة، مطلب قراءة البسملة بین الفاتحة والسورة حسن، ط: سعید حاشیة الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۸۲، فصل فی کیفیة ترتیب، ط: قدیمی.

(۳) ویعتمد بیدیه علی رکبتیه .... والمرأة تنحنی فی الرکوع یسیرا ولا تعتمد ولا تفرج اصابعها. عالمگیری. ۱/ ۷۴، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط: ماجدیة) الدر مع الرد: ۱/ ۴۹۳، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید، شامی ۱/ ۴۹۴ ط: سعید حلبی کبیر ص: ۳۱۶، صفة الصلاة، ط. سهیل

(۴) ویفرج بین اصابعه ولا یندب الی التفریج الا فی هذه الحالة. والمرأة لا تفرج اصابعها ولکن تضم یدیها وتضع علی رکبتیها. عالمگیری: ۱/ ۷۴، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط: ماجدیه. الدر مع الرد: ۱/ ۴۹۳، فصل فی بیان تألیف الصلاة، ط: سعید.

۱۸۔ رکوع کی حالت میں پنڈلیوں کو سیدھا رکھنا۔(۱)

۱۹۔ مردوں کے لئے رکوع کی حالت میں اچھی طرح جھکنا کہ پیٹھ اور سرین سب برابر ہو جائیں اور عورتوں کے لئے صرف اتنا جھکنا کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائے۔(۲)

۲۰۔ رکوع میں کم سے کم تین مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْم" کہنا۔(۳)

۲۱۔ مردوں کے لئے رکوع میں دونوں ہاتھوں کا پہلو سے جدا رکھنا۔(۴)

۲۲۔ قومہ میں امام کو صرف "سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَہٗ" کہنا اور مقتدی کو

---

(۱)ثم کبر راکعا (مسوبارأسه بعجزه آخذارکبتیه بیدیه )ویکون الرجل مفرجااصابعه ناصباساقیه واحناؤهماشبه القوس مکروه. حاشیةالطحطاوی علی المراقی ص. ۲۸۲، فصل فی کیفیة ترتیب، ط: قدیمی. شامی: ۱/۴۹۴، فصل فی بیان تالیف الصلاۃ،ط:سعید.

(۲)ویبسط ظهره حتی لو وضع علی ظهره قدح من ماء لاستقر ولاینکس راسه ...والمرأة تنحنی فی الرکوع یسیرا. عالمگیری: ۱/۷۴، الباب الثالث،ط:ماجدیه حلبی کبیر ص:۳۱۵، صفةالصلاۃ، ط:سهیل. حاشیةالطحطاوی علی المراقی ص: ۲۲۸، باب شروط الصلاۃ وارکانها،ط:قدیمی. ص:۲۸۲ فصل فی کیفیةترتیب ،ط.قدیمی. الدرمع الرد: ۱/۴۹۴، فصل فی بیان تالیف الصلاۃ،ط:سعید.

(۳)(ویقول فی رکوعه سبحان ربی العظیم ثلاثاوذلک ادناه )لمااخرج ابوداؤد والترمذی وابن ماجة انه علیه الصلاۃوالسلام قال اذارکع احدکم فلیقل ثلاث مرات سبحان ربی العظیم وذلک ادناه الخ حلبی کبیر،ص۳۱۰،صفةالصلاۃ،ط:سهیل .هندیة: ۱/۷۴. الفصل الثالث فی سنن الصلاۃ،ط رشیدیة.حاشیةالطحطاوی علی المراقی،ص. ۲۸۲، فصل فی کیفیة ترتیب،ط.قدیمی، وص:۲۶۵ فصل فی بیان سننها،ط:قدیمی. شامی. ۱/۴۹۴ فصل فی تالیف الصلاۃ، ط.سعید.

(۴)ویسن (تصریح اصابعه)لقوله ﷺ لانسؓ اذا رکعت فضع کفیک علی رکبتیک وفرج بین اصابعک وارفع یدیک عن جنبیک الخ .حاشیةالطحطاوی علی المراقی ص ۲۶۶ فصل فی بیان سننها،ط.قدیمی

صرف "رَبَّنَا وَلَکَ الْحَمْدُ" اور منفرد کو دونوں کہنا۔(۱)

۲۳......سجدے میں جاتے وقت "اللّٰہ اکبر" کہنا۔(۲)

۲۴......سجدے میں جاتے وقت پہلے گھٹنوں کو زمین پر رکھنا، پھر ہاتھوں کو، پھر ناک کو، پھر پیشانی کو، اور اٹھتے وقت پہلے ناک کو اٹھانا، پھر پیشانی کو، پھر ہاتھوں کو، پھر گھٹنوں کو اٹھانا۔(۳)

۲۵......سجدے کی حالت میں منہ کو دونوں ہاتھوں کے درمیان میں رکھنا۔(۴)

۲۶......مردوں کے لئے سجدے کی حالت میں اپنے پیٹ کو رانوں سے اور کہنیوں کو پہلو سے علیحدہ رکھنا اور باہوں کو زمین سے اٹھا کر رکھنا اور عورتوں کے لئے پیٹ کو رانوں سے اور کہنیوں کو پہلو سے ملا کر رکھنا اور باہوں کو زمین پر بچھا کر رکھنا۔(۵)

---

(۱) فان کان اماما یقول سمع اللہ لمن حمدہ بالاجماع وان کان مقتدیا یاتی بالتحمید ولا یاتی بالتسمیع ..... وان کان منفردا الاصح انہ یاتی بہما کذافی المحیط (عالمگیری: ۷۴/۱، الفصل الثالث، ط: ماجدیہ کوئٹہ) (البحر الرائق: ۳۱۶/۱، فصل واذا اراد الدخول فی الصلاۃ کبر الخ، ط: ایچ ایم سعید. حلبی کبیر ص: ۳۱۸ صفۃ الصلاۃ، ط: سہیل. الدرمع الرد: ۴۹۷/۱، فصل فی تالیف الصلاۃ، ط: سعید.

(۲) (سننہا)... وتکبیر السجود. ھندیۃ ۷۲/۱ الفصل الثالث ط: ماجدیۃ. ثم یکبر مع الخرور ویسجد، الدر مع الرد ۴۹۷/۱ فصل فی بیان تالیف الصلاۃ، ط: سعید.

(۳-۴) قالوا اذا اراد السجود یضع اولاما کان اقرب الی الارض فیضع رکبتیہ اولاثم یدیہ ثم انفہ ثم جبھتہ واذا اراد الرفع یرفع اولا جبھتہ ثم انفہ ثم یدیہ ثم رکبتیہ. عالمگیری: ۷۵/۱، الفصل الثالث، ط: ماجدیہ. الدرمع الرد: ۴۹۷/۱. فصل فی بیان تالیف الصلاۃ، ط سعید. حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۶۷ فصل فی بیان سننہا، ط: قدیمی. حلبی کبیر ص: ۳۲۱، صفۃ الصلاۃ، ط: سہیل.

(۵) ویضع یدیہ فی السجود ویعتمد علی راحتیہ ویبدی ضبعیہ عن جنبیہ ولا یفترش ذراعیہ ویجافی بطنہ عن فخذیہ ...والمرأۃ لاتجافی فی رکوعہا وسجودہا وتقعد علی رجلیہا وفی السجدۃ تفترش بطنہا علی فخذیہا. عالمگیری: ۷۵/۱، الفصل الثالث فی سنن الصلاۃ، ط: رشیدیۃ. حاشیۃ الطحطاوی علی المراقی، ص: ۲۶۷-۲۶۸، فصل فی بیان سننہا، ط قدیمی. الدرمع الرد: ۵۰۳/۱، فصل فی بیان تالیف الصلاۃ، ط: سعید.

۲۷ . سجدے کی حالت میں دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو ملا کر رکھنا۔(۱)

۲۸ . سجدے کی حالت میں دونوں پیروں کی انگلیوں کو قبلے کی طرف رکھنا۔(۲)

۲۹ . سجدے کی حالت میں دونوں رانوں کو ملا کر رکھنا۔(۳)

۳۰ . سجدے میں کم از کم تین مرتبہ "سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى" کہنا۔(۴)

۳۱ . سجدے سے اٹھتے وقت تکبیر کہتے وقت سر کا زمین سے اٹھانا۔(۵)

۳۲ . قعدۂ اولیٰ، دوسرا قعدہ اور دونوں سجدوں کے درمیان خاص کیفیت سے بیٹھنا، اور خاص کیفیت سے بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ داہنا پیر انگلیوں کے بل کھڑا رکھے، اور اس کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف ہو اور بایاں پیر زمین پر بچھا کر اس پر بیٹھے، دونوں ہاتھ رانوں پر ہوں، انگلیوں کے سرے گھٹنوں کے قریب ہوں اور عورتیں اپنی بائیں سرین پر بیٹھیں اور داہنے زانو کو بائیں زانو پر رکھ لیں اور بایاں پیر داہنی طرف نکال دیں، اور

---

(۱) ولا یندب الی التفریج الا فی هذه الحالة ولا الی الضم الا فی حالة السجود. هندیة: ۱/۷۴، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط رشیدیة. الدر مع الرد: ۱/۴۷۶، قبل آداب الصلاة، ط: سعید.

(۲) ویضع یدیه فی السجود ویوجه اصابعه نحو القبلة وکذا اصابع رجلیه، هندیة: ۱/۷۵، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط: رشیدیة، الدر مع الرد ۱/۵۰۳، فصل فی بیان تالیف الصلاة، ط: سعید.

(۳) انظر الحاشیة رقم نمبر (۱)

(۴) ویقول فی سجوده سبحان ربی الاعلی ثلاثا وذلک ادناه کذا فی المحیط، عالمگیری: ۱/۷۵، الفصل الثالث فی سنن الصلوة، ط: ماجدیة کوئٹه.

(۵) (ثم یرفع راسه ویکبر) والسنة فیه ان یرفع راسه حتی یستوی جالسا. عالمگیری ۱/۷۵، الفصل الثالث فی سنن الصلاة، ط: ماجدیة.

دونوں ہاتھ بدستور رانوں پر ہوں۔(۱)

۳۳ ...التحیات میں "لا الٰہ" کہتے وقت داہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنا کر، اور چھوٹی انگلی اور اسکے آس پاس کی باقی انگلیاں بند کر کے کلمہ کی انگلی کا اٹھانا، اور "الا اللّٰہ" کہتے وقت جھکا دینا اور باقی انگلیوں کو آخر تک بدستور باقی رکھنا۔(۲)

۳۴.....فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں کے بعد باقی ہر رکعت میں سورۂ فاتحہ پڑھنا۔(۳)

۳۵.. ...قعدۂ اخیرہ میں "التحیات" کے بعد "درود شریف" پڑھنا۔(۴)

---

(۱)(واذا رفع رأسه من السجدة الثانية في الركعة الثانية افترش رجله اليسرى )وجلس عليها ونصب اليمنى نصبا ووجه اصابعه نحو القبلة ووضع يديه على فخذيه وبسط اصابعه كذا في الهداية ولا ياخذ الركبة هو الاصح كذا في الخلاصة وان كانت امرأة جلست على اليتها اليسرى واخرجت رجليها من الجانب الايمن كذا في الهداية. عالمگیری: ۷۵/۱، الفصل الثالث في سنن الصلاة،ط:ماجدیه کوئٹه. الدرمع الرد: ۵۰۸/۱، فصل في بيان تاليف الصلاة،ط:سعيد.

(۲)(قوله بل في متن درر البحار وشرحه الخ)......والفتوى اى المفتي به عندنا خلافه:اى خلاف عدم الاشارة وهو الاشارة على كيفية عقد ثلاثة وخمسين كما قال به الشافعي واحمد.وفي المحيط انها سنة،برفعها عند النفي، ويضعها عند الاثبات، وهو قول ابي حنيفة ومحمد،وكثرت به الآثار والاخبار فالعمل به اولى الخ فهو صريح في ان المفتي به هو الاشارة بالمسبحة مع عقد الاصابع على الكيفية المذكورة لا مع بسطها فانه لا اشارة مع البسط عندنا............... وصفتها:ان يحلق من يده اليمنى عند الشهادة الابهام والوسطى ويقبض البنصر والخنصر، ويشير بالمسبحة........ وحررت فيها انه ليس لنا سوى قولين:الاول وهو المشهور في المذهب بسط الاصابع بدون اشارة. الثاني بسط الاصابع الى حين الشهادة فيعقد عندها ويرفع السبابة عند النفي ويضعها عند الاثبات وهذا ما اعتمده المتأخرون لثبوته عن النبي ﷺ بالاحاديث الصحيحة،ولصحة نقله عن ائمتنا الثلاثة،الخ شامي: ۵۰۸/۱-۵۰۹، فصل في بيان تاليف الصلاة،قبل مطلب مهم في عقد الاصابع عند التشهد،ط:سعيد.

(۳)(واكتفى )المفترض (فيما بعد الاولين بالفاتحة)فانها سنة على الظاهر،ولو زاد لا بأس به، الدرمع الرد ۵۱۱/۱، فصل في بيان تاليف الصلاة مطلب مهم في عقد الاصابع عند التشهد ،ط سعيد.

(۴)وصلى على النبي ﷺ الدرمع الرد: ۵۱۲/۱، فصل في بيان تاليف الصلاة،مطلب مهم في عقد الاصابع عند التشهد،ط:سعيد.

۳۶ ...درود شریف کے بعد کسی ایسی دعا کا پڑھنا جو قرآن کریم یا احادیث سے ثابت ہو، اگر کوئی ایسی دعا پڑھی گئی جو قرآن اور احادیث سے ثابت نہ ہو، تب بھی جائز ہے۔ بشرطیکہ ایسی چیز کی دعا ہو کہ اس کا طلب کرنا اللہ کے سوا کسی سے ممکن نہ ہو۔(۱)

۳۷......"السلام علیکم" کہتے وقت دائیں اور بائیں طرف منہ پھیرنا۔(۲)

۳۸... پہلے سلام میں دائیں طرف اور دوسرے سلام میں بائیں طرف منہ پھیرنا۔(۳)

۳۹......امام کے لئے بلند آواز سے "السلام علیکم" کہنا۔(۴)

۴۰... دوسرے سلام کی آواز پہلے سلام کی آواز کی نسبت سے پست ہونا۔(۵)

۴۱......امام کے لئے اپنے سلام میں اپنے تمام مقتدیوں کی نیت کرنا، خواہ مرد ہوں یا عورتیں، لڑکے ہوں یا مخنث اور کراما کاتبین وغیرہ فرشتوں کی نیت کرنا۔

اور مقتدیوں کے لئے اپنے ساتھ نماز پڑھنے والے تمام لوگوں کی، اور کراما کاتبین فرشتوں کی نیت کرنا اور اگر امام داہنی طرف ہے تو داہنے سلام میں، اور اگر امام بائیں طرف

---

(۱)(ودعاء)بالعربية، وحرم بغيرها"نهر"لنفسه وابويه واستاذه المؤمنين .....(بالأدعية المذكورة في القرآن والسنة، لا بما يشبه كلام الناس)اضطرب فيه كلامهم ولاسيما المصنف، والمحتار كما قاله الحلبي ان ماهو في القرآن او في الحديث لايفسد، ومالیس في احدهما ان استحال طلبه من الخلق لايفسد والايفسد لوقبل قدر التشهد الدرمع الرد: ۱/ ۵۲۱ - ۵۲۳، فصل في بيان تاليف الصلاة، مطلب في الدعاء بغير العربية، ط: سعيد.

(۲)(ثم يسلم عن يمينه ويساره حتى يرى بياض خده . الدرمع الرد: ۱/ ۵۲۴، فصل في بيان تاليف الصلاة، مطلب في خلف الوعيد وحكم الدعاء بالمغفرة للكافر ولجميع المؤمنين ، ط: سعيد

(۳)عند التسليمة الاولى الى منكبه الايمن وعند الثانية الى منكبه الايسر . عالمگیری ۱/ ۷۳، الباب الثالث في سنن الصلوة، ط: ماجديه .)

(۴-۵)والسنة في السلام ان تكون التسليمة الثانية اخفض من الاولى كذا في المحيط، عالمگیری : ۱/ ۷۶، الفصل الثالث في سنن الصلاة ، ط: ماجديه )الدرمع الرد: ۱/ ۵۲۶، فصل في بيان تاليف الصلاة، مطلب في خلف الوعيد وحكم الدعاء بالمغفرة، ط: سعيد.

ہے تو بائیں سلام میں، اور اگر امام برابر میں ہے تو دونوں سلاموں میں امام کی بھی نیت کرنا۔(۱)

## سوال کے جواب میں......

☆......نماز کے دوران کسی کے سوال پر قرآن مجید کی آیت پڑھ کر جواب دینے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اس نماز کو دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔(۲)

☆......نماز کے دوران کسی بھی سوال کا جواب دینے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔(۳)

---

(۱)(وینوی)الامام بخطابه (السلام علی من فی یمینه ویساره)ممن معه فی صلاته ،ولو جنا او نساء ....(والحفظة فیهما)بلانیة عدد کالایمان بالانبیاء الخ. الدر المختار مع الرد: ۱/۵۲۶، (قوله والحفظة)بالجر عطفا علی من ،ولم یقل الکتبة یشمل من یحفظ اعمال المکلف وهم الکرام الکاتبون ،ومن یحفظ من الجن وهم المعقبات ،ویشمل کل مصل فان الممیز لا کتبة له الخ. شامی: ۱/۵۲۷، فصل فی بیان تالیف الصلاة،مطلب فی وقت ادراک فضیلة الافتتاح ،ط:سعید.

(۲)اذا قرأ القرآن او ذکر الله تعالی یرید خطاب انسان امره بشئ او نهاه عن شئ تفسد صلاته . عالمگیری: ۱/۹۹، الباب السابع فیما یفسد الصلاة......ط:مکتبه ماجدیه کوئٹه . شامی : ۱/۶۲۱، باب ما یفسد الصلاة و ما یکره فیها،ط:سعید. البحر الرائق : ۲/۹، ط:رشیدیه.

(۳)(و کذا)یفسدها(کل ما قصد به الجواب ) کأن قیل أمع الله اله؟ فقال لا اله الا الله ،او ما لک فقال ...الخیل والبغال والحمیر–او من این جئت فقال – وبئر معطلة و قصر مشید– الدر مع الرد ۱/۶۲۱ باب ما یفسد الصلاة و ما یکره فیها، مطلب المواضع التی لا یجب فیها رد السلام، ط: سعید.(قوله کل ما قصد به الجواب )ای عندهما لصیرورة الثناء کلام الناس بالقصد کخروج القراءة بقصد الخطاب، والجواب بما لیس بثناء مفسد اتفاقا، کذا فی غرر الأفکار، و مثله فی الدرر حیث قال :قید بالتحمید ونحوه لان الجواب بما لیس بثناء مفسد اتفاقا.شامی: ۱/۶۲۱، باب ما یفسد الصلاة و ما یکره فیها،ط:سعید.

## سوچتا رہا

اگر کوئی شخص قرأت کرنے کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے ایک رکن یعنی تین مرتبہ ''سبحان اللّٰہ'' کہنے کی مقدار کھڑا سوچتا رہا، تو اس پر سہو سجدہ واجب ہے۔(۱)

## سودی رقم سے بنائے ہوئے گھر میں نماز پڑھنا

اگر حلال رقم سے تعمیر شدہ مکان موجود ہے تو اس صورت میں سودی رقم سے بنائے ہوئے گھر میں نماز پڑھنا مکروہ ہوگا، اور اگر حلال رقم سے بنایا ہوا گھر موجود نہیں تو اس صورت میں مجبوراً ایسے مکان میں نماز پڑھ لے نماز ہو جائے گی۔(۲)

## سورت ''التحیات'' کی جگہ پڑھ لی

''التحیات کی جگہ سورت پڑھ لی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## سورت الگ الگ پڑھے

نماز کی جن رکعتوں میں سورت ملانا ضروری ہے، وہاں ہر رکعت میں پوری پوری ایک چھوٹی سورت پڑھنا بہتر ہے، اگر ایک رکعت میں کسی سورت کا کچھ حصہ پڑھا، اور

---

(۱)(قوله ان لم يسجد له )اى للسهو،وهذاقيدلقوله والسهواذلاسجودفى العمدقيل الافى اربعةلوترك القعدةالاولى عمدااوشك فى بعض الافعال فتفكرعمداحتى شغله ذلك عن ركن الخ. شامى: ۱/ ۴۵۶، باب صفةالصلاة،مطلب واجبات الصلاة،ط:سعيد

(و)اعلم انه (اذا شغله ذلك ) الشك فتفكر (قدراداء ركن ولم يشتغل حالة الشك بقراءة ولا تسبيح ذكره فى الذخيرة(وجب عليه سجود السهوفى )جميع (صورالشك )الدرمع الردوفى الشامية:(قوله واعلم الخ)قال فى المنيةوشرحهاالصغيرة:ثم الاصل فى التفكرانه ان منعه عن اداء ركن كقراءة آية اوثلاث او ركوع اوسجود اوعن اداء واجب كالقعود يلزمه السهو لاستلزام ذلك ترك الواجب وهو الاتيان بالركن أو الواجب فى محله الخ. شامى ۲/ ۹۳، باب سجودالسهو،ط:سعيد.

(۲)فتاوى رحيميه: ۶/ ۲۳، متفرقات صلوٰة،ط:دارالاشاعت.

دوسری رکعت میں اسی سورت کا دوسرا حصہ پڑھا تو یہ جائز ہے لیکن بلاضرورت افضل نہیں ہے۔(۱)

## سورۃ الناس امام نے پڑھ لی مسبوق کیا پڑھے

''امام نے سورۃ الناس پڑھی تو مسبوق کیا کرے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## سورت ایک پڑھنے کا ارادہ تھا دوسری پڑھ لی

''ارادہ کے خلاف سورت پڑھ لی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## سورت ایک سے زائد پڑھنا

''دو سورتیں ایک رکعت میں پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## سورت ایک شروع کی پھر دوسری سورت پڑھی

اگر کسی نے نماز میں کوئی سورت شروع کی پھر دوسری سورت پڑھی، تو اس صورت میں نماز صحیح ہے اور سجدہ سہو لازم نہیں ہوگا۔(۲)

---

(۱) (وضم) أقصر (سورة) كالكوثر اوماقام مقامها، وهو ثلاث آيات قصار، نحو. ثم نظر.. ثم عبس وبسر ثم ادبر واستكبر. وكذالو كانت الآية او الآيتان تعدل ثلاثاقصارا ذكره الحلبي. الدر مع الرد: ۱/۴۵۸، باب صفة الصلاة، مطلب كل صلاة اديت مع كراهة التحريم تجب اعادتها، ط؛ سعيد، شامي: ۱/۵۳۷ - ۵۳۸، فصل في القراءة، قبيل مطلب في الفرق بين فرض العين وفرض الكفاية، ط: سعيد.

لان المستقى المحضر في كل ركعة سورة تامة كما يأتي شامي ۱/۵۴۹ فصل في القراءة، مطلب السنة تكون سنة عين وسنة كفاية، ط: سعيد.... مع انهم صرحوا بان الافضل في كل ركعة الفاتحة وسورة تامة. شامي: ۱/۵۴۱، ط: سعيد.

(۲) وفي القنية قرأ في الاولى الكافرون وفي الثانية الم تر أو تبت ثم، ذكر يتم وقيل يقطع ويبدأ. الدر مع الرد: ۱/۵۴۷. (قوله ثم ذكر يتم) افاد ان التنكيس او الفصل بالقصيرة انما يكره اذا كان عن قصد، فلو سهوا فلا كما في شرح المنية واذا انتفت الكراهة فاعراضه عن التي شرع فيها لا ينبغي وفي الخلاصة افتتح سورة وقصده سورة اخرى فلما قرأ آية او آيتين اراد ان يترك تلك السورة ويفتتح التي ارادها يكره. وفي الفتح ولو كان اي المقروء حرفا واحدا. شامي: ۱/۵۴۷، قبيل باب الامامة، ط: سعيد.

## سورت ایک ہے اس کی کچھ کچھ آیتیں پڑھنا

”ایک ہی سورت کی کچھ کچھ آیتیں پڑھنا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

## سورت ایک ہے دو رکعت میں پڑھنا

”ایک سورت کو دونوں رکعت میں پڑھنا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

## سورت بھول گیا

”سورت چھوڑ جائے“ کے عنوان کو دیکھیں۔

## سورت پڑھ کر رکوع میں چلا گیا

اگر کوئی شخص نماز میں صرف سورت پڑھ کر رکوع میں چلا گیا تو سہو سجدہ واجب ہوگا،(۱) اگر آخر میں سہو سجدہ کرلیا تو بہتر ورنہ اس نماز کو وقت کے اندر اندر دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

## سورت پڑھنا

☆.....امام اور تنہا نماز پڑھنے والے مرد اور عورت کے لئے فرض کی پہلی دو

(۱) اذا ترک الفاتحة فی الاولیین او احداهما یلزمه السهو. هندیه: ۱/۱۲۶، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیه البحر ۲/۹۳ باب سجود السهو، ط: سعید، بدائع الصنائع ۱/۱۶۰، فصل فی الواجبات الاصلیة فی الصلاة، ط. سعید

الدر المختار مع الرد: ۱/۴۵۸، باب صفة الصلاة، مطلب کل صلاة ادیت مع کراهة التحریم تجب اعادتها.

(۲) (ولها واجبات) لاتفسد بترکها وتعاد وجوبا فی العمد والسهو ان لم یسجدله وان لم یعدها یکون فاسقا آثما الدر مع الرد: ۱/۴۵۶، باب صفة الصلاة، مطلب واجبات الصلاة، ط. سعید

[تنبیه] قید فی البحر فی باب قضاء الفوائت وجوب الاعادة فی اداء الصلاة مع کراهة التحریم بما قبل خروج الوقت، اما بعده فتستحب الخ. شامی: ۱/۴۵۷، باب صفة الصلاة مطلب کل صلاة ادیت مع کراهة التحریم تجب اعادتها، ط: سعید

رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملانا واجب ہے۔(۱) اور فرض کی تیسری یا چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دوسری کوئی سورت نہ ملانا سنت ہے، اگر کسی نے فرض نماز کی آخری دو رکعتوں میں یا ایک رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دوسری کوئی سورت ملالی تو سنت کے خلاف ہوگا لیکن سہو سجدہ لازم نہیں ہوگا۔(۲)

☆.....فرض نماز کے علاوہ باقی تمام نمازوں کی ہر رکعت میں سورت ملانا واجب ہے۔(۳)

☆.....نمازی کو اختیار ہے پوری سورت پڑھے یا کم از کم تین آیات پڑھ لے

---

(۱) وتجب قراءة الفاتحة وضم السورة او مايقوم مقامها من ثلاث آيات قصار او آية طويلة في الاوليين بعد الفاتحة. هنديه: ۱/ ۷۱، الفصل الثاني واجبات الصلاة، ط: رشيديه بدائع الصنائع : ۱/ ۱۶۰ ، فصل في الواجبات الاصلية في الصلاة، ط: سعيد. البحر الرائق: ۲/ ۹۳، باب سجود السهو، ط: سعيد. رد المحتار: ۱/ ۴۴۶. باب صفة الصلاة، مبحث القراءة، ط: سعيد
واطلق فشمل الامام والمنفرد كما صرح به في المجتبى من انه يسن في حق المنفرد مايسن في حق الامام من القراءة. البحر: ۱/ ۳۴۰، فصل واذا اراد الدخول في الصلاة كبر، ط: سعيد، قوله ولايقرأ المؤتم بل يستمع وينصت الخ البحر: ۱/ ۳۴۳، ط: سعيد.

(۲) واشار بقوله اكتفى بالفاتحة الى انه لايزيد عليها.... حتى لو قرأها في الاخريين ساهيا لم يلزمه السجود...... وان كان الاولى الاكتفاء بها البحر الرائق: ۱/ ۳۲۶، فصل واذا اراد الدخول الخ، ط: سعيد (قوله المختار لا) اى لايكره تحريما بل تنزيها لانه خلاف السنة الخ شامي : ۱/ ۴۵۹، باب صفة الصلاة، قبيل مطلب كل شفع من النفل صلاة، ط: سعيد. البحر: ۱/ ۳۲۶، فصل واذا اراد الدخول في الصلاة كبر الخ، ط: سعيد. هنديه : ۱/ ۱۲۶، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيديه

(۳) وقيدنا بالفرائض لان النفل والواجب تجب القراءة في جميع الركعات بالفاتحة والسورة. البحر ۱/ ۳۲۷، فصل واذا اراد الدخول في الصلاة كبر، ط: سعيد. هنديه : ۱/ ۱۱۳، الباب التاسع في النوافل، ط: رشيديه. الدر المختار مع الرد: ۱/ ۴۵۹، باب صفة الصلاة، ط سعيد هنديه: ۱/ ۷۱، الفصل الثاني واجبات الصلاة، ط: رشيديه. شامي: ۱/ ۴۴۶، باب صفة الصلاة، مبحث القراءة، ط: سعيد.

واجب ادا ہو جائے گا۔(۱)

☆... سورۂ فاتحہ کو پہلے پڑھنا اور سورت کو بعد میں پڑھنا واجب ہے، اگر کوئی شخص سورت کو پہلے اور سورۂ فاتحہ کو بعد میں پڑھے گا تو واجب ادا نہیں ہوگا اور سجدۂ سہو کرنا لازم ہوگا۔(۲)

☆... اگر کوئی امام مغرب یا عشاء کی پہلی اور دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دوسری سورت ملانا بھول گیا تو وہ تیسری اور چوتھی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد دوسری سورت بلند آواز سے پڑھے،(۳) اور آخر میں سہو سجدہ کرے۔(۴)

اور اگر منفرد (تنہا نماز پڑھنے والے) سے بھی ایسا ہو گیا تو وہ بھی اس طرح سورت ملالے، البتہ منفرد کے لئے بلند آواز سے قرأت کرنا ضروری نہیں اور آخر میں سہو سجدہ کرے۔

---

(۱) ثم يضم الى الفاتحةسورةاوثلث آيات. هنديه: ۱/۷۴، الفصل الثالث فى سنن الصلاة،الخ، ط:رشيدية. الدرمع الرد: ۱/۴۵۸، باب صفةالصلاة مطلب كل صلاة اديت مع كراهةالتحريم تجب اعادتها، ط:سعيد. البحرالرائق. ۱/۳۱۳، فصل واذااراد الدخول فى الصلاة،ط:سعيد.

(۲) ثم اعلم ان فى مسئلةالقراءةالواجبتواجبين آخرين ..... احدهماوجوب تقديم الفاتحةعلى السورة.... حتى قالوا لوقرأ حرفا من السورةقبل الفاتحةساهياثم تذكريقرأالفاتحةثم السورةويلزمه سجودالسهو. البحرالرائق: ۱/۲۹۶، باب صفةالصلاة،ط:سعيد. هنديه: ۱/۷۱، الفصل الثانى فى واجبات الصلاة، ط:رشيديه. ردالمحتار: ۱/۴۶۰، باب صفةالصلاة، مطلب كل شفع من النفل صلاة، ط:سعيد.

(۳) ومن قرأ فى العشاء فى الاوليين السورةولم يقرأبفاتحةالكتاب لم يعدالفاتحةفى الاخريين، وان قرأ الفاتحة ولم يزد عليها قرأ فى الاخريين الفاتحةوالسورةيجهر بهماهو الصحيح هكذافى الهداية هندية ۱/۷۱الفصل الثانى فى واجبات الصلاة،ط:رشيديه. شامى ۱/۴۵۹ باب صفةالصلاة، مطلب كل شفع من النفل صلاة،ط:سعيد. كنزالدقائق ص.۳۸ ط: رحمانيه

(۴) يجب تعيين الاوليين من الثلاثيةوالرباعيةالمكتوبتين للقراءةالمفروضةحتى لوقرأ فى الاخريين من الرباعيةدون الاوليين اوفى احدى الاوليين واحدى الاخريين ساهياوجب عليه سجودالسهو، هندية ص/۷۱ الفصل الثانى فى واجبات الصلاة،ط:رشيدية.

## سورت پہلی رکعتوں میں نہیں پڑھی

''پہلی رکعتوں میں سورت نہیں پڑھی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## سورت پہلے پڑھ لی فاتحہ بعد میں

''فاتحہ سے پہلے سورت پڑھ لی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## سورت پہلے پڑھی

☆......اگر پہلی یا دوسری رکعت میں سورۂ فاتحہ سے پہلے سورت پڑھی تو سجدۂ سہو کرنا واجب ہوگا۔(۱)

☆......اگر واجب، سنت اور نوافل کی کسی بھی رکعت میں ایسا ہی کیا تو اس میں بھی سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا۔(۲)

## سورت چھوڑ جائے

☆......اگر امام یا تنہا نماز پڑھنے والے مرد یا عورت نے سورۂ فاتحہ کی تلاوت کی اور سورت نہیں ملائی اور رکوع میں چلا گیا، پھر رکوع میں یا رکوع کے بعد یاد آیا، تو وہ کھڑا ہو کر سورت پڑھے، پھر دوبارہ رکوع کرے، اور آخر میں سجدۂ سہو کرے، کیونکہ رکوع میں تاخیر بھی ہوگئی، اور تکرار بھی ہوگیا، ایسی صورت میں سہو سجدہ واجب ہوتا ہے۔(۳)

---

(۱)ولو اخر الفاتحة عن السورة فعليه سجود السهو. الفتاوى الهندية ۱/۱۲۶ الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيديه رد المحتار ۱/۴۶۰ باب صفة الصلاة، مطلب كل شفع من النفل صلاة، ط: سعيد. البحر الرائق ۲/۹۴ باب سجود السهو، ط: سعيد

(۲)ایضاً

(۳)ولو تذكرها في ركوعه قرأها واعاد الركوع، الدر المختار (قوله ولو تذكرها) اى السورة (قوله قرأها) اى بعد عوده الى القيام (قوله واعاد الركوع) لان مايقع من القراءة في الصلاة يكون

☆..... اگر رکوع میں یا رکوع کے بعد یاد نہیں آیا بلکہ دوسری رکعت میں یاد آیا، تو پہلی رکعت میں جو سورت رہ گئی تھی اس کو دوسری رکعت میں پڑھ لے اور آخر میں سہو سجدہ کرے، نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۱)

## سورت خاص کرنا

نماز میں پڑھنے کے لئے کسی سورت کو خاص کرنا، اور ہمیشہ اسی سورت کو پڑھنا مکروہ ہے، ہاں اگر دوسری سورتیں یاد نہیں تو مکروہ نہیں ہوگا۔(۲)

## سورت درمیان سے چھوڑ دی

☆..... اگر نمازی نے پہلی رکعت میں ایک سورت پڑھی پھر دوسری رکعت

= فرضا فيرتفض الركوع ويلزمه اعادته ،لان الترتيب بين القراءة والركوع فرض كمامر بيانه في الواجبات الخ، شامي: ۵۳۲/۱، باب صفة الصلاة فصل في القراءة، مطلب تحقيق مهم فيما لو تذكر في ركوعه انه لم يقرأ فعادتقع القراءة فرضا، ط:سعيد، شامي: ۴۶۱/۱، قوله اما فيما لا يتكرر. باب صفة الصلاة، مطلب كل شفع من النفل صلاة، ط سعيد وانظر الحاشية التالية ايضا. بدائع: ۱۶۷/۱، فصل في بيان المتروك ساهيا هل يقضي ام لا، ط:سعيد، البحر: ۹۴/۲، باب سجود السهو، ط:سعيد، تاتارخانية: ۴۶۰/۱، ط:ادارة القرآن، شامي: ۵۳۷/۱.

(۱)(ولو ترك ســـــورة اولى العشاء)مثلا ولو عمدا(قرأها وجوبا)وقيل ندبا(مع الفاتحة جهرا في الاخريين)لان الجمع بين جهر ومخافتة في ركعة شنيع، الدر المختار(قوله مثلا)زاده ليعم ما لو تركها في ركعة واحدة... ...... ويسجد للسهو لو ساهيا الخ، شامي. ۵۳۵/۱، باب صفة الصلاة، فصل في القراءة، ط:سعيد. بدائع: ۱۶۷/۱، فصل في بيان المتروك ساهيا هل يقضي ام لا؟ط:سعيد

(۲)ويكره ان يوقت شيئا من القرآن لشيء من الصلوات. هديه: ۷۸/۱، الفصل الرابع في القـــــراءة، ط: رشيديه، تاتارخانية: ۳۵۴/۱-۳۵۵، ط:ادارة القرآن (قوله ولم يتعين شيء من القرآن لصلاة)لاطلاق قوله تعالى: فاقرؤا ماتيسر من القرآن، اراد بعدم التعيين عدم الفرضية و الا فالفاتحة متعينة على وجه الوجوب لكل صلاة، واشار الى كراهة تعيين سورة لصلاة لما فيه من هجر الباقي وايهام التفضيل. البحر: ۳۴۲/۱، فصل واذا اراد الدخول في الصلاة كبر، ط:سعيد، الدر مع الرد: ۵۴۴/۱، فصل في القراءة، ط:سعيد.

میں دوسری سورت پڑھی لیکن درمیان میں ایک چھوٹی سورت چھوڑ دی، تو یہ مکروہ تنزیہی ہے مثلاً پہلی رکعت میں "اَرَاَیْتَ الَّذِیْ" اور دوسری رکعت میں "قُلْ یَا اَیُّھَا الْکَافِرُوْنَ" پڑھی اور درمیان میں "اِنَّآ اَعْطَیْنَا" کی سورت چھوڑی تو یہ مکروہ تنزیہی ہے نماز ہو جائے گی، سہو سجدہ کرنا لازم نہیں ہوگا، البتہ اس طرح درمیان سے ایک چھوٹی سورت چھوڑنا مناسب نہیں۔(۱)

☆......اور اگر درمیان میں بڑی سورت چھوڑ دی تو مکروہ تنزیہی نہیں ہوگی اور بڑی سورت سے مراد "سورۂ بقرہ" سے "سورہ لم یکن" تک ہے۔(۲)

## سورت درمیان سے چھوڑنا

☆......اگر دو سورتیں دو رکعتوں میں پڑھی جائیں، اور دونوں سورتوں کے درمیان میں کوئی چھوٹی سورت جس میں تین آیتیں ہوں چھوڑ دی جائے تو مکروہ تنزیہی ہے۔(۳) مثال: پہلی رکعت میں "سورۂ تکاثر" پڑھی جائے، اور دوسری رکعت میں

(۱) (قوله ويكره الفصل بسورة قصيرة) اما بسورة طويلة بحيث يلزم منه اطالة الركعة الثانية اطالة كثيرة فلا يكره شرح المنية: كما اذا كانت سورتان قصيرتان، وهذا لو في ركعتين اما في ركعة فيكره الجمع بين سورتين بينهما سور او سورة "فتح" وفي التاتارخانية: اذا جمع بين سورتين في ركعة رأيت في موضع انه لابأس به وذكر شيخ الاسلام لاينبغي له ان يفعل على ما هو ظاهر الرواية. وفي شرح المنية: الاولى ان لايفعل في الفرض ولو فعل لايكره الا ان يترك بينهما سورة او اكثر. شامي. ۱/۵۴۶، وفيه ايضا: (قوله ثم ذكر يتم) افادان التنكس او الفصل بالقصيرة انما يكره اذا كان عن قصد فلو سهوا فلا كما في شرح المنية. شامي: ۱/۵۴۷، قبيل باب الامامة، ط: سعيد. هنديه: ۱/۷۸، الفصل الرابع في القراءة، ط: رشيديه، تاتارخانية: ۱/۳۵۲، ط ادارة القرآن. حلبي كبير، ص. ۴۹۳ تتمات فيما يكره من القرآن في الصلاة وما لايكره، ط: سهيل

(۲) (قوله ويكره الفصل بسورة قصيرة) اما بسورة طويلة بحيث يلزم منه اطالة الركعة الثانية اطالة كثيرة فلا يكره الخ شامي ۱/۵۴۶ فصل في القراءة قبل باب الامامة ط: سعيد هندية: ۱/۷۸، الفصل الرابع في القراءة ط: رشيدية.

(۳) ایضا

"سورۂ ھمزہ" پڑھی جائے، اور درمیان میں "سورۂ عصر" جو تین آیتوں پر مشتمل ہے چھوڑ دی جائے، تو مکروہ تنزیہی ہے، اور یہ کراہت فرض نماز کے ساتھ خاص ہے، نفل نمازوں میں ایسا کیا جائے گا تو مکروہ نہیں ہوگا۔(۱)

☆......ایسی دو سورتوں کا ایک رکعت میں پڑھنا جن کے درمیان کوئی سورت ہو خواہ چھوٹی ہو یا بڑی، ایک ہو یا ایک سے زیادہ مکروہ تنزیہی ہے اور یہ کراہت بھی صرف فرض نماز کے ساتھ خاص ہے، نفل میں مکروہ نہیں ہے۔(۲)

## سورت سے پہلے "بسم اللہ" پڑھنا

سورۂ فاتحہ کے بعد کوئی سورت پڑھنے سے پہلے "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھنا مستحب ہے۔(۳)

## سورت کا ایک ایک حصہ پڑھنا

نماز کی ایک رکعت میں ایک سورت کا ایک حصہ پڑھنا اور دوسری رکعت میں اسی سورت کا دوسرا حصہ پڑھنا جائز ہے، نماز صحیح ہوجائے گی، البتہ بلاضرورت ایسا کرنا بہتر

---

(۱) هذا كله في الفرائض واما في السنن فلايكره. هندية: ۱/ ۷۹، ط: رشيدية، تاتارخانية: ۱/ ۴۵۳، ط: ادارة القرآن، انظر الحاشية السابقة رقم (۴).

(۲) واذا جمع بين سورتين بينهما سور او سورة واحدة في ركعة واحدة يكره ......هذا كله في الفرائض واما في السنن فلايكره. هندية: ۱/ ۷۸۔ ۷۹، ط: رشيديه. تاتارخانية. ۱/ ۴۵۲۔ ۴۵۳، ط: ادارة القرآن، انظر الحاشية السابقة رقم (۴)

(۳) ان سمى بين الفاتحة والسورة كان حسنا عند ابي حنيفة. البحر الرائق ۱/ ۳۱۲، فصل واذا اراد الدخول في الصلاة كبر. ط: سعيد. وذكر في المحيط: المختار قول محمد، وهو ان يسمي قبل الفاتحة وقبل كل سورة في كل ركعة. شامي: ۱/ ۴۹۰، فصل في بيان تاليف الصلاة الى انتهائها، قبل مطلب "الفتوى" آكد وابلغ من لفظ المختار" ط: سعيد

نہیں ہے۔ (۱)

## سورت کا کچھ حصہ ایک رکعت میں اور کچھ حصہ دوسری رکعت میں پڑھنا

”سورت کا ایک ایک حصہ پڑھنا“ کے عنوان کو دیکھیں۔

## سورت کو فاتحہ کے بعد پڑھنا واجب

نماز میں سورۂ فاتحہ کو پہلے اور سورت کو بعد میں پڑھنا واجب ہے، اگر کوئی شخص سورت کو پہلے اور فاتحہ کو بعد میں پڑھے گا تو واجب ادا نہیں ہوگا، اور سہو سجدہ کرنا لازم ہوگا۔ (۲)

## سورت کی آخری آیات پڑھنا

نماز میں کسی سورت کی آخری چند آیات پڑھنا بھی بلا کراہت جائز ہے۔ (۳)

## سورت کے آخری حروف کو رکوع کی تکبیر کے ساتھ ملانا

جہاں سورت کا آخری حرف صرف اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کا ہو وہاں تکبیر کے ساتھ

---

(۱) ولوقرأ بعض السورة فی رکعة والبعض فی رکعة قیل یکره وقیل لایکره وهو الصحیح ....... ولکن لاینبغی ان یفعل ولوفعل لابأس به. هندیة: ۷۸/۱، الفصل الرابع فی القراءة، ط: رشیدیه، تاتارخانیة: ۴۵۱/۱، ادارة القرآن، حلبی کبیر ص: ۴۹۳، تتمات فیمایکره من القرآن فی الصلاة ومالایکره، ط: سهیل.

(۲) ..... (وتقدیم الفاتحة) علی کل (السورة) الدرمع الرد (قوله علی کل السورة) حتی قالوا لوقرأ حرفا من السورة ساهیا ثم تذکر یقرأ الفاتحة ثم السورة ویلزمه سجود السهو الخ شامی: ۴۵۹/۱ ـــ ۴۶۰، باب صفة الصلاة مطلب کل شفع من النفل صلاة. ط: سعید، ولواخر الفاتحة عن السورة فعلیه سجود السهو. هندیة: ۱۲۶/۱، الباب الثانی عشر فی سجود السهو، ط: رشیدیه. البحر: ۹۴/۲، باب سجود السهو، ط: سعید

(۳) لوقرأ فی الرکعة الاولی اخر ســـ ورة وفی الرکعة الثانیة سورة قصیرة.... لایکره هندیة ۷۸/۱، الفصل الرابع فی القراءة، ط: رشیدیه وفیه ایضا: لوقرأ آمن الرسول فی رکعة وقل هو الله احد فی رکعة لایکره. هندیة: ۷۸/۱، الفصل الرابع فی القراءة، ط: رشیدیة تاتارخانیة: ۴۵۱/۱، ط: ادارة القرآن.

ملا سکتے ہیں اور جہاں ایسا نہ ہو وہاں نہ ملایا جائے، لہذا "کفوا احد ن اللہ اکبر" پڑھنے میں کوئی حرج نہیں مگر "ھو الابتر اللہ اکبر" کہنا صحیح نہیں لیکن نماز ہو جائے گی، "ھو الابتر" پر وقف کر کے رکوع کی تکبیر کہے۔(۱)

## سورت کے شروع میں "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھنا

سورۂ فاتحہ کے بعد آہستہ سے آمین کہنے کے بعد جب سورت شروع کرے تو سورت شروع کرنے سے پہلے "بسم اللہ الرحمن الرحیم" پڑھنا مستحب ہے۔(۲)

## سورت ملانا بھول گیا

واجب، سنت یا نفل کی تمام رکعات میں یا فرض کی پہلی دو رکعتوں میں سے کسی ایک رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد سورت ملانا بھول گیا اور رکوع میں چلا گیا، تو اس صورت میں بہتر اور افضل یہ ہے کہ یاد آتے ہی رکوع سے کھڑا ہو جائے اور سورت پڑھے پھر رکوع کرے، اور آخر میں سہو سجدہ کرے۔ اور یہ صورت بھی جائز ہے کہ رکوع کے بعد سجدہ میں چلا جائے اور آخر میں سہو سجدہ کرلے۔ دونوں صورتوں میں نماز ہو جائے گی، دوبارہ پڑھنے

---

(۱)فان كان الختم بالثناء فالوصل بالله اكبر اولى .كقوله تعالى وكبره تكبيرا.ولولم يكن ختم السورة بالثناء فالفصل اولى.كقوله عزوجل ان شانئك هو الابتر الاولى ان يقف ويفصل ثم يقول الله اكبر. تاتارخانية : ۱/ ۴۹۲،ط:ادارة القرآن كراچي. هندية : ۱/ ۸۱، الفصل الخامس فى زلة القارى ،ط:رشيدية كوئٹه.

(۲)ان سمى بين الفاتحة والسورة كان حسنا عندابى حنيفة. البحرالرائق. ۱/ ۳۱۲، فصل واذااراد الدخول فى الصلاة كبر،ط:سعيدوذكرفى المحيط :المختارقول محمد ،وهوان يسمى قبل الفاتحة وقبل كل سورة فى كل ركعة ، شامى : ۱/ ۴۹۰، فصل فى بيان تاليف الصلاة الى انتهائها،قبل مطلب الفتوى آكد وابلغ من لفظ المختار،ط:سعيد.

کی ضرورت نہیں۔(۱)

## سورت ملانے کا راز

سورۂ فاتحہ سوال اور درخواست ہے، اور اس کے بعد جو سورت ملائی جاتی ہے وہ اس کا جواب ہے، جس میں مفصل طور پر تمام انسانی کامیابیوں کا راز ہے جب "اھدنا الصراط المستقیم" کے سوال کے بعد سورت پڑھی گئی تو "ذالک الکتاب لاریب فیہ" سے معلوم ہوا کہ سائل کا سوال پورا ہو گیا، اور اس کی امید پوری ہو گئی۔ اس لئے اس انعام کے شکریہ میں آداب و نیاز بجالانا اس پر لازم ہوا، رکوع اور سجود، آداب و نیاز کے مانند ہیں جو انعامات ملنے کے وقت بجالائے جاتے ہیں، گویا بندہ کی جانب سے اللہ تعالیٰ سے ہدایت کے سوال کی درخواست کرنا ایسا ہے جیسا کہ مریض ڈاکٹر سے دواء کی درخواست کرتا ہے کہ نامناسب اعمال اور برے اعتقادات سے خلاصی ہو تو اللہ تعالیٰ فرمارہے ہیں کہ اپنی بیماریوں کو دور کرنے کی دوا میرے کلام قرآن مجید سے لو، اور اس سے کچھ پڑھ لو، یہی ایک دواء تمام بیماریوں مثلاً فسق، شرک، ریا، کبر، حسد، بغض عداوت وغیرہ کے لئے کافی شافی ہے، اس کی تلاوت سے تم کو اپنی بیماریوں کی دواء ملے گی، اس لئے نماز پڑھنے والا سورۂ فاتحہ کے علاوہ دوسری سورتوں سے بھی کچھ مقدار پڑھ لیتا ہے، گویا کہ فاتحہ ایسی ہے جیسے مریض ڈاکٹر کے سامنے اپنا حال بیان کرتا ہے، اور فاتحہ کے ساتھ سورت ملانا ایسا ہے جیسا کہ ڈاکٹر کا بیمار کو دوا بتادینا اور اس کو اس کا شکریہ سے قبول کرلینا۔

(احکام اسلام ص ۶۱ مع تغییر)

---

(۱) وان قرأالفاتحة وترک السورة فانه یرفع رأسه ویقرأالسورة ویعید.... الرکوع ویسجدللسهو. هندیة: ۱/ ۱۱۱، الباب الثامن فی صلاة الوتر، ط: رشیدیة. البحرالرائق: ۱/ ۳۳۸، فصل واذاارادالدخول فی الصلاة کبر، ط: ادارة القرآن. تاتارخانیة ۱/ ۴۲۰ ط: ادارة القرآن.

## سورتوں کا جواب دینا

''آیات کا جواب دینا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## سورتیں ایک سے زائد پڑھنا

''ایک رکعت میں ایک سے زائد سورتیں پڑھنا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## سورج طلوع نہیں ہوتا

جہاں مسلسل کئی دن، کئے ہفتے یا کئے مہینے تک سورج طلوع نہیں ہوتا بلکہ مسلسل غروب ہی رہے، تو وہاں بھی چوبیس گھنٹے کا ایک دن اور رات متعین کر کے، اس کے اجزاء میں پانچوں وقت کی نمازیں ادا کریں، اور نمازوں کے درمیان فصل اور فاصلہ کا اندازہ اسی تناسب سے رکھیں جو معتدل دن کے ملکوں میں ہوتا ہے۔(۱)

اور چوبیس گھنٹہ کا ایک دن اور رات معلوم کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جس دن سورج غروب ہو کر طلوع نہ ہونا شروع ہو جائے بلکہ مسلسل غروب ہی رہے اس دن

---

(۱) وماروی انه ﷺ ذکر الدجال ،قلنا ما لبثه فی الارض ؟قال :اربعون یوما یوم کسنة ویوم کشهر ویوم کجمعة وسائر ایامه کایامکم قلنا: یارسول الله فذلک الیوم الذی کسنة اتکفینا فیه صلوة یوم ؟قال :لا،اقدروا له .رواه مسلم ........والمفاد من الحدیث انه یقدر لکل صلوة وقت خاص بها لیس هو وقت لصلوة اخری بل لایدخل وقت مابعدها قبل مضی وقتها المقدر لها واذا مضی صارت قضاء کما فی سائر الایام. ردالمحتار: ۱/ ۳۶۴، کتاب الصلاة،مطلب فی فاقد وقت العشاء کأهل بلغار ط:سعید، وایضا.. .....(قوله حدیث الدجال)

ویجری ذلک فیما لو مکثت الشمس عند قوم مدة قال فی امداد الفتاح قلت وکذالک یقدر لجمیع الآجال کالصوم والزکاة والحج والعدة وآجال البیع والسلم والاجارة وینظر ابتداء الیوم فیقدر کل فصل من الفصول الاربعة بحسب مایکون کل یوم من الزیادة والنقص کذا فی کتب الائمة الشافعیة،ونحن نقول بمثله اذ اصل التقدیر مقول به اجماعا فی الصلوات شامی ۱/ ۳۶۵، کتاب الصلاة،قبیل مطلب فی طلوع الشمس من مغربها،ط:سعید. نظام الفتاوی ۱/ ۵۹، کتاب الصلاة،ط:مکتبہ رحمانیہ لاهور.

کے غروب سے چوبیس گھنٹے کی مقدار کو پورے ایک دن اور ایک رات کی مقدار شمار کر کے اس میں پانچ وقت کی نمازیں ادا کریں، اور پھر چوبیس گھنٹہ کے پہلے بارہ گھنٹے کو رات قرار دے کر اس میں مغرب، عشاء اور فجر کی نمازیں پڑھتے رہیں، اور بعد کے بارہ گھنٹے کو دن قرار دے کر اس میں ظہر اور عصر پڑھتے رہیں۔ پھر جس دن سورج طلوع ہو کر مسلسل طلوع رہے غروب نہ ہو اس کی تفصیل کے لئے ''سورج غروب نہیں ہوتا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## سورج طلوع ہو گیا

''طلوع آفتاب'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## سورج غروب نہیں ہوتا

جہاں مسلسل کئی دن، کئی ہفتہ یا کئی مہینہ تک سورج غروب نہیں ہوتا تو وہاں بھی چوبیس گھنٹے کا ایک دن اور رات متعین کر کے، اس کے اجزاء میں پانچوں وقت کی نمازیں ادا کریں، اور نمازوں کے دوران فصل اور فاصلہ کا اندازہ اسی تناسب سے رکھیں جو معتدل دن کے ملکوں میں ہوتا ہے۔(۱)

اور چوبیس گھنٹہ کا ایک دن اور رات معلوم کرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جس دن سورج طلوع ہو کر غروب نہ ہو مسلسل طلوع ہی رہے تو پہلے دن طلوع سے صرف بارہ گھنٹے کی مقدار کو ایک دن شمار کریں، اور اس بارہ گھنٹے میں دن کی دو نمازیں ظہر اور عصر ادا کریں، اس بارہ گھنٹہ کا دورہ ختم ہونے کے بعد پھر چوبیس چوبیس گھنٹہ کی مقدار کو ایک دن اور ایک رات کا مجموعہ مقرر کرتے جائیں، اور اس کے پہلے بارہ گھنٹے میں رات کی نمازیں

---

(۱) ایضا. تقدم تخریجه فی الصفحة السابقة، رقم الحاشية (۱).

مغرب، عشاء اور فجر پڑھتے جائیں، اور بعد کے بارہ گھنٹے میں دن کی نمازیں ظہر اور عصر پڑھتے جائیں۔ پھر جب غروب کا سلسلہ ہوتا ہے اس کی تفصیل کے لئے ''سورج طلوع نہیں ہوتا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## سورج نکل آیا

فجر کی نماز میں نیت باندھنے کے بعد یا ایک رکعت پڑھنے کے بعد سورج طلوع ہوگیا تو نماز فاسد ہوجائے گی،(۱) ایسی صورت میں سورج طلوع ہونے کے بعد جب مکروہ وقت ختم ہوجائے (یعنی دس پندرہ منٹ ہوجائیں) تو فجر کی نماز کو دوبارہ پڑھے، اگر ایک سے زائد لوگوں کی نماز فاسد ہوگئی تو جماعت کے ساتھ پڑھیں۔(۲)

## سورج نکلنے کے کتنی دیر بعد نماز پڑھنا جائز ہے

جب سورج نکلنا شروع ہوتا ہے تو دو منٹ چوبیس سکنڈ میں پورا نکل آتا ہے، پھر جب اس کی طرف دیکھ نہ سکے اور سورج بالکل سفید ہوجائے، تب اشراق کا وقت شروع ہوتا ہے، اور اس میں تقریباً پندرہ منٹ لگتے ہیں اس کے بعد نماز پڑھنا جائز ہے۔(۳)

---

(۱)(او طلعت الشمس فی الفجر او دخل وقت العصر فی الجمعة) لانها مفسدة للصلوة فی غیر صنعه. البحر الرائق ۱/۳۷۵، باب الحدث فی الصلاة، ط: سعید.
رد المحتار ۱/۶۰۹، باب الاستخلاف، المسائل الاثناعشریة، ط: سعید، تاتارخانیة: ۱/۱۱،۴، ط: ادارة القرآن.

(۲)ولو فاتت من جماعة صلوة فجرا وظهر من یوم واحد جاز لهم قضاء ها بالجماعة تاتارخانیه ۱/۷۶۷، ط ادارة القرآن، هندیة: ۱/۱۲۱. الباب الحادی عشر فی قضاء الفوائت، ط. رشیدیة.

(۳)(وکره) تحریما، وکل مالایجوز مکروه (صلاة) مطلقا (ولو) قضاء او واجبة او نفلا او (علی جنازة وسجدة تلاوة وسهو) لا شکر قنیة (مع شروق) الدر المختار. (قوله مع شروق) وما دامت العین لا تحار فیها فهی فی حکم الشروق کما تقدم فی الغروب انه الاصح کما فی البحر "ح" اقول: ینبغی تصحیح ما نقلوه عن الاصل للامام محمد من انه مالم ترتفع الشمس قدر رمح فهی فی حکم الطلوع لان اصحاب المتون مشوا علیه فی صلاة العید حیث جعلوا اول وقتها من الارتفاع،

## سورۂ اخلاص امام نے پڑھ لی مسبوق کیا پڑھے

''امام نے سورۃ الناس پڑھی تو مسبوق کیا کرے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## سورۂ فاتحہ دو مرتبہ پڑھ لی

''فاتحہ دو مرتبہ پڑھ لی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## سورۂ فاتحہ کا اکثر حصہ پڑھ لیا

''فاتحہ کا اکثر حصہ پڑھ لیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## سورۂ فاتحہ کا اکثر حصہ دو بار پڑھ لیا

''فاتحہ دو مرتبہ پڑھ لی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## سورۂ فاتحہ کا تھوڑا سا حصہ پڑھا

''فاتحہ کا تھوڑا سا حصہ پڑھا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## سورۂ فاتحہ کو سورت سے پہلے پڑھنا واجب ہے

''فاتحہ سورت سے پہلے پڑھنا واجب ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## سورۂ فاتحہ کی بجائے کوئی سورت پڑھ لی

''سورۂ فاتحہ کی جگہ پر سورت پڑھ لی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

= شامی: ۱/ ۳۷۰، ۳۷۱، کتاب الصلاۃ، مطلب یشترط العلم بدخول الوقت، ط:سعید. حلبی کبیر، ص: ۲۳۶، بحث فروع فی شرح الطحاوی، ط:سہیل، خانیۃ علی ہامش الهندیۃ ۱/ ۷۴-۷۵، کتاب الصلاۃ، ط:سعید.

## سورۂ ناس پہلی رکعت میں پڑھ لی

☆ ...اگر کسی نے غلطی سے پہلی رکعت میں سورۂ ناس پڑھ لی تو دوسری رکعت میں بھی سورۂ ناس ہی پڑھے، سہو کی حالت میں سورت کا تکرار مکروہ نہیں ہے۔(۱)

☆ ...اگر امام نے غلطی سے پہلی رکعت میں سورۂ ناس شروع کردی تو اسی کو پوری کر کے دوسری رکعت میں بھی سورۂ ناس پڑھے، سورۂ ناس کو شروع کرنے کے بعد چھوڑ کر دوسری سورت پڑھنا مکروہ ہے۔(۲)

## سونا

ا... مرد حضرات کے لئے سونے کا استعمال ناجائز اور حرام ہے، (۳) اگر کسی مرد نے سونے کی انگوٹھی یا لاکٹ یا چین وغیرہ پہن کر نماز پڑھ لی تو نماز ہو جائے گی، اعادہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی باقی سونا پہننے کی وجہ سے سخت گناہگار ہوگا۔

---

(۱) واذاقرأفي الركعة الاولى قل اعوذبرب الناس ينبغي ان يقرأفي الركعة الثانية ايضا قل اعوذبرب الناس، تاتارخانية: ۱/۴۵۳، فصل في القراء ة نوع آخرفي الافضل بان يقرأفي كل ركعة الخ، ط:ادارة القرآن (قوله لابأس ان يقرأ سورة الخ...... فان اضطر بأن قرأفي الاولى قل اعوذبرب الناس اعادهافي الثانية ان لم يختم "نهر" لان التكرار اهون من القراء ة منكوسا، بزازية، شامي: ۱/۵۴۶، فصل في القراء ة مطلب الاستماع للقرآن فرض كفاية، ط:سعيد

(۲) اذااراد ان يقرأفي صلوته سورة فجرت على لسانه سورة أخرى فلماقرأمنها آية او آيتين اراد ان يتركها ويفتتح السورة التي اراد قراء تها لاينبغي له ان يفعل ذلك بل المختار انه يمضي في قراء تها. تاتارخانية: ۱/۴۵۳، ط:ادارة القرآن ولوقصدسورة وافتتح غيرهافاراد تركهاالى المقصود كره ذلك ولو كان حرفاواحدا. فتح القدير: ۱/۲۴۳. باب، ط قديمي كراچي

(۳) وعن على ان النبي ﷺ اخذحريرافجعله في يمينه واخذذهبا فجعله في شماله ثم قال: ان هذين حرام على ذكوراُمتي رواه احمد وابوداؤد والنسائي. مشكوة: ص:۳۷۸، ط قديمي وفي التنوير يحرم لبس الحرير...... على الرجل لا المرأة، الدرالمختارشرح تنوير الابصار شامي ۶/ ۳۵. فصل في اللبس، ط:سعيد. هندية: ۵/۳۳۱، الباب التاسع في اللبس مايكره من ذلك ومالايكره. ط:رشيديه. فتح القدير: ۸/۴۵۳، ط:رشيدية.

۲ ...عورتوں کے لئے سونا پہننا جائز ہے، لہٰذا سونے کے زیورات پہن کر نماز پڑھنا درست ہے۔(۱)

## سویا ہوا آدمی

☆ .....سوئے ہوئے آدمی کو مستحب یہ ہے کہ جماعت سے پہلے بیدار کر دیا جائے، تاکہ جماعت کی نماز سے محروم نہ رہے۔(۲)

☆......اگر کسی کو نماز کے لئے اٹھنے میں ناگواری ہو، اور اس نے نیند کی حالت میں جگانے والے کو کہہ دیا "میں نماز کے لئے نہیں جاؤں گا" تو اس صورت میں ایمان اور نکاح کی تجدید کی ضرورت نہیں ہوگی، صرف توبہ اور استغفار کرے کافی ہے، کیونکہ اس کا مقصد نماز کی فرضیت سے انکار نہیں بلکہ اٹھنے سے انکار ہے، یعنی کچھ دیر میں نیند پوری ہونے پر پڑھے گا۔(۳)

---

(۱)(قوله والالايحل للرجل زيلعي) ... ولاباس لهن بلبس الديباج والحرير والذهب والفضة واللؤلؤ. ردالمحتار: ۳۵۲/۶، فصل في اللبس، ط:سعيد. فتح القدير: ۴۵۳/۸، ط:رشيدية كوئٹه.

(۲)عن بلال انه اتى النبى ﷺ يؤذنه بصلوة الفجر فقيل هو نائم فقال: الصلوة خير من النوم، الصلوة خير من النوم فاقرت في تاذين الفجر فثبت الامر على ذلک، ابن ماجه ص ۵۳، ط:اصح المطابع وفي المشكوة: عن مالک بلغه آن المؤذن جاء عمر يؤذنه لصلوة الصبح فوجده نائما فقال: الصلوة خير من النوم فامره عمران يجعلها فى نداء الصبح رواه فى المؤطا مشكوة ص: ۶۴، ط: قديمى وفي الهداية وخص الفجر به لانه وقت نوم وغفلة. هداية: ۸۰/۱، ط: شركة علمية ملتان. فتح القدير: ۲۱۲/۱، ط:رشيدية. البحر الرائق: ۲۵۶/۱، باب الاذان، ط: سعيد.

(۳) ثم ان كانت نية القائل الوجه الذى يمنع التكفير فهو مسلم. تاتارخانية. ۴۵۸/۵، كتاب احكام المرتدين، فصل في اجراء كلمة الكفر ط:ادارة القرآن. هندية: ۲۸۳/۲ كتاب السير قبيل الباب العاشر في البغاة ط: رشيدية، وفي واقعة الناطفي: قال محمد: قول الرجل "لااُصلى" يحتمل اربعة اوجه احدها لااصلى لانى صليت والثانى لااُصلى بامرک فقد امرني من هو خير منک والثالث لااُصلى فسقا ومجانة فهذالثلاث ليس يكفر، والرابع لااُصلى اذ ليست تجب على الصلاة اولم اومر بها جحوداً بها وفي هذا الوجه يكفر. وقال الناطفي اذا اطلق، فقال لااصلى، لايكفر لاحتمال هذه الوجوه، تاتارخانية: ۴۹۴/۵ كتاب احكام المرتدين فصل فيما

# سہارے سے نماز پڑھنا

☆......اگر کوئی شخص سہارے کے بغیر کھڑے ہو کر نماز پڑھنے سے عاجز ہے، لیکن کسی دیوار یا لکڑی وغیرہ کے سہارے کھڑا ہو کر نماز پڑھ سکتا ہے، تو وہ سہارے سے کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کا پابند ہے، اس آدمی کے لئے بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز نہیں ہے۔(۱)

☆......مریض کے لئے جتنی دیر سہارے کے بغیر بیٹھ کر نماز پڑھنا ممکن ہے، اتنی دیر سہارے کے بغیر بیٹھ کر نماز پڑھنا چاہئے، اگر سہارے کے بغیر بیٹھ کر نماز پڑھنا ممکن نہیں تو سہارا لیکر نماز پڑھنا چاہئے۔ اور جب تک سہارا لے کر نماز پڑھنا ممکن ہے لیٹ کر نماز پڑھنا جائز نہیں ہوگا۔(۲)

= يتعلق بالصلاة والزكاة. ط: ادارة القرآن هندية ۲/۲۶۸ كتاب السير، موجبات الكفر، انواع منها مايتعلق بالقرآن ط: رشيدية، البزازية على هامش الهندية: ۶/۳۴۰ كتاب الفاظ تكون اسلاما او كفرا الفصل الثاني، النوع التاسع فيما يقال في القرآن والاذكار والصلوة ط: رشيدية سرکی روڈ کوئٹہ بلوچستان پاکستان ایشیا۔

(۱) واذا قدر على القيام متكئا الصحيح انه يصلي قائما ولا يجوز غير ذالك، تاتارخانية: ۲/۱۲۲، ط: ادارة القرآن، كراچي. فتح القدير: ۱/۴۵۷، ط: رشيدية كوئٹه، البحر الرائق: ۲/۱۱۲، باب صلاة المريض ط: سعيد كراچي. (وان قدر على بعض القيام) ولا متكئا على عصا او حائط قام لزوما بقدر ما يقدر ولو قدر آية او تكبيرة على المذهب، لان البعض معتبرٌ بالكل الدر مع الرد: ۲/۹۷، باب صلاة المريض، ط: سعيد كراچي. قوله (لأن البعض معتبر بالكل) اى ان حكم البعض كحكم الكل بمعنى ان من قدر على كل القيام يلزمه فكذا من قدر على بعضه، شامي: ۲/۹۷، باب صلاة المريض ط: سعيد كراچي.

(۲) وكذا لو عجز عن القعود مستويا وقدر على القعود متكئا يقعد متكئا لا يجزيه الا ذالك تاتارخانية ۲/۱۲۲، ط: ادارة القرآن فتح القدير: ۱/۴۵۸ ط: رشيدية، البحر الرائق. ۲/۱۱۲، ۱۱۳، باب صلاة المريض ط: سعيد. (صلى قاعدا) ولو مستندا الى وسادة وانسان فانه يلزمه ذالك على المختار الدر مع الرد ۲/۹۷ باب صلاة المريض ط. سعيد، واذا عجز عن القيام استقلالا، ولكنه يقدر عليه مستندا على حائط او عصا اونحو ذالك تعين عليه القيام مستندا ولايجوز له الجلوس باتفاق الحنفية والحنابلة، الفقه على المذاهب الاربعة ۱/۴۹۷ مباحث صلاة المريض كيف يصلي. ط: دار الفكر، بيروت.

☆......اگر کوئی شخص سہارا لیکر یا سہارے کے بغیر نماز پڑھنے سے عاجز ہے تو لیٹ کر یا کروٹ لیکر جس طرح بھی ممکن ہو نماز پڑھے۔(۱)

## سہو سجدہ امام نے سلام کے بعد کیا مسبوق کیا کرے

''امام نے سلام کے بعد سہو سجدہ کیا تو مسبوق کیا کرے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## سہو سجدہ امام نے نہیں کیا

''امام پر سجدہ سہو واجب تھا اور سجدہ نہیں کیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## سہو سجدہ بائیں طرف سلام پھیر کر کیا

''سلام بائیں طرف کر کے سہو سجدہ کیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## سہو سجدہ تاخیر کی وجہ سے بھی واجب ہوتا ہے

''تاخیر سے سہو سجدہ واجب ہونے کی وجہ'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## سہو سجدہ تراویح میں واجب ہو

''تراویح میں سہو سجدہ لازم ہوا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## سہو سجدہ سلام کے بغیر کرلیا

سہو سجدہ کا افضل اور بہتر طریقہ یہ ہے کہ التحیات پڑھنے کے بعد دائیں طرف ایک سلام پھیر کر دو سجدے کئے جائے، تاہم اگر کسی نے دائیں طرف سلام پھیرنے کے

---

(۱) واذا لم يستطع القعود صلى مستلقيا على قفاه متوجها نحو القبلة ورأسه الى المشرق ورجلاه الى المغرب وهذا هو الافضل عندنا تاتارخانية ۲/۱۲۳، ط:ادارة القرآن كراچى، فتح القدير: ۱/۳۵۸ ط:رشيدية، البحر الرائق: ۲/۱۱۴، باب صلاة المريض ط سعيد، الدر مع الرد: ۲/۹۹ باب صلاة المريض ط:سعيد.

بغیر ہی سجدہ کرلیا، یا دائیں طرف سلام پھیرنے کے بجائے سامنے کی طرف سلام کہہ کر سجدہ کرلیا تو بھی ہو جائے گا، نماز دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی، لیکن ایسا کرنا مناسب نہیں ہے۔(۱)

## سہو سجدہ سے خرابی دور ہو جاتی ہے

نماز میں بھول کر واجب ترک ہونے سے جو خرابی پیش آتی ہے وہ سہو سجدہ سے دور ہو جاتی ہے، خواہ کتنا بھی واجب ترک ہو جائے، سہو کے دو سجدے کافی ہیں، یہاں تک کہ اگر کسی سے نماز کے تمام واجبات چھوٹ جائیں تو اس کو بھی خرابی کو دور کرنے کے لئے سہو کے دو سجدے کافی ہیں۔(۲)

## سہو سجدہ کا طریقہ

☆... سہو سجدہ کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ آخری قعدہ میں ''التحیات'' پڑھنے کے بعد دائیں طرف "السلام علیکم ورحمۃ اللّٰہ" کہہ کر ایک سلام پھیرے پھر اس کے فوراً بعد دو سجدے کرے، پھر بیٹھ کر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر دائیں بائیں سلام

---

(۱)(ویکتفی بتسلیمۃ واحدۃ عن یمینہ فی الاصح) وقیل: تلقاء وجھہ فرقاً بین سلام القطع وسلام السھو (فان سجد قبل السلام کرہ تنزیھا) ولا یعیدہ لانہ مجتھد فیہ فکان جائزاً، مراقی الفلاح مع حاشیۃ الطحطاوی،ص: ۴۶۲، ۴۶۳، کتاب الصلاۃ ،باب سجود السھو،ط۔.قدیمی ردالمحتار ۲/۷۸ کتاب الصلاۃ باب سجود السھو، ط :سعید ھندیۃ ۱/۱۲۵، کتاب الصلاۃ ، الباب الثانی عشر فی سجود السھو، ط: رشیدیۃ کوئٹہ

(۲) (قولہ وان تکرّر) حتی لو ترک جمیع واجبات الصلاۃ سھوا لا یلزمہ الا سجدتان. ردالمحتار: ۲/۸۰، کتاب الصلاۃ، باب سجود السھو،ط: سعید.

پھیر کر نماز سے نکل جائے۔(۱)

☆.....اگر کسی نے سلام پھیرے بغیر دو سجدے کر لئے یا سامنے ہی سلام کہہ کر دو سجدے کر لئے تب بھی ہو جائے گا لیکن یہ افضل طریقہ نہیں ہے، افضل طریقہ وہی ہے جو اوپر لکھا گیا۔(۲)

## سہو سجدہ کرنا بھول گیا

اگر کسی کے ذمہ سہو سجدہ کرنا واجب تھا، اس کو التحیات پڑھ کر سہو سجدہ کرنا یاد نہ رہا، یہاں تک کہ درود شریف کے بعد یاد آیا تو یاد آتے ہی دائیں طرف ایک سلام پھیر کر دو سجدے کر لے، پھر بیٹھ کر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے، نماز ہو جائے گی دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔(۳)

---

(۱)ومحله بعد السلام سواء كان من زيادة او نقصان.... ويسلم عن يمينه وكيفيته ان يكبر بعد سلامه الاول ويخرّ ساجدا ويسبح في سجوده ثم يفعل ثانيا كذالک ثم يتشهد ثانيا ثم يسلم ويأتي بالصلاة على النبيﷺ والدعاء في قعدة السهو. هندية: ۱/۱۲۵، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو ط: رشيدية كوئٹه، ردالمحتار: ۲/۷۸. كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعيد.

(۲)انظر الى الحاشية السابقة على الصفحة السابقة.

(۳) ومحله بعد السلام سواء كان من زيادة او نقصان، ولو سجد قبل السلام اجزاءه عندنا هكذا رواية الاصول وكيفيته ان يكبر بعد سلامه الاول ويخرّ ساجدا ويسبح في سجوده ثم يفعل ثانيا كذلک ثم يتشهد ثانيا ثم يسلم كذا في المحيط. ويأتي بالصلاة على النبيﷺ والدعاء في قعدة السهو هو الصحيح وقيل يأتي بهما في القعدة الاولى كذا في التبيين. والاحوط ان يصلي في القعدتين. هندية: ۱/۱۲۵ . الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية شامي ۲/ ۷۹. باب سجود السهو ط:سعيد.

## سہو سجدہ کرنا تھا بھول گیا اور سلام پھیر دیا

اگر کسی آدمی پر سہو سجدہ کرنا واجب ہو گیا تھا، لیکن وہ بھول گیا، اور دونوں طرف سلام پھیر دیا پھر یاد آیا، تو اس صورت میں اگر کسی سے بات چیت نہیں کی اور سینہ کو قبلہ سے ہٹایا نہیں، تو یاد آتے ہی دو سجدے کرے، پھر بیٹھ کر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے تو نماز ہو جائے گی، نماز دوبارہ پڑھنے کی ضرورت نہیں ہوگی۔ (۱)

## سہو سجدہ کے بعد التحیات پڑھنا

سہو سجدہ کے بعد ''التحیات'' پڑھنا واجب ہے۔

## سہو سجدہ کے بعد جمعہ کی نماز میں شامل ہوا

''جمعہ کی نماز میں سجدۂ سہو کے بعد شامل ہوا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## سہو سجدہ کے بعد فاتحہ پڑھ لی

''سجدۂ سہو کے بعد فاتحہ پڑھ لی'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## سہو سجدہ کے دوسرے سجدے میں شریک ہوا

''امام کے ساتھ سہو سجدہ ایک ملا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## سہو سجدہ لاحق پر

لاحق پر سجدۂ سہو کا حکم'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱)(سلام من علیه سجود سهو یخرجه من الصلاة خروجا(موقوفا)ان سجد عاد الیها والا لا وعلی هذا(فیصح) (ان سجد) للسهو فی المسائل الثلاث۔ ۔( ویسجد للسهو ولو مع سلامه ناویا للقطع ) لان نیة تغییر المشروع لغو (مالم یتحول عن القبلة، او یتکلم. الدر المحتار مع رد المحتار: ۲/ ۹۱، کتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط: سعید کراچی.

## سہو سجدہ مسافر امام پر لازم ہوا

ایک مقیم، ایک مسافر کی اقتداء میں نماز پڑھ رہا ہے، امام سے غلطی ہوگئی، سہو سجدہ واجب ہوا، اور اس نے آخر میں سہو سجدہ کیا، اب مقیم مقتدی کیا کرے اس میں دو قول ہیں:

پہلا قول یہ ہے کہ وہ اپنے امام کے ساتھ سہو سجدہ کرے اور اس کے سلام پھیرنے کے بعد اپنی بقیہ رکعتیں پوری کرے۔

اور دوسرا قول یہ ہے کہ مقیم مقتدی سہو سجدہ میں امام کی پیروی نہ کرے بلکہ امام کے سلام کے بعد جب وہ اپنی بقیہ دو رکعتیں پوری کرلے تب وہ سہو سجدہ کرے۔

دونوں قول پر عمل کرنا درست ہے۔(۱)

## سہو سجدہ مقتدی پر لازم نہیں

''مقتدی پر سہو سجدہ کا حکم'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## سہو سجدہ مقتدی پر واجب ہے

''امام کی وجہ سے مقتدی پر سہو سجدہ واجب ہے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

---

(۱)(ومقتدی بسهو امامه ان سجد امامه) لوجوب المتابعة (لا سهوه) اصلا (والمسبوق يسجد مع امامه مطلقاً) سواء كان السهو قبل الاقتداء او بعده (ثم يقضي ما فاته) ولو سها فيه سجد ثانيا (وكذا اللاحق) لكنه يسجد في آخر صلاته ولو سجد مع امامه اعاده، والمقيم خلف المسافر كالمسبوق، وقيل كاللاحق، الدر مع الرد: ۲/۸۲-۸۳، كتاب الصلاة، باب سجود السهو، ط. سعيد كراچي. (قوله ولو سها فيه) اى فيما يقضيه بعد فراغ الامام يسجد ثانيا لانه منفرد فيه، والمنفرد يسجد لسهوه، وان كان لم يسجد مع الامام لسهوه، ثم سها هو ايضا كفته سجدتان عن السهوين لان السجود لا يتكرر، وتمامه في شرح المنية. (قوله وكذا اللاحق) اى يجب عليه السجود بسهو امامه لانه مقتد في جميع صلاته بدليل انه لا قراءة عليه فلا سجود فيما يقضيه، شامي: ۲/۸۲، ۸۳، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچي.

## سہو سجدہ منفرد پر(۱)

''سجدۂ سہو تنہا نماز پڑھنے والے پر'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## سہو سجدہ میں ایک ہی سجدہ کرلیا

سہو سجدہ میں دو سجدے واجب ہیں، اگر کسی نے سہو سجدے میں دو سجدوں کی جگہ پر صرف ایک ہی سجدہ کیا ہے، تو یہ کافی نہیں ہوگا اور اس نماز کو وقت کے اندر اندر دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔(۲)

## سہو سجدہ میں مسبوق سلام نہ پھیرے

''مسبوق سجدۂ سہو میں امام کے ساتھ سلام نہ پھیرے'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## سہو سجدہ میں شک ہوگیا

''سجدہ سہو میں شک ہوگیا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## سہو سجدہ واجب ہونے کے اصول

سہو سجدہ واجب ہونے کی وجوہات یہ ہیں:

۱۔ نماز کے واجبات میں سے کسی واجب کو بھولے سے چھوڑ دیا۔

---

(۱)(علی مفردہ) متعلق بیجب، الدر مع الرد: ۸۲/۲، باب سجود السہو، ط: سعید کراچی.

(۲) (ویجب سجدتان لانہ صلی اللہ علیہ وسلم سجد سجدتین للسہو وہو جالس بعد التسلیم وعمل بہ الاکابر من الصحابۃ والتابعین)فلو اقتصر علی سجدۃ واحدۃ لا یکون آتیا بالواجب، الخ، حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح، ص: ۴۶۰، کتاب الصلاۃ، باب سجود السہو، ط قدیمی کراچی "(ویجب بعد سلام واحد سجدتان اذا کان الوقت صالحا) ای لا داء تلک الصلاۃ، الخ الدر المختار مع الرد: ۷۸/۲۔ ۷۹، باب سجود السہو، ط سعید کراچی وفیہ ایضاً: من ترک واجبا من واجباتہا او ارتکب مکروہا تحریمیاً لزمہ وجوبا ان یعید فی الوقت فان خرج أثم ولا یجب جبر النقصان بعدہ، فلو فعل فہو افضل. رد المحتار ۶۴/۲، باب سجود السہو، ط:سعید کراچی.

۲......کسی واجب کو اس کے محل سے مؤخر کر دیا۔

۳　کسی واجب کو ادا کرنے میں ایک رکن کی مقدار تاخیر کر دی۔

۴......کسی واجب کو دو مرتبہ ادا کر لیا۔

۵....کسی واجب کو متغیر اور بدل دے، جیسے بلند آواز والی قرأت کی نماز میں آہستہ آواز سے قرأت کی یا آہستہ والی قرأت کی نماز میں بلند آواز سے قرأت کی تو واجب کو بدل دیا۔

۶......نماز کے فرائض میں سے کسی فرض کو اس کے محل سے مؤخر کر دیا۔

۷......نماز کے فرائض میں سے کسی فرض کو اس کے محل اور جگہ سے مقدم کر دیا۔

۸......کسی فرض کو بھولے سے دو مرتبہ ادا کر لیا۔

تو ان تمام صورتوں میں آخر میں سہو سجدہ کرنا واجب ہوگا۔(۱)

## سہو نبی سے نہیں ہوتا

''نبی سے سہو نہیں ہوتا'' کے عنوان کو دیکھیں۔

## سیلاب

''دریا میں تیر رہا ہے'' اور ''ننگا آدمی'' کے عنوان کے تحت دیکھیں۔

## سینما کی چھت پر نماز پڑھنا

سینما لہو ولعب، گناہ اور شیاطین کے اکٹھے ہونے کی جگہ ہے، وہاں جانا ہی حرام اور نا جائز ہے، اور چھت پر نماز پڑھنا بھی مکروہ تحریمی ہے، اگر یہ عمارت سینما کی آمدنی

---

(۱)"ولا يجب السجود الا بترك واجب او تاخيره او تاخير ركن او تقديمه او تكراره او تغيير واجب بان يجهر فيما يخافت و في الحقيقة، وجوبه بشئ واحد وهو ترك الواجب، هندية: ۱۲۶/۱، كتاب الصلاة، الباب الثاني عشر في سجود السهو، ط: رشيدية كوئٹه. الدر مع الرد: ۸۰/۱-۸۲، باب سجود السهو، ط: سعيد كراچی.

یا اور کسی قسم کے مالِ حرام سے بنائی گئی ہے تو اس کے استعمال کا گناہ بھی ہوگا، اور نماز میں مزید کراہت کا باعث ہوگا۔(۱)

## سینہ

نماز کے دوران سینہ کو قبلہ کے رخ پر رکھنا چاہئے، اگر کسی نے نماز کے دوران سینہ کو قبلہ کے رخ سے ہٹا کر کسی اور جانب اتنی دیر تک موڑے رکھا جتنی دیر میں نماز کا ایک رکن پورا ہو سکتا ہے، تو نماز فاسد ہو جائے گی اور اس نماز کو دوبارہ پڑھنا لازم ہوگا۔

اور ایک رکن سے مراد تین مرتبہ " سبحان اللّٰہ " کی مقدار ہے۔(۲)

---

(۱)(قوله وحمام) لمعنيين احدهما انه مصب الغسالات والثاني انه بيت الشياطين لان الشيطان كان يألفه لما فيه من كشف العورات ونحو ذلك [تنبيه] يوخذ من التعليل بانه محل الشياطين كراهة الصلاة في معابد الكفار لانها ماوى الشياطين كما صرح به الشافعية، ويوخذ مما ذكروه عندنا ففي البحر من كتاب الدعوى عند قول الكنز: ولا يحلفون في بيت عباداتهم في التاتارخانية يكره للمسلم الدخول في البيعة والكنيسة، وانما يكره من حيث انه مجمع الشياطين لا من حيث انه ليس له حق الدخول آه، قال في البحر: والظاهر انها تحريمية لانها المرادة عند اطلاقهم، وقد افتيت بتعزير مسلم لازم الكنيسة مع اليهود آه فاذا حرم الدخول فالصلاة اولى، وبه ظهر جهل من يدخلها لاجل الصلاة فيها. شامي: ۱/ ۳۸۰، كتاب الصلاة، قبيل " مطلب تكره الصلاة في الكنيسة وبعده، ونهى عن الصلاة في ارض بابل فانه ملعونة. حجة الله البالغة: ۱/ ۱۹۳، مبحث في تعظيم المساجد، ط: مكتبه رشيدية دهلي

(۲)" قال في البحر في باب شروط الصلاة: والحاصل ان المذهب انه اذا حول صدره فسدت واطلقه فشمل ما لو قل او كثر وهذا باختياره، والا فان لبث مقدار ركن فسدت والا فلا. ردالمحتار: ۱/ ۶۲۷، كتاب الصلاة، باب ما يفسد الصلاة وما يكره فيها، ط: سعيد.

## سینہ کے امراض

نماز کے اختتام پر ہم سلام پھیرتے ہیں، گردن پھیرنے کے اس عمل سے گردن کے عضلات کو طاقت ملتی ہے اور وہ امراض جن کا تعلق عضلات سے ہے لاحق نہیں ہوتے اور انسان ہشاش بشاش اور توانا رہتا ہے نیز سینہ اور ہنسلی کا ڈھیلا پن ختم ہو جاتا ہے۔ سینہ چوڑا اور بڑا ہو جاتا ہے۔ ان سب ورزشوں کا فائدہ اس وقت پہنچتا ہے جب ہم نماز پوری توجہ اور دل جمعی اور اس کے پورے آداب کے ساتھ ادا کریں اور جلد بازی سے کام نہ لیں۔

(سنت نبوی اور جدید سائنس: ۱/۷۶)

## سینہ کے اوپر ہاتھ باندھنے کی وجہ

عورتوں کے سینہ پر ہاتھ باندھنے میں سچ اور حق بات پر ثابت رہنے اور شرح صدر کی دعا ہے۔(۱)

---

(۱).................................................................

# روزے کے مسائل

## کا انسائیکلوپیڈیا

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف
مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی
دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

# زکوٰۃ کے مسائل

## کا انسائیکلوپیڈیا

حروفِ تہجی کی ترتیب کے مطابق

مؤلف

مفتی محمد انعام الحق صاحب قاسمی

دارالافتاء جامعۃ العلوم الاسلامیۃ
علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

بیت العمار کراچی

# متن الكافي

## في العروض والقوافي

لأحمد بن عباد بن شعيب القناء ٨٥٩ھ

مع حاشية الكاملة الشافي لـ

مفتي محمد انعام الحق قاسمي

الأستاذ بجامعة العلوم الإسلاميه
علامة بنوري تاؤن كراتشي

بيت النعمان كراتشي